جامع
سنن ترمذی
مترجم
مع
فوائد وتوضیح
تالیف
الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
(۲۰۰ھ - ۲۷۹ھ)
ترجمہ فوائد وتوضیح
علی مرتضیٰ طاہر
تحقیق
علامہ محمد ناصر الدین البانی
جلد دوم
تخریج
حافظ ابو سفیان میر محمدی
تصحیح وتنقیح
حافظ موہب الرحیم

مترجم

جامع سنن ترمذی

مع

مختصر شرح

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
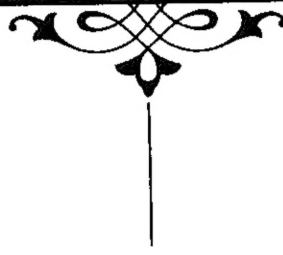
مترجم

جامع سنن ترمذی

مع

مختصر شرح

تالیف

الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ

(۲۰۰ — ۲۷۹ھ)

جلد دوم

ترجمہ فوائد وتوضیح

مولانا علی مرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ

تحقیق:
علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج:
حافظ ابو سفیان میر محمدی حفظہ اللہ

تصحیح وتنقیح

حافظ موہب الرحیم حفظہ اللہ

دار الحمد

نام کتاب: جامع سنن ترمذی (مترجم)

تالیف : الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (۲۰۰-۲۷۹ھ)

ترجمہ فوائد و توضیح : مولانا علی مرتضیٰ طاہر

باہتمام : ھناد شاکر

اشاعت اول

ناشر: دار الحمد

+92 42 373 61 505, +92 372 44 404
+92 333 43 34 804, +92 324 43 36 123

غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

پوسٹ کوڈ: 54000

فہرست مضامین

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی جنازہ کے احکام ومسائل

1.... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ — بیماری کا ثواب ---- 42

2.... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ — مریض کی بیمار پرسی کرنا ---- 42

3.... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ — موت کی خواہش کرنا منع ہے ---- 44

4.... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ — مریض کے لیے پناہ مانگنا ---- 45

5.... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ — وصیت کرنے کی ترغیب ---- 46

6.... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ — تہائی اور چوتھائی حصے کی وصیت ہوسکتی ہے ---- 46

7.... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ عِنْدَهُ — موت کے وقت مریض کو تلقین کرنا اور اس کے پاس اس کے لیے دعا کرنا ---- 47

8.... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ — موت کی سختی کا بیان ---- 49

9.... بَابُ فِي فَضْلِ حَسَنَاتِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ — دن اور رات کو نیکیاں کرنے کی فضیلت ---- 50

10.... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ — مومن کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے -- 50

11.... بَابُ الرَّجَاءِ بِاللّٰهِ وَالْخَوْفِ بِالذَّنْبِ عِنْدَ الْمَوْتِ — موت کے وقت اللہ سے اس کی رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں (کی وجہ) سے ڈرنا ---- 51

12.... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ — کسی کی موت کی خبر دینا منع ہے ---- 51

13.... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى — صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں کیا جائے ---- 52

14.... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ — میت کو بوسہ دینا ---- 53

15.... بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ — میت کو غسل دینے کا بیان ---- 53

16.... بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ — میت کے لیے کستوری کا استعمال ---- 54

17.... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ — میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل کرنا ---- 55

18.... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ — کون سا کفن مستحب ہے ---- 56

نمبر	باب	ترجمہ	صفحہ
19	بَابُ اَمْرِ الْمُؤْمِنِ بِاِحْسَانِ كَفَنِ اَخِيْهِ	مومن کو حکم ہے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے	56
20	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ	نبی ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا	57
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ	میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بنایا جائے	58
22	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ	مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان چاک کرنا منع ہے	58
23	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ	نوحہ کرنے کی ممانعت	59
24	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ	میت پر رونا منع ہے	60
25	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ	میت پر رونے کی اجازت	61
26	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے آگے چلنے کا بیان	62
27	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے پیچھے چلنا	64
28	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے پیچھے سوار ہونا مکروہ ہے	65
29	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ	اس کی رخصت کا بیان	65
30	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ	جنازہ میں جلدی کرنا	66
31	بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ	احد کے شہدا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ	66
32	بَابُ آخَرُ فِي سُنَّةِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُودِ الْجَنَازَةِ	مریض کی عیادت کرنا اور جنازہ میں شریک ہونا سنت ہے	67
33	بَابٌ: اَيْنَ تُدْفَنُ الانبياء	انبیاء کو کہاں دفن کیا جاتا ہے؟	68
34	بَابٌ: آخَرُ فِي الْاَمْرِ بِذِكْرِ مَحَاسِنِ الْمَوْتٰى والكَفِّ عَنْ مَسَاوِيْهِمْ	مُردوں کی اچھی باتیں ذکر کرنے اور ان کی بری باتوں کے تذکرے سے باز رہنے کا حکم	69
35	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ	جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا	69
36	بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ	مصیبت آنے پر ثواب کی امید سے صبر کرنے کی فضیلت	69
37	بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ	جنازہ پر تکبیرات کہنا	70

38...... بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ
میت پر نماز جنازہ میں کیا دعا پڑھے ---------------- 71

39...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت کرنا --------------- 73

40...... بَابٌ: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ
نماز جنازہ کا طریقہ اور میت کے لیے شفاعت کرنا -------- 73

41...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا
سورج نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز جنازہ پڑھنی منع ہے - 74

42...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ
بچوں کی نماز جنازہ -------------------------- 75

43...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنِينِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ
جب تک بچہ روئے نہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا جواز --- 76

44...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ----------------------- 76

45...... بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ
مرد اور عورت کے جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو ------------ 77

46...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ
شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ---------------------- 78

47...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ
قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان ------------------- 78

48...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ V عَلَى النَّجَاشِيِّ
نبی ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا ---------------- 79

49...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ
نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت ---------------------- 80

50...... بَابٌ: آخَرُ قَدْرُ مَا يُجْزِئُ مِنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَحَمْلِهَا
جنازہ کے پیچھے کس قدر چلنا یا اسے اٹھانا کافی ہوتا ہے ----- 81

51...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا ----------------------- 81

52...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا
جنازہ کے لیے کھڑے نہ ہونے کی رخصت ------------- 82

53...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا))
نبی ﷺ کا فرمان کہ لحد ہمارے لیے اور شق دوسرے لوگوں کے لیے ہے -------------------------- 83

54...... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ	جب میت کو قبر میں داخل کیا جائے تو کیا کہنا چاہیے	83
55...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ	قبر میں میت کے نیچے کپڑا رکھنا	84
56...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ	قبر کو (زمین کے) برابر کرنا	85
57...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا	قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے	85
58...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا	قبروں کو پکا کرنا اوران پر لکھنا منع ہے	86
59...... بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	87
60...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ	قبروں کی زیارت کرنے کی رخصت	87
61...... بَابُ ما جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ	عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	88
62...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ	عورتوں کے قبروں کی زیارت کی کراہت کا بیان	88
63...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ	رات کے وقت دفن کرنا	89
64...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ	میت کی اچھی تعریف کرنا	90
65...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا	جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب	91
66...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ	شہداء کون (کون سے) لوگ ہیں	92
67...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ	طاعون (کے ڈر) سے بھاگنا منع ہے	93
68...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ	جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے	94
69...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ	خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	95
70...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ	مقروض کی نماز جنازہ	95
71...... بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ	عذاب قبر کا بیان	96
72...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا	مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کا ثواب	98

باب	عنوان	صفحہ
73۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	جو شخص جمعہ کے دن فوت ہو	99
74۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ	جنازہ میں جلدی کرنا	99
75۔۔۔ بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ	تعزیت کی فضیلت میں ایک اور بیان	99
76۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ	نماز جنازہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (رفع الیدین کرنا)	100
77۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ	مومن کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادائیگی ہو جائے	100

أَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی نکاح کے احکام و مسائل

باب	عنوان	صفحہ
1۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ	شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب	103
2۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ	نکاح نہ کرنے کی ممانعت	104
3۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ	جس کے دیندار ہونے کو تم پسند کرتے ہو اس سے (اپنی بیٹی کی) شادی کر دو	105
4۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ	لوگ تین چیزوں کی بناء پر کسی سے نکاح کرتے ہیں	106
5۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ	جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے اسے دیکھنا	106
6۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ	نکاح کا اعلان کرنا	107
7۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ	دولہا کو کیا دعا دی جائے	108
8۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ	بیوی کے ساتھ صحبت کرتے وقت کی دعا	109
9۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ	کن اوقات میں نکاح کرنا مستحب ہے	109
10۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ	ولیمہ کا بیان	110
11۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي	دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا	111
12۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ	جو شخص بغیر دعوت ولیمہ کھانے آ جائے	111
13۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ	کنواری لڑکیوں سے شادی کرنا	112
14۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ	ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا	113

نمبر	باب	عنوان	صفحہ
16	بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ	نکاح گواہوں کے ساتھ ہی منعقد ہوتا ہے	115
17	بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ	خطبہ نکاح کا بیان	116
18	بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ	کنواری اور بیوہ سے (نکاح کرنے کی) اجازت لینا	118
19	بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ	یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی نہیں کی جا سکتی	119
20	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ	اگر کسی لڑکی کے دو ولی نکاح کر دیں	120
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ	غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	120
22	بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ	عورتوں کے حق مہر کا بیان	121
23	بَابٌ مِنْهُ	اسی مسئلہ کے متعلق بیان	122
24	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا	جو آدمی لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرتا ہے۔	123
25	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ	اس کام کی فضیلت	124
26	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا، أَمْ لَا	جو شخص کسی عورت سے شادی کر کے صحبت سے پہلے اسے طلاق دے دے تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟	124
27	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا	جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے پھر دوسرا شخص اس سے نکاح کر کے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو	125
28	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	126
29	بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ	نکاح متعہ حرام ہے	127
30	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ	نکاح شغار کی ممانعت	128
31	بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا	پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے بھتیجی یا بھانجی سے نکاح جائز نہیں ہے	129
32	بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ	عقد نکاح کے وقت کی شرائط	130
33	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ	جس آدمی کے پاس اسلام قبول کرتے وقت دس بیویاں ہوں	131
34	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ	قبول اسلام کے وقت جس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں	132

أُخْتَانِ

35⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ
اگر کوئی آدمی کسی حاملہ لونڈی کو خرید لے ---------- 132

36⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا
اگر کوئی آدمی کسی عورت کو لونڈی بنالے اور اس کا خاوند بھی ہو تو کیا اس سے صحبت کرنا جائز ہے؟ ---------- 133

37⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ
زانیہ عورت کو اجرت دینا منع ہے ---------- 133

38⋯ بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ
کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر (کسی عورت کو) اپنا پیغامِ نکاح نہ بھیجے ---------- 134

39⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ
عزل کا بیان ---------- 136

40⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ
عزل کرنے کی کراہت کا بیان ---------- 137

41⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ
کنواری اور بیوہ یا مطلقہ کے لیے دنوں کی تقسیم ---------- 137

42⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ
بیویوں کے درمیان انصاف کرنا ---------- 138

43⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا
مشرک میاں بیوی میں سے اگر ایک مسلمان ہو جائے --- 139

44⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا
آدمی کی کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد حق مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو ---------- 140

أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی دودھ پلانے کے مسائل واحکام

1⋯ بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ
رضاعت سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب (خون) کی وجہ سے حرام ہیں ---------- 144

2⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ
دودھ کی نسبت مرد کی طرف ہوتی ہے ---------- 144

3⋯ بَابُ مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
ایک یا دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ----- 145

4⋯ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ
رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے ---------- 147

5⋯ بَابُ مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ
رضاعت بچپن میں دو سال سے کم عمر میں ہی حرمت ثابت کرتی ہے ---------- 148

6...... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ — رضاعت کے حق کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے ---------- 148

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ — لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا (غلام) خاوند بھی ہو ----- 149

8...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ — بچہ صاحب بستر کا ہے ---------- 150

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ — اس آدمی کا بیان جو کسی عورت کو دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے 151

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ — شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے ---------- 151

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا — بیوی کے خاوند کے ذمہ حقوق ---------- 152

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ — عورتوں کی دبر میں اپنی خواہش پوری کرنا منع ہے ------- 154

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ — عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلنا منع ہے ---------- 155

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ — غیرت کا بیان ---------- 156

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا — عورت کا اکیلے سفر کرنا مکروہ ہے ---------- 156

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ — اکیلی عورتوں کے پاس جانا منع ہے ---------- 157

17...... بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ ذَلِكَ لِجَرَيَانِ الشَّيْطَانِ مَجْرَى الدَّمِ — اس کام سے اس لیے ڈرایا گیا ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے ---------- 158

18...... بَابُ اسْتِشْرَافِ الشَّيْطَانِ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ — جب عورت (گھر سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے 159

19...... بَابُ الْوَعِيدِ لِلْمَرْأَةِ عَلَى إِيذَاءِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا — عورت کے لیے اپنے شوہر کو تکلیف دینے پر وعید ------- 159

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی طلاق اور لعان کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ — طلاق دینے کا صحیح طریقہ ---------- 162

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ — جو شخص اپنی بیوی کو طلاق بتہ کا لفظ بول کر طلاق دے دے 163

3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي: أَمْرُكِ بِيَدِكِ — بیوی کو یہ کہہ دینا کہ تمھارا معاملہ تمھارے ہاتھ میں ہے -- 164

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ — اختیار کا بیان ---------- 165

5 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ ،	جس عورت کو تیسری طلاق دے دی جائے اس کے لیے رہائش اور خرچ نہیں ہوگا	166
6 ...... بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے	167
7 ...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ	لونڈی کی طلاقوں کی تعداد دو ہے	168
8 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ	جس شخص کے دل میں بیوی کو طلاق دینے کا خیال آئے	168
9 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق دونوں قابل اعتبار ہیں	169
10 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ	خلع کا بیان	169
11 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ	خلع لینے والی عورتیں	170
12 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ	عورتوں کی خاطر مدارت کرنے کا بیان	171
13 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ	اگر کسی آدمی سے اس کا باپ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے	171
14 ...... بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا	عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	172
15 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ	پاگل شخص کی طلاق	172
16 ...... بَابُ نُزُولِ قَوْلِهِ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾	﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ کا شانِ نزول	173
17 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ	حاملہ بیوہ جب بچہ جنم دے	173
18 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا	بیوہ کی عدت کا بیان	175
19 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ	ظہار کرنے والا اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی سے صحبت کرلے	177
20 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ	ظہار کا کفارہ	178
21 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ	ایلاء کا بیان	179
22 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ	لعان کا بیان	180
23 ...... بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا	جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ عدت کہاں گزارے	182

أَبْوَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی تجارت کے احکام ومسائل

1 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ	شبہ والی چیزوں کو چھوڑ دینے کا بیان	185

#	باب	عنوان	صفحہ
2	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا	سود کھانا	186
3	بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّورِ وَنَحْوِهِ	جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے پر وعید	186
4	بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ	تاجروں کا تذکرہ، نیز ان کا یہ نام نبی ﷺ نے رکھا ہے	186
5	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا	جو شخص سودا بیچنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھاتا ہے	188
6	بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ	تجارت کے لیے صبح سویرے جانا	189
7	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ	کسی چیز کو معین مدت تک (ادھار) خریدنا	189
8	بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ	شرائط کو لکھنا	191
9	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ	ماپ اور تول کا بیان	191
10	بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ	نیلامی کا بیان	192
11	بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ	مدبر غلام کی فروخت	193
12	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ	تجارت والے قافلوں کو باہر جا کر ملنا منع ہے	193
13	بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ	کوئی شہری کسی دیہاتی کی کوئی چیز فروخت نہ کرے	194
14	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ	محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت	195
15	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا	پھلوں کو پکنے سے پہلے ان کو بیچنا منع ہے	196
16	بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ	حبل الحبلہ کی بیع	197
17	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ	دھوکے والی بیع منع ہے	198
18	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ	ایک بیع میں دو کی شرط لگانا منع ہے	198
19	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ	جو چیز پاس نہیں ہے اس کی فروخت منع ہے	199
20	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ	ولاء کو بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے	201
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً	جانور کو جانور کے عوض بطور قرض بیچنا منع ہے	202

22۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ
ایک غلام کو دو غلاموں کے عوض خریدنا ---------------- 202

23۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ كَرَاهِيَةَ التَّفَاضُلِ فِيهِ
گندم کے عوض گندم برابر لینا جائز ہے بڑھا کر لین دین کرنا منع ہے -- 203

24۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ
کرنسی کی خرید وفروخت ---------------------------- 204

25۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ، وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ
پیوند کاری کے بعد کھجوروں کے درخت خریدنا اور مال دار غلام خریدنا -- 206

26۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ: الْبَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا
خرید وفروخت کرنے والے دونوں آدمی جدا ہونے تک بیع کو توڑنے کا اختیار رکھتے ہیں ---------------------- 207

27۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ
بیچنے اور خریدنے والے کے اختیار کا بیان -------------- 209

28۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ
تجارت میں جس کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہو ---------------- 209

29۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ
جس جانور کا دودھ روکا گیا ہو ------------------------ 210

30۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ
جانور فروخت کرتے وقت سواری کرنے کی شرط لگانا ---- 211

31۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ
گروی رکھی ہوئی سے فائدہ اٹھانا ------------------ 212

32۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ
اگر کوئی ایسا ہار خریدے جس میں سونا اور جواہرات ہوں -- 212

33۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ
ولاء کی ملکیت کی شرط لگانے پر ڈانٹ ---------------- 213

34۔۔۔ بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ الْمَوْقُوفَيْنِ
وقف شدہ مال کی خرید وفروخت ------------------ 213

35۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي
مکاتب غلام کے پاس اگر ادائیگی جتنا مال ہو ---------- 215

36۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ
جب کسی کا قرض دار دیوالیہ ہو جائے اور (قرض خواہ) اپنا سامان اس کے پاس پالے تو ---------------------------- 216

37۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ
مسلمان کا ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا منع ہے ------ 217

38۔۔۔ بَابٌ: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ
جو شخص آپ کو امانت دے اس کی امانت واپس کرو ----- 217

39۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ — استعمال کے لیے وقتی طور پر لی گئی چیز کو واپس کیا جائے -- 218

40۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاحْتِكَارِ — ذخیرہ اندوزی کرنا -------------------- 219

41۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ — دودھ رو کے جانوروں کو بیچنا یا خریدنا -------------- 219

42۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ — جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال غصب کرنا ------ 220

43۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ — جب خریدنے اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے ---- 221

44۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ — زائد پانی کو فروخت کرنا -------------------- 221

45۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ — نر جانور کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا مکروہ ہے ------ 222

46۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ — کتے کی قیمت -------------------- 223

47۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ — سینگی لگانے والے کی کمائی -------------------- 224

48۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ — سینگی لگانے والے کو اجرت لینے کی اجازت ہے ------- 224

49۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ — کتے اور بلے کی قیمت لینا اور استعمال کرنا منع ہے ------ 225

50۔۔۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ — شکاری کتے کی قیمت لینے کی رخصت -------------- 226

51۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ — گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے --------- 226

52۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ — غلاموں کو فروخت کرتے وقت دو بھائیوں یا ماں اور اولاد کو جدا کرنا منع ہے -------------------- 227

53۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا — ایک شخص غلام کو خرید کر اس کی کمائی بھی استعمال کرے پھر اس میں کوئی عیب نظر آ جائے -------------- 228

54۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا — راہ چلتے آدمی کو راستے میں کسی باغ سے پھل کھانے کی اجازت ہے -------------------- 229

55۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا — بیع میں کسی چیز کا استثناء کرنا منع ہے -------------- 230

56۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ — غلے کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنا منع ہے -- 230

57۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ — اپنے بھائی کے لگائے ہو بھاؤ پر کسی چیز کا بھاؤ لگانا منع ہے 231

58۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ — شراب کی خرید و فروخت کی ممانعت -------------- 231

ذَلِكَ

59...... بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا — شراب کو سرکہ بنانا منع ہے ---------------------- 232

60...... بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ — مالکوں کی اجازت کے بغیر مویشیوں کا دودھ دوہنا منع ہے 233

61...... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ — مردار کی کھال اور بتوں کو بیچنا ---------------------- 233

62...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ — کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا منع ہے ---------------- 234

63...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ — بیع عرایا کی تعریف اور اس کی اجازت -------------- 235

64...... بَابٌ: مِنْهُ — اسی مسئلہ کے متعلقہ باب ---------------------- 237

65...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ فِي الْبُيُوعِ — خرید و فروخت میں بولی بڑھانا منع ہے -------------- 237

66...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ — تولتے وقت ترازو کو جھکتا رکھنا ---------------------- 238

67...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ — تنگدست مقروض کو مہلت دینا اور اس کے ساتھ نرمی کرنا - 238

68...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ — مالدار کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے --- 239

69...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ — منابذہ اور ملامسہ کی بیع ---------------------- 240

70...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ — اناج اور پھلوں میں بیع سلف کرنا ---------------------- 240

71...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ — مشترک زمین میں سے اگر کوئی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے 241

72...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ — بیع مخابرہ اور معاومہ ---------------------- 242

73...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْعِيرِ — قیمتیں مقرر کرنا ---------------------- 242

74...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ — خرید و فروخت میں دھوکہ اور ملاوٹ منع ہے ------------ 243

75...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ أَوِ السِّنِّ — اونٹ یا کوئی اور جانور بطور قرض لینا -------------- 244

76...... بَابُ مَا جَاءَ فِي سَمْحِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْقَضَاءِ — خرید و فروخت اور ادائیگی میں نرمی برتنا ---------------------- 245

76...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ — مسجد میں خرید و فروخت منع ہے ---------------------- 246

اَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی فیصلوں کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَاضِي — قاضی کے بارے رسول اللہ ﷺ کے فرامین ---------- 249
2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ — قاضی اگر درست یا غلط فیصلہ کرے ---------- 251
3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي — قاضی فیصلہ کیسے کرے؟ ---------- 251
4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ — انصاف کرنے والا حاکم ---------- 252
5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا — قاضی دونوں فریقوں کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرے ---- 253
6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ — رعایا کا حاکم ---------- 253
7...... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ — قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے ---------- 254
8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَاءِ — حاکموں کو تحائف دینا ---------- 254
9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ — فیصلے میں رشوت دینے اور لینے والا ---------- 255
10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ — تحفہ اور دعوت قبول کرنا ---------- 256
11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ — اگر غیر مستحق کے لیے کوئی فیصلہ ہو جائے تو وہ کسی دوسرے کا حق نہ لے ---------- 257
12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ — گواہ مدعی اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے ---------- 257
13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ — اگر گواہ ایک ہو تو ساتھ ایک قسم اٹھائے ---------- 259
14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ — دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام سے اگر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے ---------- 260
15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَى — عمریٰ کا بیان ---------- 261
16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى — رقبیٰ کا بیان ---------- 263
17...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ — لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ---------- 263

18۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا — ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنا ---------- 264

19۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ — قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم کا اعتبار ہوتا ہے ------ 264

20۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ، كَمْ يُجْعَلُ؟ — اگر راستے کے بارے میں اختلاف ہو تو کتنا رکھا جائے؟ - 265

21۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا — جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینا ---------- 266

22۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ — باپ اپنے بیٹے کا مال لے سکتا ہے ---------- 266

23۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ — اگر کسی کی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو توڑنے والے کے مال سے ادا کی جائے گی ---------- 267

24۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ — مرد اور عورت کے جوان ہونے کی عمر ---------- 267

25۔۔۔۔ بَابٌ: فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ — جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لے ---------- 268

26۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ — دو آدمیوں میں سے اگر ایک کا کھیت پانی لگانے میں دور ہو 269

27۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ — جو شخص اپنی موت کے وقت اپنے غلاموں کو آزاد کر دے اور اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال بھی نہ ہو ---------- 270

28۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ — جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے ---------- 271

29۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ — جو شخص کسی کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کوئی چیز کاشت کرے ---------- 271

30۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ — تحفہ وغیرہ دینے میں اولاد کے درمیان برابری کی جائے -- 272

31۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ — شفعہ کا بیان ---------- 273

32۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ — غیر موجود کے لیے بھی حق شفعہ ہے ---------- 273

33۔۔۔۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ — جب حدیں مقرر ہو جائیں اور حصے علیحدہ ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا ---------- 274

34...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

35...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

36...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

37...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ جَرْحُهَا جُبَارٌ

38...... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

39...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

40...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

41...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

42...... بَابٌ: مِنَ الْمُزَارَعَةِ

أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

1...... بَاب مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُوضِحَةِ

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

8...... بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا؟

10...... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً

12...... بَابٌ

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

حصے دار شفعہ کا حق رکھتا ہے ---------- 275

گری پڑی چیز اور گمشدہ اونٹ اور بکری کا بیان ---------- 275

وقف کا بیان ---------- 278

جانور اگر زخمی کر دے تو اس کا قصاص یا دیت نہیں ہے --- 280

بنجر زمین کو آباد کرنا ---------- 280

جاگیر دینا ---------- 282

شجر کاری کی فضیلت ---------- 283

کاشت کاری کا بیان ---------- 283

کھیتی باڑی سے متعلقہ ایک اور بیان ---------- 284

اللہ کے رسول ﷺ سے مروی دیت کے احکام ومسائل

دیت میں کتنے اونٹ ہیں؟ ---------- 287

درہموں میں کتنی دیت دی جائے گی ---------- 288

ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے ---------- 288

انگلیوں کی دیت ---------- 289

مجرم کو معاف کر دینا ---------- 289

جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو ---------- 290

مومن کو قتل کرنے کا گناہ ---------- 291

قتل کا فیصلہ ---------- 292

اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟ ---------- 293

تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کو قتل کرنا حلال نہیں ہے -- 294

جو شخص کسی ذمی کو قتل کرتا ہے ---------- 294

اسی کے متعلقہ ---------- 295

قصاص یا معافی میں مقتول کے وارث کا فیصلہ تسلیم ہوگا --- 295

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ — مثلہ کرنا منع ہے ---------- 297
15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ — حمل کی دیت ---------- 298
16...... بَابُ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ — مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا ---------- 299

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ — کافروں کی دیت

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ — اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے ---------- 300
18...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا — کیا عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث بنے گی ---------- 301
19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ — قصاص کا بیان ---------- 301
20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ — ملزم کو قید کرنا ---------- 302
21...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ — جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو جائے وہ شہید ہے 302
22...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ — قسامت کا بیان ---------- 304

اَبْوَابُ الْحُدُودِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی حدود کے احکام و مسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ — کن لوگوں پر حد واجب نہیں ہے ---------- 308
2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحُدُودِ — حدود کو ساقط کرنا ---------- 308
3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ — مسلمان کے عیب چھپانا ---------- 309
4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ — حد نافذ کرنے سے پہلے 1 تلقین کرنا ---------- 310
5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ — گناہ کا اعتراف کرنے والا اگر اپنی بات سے پھر جائے تو حد ختم ہو جاتی ہے ---------- 311
6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشَفَّعَ فِي الْحُدُودِ — حدود اللہ میں سفارش کرنا منع ہے ---------- 313
7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ — رجم کرنا ثابت ہے ---------- 313
8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ — رجم شادی شدہ پر ہے ---------- 314
9...... بَابُ تَرَبُّصِ الرَّجْمِ بِالْحُبْلَى حَتَّى تَضَعَ — حاملہ کو رجم کرنے سے پہلے بچہ جنم دینے کا انتظار کیا جائے 317
10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ — اہل کتاب کو رجم کرنا ---------- 318
11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ — جلا وطن کرنا ---------- 318
12...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا — جس کو حد لگ جائے وہ حد اس کے لیے گناہ کا کفارہ ہے - 319
13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ — لونڈیوں پر حد قائم کرنا ---------- 320

باب	عنوان	ترجمہ	صفحہ
14	بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكْرَانِ	نشہ کرنے والے کی حد	321
15	بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ وَمَنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ	شرابی کو کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو	322
16	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ	کتنے مال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے	323
17	بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ	چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا	324
18	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ	خیانت کرنے والے، چھیننے والے اور ڈاکو کا بیان	324
19	بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ	پھل اور کھجور کے شگوفوں (کو توڑنے) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	325
20	بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ	جہاد میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں	325
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ	جو آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرلے	326
22	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا	جس عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے	327
23	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ	جو شخص جانور سے بدکاری کرے	328
24	بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ	لواطت کرنے والے کی سزا	329
25	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ	دین اسلام سے پھر جانے والا	330
26	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ	جو شخص ہتھیار کی نمائش کرے	331
27	بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ	جادوگر کی حد	331
28	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ	مال غنیمت سے چوری کرنے والے کے ساتھ کیا کیا جائے	332
29	بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ: يَا مُخَنَّثُ	جو شخص کسی دوسرے کو ہیجڑا کہہ کر پکارے	332
30	بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ	تعزیر کا بیان	333

أَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی شکار کے احکام و مسائل

باب	عنوان	ترجمہ	صفحہ
1	بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ	کتے کا کیا ہوا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہیں؟	336
2	بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ	مجوسی کے شکاری کتے کے شکار کا بیان	337
3	بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ	باز کے شکار کا بیان	338

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ
آدمی شکار کرے پھر شکار کیا ہوا جانور غائب ہو جائے --- 338

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ
جو شخص شکار کی طرف تیر پھینکے پھر اسے مردہ حالت میں پانی کے اندر دیکھے --- 339

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ
کتا اگر شکار میں سے کچھ کھالے --- 339

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ
معراض کا شکار --- 340

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ
پتھر سے ذبح کرنا --- 341

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ
بندھے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار کر کھانا منع ہے --- 341

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ
جانور کے پیٹ کے بچے کا ذبح --- 343

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ
ہر نوکیلے دانتوں والا اور پنجے والا جانور مکروہ ہے --- 343

12...... بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ
زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار (کے حکم) میں ہے 344

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ
حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے --- 345

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
چھپکلی کو مارنا --- 345

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ
سانپ مارنا --- 346

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ
کتوں کو مارنا --- 347

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ
کتا رکھنے والے کا کتنا اجر کم ہوتا ہے --- 347

18...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ
بانس وغیرہ سے ذبح کرنا --- 349

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِذَا نَدَّ فَصَارَ وَحْشِيًّا يُرْمَى بِسَهْمٍ أَمْ لَا
اونٹ، گائے بکری جب وحشی جانور کی طرح بھاگ جائیں تو انھیں تیر مارا جا سکتا ہے یا نہیں؟ --- 350

أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی قربانیوں کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ
قربانی کی فضیلت --- 353

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ
دو مینڈھوں کی قربانی کرنا --- 353

3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ
فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا --- 354

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ
جن جانوروں کی قربانی مستحب (بہتر) ہے --- 354

5...... بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ
کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے --- 355

6...... بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِيِّ

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

9...... بَابُ فِي الضَّحِيَّةِ بِعَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ

10...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

11...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ سُنَّةٌ

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

17...... بَابٌ: خَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ

18...... بَابُ الْأُضْحِيَّةُ فِي كُلِّ عَامٍ

19...... بَابُ الْعَقِيقَةِ بِشَاةٍ

بَابٌ: الْأَضْحِيَةُ بِكَبْشَيْنِ

20...... بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا ذَبَحَ

21- بَابٌ: مِنَ الْعَقِيقَةِ

22...... بَابُ تَرْكِ أَخْذِ الشَّعْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ

أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْأَيْمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

1...... بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

2...... بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

کون سے جانوروں کی قربانی مکروہ ہے ---------- 355

قربانی میں بھیڑ کی نسل سے جذع کرنا---------- 356

قربانی کے جانوروں میں شریک ہونا ---------- 357

سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کا بیان ---------- 358

ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری (کی قربانی) کافی ہے ---------- 359

اس بات کی دلیل کہ قربانی سنت ہے ---------- 360

نماز عید کے بعد جانور ذبح کیا جائے ---------- 360

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت --- 361

تین دن کے بعد کھانے کی رخصت ہے ---------- 362

فرع اور عتیرہ کا بیان---------- 363

عقیقہ کا بیان---------- 363

بچے کے کان میں اذان دینا ---------- 364

مینڈھا قربانی کے لیے بہترین جانور ہے ---------- 365

ہر سال قربانی کرنا ---------- 365

عقیقہ میں ایک بکری کرنا---------- 366

دو مینڈھوں کی قربانی کرنا---------- 366

ذبح کی دعا---------- 366

عقیقہ کے متعلق ---------- 367

جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے وہ بال نہ اتارے---------- 368

رسول اللہ ﷺ سے مروی نذروں اور قسموں کے احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ (اللہ اور رسول) کی نافرمانی میں نذر ماننا جائز نہیں ہے ---------- 370

جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اس کی اطاعت کرے 371

3...... بَابُ مَا جَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ — ابن آدم جس چیز کا مالک ہی نہیں ہے اس میں نذر نہیں ہوتی 371

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ — غیر معین نذر کا کفار ---------------------------- 372

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا — ایک شخص کسی کام کی قسم اٹھائے، پھر کوئی اور کام بہتر سمجھے - 372

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ — قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا ------------ 373

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ — قسم میں ان شاء اللہ کہنا ----------------------- 373

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ — غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانا منع ہے ------------- 374

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ — جس نے غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا--- 375

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ — اگر کوئی شخص پیدل چلنے کی قسم اٹھالے لیکن اس کی طاقت نہ ہو 376

11...... بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ — نذر ماننے کی کراہت -------------------- 376

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ — نذر کو پورا کیا جائے ------------------------ 377

13...... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — نبی ﷺ کی قسم کیسی ہوتی تھی؟ ------------- 377

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً — غلام آزاد کرنے والے کا اجر ---------------- 378

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ — جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے ------------- 378

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ — دین اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھانا منع ہے --- 379

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا — جو شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے -------------- 379

18...... بَابُ ذِكْرِ مَا يُلْغِي الْحَلِفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى — اگر کوئی شخص لات وعزیٰ کی قسم اٹھالے تو اسے ختم کر دے 380

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ — میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا ------------- 380

20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ — غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت ------------ 381

أَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی جنگ کرنے کے اصول وضوابط

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ — لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے ----------- 384

2...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِغَارَةِ إِذَا رَأَى مَسْجِدًا أَوْ سَمِعَ أَذَانًا — مسجد دیکھ کر یا اذان سن کر حملہ کرنا منع ہے ---------- 385

3...... بَابٌ: فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ — شب خون مارنا اور حملہ کرنا ----------------- 385

نمبر	باب	عنوان	صفحہ
4	بَابُ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ	کافروں کے اقوال کو جلانا اور گھروں کو تباہ کرنا	386
5	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ	غنیمت کا بیان	387
6	بَابٌ: فِي سَهْمِ الْخَيْلِ	گھوڑے کا حصہ	388
7	بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا	لشکروں کا بیان	388
8	بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ	غنیمت کا مال کسے دیا جائے	389
9	بَابٌ: هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ	کیا غلام کا حصہ نکالا جائے گا	390
10	بَابٌ: مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ	اگر ذمی لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کریں تو کیا انھیں حصہ دیا جائے گا	390
11	بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ	مشرکین کے برتنوں سے فائدہ لینا	391
12	بَابٌ: فِي النَّفَلِ	نفل کا بیان	392
13	بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ	جو مجاہد کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسے ہی ملے گا	393
14	بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ	تقسیم سے پہلے مال غنیمت کو بیچنا منع ہے	394
15	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحُبَالَى مِنَ السَّبَايَا	قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنا منع ہے	394
16	بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ	مشرکوں کے کھانے کے بارے میں	395
17	بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ السَّبْيِ	قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنا منع ہے	395
18	بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارَى وَالْفِدَاءِ	قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لے کر چھوڑنے کا بیان	396
19	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ	دشمن کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	397
20	بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِحْرَاقِ بِالنَّارِ	(دشمن کو) آگ سے جلانا منع ہے	398
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ	مال غنیمت سے خیانت کرنا	399
22	بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ	عورتوں کا جنگ میں جانا	400
23	بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ	مشرکوں کے تحائف قبول کرنا	400
24	بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ	مشرکین کے تحائف کی کراہت	400
25	بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ	سجدہ شکر کا بیان	401
26	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ	عورت اور غلام اگر کسی کو امان دے دیں	401
27	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ	عہد شکنی کا بیان	402
28	بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ	قیامت کے دن ہر عہد شکن کا جھنڈا ہوگا	403

29...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ — کسی کے فیصلے پر اترنا ---------- 403
30...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ — حلف کا بیان ---------- 405
31...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ — مجوسیوں سے جزیہ لینا ---------- 405
32...... بَابُ مَا جَاءَ يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ — ذمیوں کے مال میں سے جو چیز حلال ہے ---------- 406
33...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ — ہجرت کا بیان ---------- 407
34...... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ — نبی ﷺ کی بیعت کا بیان ---------- 407
35...... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ — بیعت کو توڑنا ---------- 409
36...... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ — غلام کی بیعت ---------- 409
37...... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ — عورتوں سے بیعت کرنا ---------- 410
38...... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ — بدر والوں کی تعداد ---------- 410
39...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُمُسِ — مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال کے لیے ہے) --- 411
40...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ — لوٹ مار کرنا منع ہے ---------- 411
41...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ — اہلِ کتاب کو سلام کہنا ---------- 412
42...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ — مشرکوں کے بیچ رہنا مکروہ ہے ---------- 413
43...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ — یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینے کا بیان ---------- 414
44...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ کے ترکہ کا بیان ---------- 414
45...... بَابُ مَا جَاءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هٰذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ — نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آج کے بعد اس شہر میں جہاد نہیں کیا جائے گا ---------- 416
46...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ — وہ گھڑی جس میں قتال کرنا مستحب ہے ---------- 417
47...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ — نحوست اور فال کا بیان ---------- 418
48...... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّتِهِ ﷺ فِي الْقِتَالِ — قتال کے بارے میں نبی a کی وصیت ---------- 419

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی جہاد کے فضائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ — جہاد کی فضیلت ---------- 423

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا
جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کی فضیلت ---------- 423

3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت ---------- 424

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت ---------- 425

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے میں خدمت کرنے کی فضیلت ---------- 426

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا
جو شخص کسی مجاہد کو تیار کرتا ہے ---------- 426

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جس کے پاؤں کو اللہ کے راستے میں گردوغبار لگے اس کی فضیلت ---------- 428

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے کی گرد کی فضیلت ---------- 428

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو جائے اس کی فضیلت 429

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جو شخص اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھے ---------- 430

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے میں تیر اندازی کرنے کی فضیلت ---------- 430

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے میں پہرے داری کرنے کی فضیلت ---------- 431

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ
شہداء کا ثواب ---------- 432

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ
اللہ کے ہاں شہداء کی فضیلت ---------- 433

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ
سمندری جہاد کا بیان ---------- 434

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا
جو شخص دکھلاوے اور دنیا کے لیے لڑائی (جہاد) کرتا ہے -- 436

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت ---------- 437

18...... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ
کون لوگ بہتر ہیں؟ ---------- 439

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ
اللہ سے شہادت کا سوال کرنے والا ---------- 440

20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ
مجاہد، نکاح کرنے والے اور مکاتب غلام کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے ---------- 440

21...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستے میں زخمی ہونے والا ---------- 441

22...... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟
کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ ---------- 442

23 ...... بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ — جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں ------- 442

24 ...... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ — کون سا آدمی افضل ہے؟ ---------- 443

25 ...... بَابٌ: فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ — شہید کا ثواب ---------- 443

26 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ — جہاد کے لیے تیاری رکھنے والے کی فضیلت ---------- 444

أَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی جہاد کے احکام ومسائل

1 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِأَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُودِ — معذور افراد کو جہاد نہ کرنے کی رخصت ہے ---------- 450

2 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ فِي الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ — جو شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد پر نکل جائے ------ 450

3 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً — ایک آدمی کو اکیلے لشکر (پر امیر) بنا کر بھیجنا ---------- 451

4 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ — آدمی کے اکیلے سفر کرنے کی کراہت ---------- 451

5 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ — جنگ میں جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی اجازت ہے -- 452

6 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَا — نبی ﷺ کے غزوات اور آپ نے کتنے غزوات کیے --- 452

7 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ — لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب ---------- 453

8 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ — لڑائی کے وقت دعا کرنا ---------- 453

9 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ — لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کا بیان ---------- 454

10 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّايَاتِ — بڑے جھنڈوں کا بیان ---------- 454

11 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ — شعار کا بیان ---------- 455

12 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ کی تلوار کیسی تھی ---------- 455

13 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ — لڑائی کے وقت روزہ افطار کر دینا ---------- 456

14 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ — گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا ---------- 456

15 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ — لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا ---------- 457

16 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا — تلواروں میں زیورات کا استعمال کرنا ---------- 458

17 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ — زرہ کا بیان ---------- 459

18 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِغْفَرِ — خود کا بیان ---------- 460

19 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ — (جنگی) گھوڑوں کی فضیلت ---------- 460

20...... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ	کن گھوڑوں کو پسند کیا گیا ہے	460
21...... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ	ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان	461
22...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ	انعام مقرر کر کے گھوڑوں کا مقابلہ کروانا	462
23...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ	گھوڑی پر گدھوں کو چھوڑنا مکروہ ہے	463
24...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ	مفلس مسلمانوں کے ساتھ فتح طلب کرنا	463
25...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ	گھوڑوں کی گردنوں میں گھنٹیاں باندھنا منع ہے	464
26...... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ	جنگ میں کسے امیر بنایا جائے	464
27...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ	حاکم (امام) کا بیان	465
28...... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ	امام کی اطاعت کا بیان	466
29...... بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ	خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہو سکتی	466
30...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ	جانوروں کو لڑانا اور ان کے چہرے پر مارنا اور داغ دینا منع ہے	467
31...... بَابٌ:	اسی سے متعلق بیان	467
32...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ	آدمی کے بالغ ہونے کی عمر اور اس کا وظیفہ کب مقرر کیا جائے	468
33...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ	جو شہید ہو جائے اور اس پر قرض ہو	468
34...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ	شہداء کی تدفین کا بیان	469
35...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ	مشاورت کا بیان	470
36...... بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الْأَسِيرِ	کافر کی لاش کا فدیہ نہ لیا جائے	470
37...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ	میدانِ جنگ سے بھاگنا	471
38...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ	شہید کو میدانِ جہاد ہی میں دفن کیا جائے	472
39...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ	آنے والے کا استقبال	472

40...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ — مال فے کا بیان ---------- 472

كِتَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی لباس کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ — ریشم اور سونے کا استعمال ---------- 475

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ — جنگ میں ریشم پہننے کی اجازت ہے ---------- 475

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ — مردوں کو سرخ کپڑے پہننے کی اجازت ہے ---------- 476

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ — مردوں کو عصفر سے رنگے کپڑے پہننا مکروہ ہے ---------- 477

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ — پوستین پہننا ---------- 477

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ — مردار کی کھال کو جب رنگ دیا جائے ---------- 478

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ — تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے ---------- 480

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَاءِ — عورتوں کا کپڑوں کے دامن لٹکانا ---------- 480

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ — اون (کا لباس) پہننا ---------- 481

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ — سیاہ پگڑی کا بیان ---------- 482

12...... بَابٌ: فِي سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ — عمامہ کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا ---------- 482

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ — سونے کی انگوٹھی (مردوں کے لیے) منع ہے ---------- 483

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ — چاندی کی انگوٹھی ---------- 483

15...... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِي فَصِّ الْخَاتَمِ — انگوٹھی کے لیے کیسا نگینہ پسند کیا گیا ہے ---------- 484

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ — انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے ---------- 484

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ — انگوٹھی کے نقش کا بیان ---------- 486

18...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ — تصاویر کا بیان ---------- 487

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ — تصویریں بنانے والے ---------- 488

20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ — بالوں کو رنگنا ---------- 488

21...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ — لمبے بال رکھنا ---------- 489

22...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا — روزانہ کنگھی کرنا منع ہے ---------- 490

23...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاكْتِحَالِ — سرمہ لگانا ---------- 490

باب	عنوان	صفحہ
24 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ	اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ لینا منع ہے	491
25 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ	مصنوعی بال لگوانے والی عورت	491
26 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ	زین پوش کا بیان	492
27 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ	نبی ﷺ کا بستر	492
28 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ	قمیصوں کا بیان	493
29 …… بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا	کپڑا پہننے کی دعا	494
30 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَّيْنِ	جبہ اور موزے پہننا	494
31 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ	سونے کے دانت لگوانا	495
32 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ	درندوں کے چمڑوں کا استعمال	496
33 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ	نبی ﷺ کے جوتے کا بیان	496
34 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ	ایک جوتے میں چلنے کی کراہت	497
35 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ	کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی کراہت	497
36 …… بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ	ایک جوتے میں چلنے کی رخصت ہے	498
37 …… بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ	جوتا پہنتے وقت کس پاؤں میں پہلے پہنے	499
38 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ	کپڑے کو پیوند لگانا	499
39 …… بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ	نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا	500
40 …… بَابٌ: كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ	صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں؟	500
41 …… بَابٌ فِي مَبْلَغِ الْإِزَارِ	تہبند کہاں تک ہو	501
42 …… بَابُ الْعَمَائِمِ عَلَى الْقَلَانِسِ	ٹوپیوں پر پگڑیاں باندھنا	501
43 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ الْحَدِيدِ	لوہے کی انگوٹھی	501
44 …… بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ	دو انگلیوں میں انگوٹھیاں پہننا منع ہے	502
45 …… بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	رسول اللہ ﷺ کو کون سے کپڑے سب سے زیادہ پسند تھے	502

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی کھانوں کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ — نبی ﷺ کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے ---------- 505

2...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ — خرگوش کھانا ---------- 505

3...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ — ضب (سانڈا) کھانے کا بیان ---------- 506

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ — لگڑبگڑ (Hayna) کھانے کا بیان ---------- 506

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ — گھوڑوں کا گوشت کھانا ---------- 507

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ — پالتو گدھوں کا گوشت ---------- 508

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ — کفار کے برتنوں میں کھانا کھانے کا بیان ---------- 509

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ — اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے ---------- 510

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ — بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت ---------- 511

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ — کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا ---------- 511

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ — اگر کوئی لقمہ گر جائے ---------- 512

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ — کھانے کے درمیان سے کھانا منع ہے ---------- 513

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ — لہسن اور پیاز (کچی حالت میں) کھانے کی کراہت ---- 513

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا — لہسن کو پکا کر کھانا جائز ہے ---------- 514

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ — سونے کے وقت برتنوں کو ڈھانپنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا ---------- 515

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ — دو کھجوریں ملا کر کھانا مکروہ ہے ---------- 516

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ — کھجور کا استحباب ---------- 516

نمبر	باب	عنوان	صفحہ
18	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ	کھانے سے فارغ ہو کر اللہ کا شکر کرنا	517
19	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ	کوڑھ زدہ شخص کے ساتھ مل کر کھانا	517
20	بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ	مومن ایک آنت میں جب کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے	518
21	بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ	ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو پورا آ جاتا ہے	519
22	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ	ٹڈی کھانے کا بیان	519
23	بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ	ٹڈیوں پر بددعا کا بیان	520
24	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا	نجاست خور جانوروں کا گوشت اور دودھ	521
25	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ	مرغی کھانے کا بیان	522
26	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى	حباریٰ کا گوشت کھانا	522
27	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ	بھنا ہوا گوشت کھانا	523
28	بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا	ٹیک لگا کر کھانے کی کراہت	523
29	بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ	نبی ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا	523
30	بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ	شوربا زیادہ کرنا	524
31	بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ	ثرید کی فضیلت	525
32	بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ: ((انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا))	گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ	525
33	بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ	نبی ﷺ کی طرف سے چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت بھی ہے	526
34	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	رسول اللہ ﷺ کو کون سا گوشت سب سے زیادہ پسند تھا	526
35	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ	سرکے کا بیان	527

36...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ — خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھانا — 528

37...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ — کھجور کے ساتھ کھیرے کھانا — 529

38...... بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ — اونٹوں کا پیشاب پینا — 529

39...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ — کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا — 530

40...... بَابٌ: فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ — کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا — 530

41...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ — کھانے کے دوران بسم اللہ کہنا — 531

42...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ — کدو کھانا — 532

43...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ — زیتون کا تیل کھانا — 532

44...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ — غلام اور اہل وعیال کے ساتھ مل کر کھانا — 533

45...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ — کھانا کھلانے کی فضیلت — 534

46...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ — رات کے کھانے کی فضیلت — 534

47...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ — کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا — 535

48...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ — چکنائی کی بو ہاتھ میں ہو تو رات بسر کرنا مکروہ ہے — 536

أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی مشروبات کے احکام ومسائل

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ — شراب پینے والا — 539

2...... بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ — ہر نشہ آور چیز حرام ہے — 540

3...... بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ — جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے — 541

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ — گھڑوں میں نبیذ بنانا — 541

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ — دباء، نقیر اور حنتم میں نبیذ بنانا منع ہے — 542

6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي — ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی رخصت — 544

الظُّرُوفِ

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِی الِانْتِبَاذِ فِی السِّقَاءِ

8...... بَابُ مَا جَاءَ فِی الْحُبُوبِ الَّتِی یُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

9...... بَابُ مَا جَاءَ فِی خَلِیطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

10...... بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الشُّرْبِ فِی آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

12...... بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّنَفُّسِ فِی الْإِنَاءِ

14...... بَابُ مَا ذُکِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَیْنِ

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْإِنَاءِ

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِیَةِ

18...... بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی ذَلِكَ

19...... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَیْمَنِینَ أَحَقُّ بِالشَّرَابِ

20...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

21...... بَابُ مَا جَاءَ أَیُّ الشَّرَابِ کَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

1...... بَابُ مَا جَاءَ فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ

2...... بَابٌ: مِنْهُ

3...... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِی رِضَا الْوَالِدَیْنِ

4...... بَابُ مَا جَاءَ فِی عُقُوقِ الْوَالِدَیْنِ

مشکیزوں میں نبیذ بنانا ---------- 544

وہ دانے جن سے شراب بنائی جاتی تھی ---------- 545

نیم پختہ اور پختہ کھجور ملا کر نبیذ بنانا ---------- 546

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا منع ہے ---------- 547

کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ---------- 547

کھڑے ہو کر پینے کی رخصت ---------- 548

برتن میں سانس لینا ---------- 549

دو سانسوں میں پینا ---------- 549

مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت ---------- 550

برتن میں سانس لینا منع ہے ---------- 551

مشکیزوں کا منہ الٹ کر پانی پینا منع ہے ---------- 551

اس چیز کی اجازت ---------- 551

دائیں جانب والے پہلے پینے کے زیادہ حق دار ہیں ---------- 552

لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیئے ---------- 552

رسول اللہ ﷺ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا ---------- 553

رسول اللہ ﷺ سے مروی نیکی اور صلہ رحمی کے فوائد ومسائل

والدین کے ساتھ نیکی کرنا ---------- 556

اسی سے متعلق ---------- 556

والدین کو راضی رکھنے کی فضیلت ---------- 557

والدین کی نافرمانی ---------- 558

5...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ — باپ کے دوست کا احترام کرنا ---------- 559
6...... بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ — خالہ سے حسن سلوک کرنا ---------- 559
7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ — والدین کی بددعا کا بیان ---------- 560
8...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ — والدین کا حق ---------- 560
9...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ — رشتہ داری کو توڑنا ---------- 561
10...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ — رشتہ داری کو ملانا ---------- 562
11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ وَلَدَهُ — باپ کی اپنے بیٹے سے محبت ---------- 562
12...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ — اولاد پر شفقت کرنا ---------- 563
13...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ — بیٹیوں اور بہنوں پر خرچ کرنا ---------- 563
14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ — یتیم پر شفقت اور اس کی کفالت کرنا ---------- 565
15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ — بچوں پر شفقت کرنا ---------- 566
16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ — لوگوں پر نرمی وشفقت کرنا ---------- 567
17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ — خیر خواہی کرنا ---------- 568
18...... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ — ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر شفقت کرنا ---------- 569
19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ — مسلمانوں کے عیب چھپانا ---------- 570
20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ — مسلمان (بھائی) کی عزت کا دفاع کرنا ---------- 571
21...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ لِلْمُسْلِمِ — مسلمان سے بول چال ختم کرنا منع ہے ---------- 571
22...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ — (مسلمان) بھائی کی غم خواری کرنا ---------- 572
23...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ — غیبت کا بیان ---------- 573
24...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ — حسد کا بیان ---------- 573
25...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ — ایک دوسرے سے نفرت کرنا ---------- 574
26...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ — جھگڑوں میں صلح کروانا ---------- 575
27...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ — خیانت اور دھوکہ ---------- 576
28...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ — پڑوس (ہمسائیگی) کا حق ---------- 576

نمبر	باب	عنوان	صفحہ
29	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَدَمِ	خادموں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا	578
30	بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ	خادموں کو مارنا اور ان کو گالی دینا منع ہے	578
31	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ	خادم کو معاف کرنا	579
32	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ	خادم کو آداب سکھانا	580
	بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ	اولاد کو ادب سکھانا	580
34	بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا	تحفہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا	581
35	بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ	جو شخص آپ کے ساتھ نیکی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا	581
36	بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ	نیکی کے کام	582
37	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ	کسی کو استعمال کے لیے کوئی چیز دینا	582
38	بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ	راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	583
39	بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ	مجالس (کی باتیں) امانت والی ہیں	583
40	بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ	سخاوت کا بیان	584
41	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَخِيلِ	بخل (کنجوسی) کا بیان	585
42	بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ	اہل وعیال پر خرچ کرنا	586
43	بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ؟	مہمان نوازی، اور مہمان نوازی کتنی ہوتی ہے	587
44	بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ	بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کرنا	588
45	بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ	خندہ پیشانی اور ہشاش بشاش چہرے سے ملنا	588
46	بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ	سچ اور جھوٹ کا بیان	589
47	بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ	بے حیائی اور بدکلامی کا بیان	590
48	بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ	لعنت کا بیان	591
49	بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ	نسب سیکھنا	592
50	بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ	اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا	592

الْغَيْبِ

51...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ — گالی کا بیان ---------- 592

52...... بَابُ سِبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالِهِ كُفْرٌ — مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے ---------- 593

53...... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ — اچھی بات کہنا ---------- 594

54...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ — ایک غلام کی فضیلت ---------- 594

55...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ — لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرنا ---------- 595

56...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ — بدگمانی کا بیان ---------- 596

57...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ — خوش طبعی (مزاح) کا بیان ---------- 596

58...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ — جھگڑے کا بیان ---------- 598

59...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ — حسنِ سلوک سے پیش آنا ---------- 599

60...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ — محبت اور نفرت میں میانہ روی ہونی چاہیے ---------- 599

61...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ — تکبر کا بیان ---------- 600

62...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ — اچھے اخلاق کا بیان ---------- 602

63...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ — احسان و نیکی اور معاف کرنا ---------- 603

64...... بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ — بھائیوں سے ملاقات کرنا ---------- 604

65...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ — حیاء کا بیان ---------- 605

66...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ — تحمل مزاجی (بردباری) اور جلد بازی کا بیان ---------- 605

67...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ — نرمی کا بیان ---------- 606

68...... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ — مظلوم کی بددعا کا بیان ---------- 607

69...... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ — نبی ﷺ کا اخلاق ---------- 607

70...... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ — کسی کے ساتھ اچھا وقت گزارنا ---------- 608

71...... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ — اعلیٰ اخلاق کا بیان ---------- 609

72...... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ — لعن طعن کرنا ---------- 609

73...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ — زیادہ غصے کا بیان ---------- 610

74...... بَابٌ: فِي كَظْمِ الْغَيْظِ — غصے کو ضبط کرنا ---------- 610

75...... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ
بڑوں کی عزت کرنا ---------------------------- 611

76...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ
ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے دو آدمی -------- 611

77...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ
صبر کا بیان ---------------------------- 611

78...... بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ
دوغلا آدمی ---------------------------- 612

79...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ
چغل خور کا بیان ---------------------------- 612

80...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ
سوچ سمجھ کر بات کرنا ---------------------------- 613

81...... بَابُ مَا جَاءَ فِي: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا
کچھ بیان جادو ہوتے ہیں ---------------------------- 613

82...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ
عاجزی کا بیان ---------------------------- 614

83...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ
ظلم کا بیان ---------------------------- 614

84...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ
نعمت میں عیب نہ نکالا جائے ---------------------------- 614

85...... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ
مومن کی تعظیم کرنا ---------------------------- 615

86...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ
تجربہ کا بیان ---------------------------- 616

87...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ
جو چیز ملی نہ ہو اس کا اظہار کرنا ---------------------------- 616

88...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ
نیکی پر دعا دینا ---------------------------- 617
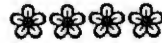
مضمون نمبر......8

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی جنازہ کے احکام ومسائل

- موت کے وقت کیسی کیفیت ہوتی ہے
- میت کے کیا حقوق ہیں؟
- تجہیز وتکفین کیسے کی جائے؟
- عذابِ قبر کا اثبات

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

بیماری کا ثواب

965۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو ایک کانٹے ❶ یا اس سے بھی کم تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔''

توضیح:...... ❶ شوکة: کانٹا، سختی، تکلیف۔ (القاموس الوحید: ص 899)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح، ابوہریرہ، ابوامامہ، ابوسعید، انس، عبداللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر بن عبداللہ، عبدالرحمن بن ازہر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

966۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يَهُمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.))

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو کوئی تھکاوٹ، غم، بیماری پہنچے، یہاں تک فکر بھی جو اسے لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیوں کو ختم کر دیتے ہیں۔''

توضیح:...... نصب: تکلیف اور درد جس کا تعلق بدن میں زخم وغیرہ یا تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے۔

وَصَب: تھکاوٹ یا دائمی بیماری کی وجہ سے جسم میں گرانی آ جانا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث حسن ہے۔ جارود کہتے: ہیں وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے صرف اس حدیث میں سنا ہے کہ فکر بھی (گناہوں کا) کفارہ ہے۔

نیز بعض راویوں نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی بیمار پرسی کرنا

967۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي

(965) بخاری: 5640۔ مسلم: 2572۔ (966) بخاری: 5642۔ مسلم: 2573۔

أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ..........

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ.))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جب تک اپنے مسلمان بھائی کی تیمار داری کرتا ہے تو وہ جنت کے پھل ❶ توڑنے میں (مصروف) رہتا ہے۔''

توضیح:...... ❶ خِرفة: پھل توڑنا پھلوں کو چننا اچھے اچھے میورے اتارنا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوموسیٰ، براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوغفار اور عاصم الاحول نے یہ حدیث ابوقلابہ سے انھوں نے ابوالاشعث بواسطہ ابواسماء ثوبان رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی ﷺ اسی طرح روایت کی ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا جو اس حدیث کو ابوالاشعث سے بواسطہ ابواسماء روایت کرتا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

نیز محمد فرماتے ہیں: ابوقلابہ کی احادیث میرے نزدیک اس حدیث کے علاوہ ابواسماء سے مروی ہیں۔ یہ میرے نزدیک ابوالاشعث کے واسطے کے ساتھ ابواسماء سے مروی ہے۔

968۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ..........

عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: قِيلَ: مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)).

ابواسماء (رحمہ اللہ) بواسطہ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس طرح ہی بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ کہا گیا: خرفۃ الجنہ کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''اس کے پھل توڑنا۔''

وضاحت:...... (ابوموسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن عبدہ الضبی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے (انھیں) ابوقلابہ نے ابوالسماء سے بواسطہ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے خالد کی بیان کردہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں ابوالاشعث کا ذکر نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے روایت کی ہے تو اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔

969۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ..........

عَنْ ثُوَيْرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

ثویر بن ابوفاختہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ

---

(967) مسلم: 2568۔ سند احمد: 5/ 276۔ ابن ابی شیبہ: 3/ 233.

(968) صحیح: مسلم: 2568.

(959) صحیح: ابوداود: 3098۔ ابن ماجہ: 1442.

أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ: ۔عَلَيْهِ السَّلَام۔ أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا؟ فَقَالَ: لَا بَلْ عَائِدًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.))

نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: ہمارے ساتھ چلو ہم حسن کی عیادت کریں، تو ہم نے وہاں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو پایا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! آپ بیمار پرسی کرنے آئے یا ملنے کے لیے؟ انھوں نے کہا: بیمار پرسی کرنے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اور اس کے لیے (عیادت کی وجہ سے) جنت میں ایک باغ ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن ہے۔
نیز علی رضی اللہ عنہ سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے کچھ راوی ایسے بھی ہیں جنھوں نے مرفوع کی بجائے موقوف روایت کی ہے۔ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ
موت کی خواہش کرنا منع ہے

970...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ، لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي نَاحِيَةٍ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا، وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا۔ أَوْ نَهَى۔ أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ.

حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان کے پیٹ کو داغا ❶ گیا تھا انھوں نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو نہیں جانتا جسے اس قدر آزمائشیں آئی ہوں جتنی مجھے آئی ہیں، یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا اور (آج) میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار ہیں اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں آرزو کرتا۔

توضیح:...... ❶ یہ ایک قسم کا علاج ہے جس میں بیماری سے متاثرہ جگہ کو آگ سے کسی لوہے کی چیز کو گرم کر

(970) بخاري: 5672- مسلم: 2671- ابن ماجه: 4163- نسائي: 1823.

کے جسم داغا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آنے والی تکلیف کی وجہ سے کوئی شخص موت کی ہرگز تمنا نہ کرے بلکہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کرنا۔''

971۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

(ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ہمیں علی بن حجر نے اسماعیل بن ابراہیم سے بواسطہ عبدالعزیز بن صہیب سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ (اوپر بیان کی گئی) حدیث بیان کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ
مریض کے لیے پناہ مانگنا

972۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ وَاللهُ يَشْفِيكَ.))

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''! انھوں نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے، ہر حسد کرنے والے نفس اور آنکھ کے شر سے اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ آپ کو شفا دے گا۔

973۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ..........

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ

عبدالعزیز بن صہیب (رحمہ اللہ) کہتے ہیں میں اور ثابت بنانی (رحمہ اللہ) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ثابت

---

(971) بخاری: 5671۔ مسلم: 2670۔ ابوداود: 3108۔ ابن ماجہ: 4265۔ نسائی: 1820,1822 .

(972) مسلم: 2186۔ ابن ماجہ: 3523 .

(973) بخاری: 5742۔ ابوداود: 3890۔ مسند احمد: 3/ 151 .

ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .))

نے کہا: اے ابوحمزہ میں بیمار ہوں، تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم کے ساتھ دم نہ کروں؟ انھوں نے کہا: ضرور، (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: ''اے اللہ لوگوں کے رب! بیماری کو دور کرنے والے تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں کوئی شفا دینے والا مگر تو ہی، ایسی شفا دے جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: کیا عبدالعزیز کی بواسطہ ابونضرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے لی گئی زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انس رضی اللہ عنہ سے؟ انھوں نے فرمایا: دونوں ہی صحیح ہیں۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے اپنے باپ سے انھوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے بواسطہ ابونضرہ، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی اور عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث بیان کی۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کرنے کی ترغیب

974۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ...........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان آدمی پر ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس میں وصیت کر سکتا ہے تو وہ دو راتیں بھی گزارے تو اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہونی چاہیے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

تہائی اور چوتھائی حصے کی وصیت ہو سکتی ہے

975۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ...........

(974) بخاری: 2738۔ مسلم: 1627۔ ابوداود: 2862۔ ابن ماجہ: 2699۔ نسائی: 3615۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ: ((أَوْصَيْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ)) قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ، قَالَ: ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)).

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے عیادت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کتنے (مال) کی؟'' میں نے کہا: اپنے سارے مال کو اللہ کے راستے میں دینے کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے کہا، وہ مال کے ساتھ غنی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دسویں حصے کی وصیت کرو۔'' راوی کہتے ہیں: میں آپ سے کمی کا کہتا رہا، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: تہائی حصے کی وصیت کر دو اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہم اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں کہ تیسرے حصے سے بھی کم ہو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تیسرا بھی زیادہ ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی طرق سے مروی ہے۔ ان سے کبیر کا لفظ بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور کثیر کا بھی۔

نیز اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ آدمی تہائی حصے سے زیادہ وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: علماء وصیت میں چوتھے سے کم پانچویں حصے کی اور تہائی سے کم چوتھے حصے کی وصیت کو مستحب کہتے ہیں اور جس نے تہائی کی وصیت کی اس نے (ورثاء کے لیے) کچھ نہیں چھوڑا، اور تہائی تک ہی وصیت جائز ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ عِنْدَهُ

موت کے وقت مریض کو تلقین کرنا اور اس کے پاس اس کے لیے دعا کرنا

976۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ..........

(975) بخاری: 1295۔ مسلم: 1628۔ ابوداود: 2864۔ ابن ماجہ: 2708۔ نسائی: 3626-3628 ۔

(976) مسلم: 916۔ ابواود: 3117۔ ابن ماجہ: 1445۔ نسائی: 1826 ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔'' ❶

❶ تلقین سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس یہ کلمہ پڑھا جائے تا کہ وہ بھی پڑھ لے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر اور سعدی المریۃ رضی اللہ عنہم جو سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں ان سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

977۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ: فَقُولِي: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات (ہی) کہو، بے شک جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' کہتی ہیں: جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کی: اے اللہ کے رسول ابو سلمہ فوت ہوگئے آپ نے فرمایا: ''تم کہو: اے اللہ مجھے اور انھیں بخش دے اور مجھے اس کی جگہ بہتر (شوہر) عطا کر۔'' فرماتی ہیں: میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بطور شوہر) عطا کر دیئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شقیق ابو سلمہ کے بیٹے ہیں۔ (ان کی کنیت) ابو وائل الاسدی ہے۔ نیز فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور مریض کو موت کے وقت لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں جب کوئی ایک مرتبہ یہ کہے اور (مریض) بات نہ کرے تو دوبارہ تلقین کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس معاملہ میں بہت اصرار کیا جائے، ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ایک آدمی انھیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے لگا اور بہت زیادہ کرنے لگا تو عبداللہ نے اس سے کہا: جب میں نے ایک مرتبہ کہہ دیا ہے تو میں اسی پہ قائم ہوں جب تک کوئی اور بات نہ کروں اور عبداللہ کی بات کا مطلب یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی آخری بات لا الہ الا اللہ ہوئی وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

(977) مسلم: 918۔ ابو داود: 3115۔ ابن ماجہ: 1447۔ نسائی: 1825۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کی سختی کا بیان

978- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا آپ اپنا ہاتھ پیالے میں داخل کرتے پھر اپنے چہرے کو پانی لگاتے پھر فرماتے: ''اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

979- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی موت کی شدت دیکھنے کے بعد کسی کے لیے آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث (کی سند) کے میں بارے پوچھا: میں نے کہا: عبدالرحمن بن العلاء کون ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: علاء بن لجلاج کا بیٹا ہے اور میں بھی صرف اسی سند سے اسے جانتا ہوں۔

980- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ..........

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا، وَلَا أُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک مومن کی جان پسینہ بہنے کے ساتھ نکلتی ہے اور میں گدھے کی طرح مرنے کو پسند نہیں کرتا''

---

(978) ضعیف: ابن ماجہ: 1623۔ ابن ابی شیبہ: 10/ 256۔ مسند احمد: 6/ 64.

(979) بخاری: 4446۔ نسائی: 1830.

(980) ضعیف جدًا. فاضل محقق نے اس پر تخریج ذکر نہیں کی۔ (ع م)

قِيلَ وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ)) قِيلَ: وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ؟ قَالَ: ((مَوْتُ الْفَجْأَةِ)).

کہا گیا: گدھے کی موت کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اچانک موت۔''

9..... بَابُ فِي فَضْلِ حَسَنَاتِ طَرَفَي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

دن اور رات کو نیکیاں کرنے کی فضیلت

981۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَي الصَّحِيفَةِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نگہبانی کرنے والے دو فرشتے جو اعمال اللہ کی طرف لے کر جاتے ہیں، رات یا دن کے جو اعمال لے کر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال کے شروع اور آخر میں بھلائی ہی پاتا ہے۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس صحیفہ کے دونوں جانب کے درمیان (لکھے گئے گنا) کو اپنے بندے کے لیے بخش دیے ہیں۔''

10..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

مومن کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے

982۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ.))

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ فوت [1] ہوتا ہے۔''

توضیح:...... [1] یعنی بوقت وفات اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین کہتے ہیں کہ قتادہ کا عبداللہ بن بریدہ سے سماع ہمارے علم میں نہیں ہے۔

---

(981) ضعيف جدًا: ابو يعلى: 2775.

(982) صحيح: ابن ماجه: 1452۔ نسائي: 1828۔ مسند احمد: 5/ 350.

11..... بَابُ الرَّجَاءِ بِاللّٰهِ وَالْخَوفِ بِالذَّنْبِ عِنْدَ الْمَوتِ

موت کے وقت اللہ سے اس کی رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں (کی وجہ) سے ڈرنا

983۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَرْجُو اللّٰهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس گئے، وہ موت (کی سختیوں) میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا حال ہے؟" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں اللہ کی (رحمت کی) امید کرتا ہوں اور اپنے گناہوں (کی سزا) سے ڈرتا ہوں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسے موقع پر (یہ) دونوں چیزیں کسی بندے کے دل میں جمع ہو جائیں تو جس کی امید رکھتا ہے اللہ اسے عطا کر دیتا ہے اور جس سے ڈرتا ہے اللہ اس سے محفوظ کر دیتا ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض راویوں نے اس کو بواسطہ ثابت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

کسی کی موت کی خبر دینا منع ہے

984۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نعی ❶ سے بچو کیوں کہ نعی جاہلیت کا عمل ہے۔" عبداللہ فرماتے ہیں: نعی میت کا اعلان کرنا ہے۔

توضیح:...... ❶ نعی کا مطلب ہے خبر دینا، اعلان کرنا وغیرہ یہاں اس طریقے کی ممانعت کی گئی ہے جو جاہلیت میں رائج تھا وہ طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی آدمی مر جاتا تو ایک شہسوار گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں میں پھرتا اور کسی کے مرنے کی خبر دیتا، اسی طرح آگ جلا کر بھی لوگوں کو بتایا جاتا تھا۔ (ع م)

---

(983) حسن: ابن ماجه: 4261۔ عبد بن حمید: 1370.

(984) ضعیف.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

985۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ..........

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ.

سفیان ثوری بھی ابوحمزہ سے (اور وہ) ابراہیم سے بواسطہ علقمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسی طرح روایت کرتے ہیں وہ مرفوع نہیں ہے اور اس میں جملہ ''نعی میت کا اعلان کرنا ہے'' نہیں ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عنبسہ کی ابوحمزہ سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز ابوحمزہ میمون الاعور ہے۔ جو محدثین کے نزدیک قوی راوی نہیں ہے۔

ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء نے نعی کو مکروہ کہا ہے۔ ان کے نزدیک نعی یہ ہے کہ اعلان کیا جائے فلاں شخص مر گیا ہے تاکہ لوگ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کو بتا سکتا ہے۔ ابراہیم نخعی سے ان کا قول مروی ہے کہ قرابت داروں کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

986۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ..........

عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: ((إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ .))

بلال بن یحییٰ العبسی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ نعی نہ ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نعی سے منع کرتے تھے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

13...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى

صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں کیا جائے

987۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر

---

(985) ضعيف .

(986) حسن: ابن ماجه: 1476۔ مسند احمد: 5/ 385۔ بيهقى: 4/ 74 .

(987) بخارى: 1283۔ مسلم: 926۔ ابن ماجه: 1596۔ نسائى: 1869 .

فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى .))

وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو۔“ [1]

[1] صبر کرنے کا موقعہ مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تو ہر کسی کو صبر آ جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے۔

988۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبر وہی ہے جو مصیبت کی ابتداء میں ہو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینا

989۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور وہ فوت ہو چکے تھے، آپ ﷺ رو رہے تھے، یا راوی نے یہ کہا کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں کہ جب نبی ﷺ فوت ہو چکے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا بیان

990۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ فَأَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا: عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ. وَقَالَ مَنْصُورٌ: عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی وفات پا گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تین، پانچ یا

---

(988) بخاری: 1252۔ مسلم: 926.

(989) صحیح: ابوداود: 3163۔ ابن ماجہ: 1456۔ مسند احمد: 6/ 43.

(990) بخاری: 1253۔ مسلم: 939۔ ابوداود: 2142۔ نسائی: 1881۔ ابن ماجہ: 1495.

خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي.)) فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا بِهِ)) قَالَ هُشَيْمٌ: وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ هَؤُلَاءِ- وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ- قَالَتْ: وَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، قَالَ هُشَيْمٌ: أَظُنُّهُ قَالَ: فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا. قَالَ هُشَيْمٌ: فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ.))

زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار (پانی میں) کچھ کافور بھی ملا لو، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔" پھر جب ہم فارغ ہوئیں ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی تہہ بند ہماری طرف پھینک دی (اور) فرمایا: "اس کو یہ لپیٹ دو۔" ہشیم نے ان کے علاوہ دوسری روایت میں کہا ہے۔ شاید ہشام بھی انھی میں سے ہے۔ وہ فرماتی ہیں: ہم نے (غسل کے بعد) ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں ہشیم کہتے ہیں: شاید راوی نے یہ کہا کہ (ام عطیہ کہتی ہیں:) ہم نے انھیں پیچھے کی طرف ڈال دیا۔ خالد حفصہ اور محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "(غسل) اس کی دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کرو۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کا غسل جنابت کے غسل کی طرح ہے مالک بن انس کہتے ہیں: ہمارے نزدیک میت کے غسل کی کوئی مقرر حد نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی معین طریقہ ہے لیکن (میت کو) پاک کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک نے مجمل بات کی ہے کہ اسے غسل دے کر صاف کیا جائے اور جب میت بیری کے پتے ملے ہوئے یا سادہ پانی سے صاف ہو جائے تو غسل پورا ہو جائے گا لیکن میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تین یا زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے تین مرتبہ سے کم نہ ہو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔" اور اگر تین سے کم دفعہ میں صاف کر دیں تو کافی ہوگا اور (شافعی) نے یہ خیال نہیں کیا کہ تین یا پانچ مرتبہ کا مقصد اچھی طرح صاف کرنا ہے، مقررہ حد نہیں ہے اور فقہاء بھی یہی کہتے ہیں اور وہ حدیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: غسل پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ ہوں گے اور آخری مرتبہ میں کچھ کافور شامل ہوگا۔

16..... بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لیے کستوری کا استعمال

991- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ

أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ.))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین خوش بو کستوری ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

992۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ: ((هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کستوری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمھاری خوشبوؤں میں سے سب سے بہتر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء میت کے لیے کستوری کا استعمال مکروہ سمجھتے ہیں۔

نیز مستمر بن الریان نے بھی اسی طرح ابونضرہ سے بواسطہ ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

علی (بن مدینی) کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مستمر بن الریان اور خُلَید بن جعفر ثقہ راوی ہیں۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ
میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل کرنا

993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ، وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوءُ)) -يَعْنِي الْمَيِّتَ-.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل اور اٹھانے کی وجہ سے وضو (ضروری) ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

میت کو غسل دینے والے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں: جب (کوئی) میت کو غسل دیتا ہے تو اس پر غسل (کرنا واجب) ہے۔ بعض کہتے ہیں: وضو ضروری ہے۔

---

(991) مسلم: 2252۔ ابو داود: 3158۔ نسائی: 1905.

(992) مسلم: 2252۔ ابو داود: 3158.

(993) صحیح: ابو داود: 3161۔ ابن ماجه: 1463۔ مسند احمد: 2/ 272۔ ابن حبان: 1161.

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں میت کو غسل دینے کی وجہ سے غسل کرنے کو مستحب سمجھتا ہوں واجب نہیں۔
امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔
امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دے مجھے تو یہی امید ہے کہ اس پر غسل واجب نہیں ہوتا لیکن وضو کم از کم کہا گیا ہے۔
اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وضو ضروری ہے۔ نیز عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ میت کو غسل دینے والا نہ غسل کرے اور نہ ہی وضو۔

18..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

کون سا کفن مستحب ہے

994- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے کپڑوں میں سے سفید رنگ (کے کپڑے) پہنو، یہ تمھارے بہترین کپڑے ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سمرہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسے ہی مستحب سمجھتے ہیں۔
ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جن کپڑوں میں نماز پڑھتا ہو اس میں کفن دیا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ پسند ہے سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

19..... بَابُ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ بِإِحْسَانِ كَفَنِ أَخِيهِ

مومن کو حکم ہے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے

995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ .))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی (وارث)

---

(994) صحيح: ابوداود: 3878- ابن ماجه: 1472 .

(995) صحيح: ابن ماجه: 1474 .

بنے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو اچھا کفن دے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: "اپنے بھائی کو اچھا کفن دے" کے بارے میں سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: اس سے مراد صاف ستھرا کپڑا ہے مہنگا نہیں۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا

996۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ، قَالَ: فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ: قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کے تین سوتی ❶ کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔ (راوی) کہتے ہیں: لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا کہ لوگ کہتے ہیں: دو کپڑے اور ایک یمنی چادر تھی تو انھوں نے فرمایا: چادر لائی گئی تھی لیکن انھوں نے واپس کر دی اور اس میں کفن نہیں دیا۔

توضیح:..... ❶ یہ کپڑے سوتی ہوتے تھے جو یمن میں بنائے جاتے تھے اسی لیے ان کی یمن کی طرف نسبت کی جاتی تھی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

997۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اون کی ایک چادر میں صرف ایک کپڑے میں کفن دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے بارے میں مختلف

---

(996) بخاری: 1664۔ مسلم: 194۔ ابوداود: 3151۔ ابن ماجہ: 1469۔ نسائی: 1897,1899.

(997) حسن.

احادیث مروی ہیں۔ لیکن نبی ﷺ کے کفن بارے میں روایت کی گئی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے، اگر چاہیں تو ایک قمیص اور دو لفافے بنالیں، اگر چاہیں تو تینوں لفافے بنالیں۔ اگر دو کپڑے نہ مل سکیں تو ایک کپڑا ہی کافی ہے۔ دو بھی جائز ہیں اور استطاعت والوں کے لیے تین ہیں اور فقہاء کے نزدیک مستحب ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، وہ مزید کہتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ
میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بنایا جائے

998۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَائَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ.))

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی (تو) نبی ﷺ نے فرمایا: ”جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انھیں (غم میں) مبتلا کر دیا ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کی طرف ان کے غم میں مبتلا ہونے کی وجہ سے (کھانے کے لیے) کوئی چیز بھیجی جائے، امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جعفر بن خالد ابن سارہ ہیں جو کہ ثقہ راوی ہیں ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان چاک کرنا منع ہے

999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْأَيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گریبان [1] پھاڑے،

---

(998) حسن: ابوداود: 3132۔ ابن ماجہ: 1610۔ مسند احمد: 1/ 205.

(999) بخاری: 1294۔ مسلم: 103۔ ابن ماجہ: 1584۔ نسائی: 1860.

بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ .)) رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکارے۔"

وضاحت:...... ❶ جیوب اس کی واحد جیب آتی ہے، جس کا مطلب ہے گریبان اور خدود، خد کی جمع ہے۔ رخسار، گال۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ
نوحہ کرنے کی ممانعت

1000۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ- يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ- فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ! أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ .))

علی بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی فوت ہو گیا؛ جس کا نام قرظہ بن کعب تھا، اس پر نوحہ کیا گیا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: اسلام میں نوحہ ❶ کا کیا کام ہے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس پر نوحہ کیا جاتا ہے (تو) اسے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

توضیح:...... ❶ النوح: نوحہ کرنا، میت پر گریہ زاری کرنا، رونا پیٹنا اور چلانا، تفصیل کے لیے دیکھئے: القاموس الوحید: ص 1722۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

1001۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ: النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوَى- أَجْرَبَ بَعِيرٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنھیں لوگ ہرگز نہیں چھوڑیں گے: نوحہ، خاندان ❶ میں طعن، عدوی ❷ (یہ عقیدہ) کہ ایک اونٹ خارش زدہ تھا اس نے سو

(1000) بخاری: 1291۔ مسلم: 933۔

(1001) حسن: مسند احمد: 2/ 291۔

فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ۔ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ؟ وَالْأَنْوَاءُ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا .)) اونٹوں کو خارش زدہ کر دیا (لیکن) پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟ اور (چوتھی چیز) انواء❸ (یعنی یہ اعتقاد) کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش دی گئی ہے۔''

توضیح:...... ❶ کسی کے خاندان کو چھوٹا، اچھوت اور اپنے سے کم تر وحقیر جاننا۔

❷ بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ یعنی بیماری ایک سے دوسرے کو منتقل ہو جاتی ہے اس کی وضاحت حدیث کے اندر ہی موجود ہے۔

❸ ستاروں کی گردش کی وجہ سے بارش طلب کرنا یا یہ عقیدہ رکھنا کہ ان ستاروں کی گردش کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔(ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا منع ہے

1002۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ....

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ .)) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز علماء کی ایک جماعت میت پر رونے کو مکروہ سمجھتے ہوئے کہتی ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور ان کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اگر وہ اپنی زندگی میں ان کو نوحہ سے منع کرتا تھا تو اس پر عذاب نہیں ہوگا۔

1003۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ..........

أَنَّ مُوسَى بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ أَخْبَرَهُ موسیٰ بن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے

(1002) بخاری: 1287۔ مسلم: 927۔ ابن ماجہ: 1593۔ نسائی: 1853.

(1003) حسن: ابن ماجہ: 1594۔ مسند احمد: 4/ 414.

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِ فَيَقُولُ: وَا جَبَلاهْ وَا سَيِّدَاهْ! أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ؟)).

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرنے والا مرے پھر اس کو رونے والے کھڑے ہو کر کہیں: ہائے ہمارا پہاڑ! ہائے ہمارا سردار! یا ایسے جملے کہیں تو اس پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو دونوں ہی اسے گھونسے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں:) کیا تم ایسے ہی تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

25...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کی اجازت

1004۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ.))

یحییٰ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے انھوں نے جھوٹ نہیں بولا، بلکہ ان کو وہم ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو ایک یہودی آدمی کے مرنے پر فرمایا تھا: ''بے شک (اس) میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، قرظہ بن کعب، ابو ہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرق سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اہلِ علم کا بھی یہی مذہب ہے وہ بھی اس آیت (ترجمہ) ''کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' (الاسراء:15) کی تاویل کرتے ہیں اور امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

1005۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

(1004) بخاری: 1286۔ مسلم: 928۔ ابن ماجہ: 2910۔ نسائی: 1855،1856۔

(1005) حسن: عبد بن حمید: 1006۔

بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي! أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ! قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ: خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ)) وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (اور) ان کو لے کر اپنے بیٹے ابراہیم کی طرف گئے تو اسے اس حالت میں پایا کہ وہ اپنی جانِ آفرین کے سپرد کر رہا تھا، نبی ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں رکھا تو آپ رو دیے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رو رہے ہیں! کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں نے دو احمق اور فاجر آوازوں سے منع کیا ہے۔'' مصیبت کے وقت آواز نکالنے، چہرہ نوچنے اور گریبان چاک کرنے اور (دوسرے) شیطان کی طرح آواز نکالنے سے۔'' اس حدیث میں اس سے زیادہ بھی کلام ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1006۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ۔ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.))

عمرہ (رحمہا اللہ) روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کو بخشے انھوں نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ وہ بھول گئے ہیں یا غلطی لگ گئی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کے پاس سے گزرے اس پر رویا جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس (عورت) کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے آگے چلنے کا بیان

1007۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(1006) بخاری: 1289۔ مسلم: 931.

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ سَـالِـمٍ عَـنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

سالم (رحمہ اللہ) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جنازہ [1] کے آگے چلتے تھے۔

توضیح:...... [1] میت کو جب چارپائی پر رکھ دیا جائے تو اسے جنازہ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

1008۔ حَـدَّثَـنَـا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَـلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ الـنَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَـكْـرٍ وَعُـمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

سالم بن عبداللہ (رحمہ اللہ) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

1009۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ..........

عَـنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ

زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ زہری کہتے ہیں: مجھے سالم (رحمہ اللہ) نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو اسی طرح ابن جریج، زیاد بن سعد اور دیگر راویوں نے زہری سے بواسطہ سالم ان کے باپ سے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔ نیز معمر، یونس بن یزید اور مالک جیسے حفاظ نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اور مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلتے تھے اور تمام محدثین کے مطابق اس مسئلہ میں مرسل حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرزاق سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ابن مبارک فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں زہری کی مرسل روایت ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میرے خیال میں ابن جریج نے اسے ابن عیینہ سے ہی لیا ہے۔

ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: ہمام بن یحییٰ نے اس حدیث کو زیاد بن سعد، منصور اور سفیان سے بواسطہ زہری سالم سے اور

(1007) ابو داود: 3179۔ ابن ماجہ: 1482۔ نسائی: 1944۔

(1008) صحیح: طیالسی: 1817۔ حمیدی: 607۔ ابو داؤد: 3179۔ ابن ماجہ: 1482۔

(1009) صحیح: عبدالرزاق: 6259۔ موطا مالک: 1024۔

انھوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور یہ سفیان بن عیینہ ہی ہیں، جن سے ہمام نے روایت کی ہے۔

نیز جنازہ کے آگے چلنے کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے: نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث غیر محفوظ ہے۔

1010۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے (اسی طرح) ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے بارے میں محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ حدیث خطا ہے اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے۔ یہ حدیث تو بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ زہری کہتے ہیں: مجھے سالم (رحمہ اللہ) نے بتایا کہ ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بھی جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

محمد (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنا

1011۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ: ((مَا دُونَ الْخَبَبِ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ، وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا.))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوڑنے سے کم چال ہو، پس اگر وہ نیک ہے (تو) تم اسے جلدی پہنچاؤ گے اور اگر برا ہے تو جہنم والوں کو دور ہی کیا جاتا ہے، جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ وہ پیچھے نہیں چلتا (اور) اس کے آگے چلنے والے کو اس سے کوئی

(1010) صحیح: ابن ماجه: 1483۔ ابو یعلی: 3608۔ شرح المعانی: 1/ 482.

(1011) ضعیف: ابوداود: 3184۔ ابن ماجه: 1484.

غرض نہیں۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف اسی سند سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف کہتے تھے اور محمد فرماتے ہیں: حمیدی، ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ سے پوچھا گیا: یہ ابو ماجد کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: ایک اڑتا ہوا پرندہ تھا جس نے ہمیں حدیث بیان کی۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوری اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور ابو ماجد مجہول راوی ہے اس کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو احادیث ہیں اور یحییٰ بنی تیم اللہ کا امام تھا ثقہ راوی تھا اس کی کنیت ابوالحارث تھی، اسے یحییٰ الجابر بھی کہا جاتا تھا، اسی طرح یحییٰ مُجبر بھی یہ کوفی ہے اس سے شعبہ، سفیان ثوری، ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ اس سے روایت لیتے ہیں۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ
جنازہ کے پیچھے سوار ہونا مکروہ ہے

1012۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ .))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار لوگوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شرم کیوں نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں تو اپنے پاؤں پر (چل رہے) ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہو۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ان سے موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
اس کی رخصت کا بیان

1013۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: ....

(1012) ضعیف: ابن ماجه: 1480۔ حاکم: 1/ 356۔ بیهقی: 4/ 23.

(1013) مسلم: 965۔ ابوداود: 3178۔ نسائی: 2026.

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو الدحداح (رضی اللہ عنہ) کے جنازہ میں تھے اور آپ علیہ السلام اپنے گھوڑے پر سوار تھے، وہ دوڑتا تھا ہم اس کے اردگرد تھے اور آپ اسے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ لیے جارہے تھے۔

1014۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنَازَةَ أَبِي الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوالدحداح کے جنازے کے پیچھے پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ میں جلدی کرنا

1015۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو جلدی کرو، پس اگر وہ نیک ہے (تو) اسے اس کی نیکی کی طرف (جلدی) پہنچاؤ اور اگر برا ہے (تو تم جلدی) اسے اپنی گردنوں سے اتارو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

احد کے شہدا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

1016۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن حمزہ رضی اللہ عنہ (کی نعش) پر آکر کھڑے ہوئے تو دیکھا

(1014) صحیح: گزشتہ حدیث میں تخریج گزر چکی ہے۔

(1015) بخاری: 1315۔ مسلم: 944۔ ابوداود: 3181۔ ابن ماجہ: 1477۔ نسائی: 1910.

(1016) صحیح: ابوداود: 3136۔ مسند احمد: 3/ 128۔ دار قطنی: 4/ 116۔ حاکم: 1/ 365.

فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا)) قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، قَالَ: فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ، قَالَ: فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ. قَالَ: فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.))

ان کا مثلہ کیا ہوا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ صفیہ رضی اللہ عنہا ان پر غم کریں گی (تو) میں انھیں چھوڑ دیتا حتی کہ انھیں جانور کھا جاتے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کے پیٹوں سے ان کو جمع کیا جاتا۔'' راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے ایک چادر منگوائی اس میں ان کو کفن دیا، جب وہ (چادر) ان کے سر پر پھیلائی جاتی (تو) ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں پر بچھائی جاتی (تو) ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ راوی کہتے ہیں: شہداء زیادہ تھے اور کپڑے کم تو ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین آدمیوں کو لپیٹا جاتا پھر ایک ہی قبر میں دفن کر دیا جاتا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن (یاد رکھنے) والا ہے آپ اسے آگے قبلے کی طرف رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان کو دفن کر دیا ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند سے ہم اسے پہچانتے ہیں۔ (اور) النمرہ اوپر لی جانے والی پرانی چادر کو کہتے ہیں۔

نیز اس حدیث میں اسامہ زید کی روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے ابن شہاب سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے اور معمر نے زہری سے بواسطہ عبداللہ بن ثعلبہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اسامہ بن زید کے علاوہ ہم کسی راوی کو نہیں جانتے جس نے زہری سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہو۔

اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا؟ تو انھوں نے فرمایا: لیث کی ابن شہاب سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

32..... بَابُ آخَرُ فِيْ سُنَّةِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدِ الْجَنَازَةِ

مریض کی عیادت کرنا اور جنازہ میں شریک ہونا سنت ہے

1017۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ.........

(1017) ضعیف: ابن ماجہ: 4187۔ طیالسی: 2425۔ عبد بن حمید: 1229۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ، وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت کرتے، جنازہ میں شریک ہوتے، گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی بھی دعوت قبول کیا کرتے تھے اور بنو قریظہ (کے محاصرہ) کے دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے جسے کھجور کے پتوں کی رسی کی لگام دی ہوئی تھی (اور) اس پر کھجور کے پتوں کی ہی زین ❶ تھی۔

توضیح:...... ❶ الاکاف: گدھے وغیرہ کی پیٹھ پر بیٹھنے کے لیے نیچے رکھا جانے والا پالان یا زین۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: (القاموس الوحید: ص 129)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف مسلم کے طریق سے ہی انس رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے اور مسلم الاعور ضعیف ہے۔ اور مسلم بن کیسان الملائی بھی یہی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ شعبہ اور سفیان نے اس سے روایت کی ہے۔

33..... بَابٌ: اَيْنَ تُدْفَنُ الانبياء

انبیاء کو کہاں دفن کیا جاتا ہے؟

1018۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ: ((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ)) فَدَفَنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگوں نے آپ علیہ السلام کی تدفین میں اختلاف کیا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی تھی جسے میں بھولا نہیں ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ نبی کو اس جگہ فوت کرتا ہے جہاں اس کا دفن ہونا پسند کرتا ہے۔'' (اس وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے) آپ کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر الملیکی کو اس کے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا گیا ہے۔ لیکن یہ حدیث اس کے علاوہ بھی ایک سند سے مروی ہے۔ اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ابوبکر صدیق کے واسطے کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(1018) صحیح: ابو یعلی: 45۔ شمائل الترمذی: 389.

34..... بَابٌ: آخَرُ فِي الْأَمْرِ بِذِكْرِ مَحَاسِنِ الْمَوْتٰى وَالْكَفِّ عَنْ مَسَاوِيهِمْ

مُردوں کی اچھی باتیں ذکر کرنے اوران کی بری باتوں کے تذکرے سے باز رہنے کا حکم

1019- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے فوت شدہ لوگوں کی اچھی باتیں ذکر کرو اوران کی بری باتوں (کو بیان کرنے) سے باز رہو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمران بن انس المکی منکر الحدیث ہے اور بعض راویوں نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ (ابوعیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: عمران بن ابی انس مصری ہے اور عمران بن انس سے اثبت اور بڑا راوی ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ

جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا

1020- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ..........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ: هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((خَالِفُوهُمْ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازہ کے پیچھے جاتے (تو) جب تک قبر میں رکھ نہ دیا جاتا، آپ بیٹھتے نہیں تھے تو ایک یہودی عالم آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: (پھر) رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ”ان (یہودیوں) کی مخالفت کرو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں ہے۔

36..... بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

مصیبت آنے پر ثواب کی امید سے صبر کرنے کی فضیلت

1021- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ..........

(1019) ضعيف: ابوداود: 4900- ابن حبان: 3020- بيهقى: 4/ 75.

(1020) حسن: ابوداود: 3176- ابن ماجه: 1545.

(1021) حسن: مسند احمد: 4/ 415-طيالسى: 508- ابن حبان: 2948.

عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ: دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

ابو سنان (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا جب کہ ابوطلحہ خولانی رحمہ اللہ قبر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں (قبر) سے نکلنے لگا (تو) انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے ابوسنان! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں انھوں نے کہا: مجھے ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: جی ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کا پھل چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں: ہاں م اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے (اس موقعہ پر) کیا کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن [1] پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

توضیح:...... [1] اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہنے کو استرجاع کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ
جنازہ پر تکبیرات کہنا

1022۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی [1] کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

توضیح:...... [1] نجاشی کا نام اصحمہ تھا۔ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ اسلام قبول کیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کو وفات کی اطلاع دی تو آپ علیہ السلام نے ان کی غائبانہ

(1022) بخاری: 1245۔ مسلم: 951۔ ابوداود: 3204۔ ابن ماجہ: 1534۔ نسائی: 1971۔

نماز جنازہ پڑھائی۔ اس حدیث میں غائبانہ نمازِ جنازہ کا واضح ثبوت موجود ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، ابن ابی اوفی، جابر، انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا یزید بن ثابت، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کے بڑے بھائی ہیں۔ یہ بدر میں شریک تھے جب کہ زید رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جنازہ پر چار تکبیریں ہوں گی۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

1023۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ .... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے (فوت شدہ لوگوں کے) جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور انھوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں، ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر مذہب رکھتے ہوئے جنازہ پر پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کہتے ہیں: جب امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو (پڑھنے والا) امام کی پیروی کرے گا۔

38..... بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نماز جنازہ میں کیا دعا پڑھے

1024۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .... حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا

ابوابراہیم الاشہلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے (تو) کہتے ''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردے کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو بخش دے۔'' یحییٰ کہتے ہیں: مجھے

(1023) مسلم: 957۔ ابوداود: 3197۔ ابن ماجہ: 1505۔ نسائی: 1982۔

(1024) صحیح۔

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيهِ: ((اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ.))

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ تھے ''اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے اسے ایمان پر فوت کر۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبدالرحمٰن بن عوف، عائشہ، ابوقتادہ، جابر اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوابراہیم کے والد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہشام الدستوائی اور علی بن مبارک نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابوسلمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے (کیوں کہ) عکرمہ بسا اوقات یحییٰ کی حدیث میں وہم کر جاتے تھے۔ اور یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ عبداللہ بن ابی قتادہ عن ابیہ بھی نبی ﷺ سے مروی ہے۔

ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) کو سنا وہ فرما رہے تھے: اس مسئلہ میں سب سے صحیح روایت یحییٰ بن ابی کثیر کی بواسطہ ابوابراہیم الاشہلی ان کے باپ کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کردہ ہے۔ کہتے ہیں: میں نے ان سے ابوابراہیم الاشہلی کے والد کے نام کا پوچھا تو انھیں پتہ نہیں تھا۔

1025۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ.))

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت پر نماز پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے آپ کی دعا میں سے یہ (دعا) سیکھی: ''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اس (کے گناہوں) کو (رحمت کے) اولوں سے دھو دے اور اسے ایسے دھو دے جیسے کپڑا دھویا جاتا ہے۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن اسماعیل (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سب سے صحیح چیز یہ حدیث ہے۔

(1025) مسلم: 963۔ ابن ماجہ: 1500۔ نسائی: 1983۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نمازِ جنازہ میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت کرنا

1026۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنازہ پر سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ الواسطی منکر الحدیث ہے۔ اور صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جنازہ پر فاتحۃ الکتاب کو پڑھنا سنت ہے۔

1027۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ پڑھائی تو سورۃ الفاتحہ پڑھی، میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے یا (یہ کہا کہ) اس سے سنت پوری ہوتی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں نماز جنازہ میں قراءت نہ کرے اس میں تو صرف اللہ کی تعریف اس کے نبی ﷺ پر درود اور میت کے لیے دعا ہے اس کے قائل سفیان ثوری اور دیگر اہلِ کوفہ ہیں۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے زہری (بھی) روایت لیتے ہیں۔

40..... بَابٌ: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

نماز جنازہ کا طریقہ اور میت کے لیے شفاعت کرنا

1028۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ

(1026) صحيح: ابن ماجه: 1495.

(1027) صحيح: بخاري: 1335۔ ابوداود: 3198۔ ابن الجارود: 263۔ حاكم: 358.

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ..........

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلاثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ.))

مرثد بن عبداللہ یزنی (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھاتے تو (اگر) لوگ کم ہوتے تو انھیں تین حصوں (صفوں) میں تقسیم کر لیتے، پھر فرماتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر تین صفوں (کے لوگوں) نے نمازِ جنازہ پڑھ دی اس کے لیے (جنت) واجب ہوگئی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ام حبیبہ، ابوہریرہ اور نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور کئی راویوں نے محمد بن اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے وقت مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک آدمی کو داخل کیا ہے اور ہمارے نزدیک ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

1029۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ۔ رَضِيعِ كَانَ لِعَائِشَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)) و قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ ((مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے جب کوئی آدمی فوت ہو جائے (اور) اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت؛ جن کی تعداد سو کے قریب ہو، وہ نماز پڑھ کر سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔'' علی بن حجر نے اپنی حدیث میں: ''سو سے زیادہ'' کا ذکر کیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اسے موقوف ذکر کیا مرفوع ذکر نہیں کیا۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز جنازہ پڑھنی منع ہے

1030۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

(1028) حسن: ابوداود: 3166۔ ابن ماجہ: 1390۔ مسند احمد: 4/ 79۔ ابن ابی شیبہ: 3/ 322۔

(1029) مسلم: 947۔ نسائی: 1991۔ (1030) مسلم: 831۔ ابوداود: 9231۔ ابن ماجہ: 1519۔ نسائی: 560۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں میں ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع کرتے تھے: جب سورج چمکتا ❶ ہوا نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، جب دوپہر قائم ہوتی ہے یہاں تک کہ ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لیے جھکے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

توضیح:...... ❶ طلوع کے لیے ظاہر ہو رہا ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مردے دفنانے سے مراد بھی نمازِ جنازہ ہی ہے۔ اور انھوں نے سورج طلوع ہوتے، غروب ہوتے اور دوپہر کے وقت ڈھلنے تک نمازِ جنازہ کو مکروہ کہا ہے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان میں نمازِ جنازہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

بچوں کی نماز جنازہ

1031- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنُ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل جہاں چاہے چل سکتا ہے اور بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسرائیل وغیرہ نے سعید بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب پتہ چل جائے کہ بچے میں روح پھونک دی گئی ہے اگرچہ وہ پیدا ہونے کے بعد چیخ نہ بھی مارے تو بھی بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔

(1031) ابوداود: 3180۔ ابن ماجہ: 1481۔ نسائی: 1942۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنِينِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ

جب تک بچہ روئے نہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا جواز

1032۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک بچہ (ولادت کے بعد) روئے نہ؛ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ نہ وہ خود وارث بن سکتا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں راویوں نے اضطراب کیا ہے: بعض نے بواسطہ ابو الزبیر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے جب کہ اشعث بن سوار وغیرہ نے بواسطہ ابو الزبیر، جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے بھی بواسطہ عطاء بن ابی رباح، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے۔ گویا یہ (موقوف حدیث) مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

نیز بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ بچہ جب روئے نہ؛ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

1033۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل بن بیضاء کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کا کہنا ہے میت کی نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھی جائے جب کہ شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور انھوں نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے۔

(1032) ابن ماجہ: 1508۔ ابن حبان: 6032.

(1033) مسلم: 973۔ ابوداود: 3189۔ ابن ماجہ: 1518۔ نسائی: 1967.

45..... بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

مرد اور عورت کے جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

1034۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ، ثُمَّ جَاؤُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هَكَذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: احْفَظُوا.

ابو غالب (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کی نمازِ جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے برابر کھڑے ہوئے پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے، انھوں نے کہا: اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں تو وہ چارپائی کے درمیان کے برابر کھڑے ہوئے تو علاء بن زیاد نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ عورت کے جنازہ میں یہاں اور مرد کے جنازہ میں بھی آپ کی جگہ کھڑے ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، پھر جب فارغ ہوئے تو کہنے لگے: اس بات کو یاد کرلو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے اور کئی راویوں نے ہمام سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ اور وکیع نے ہمام سے یہ حدیث بیان کرتے وقت غالب بواسطہ انس کہا ہے جب کہ صحیح (نام) ابو غالب ہے۔ نیز عبدالوارث بن سعید وغیرہ نے بھی اس حدیث کو ابو غالب کے واسطے کے ساتھ ہمام کی روایت کی طرح بیان کیا ہے اور محدثین نے ابو غالب کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے: بعض اس کا نام نافع جب کہ بعض رافع کہتے ہیں۔ نیز بعض علماء کا اسی (حدیث) پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

1035۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھائی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہ نے بھی حسین المعلم سے روایت کیا ہے۔

(1034) ابوداود: 3194۔ ابن ماجہ: 1494۔ مسند احمد: 3/ 118۔ بخاری: 1/ 90۔ مسلم: 3/ 60.

(1035) بخاری: 322۔ مسلم: 964۔ ابوداود: 3195۔ ابن ماجہ: 1493۔ نسائی: 1976.

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

1036- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ..........

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ شہداء احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے پھر فرماتے: ”ان دونوں میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد تھا؟“ جب کسی ایک طرف اشارہ کیا جاتا آپ قبر میں اسے آگے رکھتے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”میں قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں گا اور آپ نے ان کے خون (والے کپڑوں) میں ہی انھیں دفن کرنے کا حکم دیا، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث زہری سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے مروی ہے اور زہری سے بواسطہ عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر بھی نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے اور بعض نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ذکر کیا ہے۔

نیز اہلِ علم کا شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے: بعض کہتے ہیں: شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، یہ قول اہلِ مدینہ کا ہے۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔

جب کہ بعض کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کی دلیل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی یہ قول سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا ہے۔ نیز اسحاق رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1037- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ..........

حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ

شعبی کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے (عام قبروں سے) دور اکیلی قبر دیکھی تو

(1036) بخاري: 1343- ابوداود: 3138- ابن ماجه: 1514- نسائي: 1955.

(1037) بخاري: 857- مسلم: 954- ابوداود: 3196- ابن ماجه: 1530- نسائي: 3023.

فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ.

آپ ﷺ نے اپنے پیچھے اپنے صحابہ کی صفیں بنائیں (اور) اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ شعبی سے کہا گیا: آپ کو کس نے خبر دی؟ تو انھوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے نیز امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، یہ قول مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اگر نمازِ جنازہ پڑھے بغیر میت کو دفنا دیا جائے (تو) قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں: قبر پر ایک مہینے تک نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے ابن میسب کی طرف سے اکثر یہی سنا ہے کہ نبی ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں کی قبر پر ایک مہینے کے بعد نماز جنازہ پڑھی تھی۔

1038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ ﷺ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذَلِكَ شَهْرٌ

سعید بن میسب (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ سیدہ ام سعد رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں اور نبی ﷺ (مدینہ میں) موجود نہیں تھے تو جب آپ آئے آپ ﷺ نے ان (کی قبر) پر نماز جنازہ پڑھی حالاں کہ اس بات کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نبی ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا

1039۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: بے شک تمھارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے سو تم کھڑے ہو جاؤ (اور) اس کی نماز جنازہ پڑھو۔" کہتے ہیں: ہم کھڑے ہوئے اور ایسے ہی صفیں بنائیں جس

(1038) ضعیف: بیهقی: 4/ 48۔ ابن ابی شیبه: 3/ 360.

(1038) مسلم: 953۔ ابن ماجه: 1535۔ نسائی: 1975.

يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ .

طرح میت پر صفیں بنائی جاتی ہیں اور ایسے ہی نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوقلابہ نے اسے اپنے چچا ابوالمہلب کے واسطے کے ساتھ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انھیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ
نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت

1040۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ)) فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَتْ: صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط (کا ثواب) ہوتا ہے اور جو اس کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کی تدفین مکمل ہوئی تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ ان میں سے ایک یا چھوٹا قیراط احد کی طرح ہوتا ہے۔'' (ابوسلمہ) کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: ہم نے تو بہت سے قیراط (حاصل کرنے) میں سستی کر لی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں براء، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابی بن کعب، ابن عمر اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے۔

(1040) بخاری: 47۔ مسلم: 945۔ ابن ماجہ: 1539۔ نسائی: 1994, 1997 .

50..... بَابٌ: آخِرُ قَدْرُ مَا يُجْزِئُ مِنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَحَمْلِهَا

جنازہ کے پیچھے کس قدر چلنا یا اسے اٹھانا کافی ہوتا ہے

1041۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَزِّمِ قَالَ: صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.))

ابو مہزم (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں دس سال سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ اٹھایا تو اس نے اپنے ذمہ حق کو ادا کر دیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ بعض نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے لیکن اسے مرفوع بیان نہیں کیا اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ اسے شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔

51..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا

1042۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ.))

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تمھیں پیچھے چھوڑ جائے یا اسے رکھ دیا جائے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو سعید، جابر، سہل بن حنیف، قیس بن سعد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1043۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا، فَمَنْ

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے

(1041) ضعیف: ابن ابی شیبہ: 3/ 283.

(1042) بخاری: 1307۔ مسلم: 958۔ ابوداود: 3172۔ ابن ماجہ: 1542۔ نسائی: 1915.

(1043) بخاری: 1310۔ مسلم: 959۔ ابوداود: 3173۔ نسائی: 1914۔ تحفۃ الاشراف: 4420.

تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ .))

کھڑے ہو جاؤ (اور) جو شخص اس کے پیچھے جاتا ہے تو جب تک اسے رکھ نہ دیا جائے وہ ہرگز نہ بیٹھے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور امام احمد واسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے آدمیوں کے کندھوں سے اتار نہ دیا جائے۔

جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض سے مروی ہے کہ وہ جنازہ کے آگے چلتے تھے اور جنازہ ان تک پہنچنے سے پہلے بیٹھ رہتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

52..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

جنازہ کے لیے کھڑے نہ ہونے کی رخصت

1044۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ .

مسعود بن حکم (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جنازہ رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا تذکرہ کیا گیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) کھڑے ہوا کرتے تھے پھر (بعد میں) بیٹھنے لگ گئے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی سند میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔

شافعی فرماتے ہیں: یہ اس مسئلہ میں سب سے صحیح حدیث ہے۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ کی ناسخ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر چاہے کھڑا ہو جائے، چاہے تو نہ کھڑا ہو اور ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کے قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جنازہ دیکھتے ہو کھڑے ہو جاتے پھر اس کے بعد آپ نے یہ کام چھوڑ دیا، پھر آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

(1044) مسلم: 962۔ ابو داود: 3175۔ ابن ماجہ: 1544۔ نسائی: 1999 .

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا))

نبی ﷺ کا فرمان کہ لحد ہمارے لیے اور شق دوسرے لوگوں کے لیے ہے

1045۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لحد [1] ہمارے لیے اور شق دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔

توضیح:...... [1] بغلی قبر کو لحد کہا جاتا ہے، یہ اس طرح تیار ہوتی ہے کہ پہلے اوپر ایک چارکونوں والا گڑھا کھود کر پھر اس کے اندر قبلہ کی جانب ایک اور گڑھا کھودا جاتا ہے۔ لحد کا معنی ہوتا ہے ایک طرف ہونا اسی لیے اس کو لحد کہا جاتا ہے، اور شق یہ ہے کہ اوپر والے گڑھے کے درمیان میں نیچے دوسرا گڑھا کھودنا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس سند سے مروی حدیث حسن غریب ہے۔

54..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

جب میت کو قبر میں داخل کیا جائے تو کیا کہنا چاہیے

1046۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ۔ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ۔ قَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ)) وَقَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی ﷺ کہتے: (راوی حدیث) ابو خالد نے ایک مرتبہ یہ کہا کہ میت کو جب لحد میں رکھا جاتا تو آپ کہتے: "اللہ کے نام کے ساتھ، اس کی توفیق سے اور اللہ کے رسول ﷺ کی ملت پر" اور ایک مرتبہ یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: "اللہ کے نام سے، اللہ کی توفیق کے ساتھ اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت پر۔" [1]

توضیح:...... [1] ایک دفعہ راوی نے ((علی ملة رسول الله)) اور ایک مرتبہ ((علی سنة رسول الله)) کے الفاظ بیان کیے۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ محدثین نے کس طرح احتیاط سے کام لیتے ہوئے احادیث کو بیان کیا ہے کہ اگر راوی نے دو مجلسوں میں حدیث بیان کی ہے اور دونوں دفعہ الفاظ بدل کر روایت کی ہے تو اسی طرح

(1045) صحیح: ابوداود: 3208۔ ابن ماجہ: 1554۔ نسائی: 2009۔

(1046) صحیح: ابوداود: 3213۔ ابن ماجہ: 1550۔

صاحب کتاب نے بیان کر دیئے کہ کہیں حدیث رسول میں جھوٹ نہ بن جائے لیکن آج نام نہاد علماء اپنی مرضی سے فضائل کی احادیث گھڑ کر لوگوں گمراہ کرتے پھر رہے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز یہ حدیث کئی طرق سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے اور ابو الصدیق الناجی نے بھی اسے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابو الصدیق الناجی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی روایت کرتے ہیں۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ
قبر میں میت کے نیچے کپڑا رکھنا

1047۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ:...........

سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو طَلْحَةَ، وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ جَعْفَرٌ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ: أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ.

جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک تیار کی تھی وہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے اور جس نے قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ شقران رضی اللہ عنہ تھے۔ جعفر کہتے ہیں: مجھے عبیداللہ بن ابو رافع نے بتایا کہ میں نے شقران رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے قبر میں چادر بچھائی تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شقران رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور علی بن مدینی نے بھی عثمان بن فرقد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

1048۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ...........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

وضاحت:...... محمد بن بشار دوسری جگہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے بواسطہ ابوحمزہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز شعبہ نے اسے ابوحمزہ القصاب سے روایت کیا ہے؛ جن کا نام عمران بن ابی عطاء ہے اور ابو جمرہ الضبعی سے بھی جن کا نام نصر بن عمران ہے؛ مروی ہے اور یہ دونوں (ابوحمزہ اور

(1047) صحیح الاسناد۔ (1048) مسلم: 967۔ نسائی: 2012۔

ابو جمرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز بچھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ
قبر کو (زمین کے) برابر کرنا

1049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ..........

عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ.))

ابو وائل رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو الہیاج اسدی سے کہا: میں تمھیں اس کام پر بھیج رہا ہوں جس پر مجھے نبی ﷺ نے بھیجا تھا کہ کسی بلند ❶ قبر کو نہ چھوڑو مگر اسے برابر کردو اور نہ کسی مورتی کو مگر اسے مٹا ڈالو۔

توضیح:...... ❶ جو قبر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو اسے ایک بالشت تک باقی رکھا جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے قبر کو زمین سے بلند کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں قبر بلند کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں، مگر اتنی جائز ہے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ قبر ہے تا کہ اسے روندا یا اس پر بیٹھا نہ جائے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا
قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے

1050۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ..........

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا.))

سیدنا ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ تم قبروں پر بیٹھو اور نہ اس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔''

(1049) صحیح: ابوداود: 3218۔ نسائی: 2031۔ مسند احمد: 1/ 89۔ مسلم: 3/ 61۔

(1050) مسلم: 972۔ ابوداود: 3229۔ نسائی: 760۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک اسی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

1051۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.........

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهَذَا الصَّحِيحُ.

واثلہ بن الاسقع بواسطہ ابو مرثد الغنوی نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس (سند میں) ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

وضاحت:...... ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: ابن مبارک کی حدیث خطا ہے۔ اس میں ابن مبارک نے غلطی کی ہے اور اس میں ابو ادریس خولانی کے واسطے کو زیادہ کیا ہے۔ یہ تو بسر بن عبیداللہ واثلہ سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی راویوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے۔ اس میں ابو ادریس خولانی کا ذکر نہیں ہے اور بسر بن عبیداللہ نے واثلہ بن اسقع سے سماع کیا ہے۔

58...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

قبروں کو پکا کرنا اور ان پر لکھنا منع ہے

1052۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوطَأَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ ❶ بنانے، ان پر لکھنے، اس پر عمارت بنانے اور انھیں روندنے سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ تجصیص: پختہ کرنا، یا چونا گچ کرنا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور بعض علماء؛ جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں، قبروں کی لپائی کی اجازت دیتے ہیں، شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قبر کی لپائی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ❶

توضیح:...... ❶ شارحین نے اس سے مراد یہ لی ہے کہ قبر کی مٹی پر پانی چھڑک لینے میں کوئی حرج نہیں

(1051) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث دیکھیں۔

(1052) مسلم: 970۔ ابوداود: 3225۔ ابن ماجہ: 1562۔

ہے۔ پھر اس کے اوپر ہاتھ مار دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

59..... بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

1053۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف کیا اور کہا: ''اے قبرستان والو! تمھارے اوپر سلامتی ہو، اللہ ہمیں اور تمھیں بخشے، تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم (تمھارے) پیچھے (آنے والے) ہیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنے کی رخصت

1054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.))

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا۔ پس تحقیق محمد (ﷺ) کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مل گئی ہے، سو تم بھی ان (قبور) کی زیارت کرو، یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید، ابن مسعود، انس، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ قبروں کی زیارت

(1053) ضعیف: الطبرانی فی الکبیر: 12613۔

(1054) صحیح: مسلم: 977۔ بنحوہ۔ ابوداود: 3235۔ نسائی: 2032۔

میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

1055۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ: فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

عبداللہ بن ابی ملیکہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حُبشی جگہ پر وفات پا گئے تو ان (کی میت) کو مکہ لایا گیا (اور) وہیں دفن کیا گیا، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ آئیں (تو) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر آ کر (یہ اشعار) کہنے لگیں:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ہم دونوں جذیمہ کے دو ہم نشینوں ❶ کی طرح ایک لمبا عرصہ اس طرح اکٹھے رہے یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے، پھر جب ہم جدا ہوئے تو ایسے لگتا ہے کہ میں اور مالک اتنی مدت اکٹھے رہنے کے باوجود ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

پھر کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر میں تمھاری وفات پر موجود ہوتی تو تمھیں وہیں دفن کیا جاتا جہاں وفات ہوئی تھی، اور اگر میں تمھاری کفن و دفن میں شریک ہوتی تو تمھاری (قبر کی) زیارت نہ کرتی۔

توضیح:...... ❶ یہ دو ساتھی تھے ایک کا نام عقیل اور دوسرے کا نام مالک تھا اور عراق کے بادشاہ جذیمہ کے اہل مجلس میں سے تھے یہ دونوں تقریباً چالیس سال اکٹھے رہے پھر مالک کی وفات پر عقیل نے یہ اشعار کہے تھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی وفات پر ان اشعار کے ساتھ تمثیل دی ہے۔ (ع م)

62..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے قبروں کی زیارت کی کراہت کا بیان

1056۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

(1055) ضعیف: عبدالرزاق: 6535.

(1056) حسن: ابن ماجه: 1576۔ مسند احمد: 2/ 337۔ ابو یعلی: 5908.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کے مطابق یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارتِ قبور کی اجازت دینے سے پہلے تھا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دے دی تو آپ کی رخصت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہو گئے۔

بعض کہتے ہیں کہ خواتین کے لیے قبروں کی زیارت کی ممانعت ان کے کم صبر اور زیادہ رونے پیٹنے کی وجہ سے ہے۔

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ
رات کے وقت دفن کرنا

1057۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا، فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت (میت کو دفن کرنے کے لیے) قبر میں اترے تو آپ کے لیے ایک چراغ جلایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (میت) کو قبلے کی طرف سے پکڑا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو اللہ کے خوف سے بہت زیادہ رونے والا اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا تھا“ اور آپ نے اس پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور زید بن ثابت کے بڑے بھائی یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور فرماتے ہیں: میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے۔

بعض کہتے ہیں کہ (سرہانے یا پائنتی کی طرف رکھ کر) کھینچ لیا جائے نیز بعض علماء نے رات کو دفن کرنے کی رخصت دی ہے۔

(1057) ضعیف: ابن ماجہ: 1520.

64...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کی اچھی تعریف کرنا

1058- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا، لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی تو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کے لیے جنت) واجب ہوگئی، پھر فرمایا: تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، کعب بن عجرہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1059- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ: فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قَالَ: قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) قَالَ: وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَاحِدِ.

ابوالاسود الدیلی کہتے ہیں: میں مدینہ میں آیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے، لوگوں نے اس کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: واجب ہوگئی؟ انھوں نے کہا: میں وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جس مسلمان کے لیے تین آدمی گواہی دے دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے" (عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: ہم نے کہا: دو بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو بھی" کہتے ہیں: اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاسود الدیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا۔

(1058) بخاری: 1367- مسلم: 949- ابن ماجہ: 1491- نسائی: 1932.

(1059) بخاری: 1368-نسائی: 1908.

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب

1060۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو (جہنم کی) آگ اسے صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔'' [1]

[1] یہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ یعنی اللہ کا فیصلہ ہے کہ ہر ایک اس پر وارد ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ الاشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوسعید اور قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: ابوثعلبہ الاشجعی کی نبی ﷺ سے صرف ایک حدیث ہے اور وہ یہی حدیث ہے اور یہ (ابوثعلبہ) الخشنی نہیں ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1061۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ، قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟ قَالَ: ((وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے تین بچے آگے بھیجے جو ابھی تک بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (تو) وہ بچے اس کے لیے آگ سے (بچانے کے لیے) ایک مضبوط قلعہ بن جائیں گے۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دو بھیجے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دو بھی (قلعہ بن جائیں گے)'' تو قراء کے سردار ابی بن کعب نے کہا میں نے ایک آگے بھیجا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ایک بھی لیکن یہ (قلعہ تب بنیں گے) جب مصیبت آنے پر صبر کیا ہوگا۔''

(1060) بخاری: 1251۔ مسلم: 2632۔ ابن ماجہ: 603۔ نسائی: 1875۔

(1061) ضعیف: ابن ماجہ: 1606۔ مسند احمد: 1/ 375۔ ابو یعلی: 5116۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے سماع نہیں کیا۔

1062۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ.........

أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ: عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ، يَا مُوَفَّقَةُ)) قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میری امت میں سے جس شخص کے دو پیش خیمہ ❶ ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: آپ کی امت میں سے جس کا ایک پیش خیمہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے (نیکی کی) توفیق دی گئی خاتون! جس کا ایک پیش خیمہ بھی ہوا (وہ بھی داخل ہوگا)“ کہنے لگیں: آپ کی امت میں سے جس کا کوئی پیش خیمہ نہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو میں اپنی امت کا میرِ کارواں ہوں، کسی کی جدائی کی تکلیف انھیں میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ نہیں ہے۔“

توضیح:...... ❶ فَرَطٌ: پیش خیمہ، میر کارواں جو منزل پر پہلے پہنچ کر دوسرے ساتھیوں کا انتظار کرتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن بارق کی سند سے ہی جانتے ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے۔

(ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن سعید المرابطی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حبان بن ہلال نے عبد ربہ بن بارق سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔ سماک بن ولید الحنفی ابو زمیل الحنفی ہی ہے۔

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

شہداء کون (کون سے) لوگ ہیں

1063۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1062) ضعیف: مسند احمد: 1/ 334۔ شمائل الترمذی: 398۔ بیہقی: 4/ 68۔

(1063) بخاری: 653۔ مسلم: 1914۔ ابن ماجہ: 2804۔

الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .))

فرمایا: ”شہداء پانچ ہیں: طاعون میں مرنے والا، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر ❶ مرنے والا اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا۔“

توضیح:...... ❶ کسی دیوار یا عمارت گرنے سے اس کے نیچے یا کنویں میں دب کر مر جانے والا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1064- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ..........

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ- أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ)) فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: نَعَمْ .

ابواسحاق السبیعی سے روایت ہے کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد بن عرفطہ نے سلیمان (رضی اللہ عنہما) سے کہا: کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اس کے پیٹ (کی بیماری) نے قتل کر دیا اسے اس کی قبر میں عذاب نہیں ہوگا۔ تو ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: ہاں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس مسئلہ میں حسن غریب ہے۔ نیز اس کے علاوہ بھی ایک سند سے مروی ہے۔

67..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

طاعون (کے ڈر) سے بھاگنا منع ہے

1065- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ: ((بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طاعون کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ بنو اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجے گئے عذاب ❶ کا باقی ماندہ حصہ ہے، سو جب یہ کسی علاقے میں آجائے اور تم وہاں پر مقیم ہو تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقے میں آجائے اور تم وہاں پر رہائش پذیر نہیں

(1064) صحیح: مسند احمد: 4/ 262- نسائی: 2052.

(1065) بخاری: 3473- مسلم: 2217.

عَلَيْهَا .))
ہو تو وہاں نہ جاؤ۔''

توضیح:...... ❶ دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ''رجز اور عذاب'' دونوں ایک معنی میں آتے ہیں، اور قرآن میں اس کی کثرت کے ساتھ مثالیں موجود ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد، خزیمہ بن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

68..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

1066۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ..........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کی محبت رکھتا ہو (تو) اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کی محبت رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو موسیٰ، ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1067۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ قَالَ: ((لَيْسَ كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کی محبت رکھتا ہے (تو) اللہ بھی اس سے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے'' فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

(1066) بخاري: 5607۔ مسلم: 2683۔ نسائي: 1836 .

(1067) مسلم: 2684۔ ابن ماجه: 4264۔ نسائي: 1834 .

الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ . أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .))

فرمایا: ''یہ بات ایسے نہیں ہے بلکہ مومن کو جب اللہ کی رحمت، خوش نودی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے (تو) وہ اللہ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضی کا بتایا جاتا ہے (تو) وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (اس لیے) اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ
خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

1068۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے آپ کو قتل کر لیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے: بعض علماء کہتے ہیں کہ ہر اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے جو قبلہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتا ہے اور خودکشی کرنے والے کی بھی۔ یہ قول سفیان ثوری اور اسحاق کا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھے دوسرے لوگ پڑھ لیں۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ
مقروض کی نماز جنازہ

1069۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی (کے جنازے) کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ

(1068) مسلم: 978۔ ابوداود: 3185۔ ابن ماجه: 1526۔ نسائی: 1964 .

(1069) صحيح: ابن ماجه: 2407۔ نسائی: 1960 .

هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ: بِالْوَفَاءِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.

پڑھ لو اس کے اوپر قرض ہے۔" ابوقتادہ نے کہا: وہ (قرض) میرے ذمے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سارا قرض؟" عرض کی سارا قرض، تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1070۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى: عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَقُولُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی فوت شدہ آدمی لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ فرماتے: "کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے مال چھوڑا ہے؟" اگر بیان کیا جاتا کہ اس نے ادائیگی قرض (کے مال) کو چھوڑا ہے تو آپ نماز پڑھا دیتے وگرنہ مسلمانوں سے کہتے: "تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔" (پھر) جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات دیں (تو) آپ کھڑے ہوئے (اور) فرمایا: "میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں، پس مومنوں میں سے جو فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یحییٰ بن بکیر اور دیگر راویوں نے بھی لیث بن سعد سے عبداللہ بن صالح کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

71...... بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا بیان

1071۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

(1070) بخاری: 2298۔ مسلم: 1619۔ ابوداود: 2955۔ ابن ماجہ: 2415۔ نسائی: 1963.

(1071) حسن: ابن حبان: 3117۔ السنۃ و ابن ابی عاصم: 864۔ الشریعہ: 365.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ. أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُولَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ ((وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (تو) اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں ❶ والے دو فرشتے آتے ہیں: ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں: تو اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ دونوں (فرشتے) کہتے ہیں: یقیناً ہم جانتے تھے کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر ہاتھ ❷ لمبائی اور چوڑائی میں کھول دیا جاتا ہے، پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے: سو جا۔ وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کی طرف جا کر ان کو بتا دوں؟ وہ دونوں کہتے ہیں: دلھن ❸ کی طرح سو جا، جسے صرف اس کا سب سے پیارا ہی جگاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی اس جگہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر (مرنے والا) منافق ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو سنا تھا جو وہ کہتے میں بھی اسی طرح کہہ دیتا، میں نہیں جانتا، تو وہ دونوں (فرشتے) کہتے ہیں: یقیناً ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا، پھر زمین سے کہا جاتا ہے: اس پر مل جا۔ وہ اس پر مل جاتی ہے، جس سے اس کی پسلیاں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں، اسے اس میں عذاب دیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔''

توضیح:...... ❶ اَزْرَق: جن کی آنکھیں خوب نیلی ہوں گی، اس طرح ان کے چہرے خوف ناک لگیں گے۔

❷ ستر میں ستر کا مطلب ہے ستر ضرب ستر 70x70 یعنی مربع کی شکل میں ہر طرف سے ستر ستر ہاتھ کھل جائے گی۔

❸ پہلی رات کی دلھن کو اس کے خاوند کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا، وہ خوب بے فکر ہو کر سوتی ہے۔ اسی طرح یہ بندہ بھی اپنی قبر میں سوئے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہی جگائیں گے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابوایوب، انس، جابر، عائشہ اور

ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ یہ سب ہی عذابِ قبر کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

1072۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مرنے والا مر جاتا ہے (تو) اس پر صبح شام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ سو اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت والوں (کے ٹھکانوں) میں سے (اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے) اور اگر جہنمیوں میں سے ہوتا ہے تو جہنم والوں (کے ٹھکانوں) میں سے (اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے)۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے تجھے اٹھانے تک یہی تیری جگہ ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا

مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کا ثواب

1073۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی [1] دی تو اس کے لیے اس کے اجر کی طرح (اجر) ہے۔“

[1] عَزّٰی: یہ لفظ تعزیہ سے نکلا ہے۔ جس کا معنی ہے: تعزیت کرنا، تسلی دینا یعنی کسی مصیبت زدہ کو ایسے کلمات کہے جس سے اس کا غم کم ہو جائے۔ مثلاً اللہ تجھے اس کا بدل عطا کرے، اللہ تمھیں بڑا اجر دے وغیرہ وغیرہ۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے علی بن عاصم کی سند سے ہی مرفوع جانتے ہیں اور بعض راویوں نے اس سند کے ساتھ اسی طرح کی ایک روایت محمد بن سوقہ سے بھی روایت کی ہے اور وہ مرفوع نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ علی بن عاصم پر اسی حدیث کی وجہ سے زیادہ آزمائش آئی، لوگوں نے اس پر طعن کیا۔

(1072) بخاری: 1379۔ مسلم: 2866۔ ابن ماجہ: 4270۔ نسائی: 2070،2072۔

(1073) ضعیف: ابن ماجہ: 1602۔ بیہقی: 4/ 59۔

73..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جو شخص جمعہ کے دن فوت ہو

1074۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنہ سے بچالیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ ربیعہ بن سیف، ابوعبدالرحمٰن الحبلی کے واسطے کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ہم ربیعہ بن سیف کے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کو نہیں جانتے۔

74..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

جنازہ میں جلدی کرنا

1075۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا.))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرنا'' نماز کا وقت جب ہو جائے، جنازہ جب موجود ہو اور بیوہ عورت جب تمہیں اس کا ہم پلہ (رشتہ) مل رہا ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور میرے مطابق اس کی سند متصل نہیں ہے۔

75..... بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

تعزیت کی فضیلت میں ایک اور بیان

1076۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ الْأَسْوَدِ.........

عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ

منیہ بنت عبید بن ابو برزہ اپنے دادا سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت

(1074) حسن: عبدالرزاق: 5596۔ مسند احمد: 2/ 169.

(1075) ضعیف. (1076) ضعیف.

عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ .)) ہونے والے بچے کی ماں کو ❶ تسلی دے اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔''

توضیح:...... ❶ ثَكْلَى: جس کا بچہ فوت ہو جائے۔ ایک معنی یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے تفصیل کے لیے دیکھیے: القاموس الوحید: ص 219۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند بھی قوی نہیں ہے۔

76..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (رفع الیدین کرنا)

1077۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر (نماز میں) تکبیرات کہیں تو پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور اس مسئلہ میں اہلِ علم کا اختلاف ہے: نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کے نزدیک آدمی اپنے ہاتھوں کو نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ اٹھائے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: اپنے ہاتھوں کو صرف پہلی مرتبہ ہی اٹھائے یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

ابن مبارک سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ سکتا ہے جیسا کہ نماز میں کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (دائیں سے بائیں کو) پکڑنا میرے نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

77..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

مومن کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادائیگی ہو جائے

1078۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1077) حسن: ابو یعلی: 5858۔ دار قطنی: 2/ 74۔ بیہقی: 4/ 38.

(1078) صحیح: ابن ماجہ: 2413۔ مسند احمد: 2/ 440۔ دارمی: 2594.

((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ .)) فرمایا: ''مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔''

1079۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ .)) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ

- ❀ بیماری سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔
- ❀ بیمار کی بیمار پرسی مسلمان کا حق ہے۔
- ❀ موت کی آرزو حرام ہے۔
- ❀ موت کی سختیاں برحق ہیں۔
- ❀ میت کو تین دفعہ یا پانچ مرتبہ غسل دینا مستحب ہے۔
- ❀ نوحہ کرنا حرام ہے۔ اسی طرح گریبان چاک کرنا بھی جہالت کا کام ہے۔
- ❀ پیدل آدمی جنازہ کے آگے اور پیچھے جہاں چاہے چل سکتا ہے جب کہ سوار آدمی پیچھے ہی رہے۔
- ❀ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔
- ❀ مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔
- ❀ جنازہ میں شرکت پر ایک جب کہ تدفین میں بھی شمولیت پر دو قیراط ثواب ملتا ہے۔
- ❀ خودکشی حرام ہے۔
- ❀ قبر کو پکا کرنا اور اس پر لکھنا حرام ہے۔
- ❀ شہداء پانچ قسم کے ہیں۔
- ❀ میت کی طرف سے قرض ادا کرنا ضروری ہے۔

(1079) صحيح بما قبله: گزشتہ حدیث میں تخریج دیکھیں۔

مضمون نمبر......9

اَبْوَابُ النِّکَاحِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی نکاح کے احکام و مسائل

44 ابواب 166 احادیث پر مشتمل اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے:

- نکاح کی اہمیت و فوائد کیا ہیں؟
- شادی کے لیے کیسی عورت کا انتخاب کیا جائے؟
- نکاح کے لیے کیا شرائط ہیں۔
- طلاق کے مسائل؟
- حلالہ کو اسلام کس نظر سے دیکھتا ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ
شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

1080۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ..........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ .))

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں: حیا، خوش بو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح۔“ ❶

توضیح:...... ❶ النکاح: لغت میں اس کا معنی عورت سے مباشرت کرنا یا گرہ لگانا ہے۔ لیکن دونوں معنی ہی صحیح ہیں، گرہ (عقد نکاح) کے ساتھ عورت حلال ہو جاتی ہے اور پھر اس سے مباشرت جائز ہوتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عثمان، ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابونجیح، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں) ہمیں محمود بن خداش البغدادی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عباد بن عوام نے حجاج سے انھوں نے مکحول سے بواسطہ ابوالشمال سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے حفص کی روایت کردہ حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہشیم، محمد بن یزید الواسطی، ابومعاویہ اور دیگر راویوں نے بھی اس حدیث کو حجاج سے بواسطہ مکحول روایت کیا ہے۔ لیکن اس (کی سند) میں ابوالشمال کا ذکر نہیں کیا۔

جب کہ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

1081۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم نوجوان تھے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے نوجوانوں کی جماعت! نکاح ❶ ضرور کرو، بے شک وہ نظر کو بہت جھکانے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ جو شخص تم سے نکاح کی طاقت

(1080) ضعیف: عبدالرزاق: 10390۔ طبرانی فی الکبیر: 4085۔

(1081) بخاری: 5065۔ مسلم: 1400۔ ابوداود: 2046۔ ابن ماجہ: 1845۔ نسائی: 2239,2242۔

بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.)) ہے نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، پس بے شک روزہ اس کے لیے خصی ❷ ہونے کا ذریعہ ہے۔"

توضیح:...... ❶ البَـاءَ ة: لفظی معنی جگہ لینا اس سے مراد شادی اور نکاح کرنا ہے کیوں کہ نکاح کے بعد وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے۔

❷ کسی بھی سانڈ کی دو ڈھیلوں (خصیتین) کے درمیان رگوں کو چھیدنا یا پھاڑ دینا جس سے اس کی شہوت چلی جائے اسے وِجَاءٌ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح روزوں کی وجہ سے مرد کی شہوت جاتی رہے گی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز فرماتے ہیں: ہمیں حسن بن علی الخلال نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ اعمش، عمارہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے۔ نیز ابومعاویہ اور محاربی نے بھی اعمش سے (انہوں نے) ابراہیم سے بواسطہ علقمہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں ہی صحیح ہیں۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ
نکاح نہ کرنے کی ممانعت

1082- حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ. سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہ ❶ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

توضیح:...... ❶ التبتل: ترک دنیا کی بناء پر شادی نہ کرنا اسی سے لفظ بتول نکلا ہے۔ بتول ایسی عورت کو کہتے ہیں: جسے دنیا کی چاہت نہ ہو، زاہدہ ہو، تفصیل کے لیے دیکھیے: القاموس الوحید: ص 147۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن اخزم نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بڑھائے ہیں کہ قتادہ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) "اور ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ان کی ازواج واولاد بنائی۔" (الرعد: 38)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز اشعث بن عبدالمطلب نے بھی یہ حدیث حسن سے بواسطہ سعد بن ہشام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ

(1082) صحيح بما قبله: ابن ماجه: 1849۔ نسائي: 3214۔

دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

1083۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی عورتوں سے علیحدہ رہنے (کی خواہش) کو رد کر دیا تھا اور اگر آپ ان کو اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ

جس کے دیندار ہونے کو تم پسند کرتے ہو اس سے (اپنی بیٹی کی) شادی کر دو

1084۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ النَّصْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی (ایسا) شخص تمھیں نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے (اپنی بیٹی یا بہن کی) شادی کر دو، اگر تم (یہ) نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد [1] پھیل جائے۔''

توضیح:...... [1] اگر دین والے کو رشتہ نہ دیا اور کسی بے دین کے پلے باندھ دیا جائے تو اس طرح دین سے ناواقفیت کی بناء پر گھر میں ناچاقیاں اور فساد جنم لیتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (کی سند) میں عبدالحمید بن سلیمان پر اختلاف کیا گیا ہے: لیث بن سعد نے ابن عجلان کے واسطے کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث روایت کی ہے۔ محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: لیث کی حدیث زیادہ موزوں ہے اور انھوں نے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ قرار نہیں دیا۔

1085۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ..........

(1083) بخاری: 5074۔ مسلم: 1402۔ ابن ماجہ: 1848۔ نسائی: 3212۔

(1084) حسن صحیح: الارواء: 1868۔ ابن ماجہ: 1967۔ (1085) حسن بما قبلہ: بیہقی: 7/ 82۔

عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ؟ قَالَ: ((إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.))

سیدنا ابو حاتم المزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس ایسا شخص (رشتہ لینے) آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو (اپنی بیٹی یا بہن کا) اس سے نکاح کر دو، اگر تم یہ نہیں کرو گے تو زمین فتنہ اور فساد ہوگا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگرچہ اس (کے گھر) میں (فاقہ و تنگدستی بھی) ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔'' آپ نے تین مرتبہ یہی کہا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حاتم المزنی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور ان کی نبی ﷺ سے صرف یہی ایک حدیث ہمارے علم میں ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ

لوگ تین چیزوں کی بناء پر کسی سے نکاح کرتے ہیں

1086۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک عورت سے اس کے دین، مال اور اس کی خوب صورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو تم دین والی کو لو، تیرے ہاتھوں کو خاک لگے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عوف بن مالک، عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے اسے دیکھنا

1087۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْأَحْوَلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ..........

(1086) مسلم: 1466۔ نسائی: 3226۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا .))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو دیکھ لو، اس سے زیادہ امید ہے کہ تم دونوں میں الفت پیدا ہو جائے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں محمد بن مسلمہ، جابر، انس، ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء اسی حدیث کے مطابق موقف رکھتے ہیں کہ آدمی عورت کو دیکھ لے، لیکن جس جگہ کا دیکھنا حرام ہے اسے نہ دیکھے۔ یہ قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

نیز آپ ﷺ کے فرمان: ''کہ زیادہ امید ہے کہ تم دونوں میں الفت پیدا ہو جائے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس سے زیادہ امید ہے کہ تم دونوں میں ہمیشہ محبت رہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ
نکاح کا اعلان کرنا

1088۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْجٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ .))

سیدنا محمد بن حاطب الجمحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حلال اور حرام کے درمیان فرق دف بجانے اور آواز سنانے [1] کا ہے۔''

توضیح:...... [1] بعض احمق لوگ اس سے شادی بیاہ کے موقعہ پر گانے بجانے کی دلیل لیتے ہیں جو کہ صرف اور صرف دین سے دوری اور عربی زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ آواز سے مراد صرف اعلان اور تشہیر ہے اور یہ وہی چیز ہے جو آج رائج ہے۔ حلال و احرام کے درمیان فرق کرنے والی اس لیے ہے کہ زنا (حرام کام) چوری خفیہ اور نکاح جو کہ حلال کام ہے اعلانیہ کیا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم یا ابن سلیم تھا۔ اور محمد بن حاطب نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا تب یہ بچے تھے۔

1089۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ

(1087) صحیح: ابن ماجہ: 1866۔ نسائی: 3235۔ مسند احمد: 4/ 244.

(1088) حسن: ابن ماجہ: 1896۔ نسائی: 3369۔ مسند احمد: 3/ 418.

(1089) یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا پہلا حصہ صحیح ہے۔ ابن ماجہ: 1895۔ بیہقی: 7/ 289.

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مساجد میں منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرتے ہیں وہ ثقہ راوی ہیں۔

1090۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ..........

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْكُتِي عَنْ هٰذِهِ، وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا .))

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اس صبح تشریف لائے جس کی رات مجھ سے زفاف کیا گیا تھا (یعنی سہاگ رات کی صبح) اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو اور ہماری کچھ بچیاں دف بجائے ہوئے میرے آباء میں سے بدر میں شہید ہونے والے لوگوں کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں، یہاں تک ان میں سے ایک نے کہا: ''ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی بات کو جانتا ہے'' تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہ کہتی رہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا کو کیا دعا دی جائے

1091۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ جب کسی آدمی کو شادی کی [1] مبارک باد دیتے تو آپ کہتے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے برکت رکھے اور تم پر برکت کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔

(1090) بخاری: 1004۔ ابوداود: 4922۔ ابن ماجہ: 1897 ۔

(1091) مسند احمد: 2/ 381۔ دارمی: 2180۔ ابو داؤد: 2130 ۔

توضیح:...... ❶ اس دعا میں اہلِ جاہلیت کی مخالفت ہے۔ جاہلیت میں لوگ شادی کی مبارک باد دیتے تو کہا کرتے تھے: "بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْن "(تم دونوں میں ملاپ ہو اور بیٹے ملیں) کیوں کہ وہ بیٹیوں سے نفرت کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے مبارک باد کے وقت یہ دعا دی جس میں اللہ سے برکت و بھلائی کا سوال ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ
بیوی کے ساتھ صحبت کرتے وقت کی دعا

1092۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ کلمات کہہ لے: ''اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ شیطان کو ہم سے دور رکھ اور (جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ، تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد کا فیصلہ کیا ہے تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ
کن اوقات میں نکاح کرنا مستحب ہے

1093۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ، وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال میں ہی مجھ سے صحبت کی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں سے شوال میں صحبت کی جائے۔ ❶

(1092) بخاری: 141۔ مسلم: 1434۔ ابوداود: 1261۔ ابن ماجہ: 1919.

(1093) مسلم: 1423۔ ابن ماجہ: 1990۔ نسائی: 3236.

توضیح:...... ❶ اس جگہ صحبت سے مراد پہلی رات کی صحبت یعنی صحبت کی ابتداء اور رخصتی کرنا ہے۔ (ع م)

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا بیان

1094- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد نشان دیکھا تو آپ نے فرمایا: "یہ کیا ہے؟" انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تمھیں برکت دے، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گٹھلی برابر سونے کا وزن تین درہم اور ایک درہم کا تیسرا حصہ ہوتا ہے۔ اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ درہم اور ایک درہم کا تیسرا حصہ وزن بنتا ہے۔

1095- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے موقعہ) پر ستو اور کھجور کے ساتھ ولیمہ کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1096- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَائِلٍ عَنْ ابْنِهِ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن یحییٰ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حمیدی نے سفیان سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کئی راویوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے بواسطہ زہری سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔

(1094) بخاری: 2049- مسلم: 1427- ابوداود: 2109- نسائی: 3351.

(1095) بخاری: 371- ابوداود: 3744- ابن ماجہ: 1909- نسائی: 3380.

(1096) صحیح: ابوداود: 3740- ابن ماجہ: 1909.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں بعض دفعہ وہ اس میں یہ ذکر نہیں کرتے کہ وائل نے اپنے بیٹے سے روایت کی ہے اور بعض دفعہ ذکر کیا ہے۔

1097- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ.))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پہلے دن کا کھانا حق، دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا کھلانا (لوگوں میں) مشہوری کا عمل ہے اور جو مشہوری (کے لیے عمل کرے) گا اللہ بھی اس کی تشہیر کرے گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف زیاد بن عبداللہ کے طریق ہی مرفوع ہے اور زیادہ بن عبداللہ بہت زیادہ عجیب اور منکر روایات بیان کرنے والا تھا۔

نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل کو محمد بن عقبہ کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ وکیع نے کہا: زیاد بن عبداللہ اپنے شرف کے باوجود حدیث میں جھوٹ بولتے تھے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي
دعوت دینے والی کی دعوت قبول کرنا

1098- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمھیں دعوت دی جائے تو دعوت میں جاؤ۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابو ہریرہ، براء، انس اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیث حسن صحیح ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ
جو شخص بغیر دعوت ولیمہ کھانے آجائے

1099- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ..........

(1097) ضعيف: الكامل: 3/ 150- بیهقی: 7/ 270.

(1098) بخاری: 5173- مسلم: 1429- ابوداود: 3736- ابن ماجه: 1914.

(1099) مسند احمد: 3/ 396- بخاری: 5/ 123- مسلم: 6/ 115.

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ قَالَ: فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا، فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَابِ، قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ: ((إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا، فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ)) قَالَ: فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ، فَلْيَدْخُلْ.

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام ابوشعیب تھا اپنے گوشت بیچنے والے غلام کے پاس آ کر کہنے لگا: میرے لیے کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے میں بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کھانا بنایا، پھر نبی ﷺ کی طرف پیغام بھیج کر آپ کو اور آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو بلایا، جب نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ کے پیچھے ایک آدمی چلا آیا جو دعوت دیئے جانے کے وقت ان کے ساتھ نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے آپ نے گھر والے سے کہا: ”ہمارے پیچھے ایک آدمی آیا ہے جو دعوت کے وقت ہمارے ساتھ نہیں تھا، اگر تم اجازت دو (تو) وہ بھی آ جائے۔“ اس نے کہا داخل ہم نے اسے بھی اجازت دی وہ بھی آ جائے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ
کنواری لڑکیوں سے شادی کرنا

1100۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا)) فَقُلْتُ: لَا، بَلْ ثَيِّبًا، فَقَالَ: ((هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ، وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی تو نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: ”اے جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے کہا: بیوہ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک (میرے والد) عبداللہ شہید ہو گئے ہیں

(1100) بخاری: 5079۔ مسلم: 1466۔ ابوداود: 2048۔ ابن ماجہ: 1860۔ نسائی: 3219۔

قَالَ: فَدَعَا لِي.

اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ کر گئے ہیں میں اس عورت کو لایا ہوں جو ان کی پرورش کرے، راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے لیے دعا کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

1101۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ؛ ح: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

1102۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر آدمی اس کے ساتھ ہم بستری کر لیتا ہے تو اس کے لیے شرم گاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے حق مہر ہوگا، پھر اگر (ولی کے بارے میں) جھگڑا ہو تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم (یا قاضی) اس کا ولی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب،

(1101) صحیح: ابوداود: 2085۔ ابن ماجہ: 1881۔ مسند احمد: 4/ 394.

(1102) صحیح: ابوداود: 2083۔ ابن ماجہ: 1879.

سفیان ثوری اور دیگر حفاظِ حدیث نے بھی اسے ابن جریج سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: ابو موسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے، اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے اسے ابواسحاق سے بواسطہ ابو بردہ، سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ جب کہ اسباط بن محمد اور زید بن حباب، یونس بن ابی اسحاق سے وہ ابواسحاق سے بواسطہ ابو بردہ، ابو موسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ابوعبیدہ الحداد، یونس بن اسحاق سے بواسطہ ابو بردہ، ابو موسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس کی سند میں ابواسحاق کا ذکر نہیں کرتے۔

نیز یونس بن ابی اسحاق سے بواسطہ ابواسحاق پھر ابو بردہ کے ذریعے ابو موسیٰ کی نبی ﷺ کی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

شعبہ و ثوری، ابواسحاق سے بواسطہ ابو موسیٰ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

سفیان کے بعض شاگردوں نے سفیان سے بواسطہ ابواسحاق ابو بردہ سے اور انھوں نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں) جن لوگوں نے ابواسحاق سے بواسطہ ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں حوتا۔''

ان کی روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیوں کہ ابواسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات میں ہوا ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام راویوں سے بڑے حافظ اور اثبت راوی ہیں، جنھوں نے ابواسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان لوگوں کی روایت میرے نزدیک زیادہ عمدہ اور صحیح ہے کیوں کہ شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق سے اس حدیث کو ایک مجلس میں سنا ہے اور اس کی دلیل یہ روایت بھی بن جاتی ہے جو ہمیں محمود بن غیلان نے انھیں ابوداود نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں شعبہ نے بتایا کہ میں نے سفیان ثوری کو ابواسحاق سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا؟'' تو انھوں نے کہا: ہاں۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ شعبہ اور ثوری نے مکحول سے اس حدیث کو ایک ہی وقت میں سنا ہے۔ اور اسرائیل ثقہ راوی ہیں ابواسحاق کی روایات کو خوب یاد رکھنے والے ہیں۔

میں نے محمد بن مثنیٰ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا وہ فرما رہے تھے مجھ سے ثوری کی ابواسحاق سے بیان کردہ احادیث اس لیے رہ گئیں کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا کیوں کہ وہ ان روایات کو مکمل بیان کرتے تھے۔

اور اس مسئلہ میں مروی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔'' میرے نزدیک حسن ہے۔ اسے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے بواسطہ زہری، عروہ سے انھوں نے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

نیز حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے بھی بواسطہ زہری عروہ سے انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے واسطے کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

بعض محدثین نے زہری سے بواسطہ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نبی ﷺ کے حدیث میں کلام کیا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں زہری سے پھر ملا اور اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے انکار کر دیا، اسی لیے محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابن جریج سے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم نے ذکر کیے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے سماع زیادہ واضح نہیں ہے۔ انھوں نے تو ابن جریج سے سنی ہوئی حدیثوں پر مشتمل کتاب کی تصحیح عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد کی کتابوں سے کی تھی۔ اور یحییٰ: اسماعیل بن ابراہیم کی ابن جریج سے لی گئی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے علماء صحابہ؛ جن میں عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں، ان کا اس مسئلہ میں عمل اسی حدیث کہ ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا'' پر ہی ہے۔

بعض فقہاء تابعین بھی کہتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ان میں: سعید بن مسیب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

نیز سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ
نکاح گواہوں کے ساتھ ہی منعقد ہوتا ہے

1103۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورتیں زنا کار ہیں جو بغیر گواہوں کے اپنے نکاح کرتی ہیں۔''

وضاحت:...... یوسف بن حماد کہتے ہیں: عبدالاعلیٰ نے تفسیر میں اس حدیث کو مرفوع اور طلاق کی کتاب میں اسے موقوف ذکر کیا ہے، مرفوع نہیں۔

(1103) ضعیف: بیہقی: 7/ 125.

(1104) محقق نے اس تخریج اور حکم ذکر نہیں کیا۔

1104۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ.

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں غندر محمد بن جعفر نے، سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور وہ مرفوع نہیں ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے، ہمارے علم میں صرف عبدالاعلیٰ ہی نے اسے مرفوع کہا ہے۔ وہ سعید سے بواسطہ قتادہ مرفوع روایت کرتے ہیں۔

نیز عبدالاعلیٰ نے بواسطہ سعید اس حدیث کو موقوف روایت کیا ہے۔ لیکن صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نکاح بغیر گواہوں کے نہیں ہوتا۔ کئی راویوں نے اسی طرح سعید بن ابی عروبہ سے موقوف روایت کی ہے۔

اس مسئلہ میں عمران بن حصین، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین اور دیگر لوگوں میں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں: نکاح گواہوں کے ساتھ ہی منعقد ہوگا، ہمارے نزدیک ان لوگوں کے ہاں تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں تھا لیکن متاخرین علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔ اہلِ علم کا اختلاف تو اس بات میں تھا کہ جب ایک کے بعد دوسرا گواہ بنایا جائے (تو اس وقت کیا نکاح جائز ہوگا؟) کوفہ کے اکثر علماء کہتے ہیں: نکاح اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک عقد نکاح میں اکٹھے دو گواہ نہ بنائے جائیں۔

جب کہ بعض اہلِ مدینہ کہتے ہیں کہ جب ایک کے بعد دوسرا گواہ بنایا جائے تو اگر اس کا اعلان کر دیں تو جائز ہے۔ مالک بن انس وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم اہلِ مدینہ کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء کا کہنا ہے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی جائز ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبہ نکاح کا بیان

1105۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.......... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا تشہد اور حاجت کے موقعہ پر (پڑھا جانے والا) تشہد سکھایا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز کا تشہد یہ ہے: ''میری ساری قولی، بدنی اور مالی عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر (بھی)

(1105) صحیح: ابو داود: 2118۔ ابن ماجہ: 1192۔

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .))

سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ۔ أَيِ اللّٰهُ۔ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ ، قَالَ عَبْثَرٌ: فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ، ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ، ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا .﴾

حاجت کا تشہد (خطبہ) یہ ہے: "بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے خاص ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔" نیز فرمایا: تین آیتیں بھی پڑھے۔ عبثر کہتے ہیں: سفیان ثوری نے ہمیں اس کی تفسیر بھی کر کے دی (کہ وہ آیات یہ ہیں):

﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۝﴾ (آل عمران : 102)

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۝﴾ (النساء: 1)

﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۝﴾ (الاخزاب : 70)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اعمش نے اس کو ابو اسحاق سے روایت کیا ہے وہ احوص سے بواسطہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

شعبہ نے اس کو ابو اسحاق سے اور انھوں نے ابو عبیدہ سے بواسطہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور دونوں حدیثیں ہی صحیح ہیں کیوں کہ اسرائیل نے ان دونوں (احوص اور ابو عبیدہ) کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابو اسحاق روایت کرتے ہیں احوص اور ابو عبیدہ سے (وہ دونوں) بواسطہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ نکاح بغیر خطبہ کے بھی جائز ہے یہ قول سفیان ثوری اور دیگر علماء کا ہے۔

1106۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ.))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ
کنواری اور بیوہ سے (نکاح کرنے کی) اجازت لینا

1107۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ.))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح اس کے فیصلے کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح بھی نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے اور اس کی اجازت (اس کی) خاموشی ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت کا نکاح اس کے فیصلے کے بغیر نہ کیا جائے اور اگر باپ اس کے فیصلے (یا مشورے) کے بغیر اس کی شادی کر دے اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہو تو عام علماء کے نزدیک وہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔

کنواری لڑکیوں کی شادی کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جب ان کے باپ ان کی شادیاں کر دیں: اہل کوفہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء کہتے ہیں کہ باپ جب کنواری بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دے اور وہ باپ کے شادی کرنے سے راضی نہ ہو تو نکاح فسخ ہو گا۔ جب کہ بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ باپ کا کنواری لڑکی کی شادی کرنا جائز ہے اگرچہ وہ ناپسند ہی کرتی ہو۔ یہ قول مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

1108۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ..........

(1106) صحيح: ابو داود: 4841۔ مسند احمد: 2/ 302۔ ابن حبان: 2796.

(1107) بخاری: 5136۔ مسلم: 1419۔ ابو داود: 2092۔ ابن ماجه: 1871۔ نسائی: 3265.

(1108) مسلم: 1421۔ ابو داود: 2098۔ ابن ماجه: 1870۔ نسائی: 3260-3264.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیوہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔“

وضاحت: ...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شعبہ اور سفیان نے بھی اس حدیث کو مالک بن انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

بعض لوگوں نے اس حدیث سے بغیر ولی کے نکاح کے جائز ہونے کی دلیل لی ہے۔ حالاں کہ اس میں ان کی دلیل نہیں ہے کیوں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا“ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ دیتے ہوئے یہی کہا تھا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور اکثر علماء کے نزدیک بیوہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے کا مطلب یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اس کی اجازت سے نکاح کرے۔ اگر وہ (اپنی مرضی سے) نکاح کر دیتا ہے تو اس کا نکاح منسوخ ہوگا۔ کیوں کہ خنساء بنت خِدام کی حدیث ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا تھا جب کہ وہ بیوہ تھی اور اسے ناپسند کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو مردود قرار دے دیا تھا۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ
یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی نہیں کی جاسکتی

1109۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)) يَعْنِي إِذَا أَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ.

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کی اجازت لی جائے، اگر وہ خاموش رہے تو وہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زبردستی جائز نہیں ہے“ یعنی جب وہ بالغہ ہو تو اس رشتے کو ردّ کر دے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو موسیٰ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

نیز اہل علم نے یتیم لڑکی کی شادی کے بارے میں اختلاف کیا ہے: بعض علماء کہتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا اگر نکاح کر دیا جائے تو اس کے بالغ ہونے تک اس کا نکاح موقوف رہے گا جب وہ بالغہ ہو جائے گی تو اسے نکاح کو قائم رکھنے یا فسخ

(1109) حسن صحیح: ابو داود: 2093۔ نسائی: 3270.

کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہ قول بعض تابعین اور دیگر لوگوں کا ہے۔

بعض کہتے ہیں یتیم لڑکی کا نکاح اس کے بالغہ ہونے تک جائز نہیں ہے۔ اور نکاح میں اختیار بھی جائز نہیں ہوتا۔ یہ قول سفیان ثوری، شافعی اور ان کے علاوہ دیگر علماء کا ہے۔

احمد اور اسحاق کہتے ہیں: جب یتیم لڑکی کی عمر نو سال ہو جائے پھر اس کا نکاح کیا جائے اور وہ راضی ہو تو نکاح جائز ہے اور جوان ہونے پر اسے اختیار نہیں ہوگا اور ان کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے صحبت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو عورت بن جاتی ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ
اگر کسی لڑکی کے دو ولی نکاح کر دیں

1110۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا، وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا.))

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کا نکاح دو ولی کر دیں تو وہ پہلے نکاح کرنے والے کے لیے ہوگی اور جو شخص دو آدمیوں کے ہاتھ کوئی چیز بیچ دے تو وہ پہلے (خریدنے والے) کی ہوگی۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے علم میں ان کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہے کہ جب ایک ولی دوسرے سے پہلے شادی کر دیتا ہے تو پہلے کرنے والے کا نکاح کرنا جائز جب کہ دوسرے کا نکاح فسخ ہوگا اور جب دونوں اکٹھے ہی نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح فسخ ہوگا۔ یہ قول ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ
غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

1111۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام اپنے سردار کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے تو وہ زانی ہے۔''

(1110) ضعیف: ابو داود: 2088۔ ابن ماجہ: 2190۔ نسائی: 4682.

(1111) حسن: ابو داود: 2078۔ مسند احمد: 3/ 300۔ دارمی: 2239۔ طیالسی: 1675.

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کیا ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح عبداللہ بن محمد بن عقیل سے بواسطہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے اور بغیر اختلاف کے یہ قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی ہے۔

1112۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

عورتوں کے حق مہر کا بیان

1113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: ....

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَجَازَهُ.

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتوں (کے حق مہر) پر نکاح کر لیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اپنے دل اور مال سے دو جوتوں پر راضی ہے؟'' اس نے کہا جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: آپ نے اس (نکاح) کو جائز قرار دے دیا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمر، ابوہریرہ، سہل بن سعد، ابوسعید، انس، عائشہ، جابر اور ابوحدرد الاسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حق مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف

(1112) حسن.

(1113) ضعیف: ابن ماجه: 1888۔ مسند احمد: 3/ 445۔ طیالسی: 1558۔ ابو یعلی: 7194.

ہے: بعض کہتے ہیں: مہر وہی ہو گا جس پر آپس میں راضی ہو جائیں۔ یہ قول سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔ مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہر ایک چوتھائی دینار سے کم نہیں ہونا چاہیے اور بعض کوفی کہتے ہیں کہ دس درہم سے کم نہ ہو۔

23..... بَابُ مِنْهُ
اسی مسئلہ کے متعلق بیان

1114۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَا: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟)) فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا)) قَالَ: مَا أَجِدُ. قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) قَالَ: فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.))

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا، پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اس کے ساتھ میری شادی کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کے حق مہر کے لیے تمھارے پاس کچھ ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس صرف میری یہ چادر ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نے اپنی چادر اسے دے دی تو تم بیٹھے رہو گے، تمھارے پاس چادر نہیں ہو گی سو تم کوئی چیز تلاش کرو۔'' اس نے کہا: مجھے کچھ نہیں ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلاش کرو۔ اگر لوہے کی انگوٹھی ہی (مل جائے)۔ راوی کہتے ہیں: اس نے تلاش کی لیکن اسے کچھ نہ ملا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس کچھ (یاد کیا ہوا) قرآن ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت ہے۔ اس نے ان سورتوں کے نام لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قرآن تمھیں یاد ہے اس کے عوض میں تمھاری شادی اس کے ساتھ کرتا ہوں۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام شافعی اسی حدیث کے مطابق مذہب

(1114) بخاری: 2310۔ مسلم: 1425۔ ابو داود: 2111۔ نسائی: 3200.

رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر حق مہر کے لیے کچھ بھی نہ ہو وہ قرآن کی سورتوں کے عوض نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح جائز ہوگا۔ اور اس کو قرآن کی سورت سکھائے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہوگا لیکن مہر مثل دینا واجب ہوگا یہ قول اہل کوفہ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

1114۔ (م)۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً.

ابو العجفاء السلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''خبردار عورتوں کا حق مہر نہ بڑھاؤ، اگر یہ (مہر) دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث ہوتا تو اس کے لیے سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ تھے میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے نکاح کیا ہو یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ (حق مہر) پر کیا ہو۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العجفاء السلمی کا نام ہرم ہے اور ایک اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم اور بارہ اوقیہ چار سو اسی (480) درہم ہوتے ہیں۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

جو آدمی لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرتا ہے

1115۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بھی بعض علماء اسی کے قائل ہیں۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض علماء اس کی آزادی کو حق ٹھہرانا مکروہ قرار دیتے ہیں تک کہ آزادی کے علاوہ حق مہر مقرر کیا جائے لیکن پہلی بات صحیح ہے۔

(1114۔ م) ابو داود: 2106۔ ابن ماجہ: 1887۔ نسائی: 3349.

(1115) بخاری: 371۔ مسلم: 1427۔ ابو داود: 2054۔ ابن ماجہ: 1957۔ نسائی: 3342.

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

اس کام کی فضیلت

1116۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ............

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، فَذَاكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا، فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ.))

ابو بردہ بن ابوموسیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کو ان کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا: (ایک) وہ غلام جو اللہ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا ہے۔ اسے اس کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا اور (دوسرا) وہ آدمی جس کے پاس کوئی خوب صورت لونڈی ہو تو وہ اسے اچھا ادب سکھائے، اسے آزاد کرے پھر اس سے شادی کر لے (اور) اس کام کے ساتھ صرف اللہ کی رضامندی چاہتا ہو تو اس آدمی کو بھی اس کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جو پہلی کتاب پر بھی ایمان لایا پھر اس کے بعد دوسری کتاب آ گئی تو وہ اس پر بھی ایمان لے آیا۔ اسے بھی اس کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا۔

وضاحت: ......(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان نے صالح بن صالح سے بواسطہ شعبی ابو بردہ سے انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ نیز شعبہ اور سفیان ثوری نے بھی صالح بن صالح بن حی سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور صالح بن صالح بن حی، حسن بن صالح بن حی کے والد ہیں۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا، أَمْ لَا

جو شخص کسی عورت سے شادی کر کے صحبت سے پہلے اسے طلاق دے دے تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

1117۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ............

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ بن

(1116) بخاری: 97، مسلم: 154۔ ابو داود: 2053۔ ابن ماجہ: 1956۔ نسائی: 3344۔

(1117) ضعیف: عبدالرزاق: 10821۔ بیہقی: 7/ 160۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا.))

عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے (اور) اس سے صحبت کرے تو اس کے لیے اس (عورت) کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر وہ اس سے صحبت نہیں کر سکا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے خواہ اس سے صحبت کی ہے یا نہیں اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: سند کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ اسے ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ جب کہ مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ نیز اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی عورت سے نکاح کرے پھر صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اسے اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور جب بیٹی سے نکاح کرے اور دخول سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی ماں سے نکاح حلال نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اور تمھاری بیویوں کی مائیں بھی (حرام کر دی گئی ہیں)۔'' (النساء:23)

امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے پھر دوسرا شخص اس سے نکاح کر کے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو

1118۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رفاعہ القرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے: میں رفاعہ القرظی کے پاس تھی، اس نے مجھے طلاق بتہ ❶ دے دی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور اس کے ساتھ تو کپڑے کے کنارے کی طرح ہے۔ ❷ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ نہیں (جا سکتی)، یہاں تک کہ تم

(1118) بخاری: 2639۔ مسلم: 1433۔ ابو داود: 2309۔ ابن ماجہ: 1932۔ نسائی: 3283۔

رِفَاعَةَ؟ لَا ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ .)) اس کی اور وہ تمھاری لذتِ جماع نہ چکھ لے۔“

توضیح: ...... ❶ طلاق بتہ سے مراد آخری یعنی تیسری طلاق ہے جس کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔

❷ یعنی وہ جماع کرنے پر قادر نہیں ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن عمر، انس، رمیصاء یا غمیصاء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے عام اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکے (اور) وہ کسی اور سے نکاح کر لے تو اگر وہ خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق دے دے تو وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی جب دوسرا خاوند اس سے صحبت نہ کر سکا ہو۔

28...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے

1119۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ .

سیّدنا جابر بن عبداللہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ ❶ کرنے والے اور جس کے لیے کیا جائے اس پر لعنت کی ہے۔

توضیح: ...... ❶ مطلقہ عورت کو پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے وقتی نکاح کو حلالہ کہا جاتا ہے۔ بعض جاہل علماء اس کام کو سندِ جواز فراہم کرتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس بے غیرتی کو حرام ٹھہرایا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: علی اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث معلول ہے۔ نیز اشعث بن عبدالرحمٰن نے مجالد سے بواسطہ عامر الشعبی حارث سے، انھوں نے بواسطہ عامر اور علی سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند بھی قائم نہیں ہے کیوں کہ مجالد بن سعید کو بعض اہلِ علم نے ضعیف کہا ہے۔ جن میں احمد بن حنبل بھی ہیں اور عبداللہ بن نمیر نے اس حدیث کو مجالد سے انھوں نے عامر سے بواسطہ جابر بن عبداللہ، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ابن نمیر کو وہم ہوا ہے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اسے مغیرہ اور ابن ابی خالد وغیرہ نے بھی شعبی سے بواسطہ حارث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1120۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ

(1119) صحیح: ابو داود: 2076۔ ابن ماجہ: 1935۔ مسند احمد: 1/ 83.

بْنِ شُرَحْبِيلَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے کیا جا رہا ہے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قیس الاحدی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نیز یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جن میں عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، تابعین فقہاء کا بھی یہی قول ہے نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

(ابوعیسیٰ) فرماتے ہیں: میں نے جارود بن معاذ کو سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ وکیع بھی اسی کے قائل تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اصحابِ رائے کی بات پھینکنے کے لائق ہے۔ وکیع فرماتے ہیں: سفیان کا قول ہے کہ جب آدمی کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرتا ہے پھر اسے اپنے پاس رکھنا چاہے تو اسے اپنے پاس رکھنا اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک اس سے نیا نکاح نہ کرے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاح متعہ حرام ہے

1121۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ ❶ کرنے اور گھریلو (پالتو) گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع کر دیا تھا۔

توضیح: ...... ❶ ملاحظہ فرمائیں: متعہ کی حرمت کی روایت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ لیکن آج علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں کفر تک پہنچے ہوئے لوگ اس ذلت آمیز کام کو اپنے مذہب میں اہم فریضہ سمجھتے ہیں۔ (ع۔م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سبرہ الجہنی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی رخصت میں کچھ مروی ہے لیکن جب ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو انھوں نے اپنی بات سے

(1120) صحیح: نسائی: 3416۔ مسند احمد: 1/ 448۔ دارمی: 2236.

(1121) بخاری: 4216۔ مسلم: 1407۔ ابن ماجہ: 1961۔ نسائی: 4334.

رجوع کرلیا تھا۔

نیز جمہور علماء متعہ کی حرمت کے قائل ہیں، امام ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

1122۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ متعہ شروع اسلام میں (جائز) تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اپنے وہاں پر ٹھہرنے کے مطابق کسی عورت سے شادی کر لیتا وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کی اشیاء کو درست رکھتی۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ”مگر اپنی بیویوں پر یا ان عورتوں پر جن پر ان کے ہاتھ مالک ہیں۔“ (المومنون: 6)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَى هَذَيْنِ فَهُوَ حَرَامٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں عورتوں کے علاوہ ہر شرم گاہ حرام ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

نکاح شغار کی ممانعت

1123۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيلُ قَالَ: حَدَّثَ الْحَسَنُ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا .))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں جلب ❶، جنب ❷ اور شغار ❸ (کا تصور بھی) نہیں ہے۔ اور جس نے ڈاکا ڈالا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

توضیح: ...... ❶ جَلَب: جلب زکوۃ وصول کرنے میں ہوتا ہے، اسی کی صراحت یہ ہے کہ زکوۃ وصول کرنے والا عامل دور کسی مقام پر بیٹھ کر مویشی پالنے والوں کو پیغام بھیجے کہ اپنے مویشیوں کی زکوۃ مجھے پہنچاؤ، اس کام سے منع کیا گیا ہے بلکہ وہ خود ان کے ٹھکانوں تک جا کر زکوۃ کا مال وصول کرے۔

❷ جنب یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں کوئی شخص اپنے ساتھ ایک اضافی گھوڑا لے کر چلے کہ جب ایک تھک جائے گا تو

(1122) منکر: بیهقی: 7/ 205.

(1123) صحیح: ابو داود: 2581۔ ابن ماجه: 3937۔ نسائی: 3335.

دوسرے پر سوار ہو جائے گا۔

❸ شغار: تبادلہ کی شادی کہ اپنی بہن یا بیٹی اس شرط پر کسی کے نکاح میں دینا کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر اس کے نکاح میں دے گا۔ (المعجم الوسیط ص: 574)

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں انس، ابو ریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابو ہریرہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

1124۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبادلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عام علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے نکاحِ شغار کو صحیح نہیں سمجھتے اور شغار یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کرے اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ شغار کے نکاح کو فسخ کر دیا جائے گا اور اگر ان دونوں کا حق مہر مقرر کر بھی دیا جائے تو بھی حلال نہ ہوگا۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا نکاح برقرار رکھ کر اور ان کے لیے مہر مثل مقرر کیا جائے گا، اہلِ کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

31...... بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے بھتیجی یا بھانجی سے نکاح جائز نہیں ہے

1125۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... ابو حریز کا نام عبداللہ بن حسین ہے۔

(ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں نصر بن علی نے (وہ کہتے ہیں:) عبد الاعلیٰ نے ہشام بن حسان سے (انھوں نے) ابنِ سیرین سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(1124) بخاری: 5112۔ مسلم: 1415۔ ابو داود: 2084۔ ابن ماجہ: 1883۔ نسائی: 3334۔

(1125) صحیح: ابو داود: 2067۔ مسند احمد: 1/ 217۔ ابن حبان: 4116۔

نیز اس مسئلہ علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

1126۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوِ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أَخِيهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى، وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے یا پھوپھی سے بھتیجی کے ہوتے ہوئے یا بھانجی سے خالہ کے ہوتے ہوئے یا خالہ سے بھانجی کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔ اور بڑی (بہن) کے ہوتے ہوئے چھوٹی سے اور چھوٹی کے ہوتے ہوئے بڑی بہن سے نکاح نہ کیا جائے۔ ❶

توضیح:...... ❶ یعنی ایک وقت میں ان رشتوں کو اپنے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث حسن صحیح ہے اور سب علماء کے نزدیک اسی پر عمل پر ہوگا۔ ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ بھتیجی اور پھوپھی یا بھانجی اور خالہ کو (ایک وقت میں) جمع کرے، اگر وہ پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے یا خالہ کی موجودگی میں بھانجی سے اسی طرح بھانجی کی موجودگی میں پھوپھی سے نکاح کرتا ہے تو دوسری کا نکاح فسخ ہوگا۔ سب علماء یہی کہتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے اور میں نے اس بارے میں محمد ابن اسماعیل بخاری سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ بات صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں: شعبی نے ایک آدمی کے واسطے کے ساتھ بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقد نکاح کے وقت کی شرائط

1127۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ أَبِي الْخَيْرِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(1126) صحیح: ابو داود: 2065۔ نسائی: 3296.

(1127) بخاری: 2721۔ مسلم: 1418۔ ابو داود: 2139۔ ابن ماجہ: 1954۔ نسائی: 3281-3882.

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ .))

نے فرمایا: ''بے شک سب سے زیادہ پوری کرنے کے لائق وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ تم شرم گاہوں کو حلال کرتے ہو۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے بھی بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبدالحمید بن جعفر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے بعض اہلِ علم صحابہ؛ جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اسے اس کے ملک یا شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو اس کے لیے (باہر) لے جانا جائز نہیں ہے۔ بعض اہلِ علم بھی یہی کہتے ہیں اور امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کی شرط (حکم) عورت کی شرط پر مقدم ہے۔ گویا ان کے مطابق اگرچہ عورت نے باہر نہ لے جانے کی شرط لگائی بھی ہو تو بھی خاوند اسے باہر لے جاسکتا ہے۔ بعض علماء بھی اس طرف بھی گئے ہیں۔ نیز سفیان ثوری اور بعض اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

جس آدمی کے پاس اسلام قبول کرتے وقت دس بیویاں ہوں

1128۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ أَرْبَعًا مِنْهُنَّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اور جاہلیت میں اس کی دس بیویاں تھیں تو وہ بھی اس کے ساتھ مسلمان ہوگئیں، نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو پسند کرلے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: معمر نے زہری سے بواسطہ سالم ان کے باپ سے اسی طرح روایت کی ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور صحیح وہ ہے جسے شعیب بن ابی حمزہ اور دیگر راویوں نے زہری اور حمزہ سے روایت کیا ہے۔

کہتے ہیں: مجھے محمد بن سوید ثقفی کی طرف سے بیان کیا گیا کہ غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا تو اس کی دس بیویاں تھیں۔

محمد (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: زہری کی سالم سے بیان کردہ ان کے والد کی حدیث یہ ہے کہ ثقیف قبیلے کے ایک آدمی نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ضرور اپنی بیویوں سے رجوع کرو گے وگرنہ میں تمھاری قبر کو ایسے ہی رجم کروں گا جس طرح ابورغال کی قبر کو پتھر مارے گئے تھے۔

(1128) صحيح: ابن ماجه: 1953۔ مسند احمد: 2/ 13۔ ابن حبان: 4156.

امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب کا غیلان بن سلمہ کی حدیث پر ہی عمل ہے۔ جن میں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ہیں۔

34..... بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ
قبول اسلام کے وقت جس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

1129۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ....

أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ .))

فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔''

1130۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ.........

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ: ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ .))

سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جیسے چاہو اختیار کرلو۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وہب الجیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ
اگر کوئی آدمی کسی حاملہ لونڈی کو خرید لے

1131۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ .))

سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنا پانی کسی دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے۔'' [1]

(1129) حسن: ابو داود: 2243۔ ابن ماجه: 1950 .

(1130) حسن: تحفة الاشراف: 11061 .

(1131) حسن: ابو داود: 2158۔ دارمی: 2480۔ مسند احمد: 4/ 108 .

توضیح: …… ❶ یعنی جو شخص کسی حاملہ لونڈی کو خریدے تو جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے اس وقت تک اس سے صحبت نہ کرے۔ (ع م)

وضاحت:…… امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کئی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

نیز اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آدمی جب کسی حاملہ لونڈی کو خریدے تو بچہ جنم دینے تک اس سے صحبت نہ کرے۔

اس مسئلہ میں ابن عباس، ابو الدرداء، عرباض بن ساریہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

36…… بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا

اگر کوئی آدمی کسی عورت کو لونڈی بنالے اور اس کا خاوند بھی ہو تو کیا اس سے صحبت کرنا جائز ہے؟

1132۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ …………

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.﴾

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اوطاس ❶ کے دن ہم نے کچھ عورتوں کو قیدی بنایا اور ان کی قوم میں ان کے خاوند بھی تھے، صحابہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر جن کو تم لونڈیاں بنالو۔'' (النساء: 24)

توضیح: …… ❶ اوطاس ہوازن کے علاقہ میں ایک وادی کا نام ہے۔ یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیموں کو صحابہ میں تقسیم کیا تھا اور انھیں غنیموں میں یہ عورتیں بھی تھیں۔ (ع م)

وضاحت:…… امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور ثوری نے بھی اسی طرح ہی عثمان البتی سے بواسطہ ابو خلیل سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابو مریم ہے۔ جب کہ ہمام نے اس حدیث کو قتادہ سے انھوں نے صالح ابی خلیل سے بواسطہ علقمہ الہاشمی، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں یہی حدیث عمر بن حمید نے انھیں حبان بن ہلال نے وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمام نے روایت کی ہے۔

37…… بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

زانیہ عورت کو اجرت دینا منع ہے

1133۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ …………

(1132) مسلم: 1456۔ ابو داود: 2155۔ نسائی: 3333۔

(1133) بخاری: 2237۔ مسلم: 1567۔ ابو داود: 3428۔ ابن ماجہ: 2157۔ نسائی: 4292۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت (لینے)، زانیہ کو اجرت [1] دینے اور کاہن کی مٹھائی [2] سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... [1] شادی کے موقعہ پر آدمی جو کچھ اپنی بیوی کو دیتا ہے اُسے مہر کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اس عورت کا وجود مرد کے لیے حلال ہو جاتا ہے۔ یہاں مجازی طور پر مہر کا لفظ زانیہ کو دی جانے والی اجرت پر بولا گیا ہے کیوں کہ یہ بھی پیسے لے کر اپنے جسم کو اس کے سپرد کر دیتی ہے۔ (ع م)

[2] کاہن کو مٹھائی دینے کا مطلب ہے کہ نجومی سے آئندہ کی خبروں کے بارے میں پوچھ کر اسے نذرانہ کے طور پر کچھ پیش کرنا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

38...... بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر (کسی عورت کو) اپنا پیغامِ نکاح نہ بھیجے

1134۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ أَحْمَدُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی اپنے بھائی کی خرید و فروخت پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجنے کی کراہت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے اور وہ عورت اس پر راضی ہو جائے تو کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کہ ”کوئی شخص کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے“ کا مطلب ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کرنے کا پیغام دے وہ اس پر خوش ہو اور اس کی مائل بھی ہو تو کسی شخص کو اس کے پیغام پر پیغام بھیجنا جائز نہیں ہے۔ اس عورت کی رضا مندی یا مائل ہونے کے علم سے پہلے اس کو پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی دلیل سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر ذکر کرنے لگیں کہ ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے اس کو نکاح کا پیغام دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو جہم تو ایسا

(1134) بخاری: 2140۔ مسلم: 1413۔ ابو داود: 2080۔ ابن ماجہ: 1867۔ نسائی: 3239۔

آدمی ہے جو اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں ہے اور معاویہ فقیر آدمی ہے، اس کے پاس مال نہیں ہے لیکن تم اسامہ سے نکاح کرلو۔'' ہمارے نزدیک تو اس حدیث کا یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کسی کے ساتھ رضا مندی کا اظہار نہیں کیا تھا اور اگر وہ آپ کو بتا دیتیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کسی دوسرے کی طرف اشارہ نہ دیتے جس کا انھوں نے ذکر نہیں کیا تھا۔

1135۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ....

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ: وَوَضَعَ لِي عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ: خَمْسَةً شَعِيرًا وَخَمْسَةً بُرًّا قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَتْ: فَقَالَ: ((صَدَقَ)) قَالَتْ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ، وَلَكِنْ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَعَسَى أَنْ تُلْقِي ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَأْتِينِي))

ابوبکر بن جہم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے ہمیں بیان کیا کہ ان کے خاوند نے انھیں تین طلاقیں دے دیں اور اس کے لیے رہائش اور خرچ بھی مقرر نہ کیا، کہتی ہیں: اس نے اپنے چچا کے بیٹے کے پاس میرے لیے دس قفیز [1] رکھے: پانچ قفیز جو کے اور پانچ گندم کے، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے سچ کام کیا'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ام شریک کے گھر عدت کے دن گزاروں، پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''ام شریک کے گھر میں مہاجرین آتے جاتے ہیں۔ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارلو تاکہ تم اپنے کپڑے بھی اتارو تو وہ تمھیں نہ دیکھ سکے جب تمھاری عدت ختم ہو جائے پھر کوئی شخص تمھیں پیغام نکاح دے تو تم میرے پاس آنا۔''

فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ. قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ)) قَالَتْ: فَخَطَبَنِي، أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِي فَبَارَكَ

جب میری عدت ختم ہوئی تو مجھے ابوجہم اور معاویہ نے نکاح کا پیغام دیا، کہتی ہیں: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''معاویہ ایسا آدمی ہے جس کے پاس مال نہیں ہے اور ابوجہم عورتوں پر سختی کرنے والا آدمی ہے۔'' کہتی ہیں: پھر مجھے اسامہ بن زید نے نکاح پیغام دیا پھر مجھ سے شادی کرلی تو اللہ تعالیٰ نے اسامہ میں میرے لیے

(1135) مسلم: 1480۔ ابو داود: 2248۔ ابن ماجہ: 1869۔ نسائی: 3222.

اللّٰهُ لِي فِي أُسَامَةَ . برکت ڈال دی۔

توضیح:...... ❶ اَلقَفِیزُ: قدیم زمانہ کا ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار مختلف شہروں میں مختلف تھی، مصری پیمانے کے مطابق وہ تقریباً سترہ (17) کلوگرام کا تھا۔ (المعجم الوسیط ص: 906)

وضاحت:...... یہ حدیث صحیح ہے اور سفیان ثوری نے بھی ابوبکر بن ابوجہم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "تم اسامہ سے نکاح کرلو۔" (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) محمود بن غیلان نے ہمیں وکیع سے وہ سفیان سے بواسطہ ابوبکر بن جہم بھی یہی بیان کرتے ہیں۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کا بیان

1136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ، فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى، فَقَالَ : ((كَذَبَتِ الْيَهُودُ، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم عزل ❶ کرتے ہیں تو یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کا چھوٹا طریقہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہودی جھوٹ کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔"

❶ عزل کا لغوی معنی ہے: علیحدہ ہونا، اصطلاح میں اس کا مطلب ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے صحبت کرے تو انزال کے وقت اپنی شرم گاہ کو باہر نکال کر باہر ہی انزال کرے تاکہ اس نطفہ سے بچہ پیدا نہ ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، براء، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

1137۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم عزل کیا کرتے تھے جب کہ قرآن بھی نازل ہوتا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور ان سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم نے عزل کی رخصت دی ہے۔

(1136) صحیح: ابو داود: 2173۔ مسند احمد: 3/ 309.

(1137) بخاری: 5207۔ مسلم: 1440۔ ابن ماجہ: 1927.

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آزاد عورت سے عزل کی اجازت لی جائے۔ اور لونڈی سے اجازت نہ لی جائے۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

عزل کرنے کی کراہت کا بیان

1138۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ .))

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کرنے کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یہ کام کیوں کرتا ہے؟“

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں یہ جملہ نہیں کہا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کام کیوں کرتا ہے؟ دونوں (یعنی ابن عمر اور قتیبہ) اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): ”کوئی پیدا ہونے والی جان نہیں ہے مگر اللہ اسے پیدا کرے گا۔“

اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

ابو عیسیٰ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے۔ نیز اہل علم کے ایک گروہ نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ یا مطلقہ کے لیے دنوں کی تقسیم

1139۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ، إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہتے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیکن آپ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور جب بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرے تو

(1138) بخاری: 2229۔ مسلم: 1438۔ ابو داود: 2170۔ ابن ماجہ: 1926۔ نسائی: 3327 .

(1139) بخاری: 5213۔ مسلم: 1461۔ ابو داود: 2124۔ ابن ماجہ: 1916 .

اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے ایوب سے بواسطہ ابو قلابہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے۔ اور بعض نے مرفوع روایت نہیں کی۔

نیز بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات (دن اور رات) قیام کرے، پھر ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ تقسیم کرے اور جب پہلی بیوی کی موجودگی میں مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے۔ یہ قول مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

جب تابعین میں سے بعض علماء کہتے ہیں کہ جب بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے اور جب مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس دو راتیں ٹھہرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا

1140۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان تقسیم کرتے تو انصاف کرتے تھے اور آپ کہتے: ''اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے، جس میں میں مالک ہوں، تو مجھے اس کام میں ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے میں نہیں ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیثِ عائشہ کو بہت سے راویوں نے اسی طرح ہی حماد بن سلمہ سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے ابو قلابہ سے بواسطہ عبداللہ بن یزید سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے۔ اور حماد بن زید وغیرہ نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ سے مرسل روایت بھی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی (پہلی) حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ''مجھے اس چیز میں ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے میں نہیں''، کا اکثر علماء کے نزدیک یہ مطلب ہے کہ اس سے آپ علیہ السلام کی مراد محبت اور پیار ہے۔

1141۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ

(1140) ضعیف: ابو داود: 2134۔ ابن ماجہ: 1981۔ نسائی: 3943.

أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن آئے گا تو اس کا پہلو مفلوج (فالج زدہ) ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو صرف ہمام بن یحییٰ نے ہی قتادہ سے مسند بیان کیا ہے اور ہشام الدستوائی اسے قتادہ سے بیان کرتے وقت کہتے ہیں کہ ''کہا جاتا ہے'' اور ہم اس حدیث کو صرف ہمام کی سند سے ہی مرفوع جانتے ہیں اور ہمام ثقہ وحافظ راوی ہے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا
مشرک میاں بیوی میں سے اگر ایک مسلمان ہو جائے

1142۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ....

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع پر لوٹایا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں گفتگو کی گئی ہے اور اگلی حدیث میں بھی مقال ہے۔ نیز علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ عورت جب اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے پھر دورانِ عدت ہی اس کا خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے جب تک وہ عدت میں ہے۔ یہ قول مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

1143۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سِتِّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی زینب کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کے

(1141) صحيح: ابو داود: 2133۔ ابن ماجه: 1969۔ نسائي: 3942 .

(1142) ضعيف: ابن ماجه: 2010۔ سعيد بن منصور: 2109 .

(1143) صحيح: ابو داود: 2240۔ ابن ماجه: 2009 .

سِنِينَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا ساتھ بھیج دیا تھا اور نکاح دوبارہ نہیں کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے لیکن ہم اس حدیث کی توجیہ نہیں جانتے، شاید یہ داود بن حصین کے حافظے کی وجہ سے ہے۔

1144۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي، فَرُدَّهَا عَلَيَّ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی مسلمان ہوکر آیا پھر اس کی بیوی بھی مسلمان ہوکر آ گئی تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرے ساتھ مسلمان ہوگئی تھی آپ اسے میری طرف لوٹا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس مرد کی طرف لوٹا دیا۔

وضاحت:...... یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے عبد بن حمید کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا یزید بن ہارون بیان کر رہے تھے کہ محمد بن اسحاق اس حدیث کو بیان کر رہے تھے۔

اور حجاج کی عمرو بن شعیب سے ان کے باپ اور ان کے دادا سے بیان کردہ روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ لوٹا دیا تھا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سند بہت عمدہ ہے لیکن عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔ (ضعیف)

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا

آدمی کی کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد حق مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو

1145۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا: مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے لیکن اس نے عورت کے لیے مہر مقرر نہیں کیا اور صحبت بھی نہیں کی کہ فوت ہوگیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے لیے اس (کے خاندان) کی عورتوں کے موافق حق مہر ہوگا، نہ کمی نہ زیادتی اور اس پر

(1144) صحیح: ابو داود: 2238۔ ابن ماجہ: 2008.

(1145) صحیح: ابو داود: 2114۔ ابن ماجہ: 1891۔ نسائی: 3355.

بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ.

عدت اور میراث بھی ثابت ہوگی۔ تو معقل بن سنان الاشجعی کھڑے ہوکر کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہماری ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں ایسا ہی فیصلہ کیا جیسا آپ نے کیا ہے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس بات پر خوش ہوگئے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں حسن بن علی الخلال نے انھیں یزید بن ہارون اور عبدالرزاق دونوں نے بواسطہ سفیان، منصور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ علماء؛ جن میں علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور دخول نہیں کیا اور نہ ہی حق مہر مقرر کیا اور مرگیا تو اس کی بیوی کو میراث تو ملے گی لیکن حق مہر نہیں ملے گا اور اس پر عدت بھی ہوگی۔ شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اگر بروع بنت واشق کی حدیث ثابت ہوجائے تو دلیل نبی کریم ﷺ کی حدیث ہی ہوگی اور شافعی سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے بعد میں مصر کے اندر اس قول سے رجوع کرلیا تھا اور بروع بنت واشق کی حدیث کے مطابق قائل ہوگئے تھے۔

نیز اس مسئلہ میں جراح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

- نکاح پیغمبروں کی سنت ہے۔ اور جو شخص طاقت رکھتا ہو اس کے لیے نکاح ضروری ہے۔
- کنوارہ رہنا منع ہے۔
- بیوی کے انتخاب کے وقت دین کو ترجیح دی جائے۔
- نکاح کو اعلانیہ منعقد کیا جائے۔
- شادی کے بعد ولیمہ ضروری ہے۔
- ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور ایسا کرنے والی عورت زانیہ ہے۔
- نکاح کے عقد کے وقت گواہ بنائے جائیں۔

- خطبہ نکاح مسنون پڑھا جائے اور کلمے وغیرہ پڑھانا سنت کے خلاف عمل ہے۔
- لڑکی سے نکاح کی اجازت لینی چاہیے۔
- حق مہر حسب استطاعت مقرر کیا جائے۔
- حلالہ حرام کام ہے اور ایسا کرنے والا لعنتی ہوتا ہے۔
- متعہ حرام ہے۔ اسلام میں اس کام کی گنجائش نہیں ہے۔
- بغیر حق مہر وٹے کا نکاح منع ہے۔
- مسلمان کے لیے ایک وقت میں چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام ہیں۔
- جسم فروش عورت کو اجرت دینا حرام ہے۔
- عزل جائز ہے۔
- ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں انصاف کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اللہ کے ہاں ایسا شخص بہت بڑا مجرم ہے۔

مضمون نمبر...... 10

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی دودھ پلانے کے مسائل واحکام

19ابواب پر مشتمل 29 احادیث رسول سے آپ کو ان باتوں کے بارے میں رہنمائی ملے گی کہ:

- رضاعت کیا ہے؟
- رضاعت کی وجہ سے کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں؟
- میاں بیوی کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

رضاعت سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب (خون) کی وجہ سے حرام ہیں

1146- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ .))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت ❶ سے وہی (رشتہ) حرام کیا ہے جو نسب سے حرام کیا ہے۔''

توضیح:...... ❶ ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھانجی اور بھتیجی، جس طرح یہ حقیقی سات رشتے حرام ہیں۔ اسی طرح رضاعت (دودھ پلانے کی وجہ) سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابن عباس اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

1147- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے حرام کیے ہیں جو ولادت کی وجہ سے کیے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے سب علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اس بارے میں ان کے درمیان ہمارے علم مین اختلاف نہیں ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

دودھ کی نسبت مرد کی طرف ہوتی ہے

1148- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

(1146) صحيح: عبدالرزاق: 13946- مسند احمد: 1/ 131- ابو يعلى: 381.

(1147) بخاری: 2626- مسلم: 1444- ابو داود: 2055- ابن ماجه: 1948.

(1148) بخاری: 2644- مسلم: 1445- ابو داود: 2057- ابن ماجه: 1948- نسائی: 3301.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ)) قَالَتْ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرا رضاعی چچا آکر مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگنے لگا تو میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے پاس آسکتا ہے (کیوں کہ) وہ تمھارا چچا ہے۔'' کہنے لگیں: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارا چچا ہی ہے وہ تمھارے پاس آجائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ و دیگر لوگوں میں سے بعض علماء مرد کی وجہ سے رشتوں کو مکروہ (محرم) کرتے ہیں اور اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ جب کہ بعض علماء نے مرد کے دودھ کی وجہ سے رخصت دی ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

1149- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح : و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ ، أَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا ، أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ؟ فَقَالَ: لَا ، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ .

عمرو بن شرید رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کی دو لونڈیاں ہوں، ان میں سے ایک نے ایک لڑکی اور دوسری نے لڑکے کو دودھ پلایا ہو، کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا نہیں کیوں کہ منی ایک ہی مرد کی [1] ہے۔

توضیح:...... [1] نر اونٹ یا گھوڑے کے مادہ منویہ کو اللقاح کہا جاتا ہے۔ یعنی دونوں کا دودھ ایک مرد کی وجہ سے ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: المعجم الوسیط ص: 1008۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ لبن الفحل کی تفسیر ہے اور اس مسئلہ کی بنیاد یہی ہے۔ نیز امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
ایک یا دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

1150- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

(1149) صحیح الاسناد: عبدالرزاق: 13942- دارقطنی: 4/ 179- مؤطا: 1739.

أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ.)) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو مرتبہ دودھ ❶ چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔''

توضیح:...... ❶ المصۃ: ایک بار دودھ چوسنا اور المصتان اس کا تثنیہ ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام الفضل، ابو ہریرہ، زبیر بن عوام، سے بھی احادیث مروی ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو بار کا چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔''

(ابو عیسیٰ فرماتے ہیں:) محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے بواسطہ زبیر نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور اس محمد بن دینار البصری نے نبی ﷺ سے پہلے زبیر کے واسطے کا اضافہ کیا ہے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث وہ ہے جسے ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور میں نے اس بارے میں محمد (البخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا تو انھوں نے کہا: صحیح وہ ہے جسے ابن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ اور محمد بن دینار کی حدیث جس میں وہ زبیر رضی اللہ عنہ کا واسطہ بڑھاتے ہیں وہ ایسے ہے کہ ہشام بن عروہ اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن میں دس بار دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت نازل ہوئی تھی، پانچ منسوخ ہو گئیں اور (حرمت کا تعلق) پانچ کے ساتھ رہ گیا، جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو اسی بات کا حکم تھا۔

یہ حدیث ہمیں اسحاق بن موسیٰ انصاری نے معن سے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے بواسطہ عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبی کریم ﷺ کی دیگر بیویاں یہی فتویٰ دیتی تھیں۔ امام شافعی اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ''ایک دو بار کا چوسنا حرام نہیں کرتا'' کے قائل ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پانچ رضعات کی طرف جائیں تو وہ مذہب قوی ہے۔ مگر وہ اس میں حکم دینے سے وہ ڈرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں: جب غذا پیٹ تک پہنچ جائے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت ثابت کر دیتی ہے۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہلِ کوفہ رحمہم اللہ کا ہے۔

(1150) مسلم: 1450۔ ابو داود: 2063۔ ابن ماجہ: 1941۔ نسائی: 3310۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ، یہ عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں طائف کا قاضی بنایا تھا۔ ابنِ جریج کا کہنا ہے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ سے ملاقات کی ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

1151۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ، قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ: فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: ((وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ.))

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں: مجھے عبید بن ابی مریم نے بتایا کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نیز میں نے بھی عقبہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی لیکن مجھے عبید کی احادیث زیادہ یاد ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ہمارے پاس ایک سیاہ فام عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے فلاں آدمی کی فلاں بیٹی سے شادی کی تھی تو ایک سیاہ رنگ کی عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، وہ جھوٹی ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے منہ پھیر لیا، کہتے ہیں: میں آپ کے سامنے ہوا، آپ نے (پھر) مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں نے کہا: وہ جھوٹ بولتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیسے اس کے ساتھ (رہ سکتے) ہو جب کہ اس نے کہہ دیا ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے! اسے اپنے سے علیحدہ کر دے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز بہت سے راویوں نے اس کو ابن ابی ملیکہ کے واسطے کے ساتھ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح ''اسے چھوڑ دو'' کا ذکر بھی نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے رضاعت میں ایک عورت کی

(1151) بخاری: 88۔ ابو داود: 3606۔ نسائی: 3330.

گواہی کو جائز کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے لیکن اس سے قسم لی جائے گی۔ امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز نہیں ہے جب تک کہ زیادہ لوگ گواہی نہ دے دیں یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

جارود بن معاذ کہتے ہیں: میں نے وکیع کو فرماتے ہوئے سنا: حکم کے لحاظ سے رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز نہیں ہے لیکن تقویٰ کی بناء پر اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ
رضاعت بچپن میں دو سال سے کم عمر میں ہی حرمت ثابت کرتی ہے

1152۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ.))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رضاعت کی وجہ سے وہی (دودھ) حرمت ثابت کرتا ہے جسے (بچہ) ❶ چھاتی سے پیئے اور وہ انتڑیوں کو پھاڑ ❷ دے اور (یہ دور بھی) دودھ چھڑانے سے پہلے ہے۔“

توضیح:...... ❶ یعنی رضاعت ثابت ہونے کی شرط یہ ہے کہ بچہ دو سال سے پہلے کی عمر میں اس عورت کی چھاتی سے اس قدر غذا لے لے جو اس کے پیٹ میں پہنچ جائے۔

❷ فتق: چیرنا، بیچ میں سے دو کرنا، پھاڑنا۔ (القاموس الوحید ص: 1202)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے جو دو سال سے پہلے کی عمر میں ہو اور دو سال کے بعد کی عمر میں کوئی رشتہ حرام نہیں کرتا۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ
رضاعت کے حق کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے

1153۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا

حجاج الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے رضاعت کا حق کیا

(1152) صحیح: ابن حبان: 4224۔ طبرانی فی الاوسط: 7513.

(1153) ضعیف: ابو داود: 2064۔ نسائی: 3329.

يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ: ((غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ.)) چیز ختم کرسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جان (یا گردن) غلام یا لونڈی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول کہ ''مجھ سے رضاعت کا حق کون سی چیز ختم کرسکتی ہے؟'' کا مطلب ہے: رضاعت کا حق، یعنی آپ فرما رہے تھے کہ جب تم دودھ پلانے والی عورت کو غلام یا لونڈی دے دو تو تم نے اس کا حق ادا کردیا اور ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک عورت آئی تو نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی وہ اس پر بیٹھی، جب وہ چلی گئی تو کہا گیا: اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

یحییٰ بن سعید القطان، حاتم بن اسماعیل اور دیگر راویوں نے بھی اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے ان کے باپ کے واسطے سے حجاج بن حجاج سے انھوں نے بواسطہ حجاج نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بھی ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حجاج بن ابی حجاج سے ابو حجاج کے واسطے کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، لیکن ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

صحیح وہ روایت ہے جسے ان لوگوں نے بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے باپ سے روایت کی ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابومنذر ہے انھوں نے جابر بن عبداللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی ہے اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام یہ ہشام بن عروہ کی بیوی تھیں۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا (غلام) خاوند بھی ہو

1154۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دے دیا تھا، اس نے اپنے آپ کو اختیار کیا اور اگر (اس کا خاوند) آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔

1155۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار دیا تھا۔

(1154) مسلم: 1504۔ ابو داود: 2233۔ ابن ماجہ: 2076۔ نسائی: 3451-3454، 3447.

(1155) شاذ، (عبدا) کے لفظ سے محفوظ ہے: ابو داود: 2235۔ ابن ماجہ: 2074۔ نسائی: 2614.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ اور عکرمہ نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا۔ اس کا نام مغیث تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ نیز اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب لونڈی آزاد کے نکاح میں ہو تو آزاد ہونے پر اسے اختیار نہیں ہوگا: اسے اس وقت اختیار ہوگا جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو جائے۔ یہ قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

کئی راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابراہیم انھوں نے بواسطہ اسود، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا۔

ابوعوانہ نے اس حدیث کو اعمش سے انھوں نے ابراہیم سے بواسطہ اسود عائشہ رضی اللہ عنہا سے بریرہ کا قصہ بیان کیا ہے۔

اسود کہتے ہیں: اس کا خاوند آزاد تھا۔

تابعین اور تبع تابعین میں سے کچھ علماء کا اس پر عمل ہے نیز سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

1156۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ، وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا، وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر بنومغیرہ کا ایک سیاہ فام غلام تھا، جس دن بریرہ آزاد ہوئی تھیں۔ اللہ کی قسم! گویا وہ (منظر) میرے سامنے ہے کہ جب وہ (مغیث) مدینہ کے راستوں اور کناروں میں پھرتا تھا، اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے، اسے راضی کر رہا تھا کہ اسے اختیار کر لے لیکن اس (بریرہ) نے یہ کام نہ کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ، سعید بن مہران ہیں۔ ان کی کنیت ابوالنضر تھی۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

بچہ صاحب بستر کا ہے

1157۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بچہ صاحبِ بستر [1] کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔“

(1156) بخاری: 5283۔ ابو داود: 2231۔ ابن ماجہ: 2075۔ نسائی: 5417.

(1157) بخاری: 6818۔ مسلم: 1458۔ ابن ماجہ: 2006۔ نسائی: 3482.

توضیح:...... ❶ صاحبِ بستر سے مراد جو شخص عورت کے بستر کا مالک ہے۔ یعنی اس سے بیوی یا لونڈی کی حیثیت سے ہم بستری کرتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، عثمان، عائشہ، ابوامامہ، عمرو بن خارجہ، عبداللہ بن عمرو، براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء صحابہ کا اسی پر عمل ہے۔

نیز زہری نے بھی سعید بن مسیب سے بواسطہ ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت کو دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے

1158۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ، أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے (اور ان سے) اپنی حاجت کو پورا کیا اور باہر تشریف لاکر فرمانے لگے: ''بے شک عورت جب (سامنے) آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے، پس جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے (اور) وہ اسے اچھی لگے تو اسے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنی چاہیے، کیوں کہ اس (کی بیوی) کے ساتھ بھی وہی ہے جو اس (اجنبی عورت) کے ساتھ ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن ابوعبداللہ رحمہ اللہ دستوائی کے ساتھی اور سنبر کے بیٹے ہیں۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے

1159۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

(1158) مسلم: 1403۔ ابو داود: 2151.

(1159) حسن صحیح: ابن حبان: 4162۔ حاکم: 4/ 171۔ بیہقی: 7/ 291.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دینے والا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفی، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

1160۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ .

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی حاجت (پوری کرنے) کے لیے بلائے تو وہ اس کے پاس جائے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1161۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس پر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگئی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

بیوی کے خاوند کے ذمہ حقوق

1162۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1160) صحیح: طیالسی: 1097۔ مسند احمد: 4/ 22.

(1161) ضعیف: ابن ماجہ: 1854۔ ابن ابی شیبہ: 4/ 303۔ حاکم: 4/ 173.

(1162) حسن صحیح: ابو داود: 4682۔ ابن ابی شیبہ: 8/ 515۔ مسند احمد: 2/ 250.

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ .

فرمایا: ''مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا (وہ ہے جو) ان میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1163۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ .

سلیمان بن عمرو بن احوص رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر وعظ و نصیحت کی۔ انھوں نے حدیث میں ایک قصہ بھی ذکر کیا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! عورتوں کے ساتھ خیر ❶ خواہی کرنا، یقیناً یہ تمھارے پاس قیدی ❷ ہیں۔ تم ان (کو سزا دینے) کے مالک نہیں ہو، مگر یہ کہ یہ واضح برائی کریں، اگر یہ ایسا کام کریں تو ان کو بستروں میں چھوڑ دو اور ایسی ضرب (کے ساتھ) مارو کہ جس سے ہڈی نہ ٹوٹے، پھر اگر وہ تمھاری اطاعت کریں تو ان پر (تکلیف کی) راہ تلاش نہ کرو۔ خبردار تمھاری بیویوں پر تمھارے حقوق ہیں اور اور تمھارے اوپر تمھاری بیویوں کے حقوق ہیں، تمھاری بیویوں کے ذمہ تمھارا حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستر پر ایسے لوگوں کو نہ آنے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور نہ ہی تمھارے ناپسندیدہ لوگوں کو گھر میں آنے کی اجازت دیں اور تمھارے اوپر ان کا حق یہ ہے کہ تم انھیں اچھا لباس اور کھانا مہیا کرو۔

توضیح:...... ❶ استوصوا: اس کا معنی ہے وصیت قبول کرو، یعنی میں تمھیں ان عورتوں کے بارے میں وصیت کرنے لگا ہوں میری وصیت کو قبول کرنا۔

(1163) حسن: ابن ماجہ: 1851۔ مسند احمد: 3/ 426۔ ابو داؤد: 3334۔

❷ عوانٌ: عَانِیْ قیدی کو کہتے ہیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ((عَـوَانٌ عِنْدكُم)) کا معنی ہے: تمھارے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورتوں کی دبر میں اپنی خواہش پوری کرنا منع ہے

1164۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ .

سیدنا علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی جنگل میں ہوتا ہے تو اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پانی بھی کم ہوتا ہے (تو وہ کیا کرے)؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی آدمی کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔ اور تم عورتوں کی سرینوں ❶ میں (جماع) نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ حق (کی وضاحت کرنے) سے نہیں شرماتا۔“

توضیح:...... ❶ أَعْجَاز: العَجزُ کی جمع ہے یہ لفظ مذکر اور مونث دونوں پر بولا جاتا ہے۔ اس کا معنی ہے: پچھلا حصہ، اسی لیے شعر کے دوسرے مصرعے کو بھی العَجز کہا جاتا ہے۔ دیکھیے: (المعجم الوسیط ص:692)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن طلق کی حدیث حسن صحیح ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے علم میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث ہے اور میں اس حدیث کو طلق بن علی سحیمی کی سند سے نہیں جانتا۔ گویا ان کے مطابق یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور صحابی ہیں۔ نیز وکیع نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

1165۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ ....

(1164) حسن: ابو داود: 205۔ مسند احمد: 1/ 86۔ عبدالرزاق: 529.

(1165) حسن: ابن ابی شیبہ: 4/ 251۔ ابو یعلی: 2378۔ ابن حبان: 4203.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن نظرِ رحمت کے ساتھ) اس بندے کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی دبر میں خواہش پوری کرتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1166۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کرے اور تم عورتوں کے پچھلے حصے میں صحبت نہ کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ علی، سیدنا علی بن طلق رضی اللہ عنہ ہیں۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ

عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلنا منع ہے

1167۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ......

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے سامنے بناؤ سنگھار کے ساتھ اترا کر چلنے (1) والی عورت کی مثال قیامت کے دن کے ایسے اندھیرے کی طرح ہے جس میں روشنی (بالکل) نہیں ہوگی۔''

توضیح:...... (1) رافلہ: ناز وانداز سے اکڑ کر چلنے والی عورت، تفصیل کے لیے دیکھئے: (المعجم الوسیط ص:249)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے ہی جانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ گو کہ سچے ہیں لیکن حافظہ کی وجہ سے انھیں حدیث میں ضعیف کہا جاتا ہے۔ انھوں نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے اور بعض راویوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے مرفوع روایت نہیں کی۔

(1166) ضعیف: تخریج گزر چکی ہے: 1164۔

(1167) ضعیف: السلسلة الضعيفه: 1800۔ الطبرانی فی الکبیر: 25۔ حدیث: 70۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

غیرت کا بیان

1168۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت [1] یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اس پر اللہ نے حرام کیے ہیں۔''

توضیح:...... [1] مطلب یہ ہے کہ غیرت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے فحاشی اور شرک کو حرام کیا ہے، تو جب کوئی انسان اس کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس بندے پر بہت غصہ آتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابو سلمہ، عروہ کے ذریعے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

حجاج الصواف حجاج بن ابو عثمان ہیں۔ ابو عثمان کا نام میسرہ اور حجاج کی کنیت ابو الصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں: ہمیں ابو بکر العطار نے علی بن عبداللہ مدینی کے حوالے سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے حجاج الصواف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: وہ ثقہ، سمجھ دار اور ہوشیار راوی ہیں۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

عورت کا اکیلے سفر کرنا مکروہ ہے

1169۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ تین یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے باپ، خاوند، بیٹے یا محرم کے بغیر کرے۔''

(1168) بخاری: 5223- مسلم: 2761.

(1169) بخاری: 1197- بنحوہ، مسلم: 1340- ابو داود: 1726- ابن ماجہ: 2898.

أَوْزَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا .

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''عورت ایک دن اور رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔'' اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عورت کے محرم کے بغیر سفر کرنے کو مکروہ کہتے ہیں اور اہلِ علم کا اس مال دار عورت کے بارے میں اختلاف ہے جس کا کوئی محرم نہ ہو کیا وہ حج کر سکتی ہے؟

بعض علماء کہتے ہیں: اس پر حج کرنا واجب نہیں کیوں کہ محرم کا ساتھ ہونا راستے کی طاقت میں سے ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو شخص اس (بیت اللہ) کی طرف راستے کی طاقت رکھتا ہے۔'' (آل عمران: 97)

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض اہلِ علم کہتے ہیں: جب راستہ امن والا ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج کے سفر پر جا سکتی ہے۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا ہے۔

1170۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت ایک دن اور رات کا سفر نہ کرے مگر اس صورت میں کہ اس کے ساتھ محرم رشتہ دار ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

اکیلی ❶ عورتوں کے پاس جانا منع ہے

1171۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ .

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آپ کو عورتوں کے پاس جانے سے بچاؤ'' تو ایک انصاری آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ حمو ❷ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمو موت ہے۔''

(1170) بخاری: 1088۔ مسلم: 1339۔ ابو داود: 1723۔ ابن ماجہ: 2899 .

(1171) بخاری: 5232۔ مسلم: 2172 .

توضیح:...... ❶ المغیات: مُغِيْبَةٌ کی جمع، ایسی عورت جس کا خاوند اس سے غائب ہو۔ یعنی کسی کاروبار یا ملازمت کے سلسلے میں شہر یا ملک سے باہر ہو، ایسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت میں اس لیے سختی کی گئی ہے کہ اسے مرد کا اشتیاق ہوتا ہے اس طرح حرام کام کرنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔ (ع م)

❷ حمو: شوہر کے باپ اور بیٹوں کے علاوہ تمام رشتہ دار عورت کے حمو ہوتے ہیں۔ اس میں صرف دیور کو شامل کرنا صحیح نہیں ہے۔ یعنی عورت اپنے سسرال میں خاوند کے رشتہ دار مردوں سے ایسے بچے جس طرح آدمی موت سے بھاگتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، جابر اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور غیر محرم عورتوں کے پاس جانے کی کراہت کا مفہوم اسی حدیث کے مطابق ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' اور الحمو کا مطلب ہے شوہر کا بھائی، گویا اسے عورت (بھابھی) کے ساتھ تنہا ہونے سے منع کیا گیا ہے۔

17..... بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ ذٰلِكَ لِجَرَيَانِ الشَّيْطَانِ مَجْرَى الدَّمِ

اس کام سے اس لیے ڈرایا گیا ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے

1172۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں ان کے پاس نہ جاؤ، بیشک شیطان تمھارے اندر خون کی جگہ پر دوڑتا ہے (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کہا: اور آپ کے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(ہاں) میرے (خون میں) بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے؛ میں (اس سے) محفوظ رہتا ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض محدثین نے مجالد بن سعید کے حافظے کی وجہ سے اس میں کلام کیا ہے اور میں نے علی بن خشرم سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ سفیان بن عیینہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے، میں محفوظ رہتا ہوں'' کا مطلب ہے: میں اس (شیطان) سے سلامتی میں رہتا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں: شیطان اسلام نہیں لاتا۔

اور ''مغیبات کے پاس نہ جاؤ'' مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر غائب ہو اور مغیبات، مُغِيبَةٌ کی جمع ہے۔

(1172) صحیح: مسند احمد: 3/ 309۔ دارمی: 2785.

18..... بَابُ اسْتِشْرَافِ الشَّيْطَانِ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ

جب عورت (گھر سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے

1173۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما "عورت چھپانے کی ❶ چیز ہے۔ پس جب نکلتی ہے تو شیطا اسے جھانکتا ہے۔"

توضیح:...... ❶ عورۃٌ: جسم کا وہ حصہ جسے انسان کراہت یا شرم کی بناء پر چھپاتا ہے، قابلِ ستر اعضا۔ جسم، اس کی جمع عورات آتی ہے، عورت کو عورۃ اس لیے کہا گیا ہے یہ چھپانے کی چیز ہے۔ اسے لوگوں کے سامنے نہیں چاہیے۔ لفظی معنی کی وضاحت کے لیے دیکھیے: (القاموس الوحید، ص: 1141۔ المعجم الوسیط ص: 757)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

19..... بَابُ الْوَعِيدِ لِلْمَرْأَةِ عَلَى إِيذَاءِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

عورت کے لیے اپنے شوہر کو تکلیف دینے پر وعید

1174۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "جب عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (آدمی) کی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے برباد کرے" اس (اپنے شوہر) کو تکلیف نہ دے، یہ تو تمھارے پاس مہمان ❶ ہے، قریب ہے کہ یہ تمھیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے۔"

توضیح:...... ❶ دَخِيل: ایسا مسافر جو کسی ملک میں اپنے فائدے کے لیے ٹھہرے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں صرف اسی سند سے ہی ملتی ہے۔ نیز اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے لی گئی روایت درست ہے جب کہ یہ اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے منکر روایات لیتا ہے۔

(1173) صحيح: ابن خزيمه: 1685۔ ابن حبان: 5598.

(1174) صحيح: ابن ماجه: 2014۔ مسند احمد: 5/ 242.

خلاصہ

- ماں، بہن، بیٹی، بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی؛ جس طرح نسب کے یہ رشتے حرام ہیں، اسی طرح رضاعت کی وجہ سے بننے والے ان رشتوں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔
- رضاعت میں دودھ پلانے والی ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔
- اسی رضاعت کا اعتبار ہوتا ہے جو دو سال سے پہلے ہو۔
- بچے کی نسبت عورت کے خاوند کی طرف ہی ہوگی۔
- اگر باہر کوئی عورت کسی کو اچھی لگے تو اسے چاہیے وہ اپنے گھر آ کر اپنی بیوی سے صحبت کرے۔ تاکہ اس کی خواہش پوری ہو جائے۔
- خاوند اور بیوی پر ایک دوسرے کے حقوق شریعت نے مقرر کر دیئے ہیں دونوں کو ان کی پاس داری کرنا ضروری ہے۔
- بیوی کے پچھلے حصے میں صحبت کرنا حرام ہے۔
- عورت بن سنور کر باہر نہ نکلے۔
- عورت کے تنہا سفر کرنے پر پابندی ہے۔
- اکیلی عورت کے پاس کسی غیر محرم شخص کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔
- عورت کا اپنے شوہر کو تکلیف دینا حوروں کی ناراضی کا باعث ہے۔

مضمون نمبر 11

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی طلاق اور لعان کے احکام و مسائل

23 ابواب کے ساتھ 30 احادیث پر مشتمل اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے کہ

- طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
- مطلقہ کی عدت اور احکام و مسائل۔
- لعان کی تعریف اور طریقہ۔
- خلع اور ظہار کیا ہے؟
- ایلاء کسے کہتے ہیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

1175۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو حالتِ حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ تو انھوں نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو جانتے ہو؟ کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا تھا کہ اس سے رجوع کرے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: تو کیا یہ طلاق شمار کی جائے گی؟ انھوں نے فرمایا: خاموش (ایسا سوال نہ کر) بتلاؤ اگر وہ عاجز یا پاگل ہو جائے (تب بھی تو طلاق شمار ہوگی)۔

1176۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا.

سالم رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو دورانِ حیض طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے پھر طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یونس بن جبیر کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے نیز یہ حدیث بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ طلاقِ سنت کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی بیوی کو طہر میں بغیر صحبت کیے طلاق دے۔ بعض کہتے ہیں: اگر طہر میں تین طلاقیں دے دے تو وہ بھی طلاق سنت ہی ہوگی۔ یہ قول امام شافعی اور احمد بن حنبل رحمہما اللہ کا ہے۔

بعض کہتے ہیں: تین طلاق سنت نہیں ہوگی ایک ایک کر کے طلاق دے۔ سفیان ثوری اور اسحاق بھی اسی کے قائل

(1175) 4908۔ مسلم: 1481۔ ابو داود: 2179, 2182۔ ابن ماجہ: 2019۔ نسائی: 3389, 3392.

(1176) صحیح: انظر ما قبلہ.

ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے دے۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

جب کہ بعض کہتے ہیں کہ ہر مہینے ایک طلاق دے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

جو شخص اپنی بیوی کو طلاق بتہ کا لفظ بول کر طلاق دے دے

1177۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ .

عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (1) دے دی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا ارادہ کیا تھا؟" میں نے کہا: ایک (طلاق) کا، آپ ﷺ نے فرمایا: "(کیا) اللہ کی قسم! (اٹھاتے ہو)" میں نے کہا: اللہ کی قسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "طلاق وہی ہوئی ہے جس کا تم نے ارادہ کیا تھا۔"

توضیح:...... (1) بتہ بمعنی قَطعَ (کاٹنا) ہے یعنی طلاق دینے والا کہے میں تجھے بتہ طلاق دیتا ہوں۔ یعنی ایسی طلاق جس میں رجوع نہیں اور اپنا تعلق پوری طرح کاٹتا ہوں، اور اس کی مراد تین طلاق ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس میں اضطراب ہے اور بواسطہ عکرمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اور دیگر اہل علم میں طلاق بتہ کے بارے میں اختلاف ہے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے طلاق بتہ کو ایک ہی کہا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تین شمار کرتے تھے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: اس میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر ایک کی نیت تھی تو ایک ہوگی، اگر تین کی نیت کی تھی تو تین اور اگر دو کی نیت تھی تو بھی ایک ہی ہوگی یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ طلاق بتہ کے بارے میں کہتے ہیں: اگر اس آدمی نے عورت سے صحبت کی ہوئی ہو تو یہ تین طلاقیں ہوں گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک کی نیت تھی تو ایک، دو کی تھی تو دو اور اگر تین طلاقوں کی نیت کی تھی تو تین ہوں گی۔

(1177) ضعیف: ابو داود: 2208۔ ابن ماجہ: 2051۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي: أَمْرُكِ بِيَدِكِ

بیوی کو یہ کہہ دینا کہ تمھارا معاملہ تمھارے ہاتھ میں ہے

1178۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ....

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ فَقَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ.

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: کیا آپ حسن (بصری) کے علاوہ کسی کو جانتے ہیں جس نے "تمھارا معاملہ تمھارے ہاتھ میں ہے" کہنے کو تین طلاق کہا ہو؟ تو انھوں نے کہا: صرف حسن ہی ہیں پھر کہا: اے اللہ! تیری طرف سے بخشش مانگتا ہوں (میں نہیں روایت کرتا) مگر وہی جو مجھے قتادہ نے کثیر سے جو بنوسمرہ کے مولیٰ ہیں، انھوں نے ابوسلمہ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ یہ تین ہیں۔

قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ.

ایوب کہتے ہیں: میں بنوسمرہ کے مولیٰ کثیر سے ملا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے اس (حدیث) کو نہ جانا، میں نے قتادہ کے پاس آ کر ان کو بتایا تو انھوں نے کہا: وہ بھول گئے ہیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب سے بواسطہ حماد بن زید والی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ہمیں سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے اسی کو بیان کیا ہے اور یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ جب کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے۔ نیز علی بن نصر حافظ (اور) محدث تھے۔ علماء نے یہ قول "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے" کے بارے میں اختلاف کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء نے: جن میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی ہیں، کہا ہے کہ یہ ایک (طلاق) ہوگی، بہت سے تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی قول ہے۔

عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فیصلہ وہی ہوگا جو وہ عورت کر دے گی۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شوہر اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دے اور وہ اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دے پھر شوہر انکار کرتے ہوئے کہے کہ میں نے صرف ایک طلاق کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دیا تھا (تو) خاوند سے قسم لی جائے گی اور قسم کے ساتھ اس کا قول ہی معتبر ہوگا۔

(1178) ضعیف۔ ابو داود: 2204۔ نسائی: 3410۔

سفیان اور اہلِ کوفہ کا مذہب عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہے، لیکن مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: فیصلہ وہی ہوگا جو وہ عورت کر دے۔ امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ اسحاق کا مذہب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

اختیار کا بیان

1179۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی رفاقت) کو پسند کیا تھا، کیا یہ طلاق تھی؟ [1]

توضیح:...... [1] یہ استفہامِ انکاری ہے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کو اختیار دینا طلاق نہیں تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں بندار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمان بن مہدی نے انھیں سفیان نے اعمش سے انھیں ابوالضحیٰ نے بواسطہ مسروق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اختیار کے بارے میں اختلاف ہے۔

سیدنا عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر عورت اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہی بائنہ ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک طلاق ہوگی جس میں رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ اپنے آپ کو اختیار کر لیتی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر اپنے خاوند کو کرتی ہے تو بھی طلاق ایک ہوگی لیکن اس میں رجوع کا حق حاصل ہوگا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین ہوں گی۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے جمہور علماء وفقہاء اس مسئلہ میں عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے قائل ہیں۔ ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن امام احمد بن حنبل کا موقف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے۔

(1179) بخاری: 5262۔ مسلم: 1477۔ ابو داود: 2203۔ ابن ماجہ: 2052۔ نسائی: 3202۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

جس عورت کو تیسری طلاق دے دی جائے اس کے لیے رہائش اور خرچ نہیں ہوگا

1180۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ....

قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ.

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دور میں مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دے دیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری رہائش اور خرچ (طلاق دینے والے کے ذمہ) نہیں ہے۔'' مغیرہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ہم ایک عورت کی بات سن کر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت نہیں چھوڑیں گے، ہم نہیں جانتے کہ اسے بات یاد بھی رہی یا بھول گئی اور عمر رضی اللہ عنہ اسے رہائش اور خرچ دلواتے تھے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حسین، اسماعیل اور مجالد سے حدیث بیان کی ہے۔

ہشیم کہتے ہیں: داود نے ہمیں اسی طرح بیان کیا کہ شعبی کہتے ہیں: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا (اور) ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے معاملے میں کیا فیصلہ کیا تھا؟ وہ فرمانے لگیں: میرے خاوند نے مجھے طلاق بتہ دے دی تو میں نے اس سے رہائش اور خرچ کا جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے رہائش اور خرچ مقرر نہ کیا۔

جب کہ داود کی حدیث میں ہے: وہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا؛ جن میں حسن بصری، عطاء بن ابی رباح اور شعبی رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ یہ سب کہتے ہیں کہ مطلقہ (بائنہ) کے لیے رہائش اور خرچ (طلاق دینے والے کے ذمہ) نہیں ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: اس کے لیے رہائش ہے خرچ نہیں، یہ قول مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا ہے۔

امام شافعی مزید کہتے ہیں: ہم نے اس کے لیے رہائش اس لیے مقرر کی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ ہی یہ خود نکلیں، ہاں اگر واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو اور بات

(1180) مسلم: 1480۔ ابو داود: 2284۔ ابن ماجہ: 2035۔ نسائی: 3244۔

ہے)۔'' (الطلاق: 1) فرماتے ہیں: (بے حیائی سے مراد) نازیبا گفتگو ہے کہ اگر وہ گھر والوں سے نازیبا گفتگو (گالی گلوچ وغیرہ) کرنے اور انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش کو مقرر نہ کرنے کی وجہ بھی یہی بیان کی ہے کہ وہ گھر والوں کو برا بھلا کہتی تھیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اس کے لیے خرچ نہیں ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ
نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

1181۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابنِ آدم کی نذر (اس چیز میں معتبر) نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہیں، نہ ہی آزادی (کا اعتبار) ہے جس کا وہ مالک نہیں اور نہ ہی طلاق ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، معاذ بن جبل، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح اور اس مسئلہ میں بیان کی گئی سب سے بہترین روایت ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء اسی کے قائل ہیں۔

اور یہ بات علی بن ابی طالب، ابن عباس جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، سعید بن میتب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح، جابر بن زید رحمہ اللہ اور بہت سے فقہاء تابعین سے بھی مروی ہے۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کسی معینہ عورت کے بارے کہے میں تو طلاق ہو جائے گی۔

نیز ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر علماء کہتے ہیں: جب طلاق کا وقت مقرر کر دے تو واقع ہو جائے گی، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی یہی کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کا نام لے کر یا وقت مقرر کر کے طلاق دے یا یہ کہے کہ اگر میں فلاں محلے یا قبیلے کی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، تو اگر وہاں شادی کر لیتا ہے تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

لیکن ابنِ مبارک اس مسئلہ میں سختی کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اگر وہ اس طرح کرتا ہے تو میں نہیں کہتا کہ وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ شادی کر لیتا ہے تو میں اسے اپنی بیوی کو علیحدہ کرنے کا حکم نہیں دوں گا۔

(1181) حسن صحیح: ابو داود: 2190۔ ابن ماجہ: 2047.

اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے میں متعین عورت کی طلاق کے جائز ہونے کا قائل ہوں اور اگر وہ اس سے شادی کر لیتا ہے تو میں نہیں کہتا کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی اور اسحاق رحمہ اللہ نے غیر معینہ عورت کے بارے میں وسعت سے کام لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو قسم اٹھا لیتا ہے کہ اگر شادی کرے گا تو اس کی بیوی کو طلاق ہے پھر وہ شادی کر لیتا ہے، کیا اسے رخصت دینے والے فقہاء کے قول کو لینے کی اجازت ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: ''اگر وہ اس معاملہ سے دوچار ہونے سے پہلے اس قول کو حق سمجھتا تھا تو ان کا قول لے سکتا ہے، لیکن اگر ان کے قول کو درست نہیں سمجھتا اور پھر جب خود اس سے دوچار ہو تو ان کا قول قبول کرنے کو میں درست نہیں سمجھتا۔''

7..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ
لونڈی کی طلاقوں کی تعداد دو ہے

1182- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔''

وضاحت:..... محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ہمیں ابو عاصم نے اور انھیں مظاہر نے بھی یہی بیان کیا ہے۔

اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی سند سے ہی مرفوع جانتے ہیں اور (ہمارے) علم میں مظاہر کی صرف یہی حدیث ہے۔

نیز نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ
جس شخص کے دل میں بیوی کو طلاق دینے کا خیال آئے

1183- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1182) ضعیف: ابو داود: 2189- ابن ماجه: 2080- دارمی: 2299 .

(1183) بخاری: 2528- مسلم: 127- ابو داود: 2209- ابن ماجه: 2040- نسائی: 3433, 3435 .

تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ .

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (لوگوں کے) دلوں میں آنے والے خیالات سے درگزر کیا ہے جب تک بات نہ کریں یا اس پر عمل نہ کرلیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی بات پر عمل ہے کہ آدمی جب اپنے دل میں طلاق کا خیال کرتا ہے تو جب تک بات نہ کرے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق دونوں قابل اعتبار ہیں

1184۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْدَكَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت ❶ بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت: نکاح، طلاق اور رجوع۔''

توضیح:...... ❶ الجدُّ: کوئی بھی لفظ حقیقی معنی مراد لیتے ہوئے بول دینا ''جد'' کہلاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: عبدالرحمان، حبیب بن ادرک المدنی کے بیٹے ہیں اور ابنِ ماہک میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کا بیان

1185۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔ وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خلع لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا تھا کہ ایک حیض عدت گزاریں۔

(1184) صحیح: ابو داود: 2194۔ ابن ماجه: 2039۔ حاکم: 2/ 198 .

(1185) صحیح: ابن ماجه: 2085۔ نسائی: 3498 .

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ربیع رضی اللہ عنہا کی حدیث صحیح کہ ان کو ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

1185 (م)۔ أَنْبَأَنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَـنْ ابْـنِ عَبَّـاسٍ أَنَّ امْـرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَـلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے شوہر سے نبی کریم ﷺ کے دور میں خلع لیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ایک حیض عدت گزارے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اہلِ علم کا خلع لینے والی عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف ہے:

نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کہتے ہیں کہ خلع لینے والی کی عدت مطلقہ عورت والی تین حیض ہی ہے۔ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم میں سے کچھ علماء کا کہنا ہے کہ خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ اسحاق کہتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ مذہب رکھتا ہے تو اس کا مذہب قوی ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ
خلع لینے والی عورتیں

1186۔ حَـدَّثَـنَـا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ....

عَـنْ ثَـوْبَـانَ عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(بلاوجہ) خلع لینے والی عورتیں ہی منافق عورتیں ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے خلع لیتی ہے وہ جنت کی خوش بو (بھی) نہیں پائے گی۔''

1187۔ أَنْبَأَنَا بِذَلِكَ بُنْدَارٌ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ....

(1185) صحیح: ابو داود: 2229۔ دار قطنی: 3/ 255۔ حاکم: 3/ 206.

(1186) صحیح. (1187) صحیح: ابو داود: 2226۔ ابن ماجہ: 2055۔ مسند احمد: 5/ 277.

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بغیر عذر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوش بو بھی حرام ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث ایوب سے بواسطہ قلابہ، ابو اسماء کے ذریعے بھی سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بعض نے اسے اسی سند کے ساتھ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کو کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی خاطر مدارت کرنے کا بیان

1188۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے (تو) توڑ دے گا اور اگر اسے چھوڑ دے (تو) ٹیڑھے پن کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوذر، سمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن صحیح غریب ہے اور اس کی سند بہت عمدہ ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

اگر کسی آدمی سے اس کا باپ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے

1189۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے، تو میرے ابا جان نے مجھے اس عورت کو طلاق دینے کا حکم دیا، میں نے انکار کر دیا، (پھر) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا

(1188) بخاري: 3331- مسلم: 1468 .

(1189) حسن: ابو داود: 5138- ابن ماجه: 2088

تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی سند سے جانتے ہیں۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

1190- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِءَ مَا فِي إِنَائِهَا .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ جو اس کے برتن میں ہے وہ (بھی اپنی طرف) انڈیل لے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

پاگل شخص کی طلاق

1191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ أَنْبَأَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر طلاق جائز ہے سوائے پاگل کی طلاق کے جس کی عقل ختم ہوگئی ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف عطاء بن عجلان کی سند سے ہی مرفوع ہے اور عطاء بن عجلان ضعیف اور حدیث بھولنے والا راوی ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ پاگل شخص کی؛ جس کی عقل ختم ہو چکی ہو، طلاق جائز نہیں ہے۔ مگر ایسا پاگل جو کبھی کبھی ٹھیک بھی ہو جاتا ہو وہ اپنے افاقہ کے وقت طلاق دے سکتا ہے۔

(1190) بخاری: 2140۔ مسلم: 1413۔ ابو داود: 2176۔ نسائی: 3239 .

(1191) ضعیف جدًا .

16..... بَابُ نُزُولِ قَوْلِهِ: ﴿ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ﴾

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ﴾ کا شانِ نزول

1192۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللَّهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتْ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں کی حالت یہ تھی کہ آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا طلاقیں دے دیتا اور جب وہ عدت میں ہوتی اس سے رجوع کر لیتا، وہ عورت اس کی بیوی ہی رہتی اگرچہ وہ سو مرتبہ سے بھی زیادہ طلاق دے دیتا، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا: نہ میں تمھیں طلاق دوں گا کہ تم مجھ سے جدا ہو جاؤ اور نہ ہی میں تمھیں (اپنے بستر پر) جگہ دوں گا۔ وہ کہنے لگی: کیسے؟ اس نے کہا: میں تمھیں طلاق دوں گا پھر جب تمھاری عدت ختم ہونے لگے گی تو میں رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور انھیں یہ بات بتائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کو بتایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا: ''طلاق دو مرتبہ ہے (پھر) اچھے طریقے ساتھ (بیوی کو) رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' (البقرۃ: 229) عائشہ فرماتی ہیں: پھر لوگوں نے آئندہ کے لیے نئے سرے سے طلاق کا حساب رکھا جس نے طلاق دی تھی اور جس نے نہیں بھی دی تھی۔

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ابو کریب محمد بن علاء نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن ادریس نے بواسطہ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے اسی حدیث کے مفہوم کی حدیث بیان کی ہے اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ یعلیٰ بن حبیب کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

حاملہ بیوہ جب بچہ جنم دے

1193۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

(1192) ضعيف: حاكم: 2/ 279.

الْأَسْوَدِ..........

عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا.

ابو السنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سبیعہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنے خاوند کی وفات کے تئیس یا پچیس دن بعد بچے کو جنم دیا، جب وہ نفاس سے پاک ہوگئیں تو نکاح کے لیے زینت اختیار کی، ان پر اس کام کا اعتراض کیا گیا (اور) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ (یہ کام) کرلے تو (جائز ہے کیوں کہ) اس کی عدت گزر چکی ہے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن منیع نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حسن بن موسیٰ نے شیبان بن موسیٰ سے اس طرح کی حدیث روایت کی ہے اور اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو السنابل کی حدیث اس سند کے ساتھ مشہور، غریب ہے اور ہمارے علم کے مطابق اسود کی ابو السنابل سے ملاقات نہیں ہوئی اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا: میں نہیں جانتا کہ ابو السنابل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے ہیں۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بیوہ حاملہ عورت جب بچے کو جنم دے دے گی تو اس کے لیے شادی کرنا حلال ہوگا اگرچہ اس کی عدت پوری نہ بھی ہوئی ہو۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اور دیگر لوگوں میں سے کچھ اہلِ علم کہتے ہیں کہ وہ آخری مدت کو عدت بنا کر گزارے گی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

1194۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ، ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس عورت کا ذکر کیا جو حاملہ ہو، اس کا خاوند فوت ہو جائے (اور) وہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد بچے کو جنم دے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ آخری عدت [1] گزارے گی، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ بچے کو جنم دے کر عدت سے نکل جائے گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

(1193) بخاری: 2027۔ نسائی: 3508.

(1194) بخاری: 4909۔ مسلم: 1485۔ نسائی: 3509,3516.

أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

اپنے بھتیجے ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انھوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا تو انھوں نے فرمایا: سبیعہ الاسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا تھا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا تھا۔

توضیح:...... ❶ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ جو عدت بعد میں پوری ہو رہی ہے وہ عدت اس عورت کو گزرنا پڑے گی، یعنی اگر وفات کے 30 دن بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے تو چار ماہ اور دس دن پورے کرے گی اور اگر شوہر کی وفات کے وقت حمل ایک، دو ماہ کا ہے تو جب حمل وضع کرے گی تب اس کی عدت ختم ہوگی نہ کہ چار ماہ اور دس دن گزرنے پر۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا
بیوہ کی عدت کا بیان

حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ:

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں معن بن عیسیٰ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں مالک بن انس نے انھیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے بیان کیا کہ حمید بن نافع کہتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں (درج ذیل) یہ تین احادیث بیان کی ہیں:

1195۔ قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي

زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ انھوں نے خوش بو منگوائی جس میں زرد رنگ کی مرکب ❶ خوش بو بھی تھی، انھوں نے ایک لڑکی بھی ملی پھر اپنے رخساروں پر لگائی، پھر فرمانے لگیں: اللہ کی قسم مجھے خوش بو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو

(1195) بخاری: 1280۔ مسلم: 1486۔ ابو داود: 2299۔ ابن ماجہ: 2084۔ نسائی: 3500۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ: أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.))

فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ ❷ کرنا جائز نہیں ہے سوائے خاوند کے (اس پر) چار مہینے اور دس دن ہے۔''

توضیح:...... ❶ صفرہ خَلوق: ایک مرکب خوش بوتھی جس میں زعفران کی خاصی مقدار کی وجہ سے زردی غالب ہوتی تھی۔ (ع م)

❷ تُحِد: عورت کا اپنے خاوند کی موت پر سوگ کرنا۔ (المعجم الوسیط ص: 189)

سوگ کا مطلب ہے: زینت کو چھوڑ دینا، رونا، پیٹنا یا دیگر جہالت والے کام کرنا سوگ نہیں ہوتا۔ (ع م)

1196۔ قَالَتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي فِي الطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.))

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی فوت ہوئے تو میں ان کے پاس بھی گئی تو انھوں نے بھی خوش بو منگوا کر لگائی، پھر فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے خوش بو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے کسی میت پر تین دن راتوں سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں ہے سوائے شوہر کے (وہ) چار ماہ اور دس دن ہیں۔''

1197۔ قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَدْ

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اور میں نے اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' دو یا تین مرتبہ (اس نے یہی پوچھا) آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے ''نہیں''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف چار ماہ اور دس دن ہیں، جب کہ جاہلیت میں عورت سال گزرنے پر

(1196) بخاری: 1282۔ مسلم: 1487۔ ابو داود: 2299۔ نسائی: 3533۔

(1197) بخاری: 3536۔ مسلم: 1488۔ ابو داود: 2299۔ ابن ماجہ: 2084۔ نسائی: 3501۔

كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)). اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔'' ❶

توضیح:...... ❶ یہ جاہلیت میں عورت کی عدت کے طریقے کی طرف اشارہ ہے۔ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک تنگ و تاریک مکان میں داخل ہو جاتی اور بوسیدہ لباس زیب تن کر کے وہاں رہتی، پھر جب ایک سال اسی حالت میں گزر جاتا تو ایک جانور یا پرندہ لایا جاتا وہ اس جانور کے منہ کو اپنی شرم گاہ کے ساتھ رگڑتی پھر اسے اونٹ کی ایک مینگنی دی جاتی، وہ اسے پھینکتی اس طرح اس کی عدت پوری ہو جاتی تھی۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ بنت مالک سنان اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ بیوہ عورت اپنی عدت میں خوش بو اور زینت سے پرہیز کرے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

ظہار کرنے والا اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی سے صحبت کر لے

1198- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.))

سیدنا سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ظہار ❶ کرنے والے کے بارے میں جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر لے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک ہی کفارہ ہے۔''

توضیح:...... ❶ آدمی کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کی طرح قرار دینے کو ظہار کہا جاتا ہے اور ایسا کرنے والا مظاہر کہلاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں: جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہم بستری کر لے تو اس پر دو کفارے ہوں گے۔ یہ قول عبد الرحمان بن مہدی رحمہ اللہ کا ہے۔

(1198) صحیح: ابن ماجہ: 2064۔ مسند احمد: 4/ 37۔ دارمی: 2278.

1199۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ، فَقَالَ: ((وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟)) قَالَ: رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ، قَالَ: ((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا (اور کفارہ دیے بغیر) اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کام پر تمھیں کس چیز نے ابھارا تھا؟ اللہ تجھ پر رحم کرے'' اس نے کہا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تم وہ کام نہ کرلو جس کا اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے اس کے قریب نہ جانا۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

ظہار کا کفارہ

1200۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنْبَأَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْخَزَّازُ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ....

أَنْبَأَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)) قَالَ: لَا أَجِدُهَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا

ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سلمان بن صخر جو بنو بیاضہ کے آدمی تھے، انھوں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کی طرح قرار دیا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے، جب رمضان آدھا گزرا تو انھوں نے ایک رات اپنی بیوی سے صحبت کر لی، پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرو'' اس نے کہا: اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو'' اس نے کہا:

(1199) ابو داود: 2223۔ ابن ماجہ: 2065۔

(1200) صحیح: ابو داود: 2213۔ ابن ماجہ: 2062۔

أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) قَالَ: لَا أَجِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: ((أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ. وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا۔ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا))

میں اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا اللہ کے رسول ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: ''اسے یہ عرق دے دو۔ عرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ یا سولہ صاع (غلہ) آجاتا ہے۔ جو ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ انھیں سلمان بن صخر اور سلمہ بن صخر البیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ اور اہلِ علم کا عمل کفارۂ ظہار میں اسی حدیث پر عمل ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ

ایلاء کا بیان

1201۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ أَنْبَأَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَحَرَّمَ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء [1] کیا اور (ان سے مباشرت وغیرہ کو اپنے اوپر) حرام کرلیا۔ (پھر) جس چیز کو حرام کیا تھا اسے حلال کرلیا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیا۔

[1] شوہر کا اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھا لینے کو ایلاء کہا جاتا ہے۔ یہ چار ماہ تک ہوسکتا اس کے بعد خاوند کو کہا جائے گا کہ وہ ایلاء کو ختم کرے یا طلاق دے دے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمہ بن علقمہ کی داود سے بیان کی گئی حدیث؛ جسے علی بن مسہر وغیرہ نے بواسطہ داود شعبی سے حدیث نبوی کو مرسل روایت کیا ہے، اس میں مسروق اور عائشہ کا واسطہ نہیں ہے۔ یہ مسلمہ بن علقمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

اور ایلاء یہ ہے کہ آدمی چار ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کے لیے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھا لے۔ اور چار مہینے گزر جانے پر اہلِ علم کا اختلاف ہے:

نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اسے (قاضی کے سامنے) پیش کیا جائے گا کہ یا تو (ایلاء کو) ختم کرے یا پھر طلاق دے۔ یہی قول مالک بن انس، شافعی، احمد اور

(1201) ضعیف: ابن ماجہ: 2072۔ ابن حبان: 4278۔ بیہقی: 7/ 352۔

اسحاق رحمہ اللہ کا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کا بیان

1202۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ! ادْخُلْ، مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ.

سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: مصعب بن زبیر کی امارت کے دور میں مجھ سے لعان ❶ کرنے والے میاں بیوی کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے؟ مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کہوں، تو میں اسی وقت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گیا اور ان کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا: وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے میری آواز سن لی، فرمانے لگے: ابن جبیر ہو آجاؤ۔ تم کسی ضرورت کے تحت ہی آئے ہو گے۔

فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿وَالَّذِينَ

کہتے ہیں: میں داخل ہوا تو (دیکھا) وہ اونٹ کے کجاوے کے نیچے رکھی جانے والی چادر پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کیا لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! ہاں، اس بارے سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے پوچھا تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی کے کام پر (یعنی زنا کرتے ہوئے) ہوئے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر بولتا ہے تو بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو پھر بھی بہت بڑی بات پر خاموش رہتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے کوئی جواب نہ دیا۔ جب اگلا دن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر

(1202) بخاری: 4748۔ مسلم: 1493۔ ابو داود: 2258۔ نسائی: 3473, 3475۔

يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ، فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ: ((أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ)) فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا: ((أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ)) فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا صَدَقَ، قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

کہنے لگا: جس چیز کے بارے میں نے آپ سے پوچھا تھا اس سے میں خود ہی دو چار ہو گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی یہ آیات نازل فرمائیں: ''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور خود ہی گواہ ہوتے ہیں۔'' (النور: 10) آپ ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور اسے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔ اس آدمی نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر آپ ﷺ نے عورت کو یہ بات دہرائی اور اسے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس نے سچ نہیں کہا۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: پھر مرد سے (قسموں کی) ابتداء کی، اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں دفعہ کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت سے یہ کام شروع کروایا، اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا: اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

توضیح:...... ❶ اگر خاوند اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور بیوی اس انکار کرے تو پھر شریعت نے ان کے درمیان جدائی اور سزا دور کرنے کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جسے لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل اس حدیث میں موجود ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سہل بن سعد، ابن عباس، حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

1203۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی

(1203) بخاري: 4748۔ مسلم: 1494۔ ابو داود: 2259۔ ابن ماجه: 2069۔ نسائي: 3477۔

وَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ.

سے لعان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان علیحدگی کردی اور بچے کو ماں کے ساتھ ملا دیا۔ ❶

توضیح:...... ❶ یعنی بچے کی نسبت اس آدمی کی طرف نہیں کی جائے گی کیوں کہ مرد نے الزام لگایا ہے کہ یہ بچہ زنا کا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ عدت کہاں گزارے

1204۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ:.........

أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ۔ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا جَائَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي، فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَتْ: فَانْصَرَفْتُ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ؟)) قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي، قَالَ: ((امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.)) قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھا کہ وہ واپس اپنے قبیلے بنو خدرہ میں اپنے گھر چلی جائیں؟ (اس لیے کہ) ان کے شوہر اپنے بھگوڑے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے یہاں تک کہ جب وہ قدوم کے کنارے پہنچے تو ان سے جا ملے اور ان غلاموں نے اسے قتل کر دیا، کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اہل کے پاس جانے کا پوچھا کیوں کہ میرے شوہر نے میرے لیے کوئی رہائش نہیں چھوڑی جس کا وہ مالک ہو اور نہ ہی خرچ چھوڑا تھا، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (جا سکتی ہو)'' کہتی ہیں: میں واپس مڑی یہاں تک کہ جب میں مسجد یا حجرہ میں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے آواز دی یا آپ نے حکم دیا اور مجھے بلایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا کہا تھا؟'' میں نے اپنے شوہر کا سارا قصہ دوبارہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں رہو۔'' کہتی ہیں: میں نے اس (گھر) میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ فرماتی ہیں:

(1204) صحیح: ابو داود: 2300۔ ابن ماجہ: 2031۔ نسائی: 3528, 3532.

فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھ سے اس بارے میں پوچھا، میں نے بتایا تو انھوں نے اسی کی پیروی کرتے ہوئے فیصلہ کیا تھا۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن سعید نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سعد بن اسحاق بن کعب بن عمرہ نے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے بیوہ عورت کے لیے عدت پوری ہونے تک اپنے شوہر کے گھر سے کسی اور جگہ منتقل ہونا درست نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں: عورت کو رخصت ہے۔ جہاں چاہے عدت گزارے اگرچہ اپنے خاوند کے گھر میں نہ بھی عدت گزارے۔ ترمذی فرماتے ہیں: پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ

- طلاق اس طہر میں دی جائے جس میں صحبت نہ کی ہو۔
- بیوی کو اختیار دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔
- طلاق بائنہ والی عورت کی رہائش اور خرچ آدمی کے ذمہ نہیں ہے۔
- طلاق کا خیال آنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔
- خلع لینا مشروع ہے لیکن بلاوجہ خلع لینے والیوں کو منافقات کہا گیا ہے۔
- کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔
- حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل ہے۔
- بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے سوائے حاملہ کے، اس کی عدت وضع حمل ہی ہے۔
- ظہار کا کفارہ بالترتیب: ایک غلام آزاد کرنا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا ہے۔
- ایلاء زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک ہو سکتا ہے۔
- اگر لعان کی نوبت آجائے تو عورت مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی اور بچے کی نسبت ماں کی طرف ہوگی۔
- بیوہ عورت خاوند کے گھر میں عدت گزارے۔

مضمون نمبر 12

اَبْوَابُ الْبُیُوعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی تجارت کے احکام و مسائل

تعارف

• 117 احادیث کے ساتھ 77 ابواب پر مشتمل یہ عنوان ان مضامین پر محیط ہے:

❀ تجارت کیسے کی جائے؟

❀ تجارت کی کون سی اقسام حلال اور کون کون سی حرام ہیں۔

❀ کون سے پیشے اختیار کرنا حرام ہیں۔

❀ شراب کا حکم؟

❀ لین دین کی کیا شرائط ہیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

شبہ والی چیزوں کو چھوڑ دینے کا بیان

1205۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ، فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ.))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ شبہ [1] والی چیزیں ہیں، بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ یہ حلال ہیں یا حرام، سو جو شخص ان کو بھی چھوڑ دے تا کہ اس کا دین اور عزت بچ جائے تو یقیناً وہ سلامت رہا اور جو شخص ان (شبہات) میں سے کسی چیز میں چلا گیا ہوسکتا ہے وہ حرام کام میں چلا جائے، جس طرح وہ شخص جو (سرکاری) چراگاہ [2] کے اردگرد (جانوروں کو) چراتا ہے ہوسکتا ہے وہ اس میں چلا جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ کام ہیں۔"

توضیح:...... [1] جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی واضح نص نہیں ہے کہ حرام ہے یا حلال، پھر اجتہاد کے معاملے میں کوئی اسے جائز کہتا ہے تو کوئی ناجائز؛ جیسا کہ قسطوں پر اشیاء لینے دینے کا کاروبار ہے، کچھ اسے حلال اور کچھ حرام کہتے ہیں اور اس کا تعلق بھی مشتبہ چیزوں سے ہے، اسی لیے اسے چھوڑنا ہی بہتر ہے۔ تا کہ حرام سے محفوظ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وھو الموفق والمعین۔ (ع م)

[2] حِمى: محفوظ جگہ، وہ چراگاہ جس میں عام لوگوں کو (جانور) چرانے کی اجازت نہ ہو۔ (المعجم الوسیط ص: 237)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھوں نے شعبی سے بواسطہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی معانی ومفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اسے کئی راویوں نے بواسطہ شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(1205) بخاری: 52۔ مسلم: 1599۔ ابو داود: 3399۔ ابن ماجہ: 3984۔ نسائی: 4453.

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا

سود کھانا

1206۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے اور اس کی تحریر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، جابر اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّورِ وَنَحْوِهِ

جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے پر وعید

1207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ............

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ، قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں (کی وضاحت) میں فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی بات (سب کبیرہ گناہ ہیں)۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکرہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

تاجروں کا تذکرہ، نیز ان کا یہ نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے

1208۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ............

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا

قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(1206) مسلم: 1597۔ ابو داود: 3333۔ ابن ماجہ: 2270۔ نسائی: 3416.

(1207) بخاری: 2653۔ مسلم: 88۔ نسائی: 4010.

(1208) صحیح: ابو داود: 3326۔ ابن ماجہ: 2145۔ نسائی: 3797.

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ.))

ہمارے پاس آئے اور ہم (تاجروں) کو سماسرہ (1) کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت! بے شک شیطان اور گناہ خرید وفروخت کے وقت حاضر ہوتے ہیں (اس لیے) اپنی تجارت کے ساتھ صدقہ کو ملالیا کرو۔''

توضیح:...... (1) سَمَاسِرة: سمسار کی جمع ہے اور سمسار اس شخص کو کہتے ہیں جو خریدنے اور بیچنے والے کے درمیان سہولت پیدا کرنے کے لیے کمیشن پر ثالثی کرتا ہے۔ جیسے آج کل ڈیلر حضرات ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (المعجم الوسیط ص: 530)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں براء بن عازب اور رفاعہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور دیگر راویوں نے بھی بواسطہ ابو وائل، قیس بن ابی غرزہ سے روایت کیا ہے اور ہم قیس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے وہ کہتے ہیں: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے بواسطہ شقیق بن سلمہ (اور شقیق ہی ابووائل ہیں) قیس بن ابوغرزہ سے نبی کریم ﷺ کی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

1209۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس کو صرف ثوری کی سند سے بواسطہ ابو حمزہ ہی جانتے ہیں اور ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ تھے۔

نیز ہمیں سوید بن نصر نے وہ کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بواسطہ سفیان، ابوحمزہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

1210۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ........

(1209) ضعيف: دارمی: 2542۔ دار قطنی: 3/ 7.

(1210) ضعيف: دارمی: 2541۔ ابن حبان: 4910.

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ.))

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ رحمہ اللہ اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا (رفاعہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت!'' (یہ سن کر) انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا اور اپنی گردنیں اور نظریں آپ کی طرف اٹھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجروں کو قیامت کے دن گنہگار بنا کر اٹھایا جائے گا مگر وہ تاجر جو اللہ سے ڈرے، نیکی اختیار کرے اور سچ بولے (ایسا تاجر فاجر نہیں ہوگا)۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انھیں اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا
جو شخص سودا بیچنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھاتا ہے

1211۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: ((الْمَنَّانُ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا، نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا'' ہم نے کہا: اے اللہ رسول وہ کون ہیں؟ وہ تو محروم ہو گئے اور خسارے میں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احسان جتانے والا، اپنی تہہ بند کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ساتھ بیچنے والا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(1211) صحیح: مسلم: 106۔ ابو داود: 4087۔ ابن ماجہ: 2208۔ نسائی: 2563۔ تحفۃ الاشراف: 11909.

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ

تجارت کے لیے صبح سویرے جانا

1212۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ ....

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا .)) قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ .

سیدنا صخر الغامدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کو صبح سویرے جانے میں برکت دے۔'' راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ کرتے تو انھیں دن کے شروع میں بھیجتے اور صخر رضی اللہ عنہ تاجر آدمی تھے، وہ بھی اپنی تجارت کا سامان دن کے شروع میں بھیجتے، سو وہ امیر ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صخر الغامدی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ہم صخر رضی اللہ عنہ کی اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں جانتے۔

نیز سفیان ثوری نے بھی شعبہ سے بواسطہ یعلیٰ بن عطاء اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

کسی چیز کو معین مدت تک (ادھار) خریدنا

1213۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ....

عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ، فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ، ثَقُلَا عَلَيْهِ. فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ، فَأَرْسَلَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر دو موٹے دھاری دار [1] کپڑے تھے، جب آپ بیٹھتے پسینہ آتا تو وہ بھاری ہو جاتے۔ پھر شام کے علاقہ سے ایک یہودی کا کپڑا آیا، میں نے کہا: اگر آپ اس کی طرف (کوئی آدمی) بھیج کر اس سے آسانی آنے تک دو کپڑے (ادھار) خرید لیں؟

(1212) صحیح ''واذ بعث سریة'' سے آگے ضعیف ہے: ابو داود: 2606۔ ابن ماجہ: 2236۔

(1213) صحیح: نسائی: 4628۔ مسند احمد: 6/ 147۔

إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ، إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ.))

آپ ﷺ نے اس کی طرف (کسی کو) بھیجا تو اس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ کیا چاہتے ہیں، وہ یہی چاہتے ہیں کہ میرا مال یا درہم دبالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے جھوٹ بولا ہے۔ یقیناً وہ جانتا ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔''

توضیح:...... ❶ قِطری: سفید چادریں جن میں سرخ رنگ کی ڈبیاں اور خانے بنے ہوئے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن صحیح غریب ہے۔ نیز شعبہ نے بھی اس کو عمارہ بن ابی حفصہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(ابوعیسیٰ) کہتے ہیں: میں نے محمد بن فراس البصری کو سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے ابو داود طیالسی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: میں اس وقت تک تمھیں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک تم حرمی بن عمارہ بن ابو حفصہ کے سر کو بوسہ نہ دو اور حرمی بھی لوگوں میں موجود تھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کے عمدہ ہونے کی وجہ سے تھا۔

1214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ اناج کے بیس صاع کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی، جو آپ نے اپنی بیویوں کے لیے لیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1215۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ؛ ح: قَالَ: مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جو کی روٹی اور باسی

(1214) صحیح: ابن ماجہ: 2439۔ نسائی: 4651۔ ابن سعد: 1/ 488۔ دارمی: 2585۔

(1215) بخاری: 2069۔ ابن ماجہ: 2437۔ نسائی: 4610۔

شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ: ((مَا أَمْسَى فِي آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ)) وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ.

سالن [1] لے کر گیا جب کہ نبی کریم ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ نے اپنی بیویوں کے لیے لیا تھا اور میں نے ایک دن آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آلِ محمد کے پاس کسی شام بھی کھجور یا دانوں کا صاع نہیں ہوا، حالاں کہ ان دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں۔

توضیح:...... [1] اہالۃ: ہر وہ چیز جسے بطور سالن استعمال اور سنخہ کا معنی ہے بدبودار سڑا ہوا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

شرائط کو لکھنا

1216۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِيِّ الْبَصْرِيُّ.........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.

عبدالمجید وہب کہتے ہیں کہ عدا بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں وہ تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی؟ میں نے کہا، ضرور، پھر انھوں نے ایک تحریر نکالی (جس میں لکھا تھا): یہ وہ ہے جو عدا بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا۔ اس نے آپ سے ایک غلام یا لونڈی کو خریدا ہے (اس میں) نہ بیماری ہے نہ چوری کا ہے اور نہ ہی اسے حرام طریقے سے غلام بنایا گیا ہے۔ یہ ایک مسلمان کا مسلمان سے سودا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عباد بن لیث کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ نیز اس حدیث کو بہت سے محدثین نے روایت کیا ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

ماپ اور تول کا بیان

1217۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

(1216) حسن: دار قطنی: 3/ 77۔ بیہقی: 5/ 327۔ (1217) ضعیف: (موقوف صحیح ہے) حاکم: 2/ 31۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ: ((إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں سے فرمایا: ''بے شک تمھیں ایسے دو کام سونپے گئے ہیں جن میں (کمی کرنے کی وجہ سے) تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف حسین بن قیس سے ہی مرفوع ملتی ہے اور حسین بن قیس کو حدیث کے معاملے میں ضعیف کہا گیا ہے جب کہ یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ ابن عباس سے موقوفا مروی ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

نیلامی کا بیان

1218۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، وَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ یا دری اور ایک پیالہ فروخت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دری ❶ اور پیالے کو کون خریدے گا؟'' ایک آدمی نے کہا: میں ان کو ایک درہم میں لوں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟'' ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ تو ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو درہم دے دیے، آپ نے وہ دونوں اس کو بیچ دیے۔

توضیح:...... ❶ الحِلس: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جس کو زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ سامان رکھا جاتا ہے۔ (المعجم الوسیط ص: 227)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور عبداللہ الحنفی جس نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ ابوبکر الحنفی ہی ہے۔ نیز بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے غنیمتوں اور وراثتوں میں قیمت بڑھانے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ معتمر بن سلیمان اور دیگر محدثین نے بھی اخضر بن عجلان سے روایت کی ہے۔

(1218) ضعیف: ابو داود: 1641۔ ابن ماجہ: 2198۔ نسائی: 4508۔ تحفة الاشراف: 978.

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر غلام کی فروخت

1219۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّامِ . قَالَ: جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر [1] بنا دیا، وہ مرگیا اور اس (غلام) کے علاوہ کوئی مال بھی نہ چھوڑ کر گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس (غلام) کو بیچ دیا۔ اسے نعیم بن عبداللہ بن نحام نے خریدا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قبطی غلام تھا جو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال فوت ہوا۔

توضیح:...... [1] مدبر غلام وہ ہوتا ہے جسے مالک یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرق سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر غلام کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء مدبر غلام کی بیع کو ناپسند کرتے ہیں۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی کا ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

تجارت والے قافلوں کو باہر جا کر ملنا منع ہے

1220۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ .

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تجارتی قافلوں کو (شہر سے) باہر نکل کر ملنے سے منع کیا ہے۔ [1]

توضیح:...... [1] شہر میں رہنے والوں کو منع کیا گیا ہے کہ کسی دوسرے علاقے سے آنے والے تجارتی قافلہ کو شہر اور منڈی سے باہر ہی مل کر کوئی چیز خرید لیں جب کہ قافلے والے کو نہیں پتہ کہ منڈیوں میں کیا قیمتیں ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عمر اور ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہم سے بھی

(1219) بخاری: 2141۔ مسلم: 997۔ ابو داود: 3957۔ ابن ماجہ: 2513۔ نسائی: 4652, 4654 .

(1220) بخاری: 2164۔ مسلم: 1518۔ ابن ماجہ: 2180 .

حدیث مروی ہے۔

1221۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ، فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ، إِذَا وَرَدَ السُّوقَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی تاجر سے) شہر کے باہر مل کر سودا خریدنے سے منع کیا، اگر کوئی انسان اس سے مل کر کچھ خرید لیتا ہے تو سامان کا مالک بازار پہنچنے پر اختیار رکھتا ہے۔ ❶

توضیح:...... ❶ اگر خریدنے والے نے بازار سے کم قیمت پر چیز خریدی ہے تو مالک اپنی چیز کو واپس لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ایوب کی سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔ جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔ نیز بعض علماء نے تجارتی قافلوں کو منڈیوں تک آنے سے پہلے ملنے کو ناپسند کیا ہے۔ کیوں کہ یہ دھوکے کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی اور دیگر ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ
کوئی شہری کسی دیہاتی کی کوئی چیز فروخت نہ کرے

1222۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ : قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہر میں رہنے والا کسی دیہاتی کی کوئی چیز فروخت نہ کرے۔'' ❶

توضیح:...... ❶ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی دیہاتی شخص اپنی کسی چیز کو بیچنا چاہے اور شہر میں رہنے والا کہے کہ اس وقت نہ بیچو، اسے میرے پاس رکھ دو اور مجھے سونپ دو۔ جب قیمت بڑھ جائے گی تو میں اسے بیچ دوں گا اس طرح شہر میں رہنے والوں کو چیز مہنگے داموں ملتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... طلحہ، جابر، انس، ابن عباس، حکیم بن ابی یزید کی اپنے باپ سے، کثیر بن عبداللہ کے دادا عمرو بن عوف المزنی سے اور ایک اور صحابی سے بھی اس مسئلہ میں روایات مروی ہیں۔

(1221) مسلم: 1519۔ ابن ماجہ: 2178۔ نسائی: 4501۔

(1222) بخاری: 2140۔ مسلم: 1413۔ نسائی: 3239۔

1223۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید و فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے رزق دیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح اور اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء شہری کے دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرنے کو مکروہ جانتے ہیں جب کہ بعض رخصت دیتے ہیں کہ شہری دیہاتی کے لیے خرید کر سکتا ہے۔ شافعی کہتے ہیں: شہری کا دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کر لیتا ہے تو بیع جائز ہوگی۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت

1224۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ جب کہ محاقلہ (کھڑی) فصل کی گندم کے بدلے کی جانے والی خرید و فروخت کو کہتے ہیں۔

اور مزابنہ بیع یہ ہوتی ہے کہ کھجوروں کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے بدلے بیچا جائے۔

نیز اکثر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ محاقلہ اور مزابنہ کی بیع کو مکروہ کہتے ہیں۔

1225۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَى عَنْ

عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں: زید ابو عیاش نے سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کو جو ❶ کے بدلے خریدنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے کون سی چیز زیادہ مہنگی ہے؟

(1223) مسلم: 1522۔ ابو داود: 3442۔ ابن ماجہ: 2176۔ نسائی: 4495 .

(1224) مسلم: 1545۔ نسائی: 3884 .

(1225) صحیح: ابو داود: 3359۔ ابن ماجہ: 2264۔ نسائی: 4545 .

ذَلِكَ ، وَقَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ .

اس نے کہا: گندم تو انھوں نے اس سے منع کر دیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ سے سوکھی کھجوروں کو تازہ کھجوروں کے بدلے خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اپنے اردگرد موجود لوگوں سے پوچھا: ''کیا تازہ کھجوریں خشک ہوکر کم ہو جاتی ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا تھا۔

توضیح:...... ❶ السُّلْت: حجاز وغیرہ میں پیدا ہونے والے ایسے جَو جو گندم کے مشابہ ہوتے ہیں ان پر چھلکا نہیں ہوتا۔ (المعجم الوسیط ص: 522)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے مالک سے بواسطہ عبداللہ بن یزید، ابوعیاش زید سے روایت کی ہے کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، پھر آگے اسی طرح بیان کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز امام شافعی رحمہ اللہ اور ہمارے ساتھیوں کا بھی یہی قول ہے۔

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو پکنے سے پہلے ان کو بیچنا منع ہے

1226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب کہ تک وہ خوش رنگ ❶ نہ ہو جائے۔

توضیح:...... ❶ یزھو: رنگ پکڑنا، سرخ یا زرد ہو جانا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب پھل پکنے کے قریب ہوتا ہے۔ (ع م)

1227۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ .

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (گندم اور جو کی) بالیوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ سفید نہ ہو جائیں اور آفت ❶ وغیرہ سے محفوظ نہ ہو جائیں، آپ نے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ عَاهَةٌ سے مراد کوئی بھی بیماری یا آفت وغیرہ مثلاً: اولے، بارش سردی وغیرہ جس سے فصل

(1226) مسلم: 1535۔ ابو داود: 3368.

(1227) مسلم: 1535۔ ابو داود: 3368۔ نسائی: 4521.

کی پیداوار متاثر ہو جاتی ہے۔(ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، عائشہ، ابو ہریرہ، ابن عباس، جابر، ابو سعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے پکنے سے پہلے پھلوں کو بیچنا مکروہ کہتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔

1228۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائے اور دانے (کسی بھی اناج) کی خرید و فروخت سے منع کیا یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں صرف حماد بن سلمہ کی سند سے ہی مرفوع ملتی ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ
حبل الحبلہ کی بیع

1229۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ ❶ کی خرید و فروخت سے منع کیا۔

توضیح:...... ❶ حبل (حمل) بچے کو کہا جاتا ہے اس طرح ''حبل الحبلہ'' کا مطلب ہے: حمل کا حمل۔ یہ جاہلیت میں ایک بیع تھی: آدمی کسی سے بیع کرتا تو شرط یہ ہوتی کہ یہ اونٹنی جس مادہ اونٹنی کو جنم دے گی پھر وہ مادہ اونٹنی جب بچہ جنے گی اس کی بیع کرو۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا۔(ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے اور حبل الحبلہ سے بچے کا

(1228) صحیح: ابو داود: 3381۔ ابن ماجہ: 2217.

(1229) بخاری: 2134۔ مسلم: 1514۔ ابو داود: 3380۔ ابن ماجہ: 2197۔ نسائی: 4623, 4625.

بچہ مراد ہے۔ اہل علم کے نزدیک یہ بیع فسخ ہو جائے گی کیوں کہ اس بیع میں دھوکہ ہے۔

نیز شعبہ نے بھی اس حدیث کو ایوب سے بواسطہ سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اور عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے بواسطہ سعید بن جبیر اور نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکے والی بیع منع ہے

1230۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنْبَأَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے ❶ والی اور کنکری ❷ کی بیع سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ یہ ایک جامع کلمہ ہے جس میں ہر قسم کی فاسد اور حرام بیع شامل ہے۔

❷ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے کہ جب میں تمھاری طرف کنکر پھینک دوں تو بیع واجب ہو جائے گی۔ اسے بیع الحصاۃ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے غرر دھوکے والی بیع کو مکروہ کہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دھوکے والی بیع میں پانی کے اندر موجود مچھلیوں، بھگوڑے غلام، فضاء میں اڑتے پرندوں، اور دیگر اقسام کی خرید و فروخت شامل ہے۔

اور کنکر کی بیع سے مراد یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے کہ جب میں تمھاری طرف کنکر پھینک دوں تو میرے اور تمھارے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور یہ اہل جاہلیت کی بیع تھی۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

ایک بیع میں دو کی شرط لگانا منع ہے

1231۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع (کی شرط) سے منع کیا ہے۔

(1230) مسلم: 1513۔ ابو داود: 3376۔ ابن ماجه: 2194۔ نسائي: 4518.

(1231) صحيح: نسائي: 4632۔ دارمي: 1379۔ ابن حبان: 4973.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ایک بیع میں دو کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: میں یہ کپڑا نقد دس درہم اور ادھار بیس کا دوں گا، اور ایک بات نہیں کرتا: اگر ایک بات کرلے تو جائز ہے یعنی جب کوئی ایک قیمت بتاتا ہے۔

شافعی کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بیع میں دو بیع کرنے سے ممانعت کا مطلب ہے کہ کوئی آدمی کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تمھیں اس شرط پر فروخت کروں گا کہ تم مجھے اپنا غلام اتنی قیمت میں دو گے، جب تمھارا غلام میرے پاس آجائے گا تو میرا گھر تمھارا ہو جائے گا اور یہ بیع معلوم قیمت کے بغیر طے ہو رہی ہے اور ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کی بیع کتنے نفع کی ہوئی ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ
جو چیز پاس نہیں ہے اس کی فروخت منع ہے

1232۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي، أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .))

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ایک آدمی میرے پاس آکر اس چیز کی بیع کرنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ کیا میں بازار سے خرید کر اسے بیچ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو چیز تمھارے پاس نہیں ہے اسے مت بیچو۔“

1233۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي .

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کو بیچنے سے منع کیا جو میرے پاس موجود نہیں ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے امام احمد (بن حنبل رحمہ اللہ) سے پوچھا ادھار اور فروخت کی ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: کہ کوئی آدمی کسی کو کچھ قرض دے کر اپنی کوئی چیز مہنگے داموں فروخت کر دے اور یہ مطلب بھی

(1232) صحیح: ابو داود: 3503۔ ابن ماجہ: 2187۔ نسائی: 4613.

(1233) صحیح: ماقبل دیکھیں۔

ہوسکتا ہے کہ کسی کو قرض دے اور کہے اگر تجھ سے واپسی نہ کی جاسکے تو تمھاری فلاں چیز میری ہو جائے گی۔ اسحاق بن راہویہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ (اسحاق بن منصور) کہتے ہیں: میں نے احمد سے پوچھا: جو چیز ضمان میں نہیں ہے اس کی بیع کون سی ہے؟ انھوں نے فرمایا: کہ میرے نزدیک اس کا تعلق اناج وغیرہ کے ساتھ ہے، جو تمھارے قبضے میں نہ ہو، اسحاق بھی ایسے ہی کہتے ہیں ہر اس چیز میں جسے ماپا یا تولا جاتا ہے۔

احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی کہتا ہے میں یہ کپڑا تمھیں بیچتا ہوں اس کی سلائی اور کٹائی میرے ذمے ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوں گی اور جب کہے کہ میں تمھیں یہ بیچتا ہوں اس کی سلائی میرے ذمے ہے تو جائز ہے۔ یا یہ کہتا ہے کہ میں یہ تمھیں بیچتا ہوں اور اس کی کٹائی میرے ذمے ہے پھر بھی جائز ہے کیوں کہ یہ ایک شرط ہے۔ اسحاق بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔

1234۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ ....

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ادھار اور فروخت (اکٹھی) جائز نہیں ہے (اسی طرح) ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں، اور نہ ہی جو چیز قبضہ میں نہیں اس کا منافع جائز ہے اور جو چیز پاس نہیں ہے اسے بیچنا بھی حلال نہیں ہے۔'' ❶

توضیح:...... ❶ اس کی وضاحت پچھلی حدیث ضمن میں گزر چکی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز حکیم بن حزام کی حدیث بھی حسن ہے جو ان سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ ایوب السختیانی اور ابو بشر نے بھی بواسطہ یوسف بن ماہک حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث کو عوف اور ہشام نے ابن سیرین سے بواسطہ حکیم بن حزام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

نیز ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے بواسطہ یوسف بن ماہک حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

1235۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُو سَهْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ....

(1234) حسن صحیح: ابو داود: 3504۔ ابن ماجه: 2188۔ نسائی: 4611.
(1235) صحیح: 1232 پر تخریج دیکھیں۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي .

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع کیا جو میرے پاس نہ ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وکیع نے اس حدیث کو یزید بن ابراہیم سے انھوں نے ابن سیرین سے بواسطہ ایوب، حکیم بن حزام سے روایت کیا ہے۔ اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کیا۔ اور عبدالصمد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

نیز یحییٰ بن ابی کثیر نے اس حدیث کو یعلیٰ بن حکیم سے انھوں نے یوسف بن ماہک سے بواسطہ عبداللہ بن عصمہ، سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے غیر موجود چیز کو بیچنے سے منع کرتے ہیں۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کو بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے

1236۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء ❶ کو بیچنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ غلام کو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان میں جو رشتہ ہوتا ہے اسے ولاء کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبداللہ بن دینار ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جانتے ہیں۔ اور علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

نیز یحییٰ بن سلیم نے بھی اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے بواسطہ نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔ اس حدیث میں وہم ہے۔ اس میں یحییٰ بن سلیم کو وہم ہوا ہے جب کہ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور دیگر کئی راویوں نے عبیداللہ بن عمر سے بواسطہ عبداللہ بن دینار، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کی ہے اور یہ یحییٰ بن سلیم کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(1236) بخاری: 2535۔ مسلم: 1506۔ ابو داود: 2919۔ ابن ماجہ: 2747۔ نسائی: 4657, 4659.

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کو جانور کے عوض بطور قرض بیچنا منع ہے

1237۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حسن رحمہ اللہ کا سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ اسی طرح کہتے ہیں۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں اکثر علماء کا جانور کی جانور کے عوض ادھار بیع کے بارے میں اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، اہلِ کوفہ اور امام احمد بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ اصحابِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء نے جانور کو جانور کے عوض ادھار بیچنے کی رخصت دی ہے۔ یہ قول امام شافعی اور اسحاق کا بھی ہے۔

1238۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ۔ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَيَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا، وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو جانوروں کو ایک جانور کے بدلے ادھار بیچنا جائز نہیں ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

ایک غلام کو دو غلاموں کے عوض خریدنا

1239۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا، اس نے ہجرت

1237) صحیح: ابو داود: 3356۔ ابن ماجہ: 2270۔ نسائی: 4620 .

1238) صحیح: ابن ماجہ: 2271۔ تحفۃ الاشراف: 2676 .

1239) مسلم: 1602۔ ابو داود: 3358۔ ابن ماجہ: 2869۔ نسائی: 4184 .

عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ، أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ: ((أَعَبْدٌ هُوَ؟))

پر نبی کریم ﷺ کی بیعت کرلی اور نبی اکرم ﷺ نہیں جانتے تھے کہ یہ غلام ہے۔ پھر اس کا مالک بھی آگیا جو اسے (لے جانا) چاہتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ (غلام) مجھے بیچ دو۔'' آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی سے اس وقت تک بیعت نہیں لی جب تک اس پوچھ نہ لیتے کہ کہیں وہ غلام تو نہیں ہے؟

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ ہاتھوں ہاتھ دو غلام کے بدلے ایک غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اختلاف ادھار کے معاملے میں ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ كَرَاهِيَةَ التَّفَاضُلِ فِيهِ

گندم کے عوض گندم برابر لینا جائز ہے بڑھا کر لین دین کرنا منع ہے

1240۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ. فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى، بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے عوض برابر، چاندی، چاندی کے عوض برابر، کھجور، کھجور کے بدلے برابر، گندم، گندم کے بدلے برابر، نمک، نمک کے عوض برابر اور جو، جو کے بدلے برابر (خریدنا اور بیچنا جائز ہے) جو شخص زیادہ دیتا یا لیتا ہے یقیناً اس نے سودی معاملہ کیا ہے۔ سونے کو چاندی کے عوض جیسے چاہو ہاتھوں ہاتھ بیچو، گندم کو کھجور کے عوض ہاتھوں ہاتھ جیسے چاہو بیچو اور جو کو کھجور کے عوض ہاتھوں ہاتھ جیسے چاہو بیچو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید، ابو ہریرہ، بلال اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ''گندم کو جو کے عوض نقد جیسے چاہو فروخت کرلو۔''

(1240) مسلم: 1587۔ ابو داود: 3349۔ ابن ماجہ: 2254۔ نسائی: 4560, 4564.

نیز بعض نے اس حدیث کو خالد سے، انھوں نے ابو قلابہ سے بواسطہ ابو الاشعث، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ خالد کہتے ہیں: ابو قلابہ فرماتے ہیں: گندم کو جَو کے بدلے جیسے چاہے فروخت کرو۔

اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہیں گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض برابر فروخت کرنے کو ہی جائز کہتے ہیں۔ جب یہ اجناس مختلف ہوں تو نقد کی صورت میں ایک دوسرے سے بڑھا کر بیچنے میں قباحت نہیں ہے۔ یہ قول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء کا ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

امام شافعی کہتے ہیں اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جَو کو گندم کے عوض نقد جیسے چاہو فروخت کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ گندم کو جو کے عوض برابر برابر ہی خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ یہی قول مالک بن انس رحمہ اللہ کا بھی ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ
کرنسی کی خرید و فروخت

1241۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ، يَقُولُ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ.))

نافع (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو سعید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے ہمیں بیان کیا کہ میرے ان دونوں کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ”تم سونے ❶ کو سونے کے عوض برابر برابر بیچو اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر بیچو۔ یہ ایک دوسرے پر بڑھایا نہ جائے۔ اور غیر موجود کو موجود کے بدلے مت فروخت کرو۔“

توضیح:...... ❶ یاد رہے کہ سونے سے مراد دینار اور چاندی سے مراد درہم ہیں۔ آج کے دور میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ریال کے بدلے ریال برابر لیے جائیں اور روپیہ کے عوض روپیہ بھی برابر لیا جائے۔ پرانے نوٹوں کے عوض نئے نوٹ کم دینا اور لینا اس حدیث کی رو سے حرام ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوبکر، عمر، عثمان، ابو ہریرہ، ہشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابوبکرہ، ابن عمر، ابو الدرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی سود کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث حسن صحیح ہے اور

(1241) بخاري: 2177۔ مسلم: 1584۔ نسائي: 4565.

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ وتابعین میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے، وہ سونے اور چاندی کو ایک دوسرے سے بڑھا چڑھا کر نقد کی صورت میں جائز کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: سود ادھار میں بنتا ہے۔ ان کے بعض شاگردوں سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ نیز ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ جب ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی تو انھوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

ابنِ مبارک کہتے ہیں کرنسی کے لین دین میں اختلاف نہیں ہے۔

1242۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ، فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا، میں دیناروں کے عوض بیچتا اور ان کی جگہ چاندی (کے درہم) لے لیتا اور (کبھی) چاندی کے عوض بیچتا اور ان کی جگہ دینار لے لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلتے ہوئے پایا تو میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیمت مقرر کر کے ایسا کرنے میں حرج نہیں ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف سماک بن حرب سے بواسطہ سعید بن جبیر، ابن عمر رضی اللہ عنہما والی سند سے ہی مرفوع ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے اس حدیث کو بواسطہ سعید بن جبیر، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

نیز بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سونے کی جگہ چاندی یا چاندی کی جگہ سونے کا تقاضہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہی قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے بعض علماء نے اس کو مکروہ بھی کہا ہے۔

1243۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ: أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَقُولُ: مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ

مالک بن اوس بن حدثان روایت کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آرہا تھا کہ درہم کی کرنسی کون دے گا؟ تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

(1242) ضعیف: ابو داود: 3354۔ ابن ماجہ: 2262۔ نسائی: 4582.

(1243) بخاری: 2134۔ مسلم: 1586۔ ابو داود: 3348۔ ابن ماجہ: 2253۔ نسائی: 4558.

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ- وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ-: أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.))

نے کہا: وہ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ہمیں اپنا سونا (دینار) دکھاؤ پھر جب ہمارا خادم آجائے تو تم ہمارے پاس آنا ہم تمھیں چاندی (کے درہم) دے دیں گے۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں، تم اسے چاندی دو وگرنہ اس کا سونا واپس کردو کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی، سونے کے بدلے (تبدیل کرنا) سود ہے مگر جو موقع پر لین دین ہو (وہ جائز ہے)، گندم کو گندم کے ساتھ (تبدیل کرنا) سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ (موقعہ پر ہو وہ جائز ہے)، جَو کو جَو کے ساتھ بدلنا سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (موقعہ پر) اور اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے دینا سود ہے مگر جو ہاتھوں ہاتھ ہو (وہ سود نہیں ہے)۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے نیز هَاءَ وَهَاءَ کا معنی ہے ہاتھوں ہاتھ۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ، وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

پیوند کاری کے بعد کھجوروں کے درخت خریدنا اور مال دار غلام خریدنا

1244- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.))

سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص پیوند کاری کے بعد کھجوروں کے درخت خریدے تو اس کا پھل، بیچنے والے کے لیے ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا شرط لگالے اور جو شخص مال دار غلام کو خریدے تو اس (غلام) کا مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا شرط لگالے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح کئی سندوں کے ساتھ زہری سے بواسطہ سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص پیوند کاری کے بعد کھجوروں کی خرید و فروخت کرتا ہے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا طے کرلے اور جو کسی

(1244) بخاری: 2204- مسلم: 1543- ابو داود: 3433- ابن ماجہ: 2210- نسائی: 4635۔

ایسے غلام کی خرید وفروخت کرتا ہے جس کے پاس مال ہے تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا طے کر لے تو ٹھیک ہے، نیز نافع سے بھی بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایسی کھجوریں خریدتا ہے جن کی پیوند کاری ہو چکی ہو تو ان کا پھل بیچنے والے کا ہو اگر لینے والا شرط لگا لے تو درست ہے۔'' اور نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص ایسے غلام کی بیع کرتا ہے جس کے پاس مال ہو تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے اگر شرط لگا کر طے کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔ عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے بھی نافع سے یہ دو حدیثیں اسی طرح روایت کی ہیں۔ نیز بعض نے اس حدیث کو نافع سے بواسطہ ابن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ جب کہ عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ نے بھی ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سالم کی طرح روایت کی ہے۔

اور بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں زہری کی سالم سے ان باپ کے واسطے سے بیان کی گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ: اَلْبَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

خرید وفروخت کرنے والے دونوں آدمی جدا ہونے تک بیع کو توڑنے کا اختیار رکھتے ہیں

1245۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ .... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا)) قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خرید وفروخت کرنے والے دونوں (بیع توڑنے کا) اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہو جائیں یا ایک دوسرے کو اختیار نہ دے دیں۔'' راوی کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بیع کرتے تو اگر بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع واجب ہو جائے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو برزہ، حکیم بن حزام، عبداللہ بن عمرو، سمرہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ جسموں کے ساتھ جدا ہونا مراد ہے کلام کے ساتھ نہیں۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''جب تک جدا نہ ہو جائیں'' سے کلام کے ساتھ جدائی مراد ہے۔ لیکن

(1245) بخاری: 2107۔ مسلم: 1531۔ ابو داود: 3454۔ ابن ماجہ: 281۔ نسائی: 4470، 4465۔

پہلا قول صحیح ہے کیوں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور وہ اپنی روایت کا مطلب زیادہ جانتے ہیں۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ جب وہ کسی بیع کو واجب کرنا چاہتے تو اٹھ کر چل دیتے تھے تاکہ بیع واجب ہو جائے۔

1246۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.))

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرید و فروخت کرنے والے جب تک علیحدہ نہ ہوں (بیع ختم کرنے کا) اختیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ سچ بولیں اور واضح بات کریں تو ان کی تجارت میں برکت دی جاتی ہے اور اگر بات کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی بیع کی برکت کو ختم کر دیا جاتا ہے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث صحیح ہے۔ نیز ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ دو آدمی گھوڑے کی بیع کرنے کے بعد جھگڑنے لگے اور وہ کشتی میں تھے تو انھوں نے فرمایا: تم جدا تو ہو نہیں سکتے (کیوں کہ کشتی میں ہو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں۔ (بیع کو ختم کرنے کا) اختیار رکھتے ہیں۔''

کوفہ کے بعض علماء کا مذہب ہے کہ اس سے مراد بات کا جدا ہونا ہے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔ نیز مالک بن انس سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابن مبارک سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو کیسے رد کر سکتا ہوں! جب کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے۔ اور انھوں نے اس (تفریق بالابدان والے) مذہب کو قوی کہا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''سوائے بیع خیار کے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والا بیع واجب ہونے کے بعد خریدنے والے کو اختیار دے دے۔ تو جب خریدنے والا بیع کو ہی اختیار کرتا ہے تو پھر بعد میں اسے بیع کو ختم کرنے کا حق نہیں ہوگا، اگرچہ وہ جدا نہ بھی ہوں۔ شافعی وغیرہ نے اسی طرح اس کی تفسیر کی ہے۔ اور جو کہتے ہیں کہ اس سے مراد تفریق بالابدان ہے تفریق بالکلام نہیں ان کے قول کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث مضبوط کرتی ہے۔

1247۔ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن

(1246) بخاری: 2079۔ مسلم: 1532۔ ابو داود: 3459۔ نسائی: 4457.

(1247) حسن صحیح: ابو داود: 3456۔ نسائی: 4483۔ مسند احمد: 2/ 183.

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ.))

عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والا جب تک جدا نہ ہوں (بیع کو ختم کرنے کا) اختیار رکھتے ہیں سوائے اس کے کہ اختیار والی بیع ہو اور کسی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بیع کو توڑنے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیع کرنے کے بعد فریق ثانی کی طرف سے اس کو ختم کرنے کے ڈر سے اس سے علیحدہ نہ ہو۔ اور اگر اس سے مراد تفریق بالکلام ہو اور بیع کے بعد اختیار دینے کی اجازت نہ ہو تو پھر اس حدیث کا تو کوئی مطلب ہی بنتا کہ: ''بیع کو توڑنے کے ڈر سے اس سے علیحدہ ہونا حلال نہیں ہے۔''

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ
بیچنے اور خریدنے والے کے اختیار کا بیان

1248۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَهُوَ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(خرید وفروخت کرنے والے) بیع کے بعد رضا مندی اور خوشی کے ساتھ علیحدہ ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1249۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا تھا۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن غریب ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ
تجارت میں جس کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہو

1250۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

(1248) حسن صحیح: ابو داود: 3458۔ مسند احمد: 2/ 536.

(1249) حسن: ابن ماجہ: 2184۔ حاکم: 2/ 49۔ بیہقی: 5/ 270.

قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، وَكَانَ يُبَايِعُ، وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ، هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے معاملات میں کمزوری تھی، وہ تجارت کرتا تھا، اس کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ اس پر (خرید وفروخت کی) پابندی لگا دیجیے ❶ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا (اور) اسے منع کر دیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بیع کے بغیر نہیں رہ سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم بیع کیا کرو تو کہا کرو: یہ لو اور وہ دو اور دھوکہ نہیں چلے گا۔''

❶ حجر کرنا، کسی پر کم عقلی کی وجہ سے پابندی لگا دینا جب اس کی کمزوریٔ عقل کی وجہ مال کی تلافی اور نقصان کا اندیشہ ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

نیز بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آزاد آدمی پر خرید وفروخت میں اس وقت پابندی لگائی جا سکتی ہے جب وہ کمزور عقل ہو۔ یہ قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

اور بعض نے آزاد بالغ آدمی پر پابندی لگانے کو درست نہیں سمجھا۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

جس جانور کا دودھ روکا گیا ہو

1251۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا جانور ❶ خریدا جس کا دودھ روکا گیا ہو تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے۔ اگر چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع ❷ بھی دے۔''

(1250) صحیح: ابو داود: 3501۔ ابن ماجہ: 2354۔ نسائی: 4485۔

(1251) بخاری: 2148۔ مسلم: 1515۔ ابو داود: 3443۔ نسائی: 4487۔

توضیح:...... ❶ مصراۃ اس اونٹنی، گائے یا بھیڑ بکری کو کہتے ہیں کہ جس کا دودھ تین چار اوقات نکالا نہ گیا ہو تا کہ جب کوئی خریدے تو اسے دودھ کی مقدار زیادہ لگے اور وہ اچھی قیمت دے دے۔ یہ صریح دھوکہ ہے۔ اس لیے اسے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

❷ جو دودھ استعمال کیا ہے اس کے عوض کے طور پر۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں انس اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1252۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دودھ روکا گیا جانور خریدے تو اسے تین دن تک (واپس کرنے کا) اختیار ہے۔ اگر واپس کرتا ہے تو گندم کے علاوہ کسی اور اناج کا ایک صاع دے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمراء سے مراد گندم ہے۔ (نیز) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے ساتھیوں کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ جن میں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ
جانور فروخت کرتے وقت سواری کرنے کی شرط لگانا

1253۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر تک اس پر سواری کرنے کی شرط لگائی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے کئی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے بیع میں کوئی شرط لگا لینے کو جائز کہتے ہیں۔ جب ایک ہی شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور بعض علماء کہتے ہیں: بیع میں شرط جائز نہیں اور جس بیع میں شرط ہو وہ مکمل نہیں ہوتی۔

(1252) مسلم: 1524۔ ابو داود: 3444۔ ابن ماجہ: 2239۔ نسائی: 489۔

(1253) بخاری: 2967۔ مسلم: 1599۔ ابو داود: 3505۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْانْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

گروی رکھی ہوئی سے فائدہ اٹھانا

1254۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گروی (1) رکھے گئے سواری (والے جانور) پر سواری کی جاسکتی ہے اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے جب اسے گروی رکھا گیا ہو۔ نیز سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمے اس (جانور) کا خرچ ہوگا۔''

توضیح:...... (1) رَهْن: شرعی طور پر کسی حق کی ضمانت کے طور پر کوئی چیز اپنے پاس رکھ لینا تاکہ اگر وہ حق وصول ہونا ممکن نہ رہے تو اس رکھی ہوئی چیز کے ذریعے اس حق کو وصول کر لیا جائے۔ (المعجم الوسیط ص: 448)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم عامر الشعبی کے واسطے سے ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو مرفوع جانتے ہیں۔ جب کہ بہت سے راویوں نے اس حدیث کو اعمش سے بواسطہ ابو صالح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: رہن (رکھی ہوئی چیز) سے فائدہ لینا جائز نہیں ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

اگر کوئی ایسا ہار خریدے جس میں سونا اور جواہرات ہوں

1255۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ..........

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ.))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے بارہ دینار کا ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے۔ میں نے اسے کھولا (1) تو اس میں بارہ دینار سے زیادہ (کا سونا) تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک اس کو جدا جدا نہ کر دیا جائے اسے فروخت نہ کیا جائے۔''

(1254) بخاری: 2511۔ ابو داود: 3526۔ ابن ماجہ: 3440.

(1255) مسلم: 1591۔ ابو داود: 3351۔ نسائی: 4573.

توضیح:...... ❶ فَصَّل: موتیوں، سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کرنا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کسی چاندی لگی ہوئی تلوار یا کمر بند کو روپے کے عوض فروخت کرنے کو درست نہیں کہتے جب تک اسے کھول کر علیحدہ نہ کر دیا جائے۔ یہی قول ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء اس کی رخصت دیتے ہیں۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، ابوشجاع سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

ولاء کی ملکیت کی شرط لگانے پر ڈانٹ

1256۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ، أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے بریرہ کو خرید (کر آزاد کرنے) کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید لو، ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے قیمت دی یا جس نے احسان کیا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب تھی۔ (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابوبکر العطار البصری نے علی بن مدینی کا قول بیان کیا کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا جب تمھیں منصور کی طرف سے کوئی حدیث بیان کی جائے تو تمھارا ہاتھ بھلائی سے بھر گیا پھر تم کسی اور کے پاس نہ جانا۔ پھر یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے روایت کرنے والوں میں منصور سے بہتر کوئی نہیں پایا۔ اور مجھے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) نے عبداللہ بن ابی الاسود کے واسطے کے ساتھ بیان کیا کہ عبدالرحمان بن مہدی کہتے ہیں: منصور کوفہ والوں میں سے سب سے پختہ راوی ہے۔

34..... بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ الْمَوْقُوفَيْنِ

وقف شدہ مال کی خرید و فروخت

1257۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ..........

(1256) بخاری: 6760۔ مسلم: 1504۔ ابو داود: 2916۔ نسائی: 3449۔ (1257) ضعیف: ابو داود: 3386۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشْتَرَى أُضْحِيَّةً فَأَرْبَحَ فِيهَا دِينَارًا، فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ.))

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکیم بن حزام کو بھیجا تا کہ آپ ﷺ کے لیے ایک دینار میں قربانی کا جانور خرید لائیں انھوں نے جانور خریدا اور (اسے آگے بیچ کر) اس میں ایک دینار نفع حاصل کر لیا۔ پھر ایک اور جانور خرید لیا (اور) قربانی کا جانور اور دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''بکری کی قربانی کردو اور دینار کو صدقہ کردو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میرے مطابق حبیب بن ابی ثابت نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

1258۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ الْمُقْرِءُ۔ وَهُوَ ابْنُ مُوْسَى الْقَارِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ......

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً، فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ)) فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا.

سیدنا عروہ البارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا تا کہ میں آپ کے لیے بکری خرید لاؤں، میں نے دو بکریاں خرید لیں، پھر ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور ایک بکری اور دینار لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور آپ سے اپنے معاملے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے دائیں ہاتھ کی تجارت میں برکت دے۔'' اس کے بعد یہ کوفہ کی منڈی میں جاتے تو بہت نفع حاصل کرتے۔ سو یہ کوفہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن سعید دارمی نے وہ کہتے ہیں: ہمیں حبان نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید نے انھیں زبیر بن خریت نے ابولبید سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء اسی حدیث پر چلتے ہوئے اس کے قائل ہیں، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ اور بعض علماء نے اس حدیث کو نہیں لیا ان میں شافعی اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی ہیں۔ ابولبید کا نام لِمازہ بن زَبّار ہے۔

(1258) بخاری: 3642۔ ابو داود: 3384۔ ابن ماجہ: 2402.

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

مکاتب غلام کے پاس اگر ادائیگی جتنا مال ہو

1259۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)) و قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى، دِيَةَ حُرٍّ: وَمَا بَقِيَ، دِيَةَ عَبْدٍ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکاتب غلام جب حد یا میراث کو پہنچ جائے تو اسے اپنے آزاد شدہ حصے کے مطابق ہی (سزا یا وراثت کا حصہ) ملے گا'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکاتب اپنی ادائیگی کے مطابق آزاد کی دیت دے گا اور جو باقی ہے اتنی غلام کی دیت کے مطابق دے گا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی عکرمہ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے۔

اور خالد الحذاء نے عکرمہ سے علی رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء کہتے ہیں: مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام ہی رہے گا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

1260۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ، فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ۔ أَوْ قَالَ: عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔ ثُمَّ عَجَزَ، فَهُوَ رَقِيقٌ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام سے سو اوقیہ پر مکاتبت ❶ کرے اور دس اوقیے یا دس درہم کے علاوہ ساری رقم ادا کر دے پھر اس سے عاجز آ جائے تو وہ غلام ہی رہے گا۔''

(1259) صحیح: ابو داود: 4581۔ نسائی: 4812, 4808.

(1260) حسن: ابو داود: 3926۔ ابن ماجہ: 2519.

توضیح: ...... ❶ غلام اپنے مالک سے اپنی قیمت طے کر کے وقت کا تعین کر لیتا ہے کہ جب میں تمھیں اتنی رقم ادا کر دوں گا تو میں آزاد ہو جاؤں گا۔ اسے مکاتبت اور ایسا کرنے والے کو مکاتب کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ و تابعین میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اس کی مکاتبت میں سے جب تک کچھ ادائیگی باقی ہے وہ غلام ہی متصور ہوگا۔ نیز حجاج بن ارطاۃ نے بھی عمرو بن شعیب سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

1261۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ............

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ .))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس ادائیگی جتنا مال ہو تو وہ اس سے پردہ کرے۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کہتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پرہیزگاری اس میں ہے اور وہ کہتے ہیں: اگرچہ مکاتب کے پاس اپنی مکاتبت کی ادائیگی جتنا مال ہو لیکن جب تک ادا نہ کرے اس وقت تک اسے آزاد نہیں کیا جائے گا۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

جب کسی کا قرض دار دیوالیہ ہو جائے اور (قرض خواہ) اپنا سامان اس کے پاس پالے تو

1262۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِءٍ أَفْلَسَ، وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مفلس ہو جائے اور (قرض دینے والا) آدمی اپنا مال اس کے پاس پالے تو وہ اس کا دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: وہ بھی باقی قرض خواہوں کا شریک ہوگا۔ یہ قول

(1261) ضعیف: ابو داود: 3928۔ ابن ماجہ: 2520 .

(1262) بخاری: 2402۔ مسلم: 1559۔ ابو داود: 3519۔ ابن ماجہ: 2358, 2361۔ نسائی: 4676 .

اہلِ کوفہ کا ہے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

مسلمان کا ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا منع ہے

1263۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لِيَتِيمٍ۔ فَقَالَ: ((أَهْرِيقُوهُ.))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ جب سورۃ المائدہ نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا، میں نے کہا: یہ ایک یتیم کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بہا دو۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ سے کئی سندوں سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔ اور بعض علماء بھی اسی کے قائل ہیں اور شراب سے سرکہ بنانے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے مکروہ ہے۔ واللہ اعلم! کہ مسلمان کے گھر اتنی دیر شراب پڑی رہے گی یہاں تک کہ سرکہ بن جائے۔ اور بعض نے شراب کو سرکہ بنانے کی اجازت دی ہے جب وہ خود بخود سرکہ بن جائے۔

ابوالوداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

38..... بَابٌ: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ

جو شخص آپ کو امانت دے اس کی امانت واپس کرو

1264۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو تمھیں امین سمجھے (اور امانت رکھ دے) تم اسے امانت (رکھی ہوئی چیز) واپس کر دو اور جو تمھارے ساتھ خیانت کرے تم اس کے ساتھ نہ کرو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز بعض علماء اسی حدیث پر مذہب رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب کسی کا کسی پر قرض ہو اور قرض دار بھاگ جائے تو اگر قرض خواہ کے پاس اس کی کوئی چیز ہو

(1263) صحیح: مسند احمد: 3/ 26۔ ابویعلی: 1277.

(1264) صحیح: ابو داود: 3535۔ دارمی: 2600۔ دار قطنی: 3/ 35.

تو اسے دبانا جائز نہیں ہے۔ تابعین میں سے بعض علماء اس کی رخصت دیتے ہیں۔ ثوری کا بھی یہی قول ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں: اگر اس کے ذمہ درہم تھے اور اس (قرض خواہ) کے پاس اس کے دینار ہوں تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے درہم روک لے، ہاں اگر درہم ہی ہوں تو اپنی رقم کے موافق رکھ سکتا ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

استعمال کے لیے وقتی طور پر لی گئی چیز کو واپس کیا جائے

1265۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ.))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے سال خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''استعمال کے لیے ادھار لی گئی چیز کو واپس کرنا ضروری ہے، ضامن (ضمانت والی چیز دینے کا) ذمہ دار ہے اور قرض کو ادا کیا جانا ضروری ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز فرماتے ہیں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ ایک اور سند سے بھی بواسطہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

1266۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ)) قَالَ قَتَادَةُ: ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ: فَهُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، يَعْنِي الْعَارِيَةَ.

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاتھ نے جو چیز لی ہے جب تک واپس نہ کر دے اس کے ذمہ رہتی ہے۔'' قتادہ کہتے ہیں: پھر حسن بھول گئے تو انھوں نے کہا: (جسے تم نے عاریۃً کوئی چیز دی ہے) وہ تمھارا امین ہے اس پر ضمان لازم نہیں آئے گا۔ یعنی عاریۃً لی ہوئی چیز کا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے بعض علماء اسی کے مطابق مذہب اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں: عاریۃً لینے والا اس کا ضامن ہوگا۔ شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں: استعمال کے لیے

(1265) صحیح: ابو داود: 3565۔ ابن ماجہ: 2295.

(1266) ضعیف: ابو داود: 3561۔ ابن ماجہ: 2400.

لینے والا ضامن نہیں ہوگا، ہاں اگر وہ استعمال کرنے کے طریقے میں (مالک کی) مخالفت کرے تب ضامن ہوگا۔ یہ قول ثوری اہلِ کوفہ اور اسحاق کا ہے۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاحْتِكَارِ
ذخیرہ اندوزی کرنا

1267۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ.)) فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ! قَالَ: وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ. وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْخَبْطَ وَنَحْوَ هٰذَا.

سیدنا معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”گنہگار ❶ ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔“ (محمد بن ابراہیم کہتے ہیں:) میں نے سعید سے کہا: اے ابو محمد! آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں! انھوں نے کہا: معمر رضی اللہ عنہ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ اور سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ وہ تیل اور چارے وغیرہ کو ذخیرہ کرتے تھے۔

توضیح:...... ❶ اناج اور عام استعمال والی اشیاء کی جب مارکیٹ میں قلت ہو یا قحط وغیرہ کا دور ہو اس وقت ذخیرہ اندوزی کرنا حرام ہے اور نیت بھی یہ ہو کہ اسے مہنگے داموں فروخت کیا جائے، لیکن اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو پھر تجارت کی غرض سے سٹاک کر لینا جائز ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، علی، ابو امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور معمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کھانے والی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کو مکروہ کہتے ہیں جب کہ باقی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی میں اجازت دیتے ہیں۔ ابنِ مبارک کہتے ہیں: روئی اور چمڑے وغیرہ کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ
دودھ رو کے جانوروں کو بیچنا یا خریدنا

1268۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(1267) مسلم: 1605۔ ابو داود: 3447۔ ابن ماجہ: 2154.

(1268) حسن: مسند احمد: 1/ 256۔ ابو یعلی: 2345.

تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ، وَلَا تُحَفِّلُوا، وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.))

فرمایا: "بازار پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلے سے نہ ملو، جانوروں کا دودھ نہ روکو اور کسی کے لیے کسی چیز کی قیمت میں اضافہ نہ کرو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ بھی دودھ روکے گئے جانور کو بیچنا مکروہ کہتے ہیں۔ اسے مصراۃ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ جانور ہے جس کا مالک کچھ دن تک دودھ نہ نکالے تاکہ اس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو جائے اور خریدنے والا دھوکے میں آجائے۔ نیز یہ دھوکے اور فریب کی قسم ہے۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال غصب کرنا

1269۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ، وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((احْلِفْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسی بات پر قسم اٹھائی جس میں وہ جھوٹا ہے تاکہ کسی مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر لے وہ اللہ سے جب ملے گا تو اللہ اس پر غصے کی حالت میں ہوگا۔" (یہ سن کر) اشعث بن قیس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث میرے بارے میں ارشاد فرمائی گئی تھی۔ میری اور ایک یہودی کی اکٹھی زمین تھی۔ اس نے میرے حق کا انکار کیا تو میں اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گیا، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "تمھارے پاس کوئی دلیل ہے؟" میں نے کہا: نہیں، آپ نے یہودی سے فرمایا: "تم قسم اٹھاؤ" میں نے کہا: اے اللہ کے رسول: یہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آخر تک نازل فرما دی: "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت خریدتے ہیں۔" (آل عمران: 77)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں وائل بن حجر، ابو موسیٰ، ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(1269) بخاری: 2357۔ مسلم: 138۔ ابو داود: 3243۔ ابن ماجہ: 2323۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

جب خریدنے اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے

1270۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ.))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خرید و فروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کا اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی اور خریدنے والے کو اختیار ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے۔ عون بن عبداللہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ نیز بواسطہ قاسم بن عبدالرحمان بن ابن مسعود سے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے لیکن وہ بھی مرسل ہے۔

اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے احمد سے کہا: جب خریدنے اور بیچنے والے کا اختلاف ہو جائے اور دلیل بھی نہ ہو، تو پھر؟ انھوں نے فرمایا: بات سامان کے مالک کی ہی معتبر ہوگی یا اس چیز کو واپس کر لیں۔ اسحاق رحمہ اللہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں: اور ہر وہ آدمی جس کا قول معتبر ہو اس سے قسم لی جائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض تابعین سے بھی ایسے ہی مروی ہے جن میں شُریح بھی ہیں۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

زائد پانی کو فروخت کرنا

1271۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.

سیدنا ایاس بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زائد) پانی کو بیچنے سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر و بہیسہ کی اپنے باپ سے، ابو ہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایاس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے پانی بیچنے سے منع کرتے ہیں۔ یہ قول ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔ جب کہ بعض علماء پانی کو بیچنے کی رخصت دیتے ہیں جن میں حسن بصری بھی ہیں۔

(1270) صحیح: ابو داود: 3511۔ نسائی: 4648.

(1271) صحیح: ابو داود: 3478۔ ابن ماجہ: 2476۔ نسائی: 4661, 4663.

1272۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زائد پانی کو نہ روکا جائے اس لیے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رک جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو المنہال کا نام عبدالرحمان بن مطعم کوفی ہے۔ حبیب بن ابی ثابت اسی سے روایت کرتے ہیں اور ابو المنہال سیار بن سلامہ بصری ہیں۔ یہ ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

45...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ
نر جانور کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا مکروہ ہے

1273۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر سانڈ (کو مادہ پر چھوڑنے) کی اجرت لینے سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ ایک جماعت نے انعام وغیرہ لینے کی اجازت دی ہے۔

1274۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلاب قبیلے کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نر جانور کی اجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے منع کر دیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سانڈ کو (مادہ جانور پر) چھوڑتے ہیں تو ہمیں کچھ انعام وغیرہ دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام

(1272) بخاری: 2353- مسلم: 1566- ابو داود: 3473- ابن ماجہ: 2478۔

(1273) بخاری: 2284- ابو داود: 4329- نسائی: 4671۔

(1274) صحیح: نسائی: 4672۔

(قبول کرنے) کی رخصت دے دی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ابراہیم بن حمید ہی ہشام بن عروہ سے جانتے ہیں۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت

1275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والے کی کمائی ناپاک [1] ہے، زانیہ عورت کا خرچ ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔''

توضیح:...... [1] ناپاک سے مراد حرام ہے۔ لیکن سینگی لگانے کو اجرت لینے کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ عن قریب آئے گا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، ابن مسعود، ابومسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کتے کی قیمت کو مکروہ کہتے ہیں۔ یہ قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

جب کہ بعض علماء شکاری کتے کی قیمت لینے کی رخصت دیتے ہیں۔

1276۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1275) مسلم: 1568۔ ابو داود: 3421.

(1276) مسلم: 1568۔ ابو داود: 3421۔ نسائی: 2494.

47...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ
سینگی لگانے والے کی کمائی

1277۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ........

عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخَا بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ.))

بنو حارثہ کے ابن محیصہ اپنے باپ (سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کام سے منع فرمادیا، وہ آپ سے پوچھتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس رقم کا چارہ لے کر اپنے اونٹ کو کھلا دے اور اپنے غلام کو کھانا کھلا دے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، جابر اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محیصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔
امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر سینگی لگانے والا مجھ سے پوچھے تو اس حدیث کی وجہ سے میں اسے روک دوں۔

48...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ
سینگی لگانے والے کو اجرت لینے کی اجازت ہے

1278۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ........

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ)) أَوْ ((إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ.))

حمید (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سینگی لگوائی تھی۔ آپ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی تھی۔ آپ نے اسے اناج وغیرہ کے دو صاع (تقریباً 5 کلو گرام) دینے کا حکم دیا تھا اور اس کے مالکوں سے بات کی تھی تو انھوں نے اس کا خراج کم کر دیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن (چیزوں) سے تم علاج کرتے ان میں سب سے افضل حجامہ [1] (سینگی لگانا) ہے یا فرمایا: تمھارا سب سے بہتر علاج حجامہ ہے۔

(1277) صحیح: ابو داود: 3422۔ ابن ماجہ: 2166.

(1278) بخاری: 5696۔ مسلم: 1577۔ ابو داود: 3424۔ ابن ماجہ: 2164.

توضیح:...... ❶ الحجامہ: جسم کے بیماری سے متاثرہ حصے سے خون نکالنے کو حجامہ کیا جاتا ہے۔ اسے سینگی اور پچھنے کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس کو Cupping کہتے ہیں۔ یہ مسنون علاج ہے۔ آپ ﷺ نے خود بھی حجامہ لگوایا آپ کی ازواجِ مطہرات نے بھی اور آپ علیہ السلام نے امت کو اس کی ترغیب بھی دی۔ الحمد للہ جدید سائنس بھی اس طریقہ علاج کو بہترین قرار دیتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدث حسن صحیح ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بھی بعض علماء حجامہ کرنے والے کی مزدوری یا کمائی کی رخصت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلے کی قیمت لینا اور استعمال کرنا منع ہے

1279۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلے ❶ کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔

❶ السِنَّور: اس سے مراد بلا ہے۔ اس کی جمع سَنانیر اور مونث سِنَّورۃٌ آتی ہے۔ دیکھیے: (المعجم الوسیط ص: 537) نیز بلی بھی اسی حکم میں آتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور بلی کی قیمت میں یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ نیز یہ روایت اعمش سے ان کے کسی ساتھی کے توسط سے بھی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور محدثین اعمش کی اس روایت کو مضطرب کہتے ہیں۔

علماء کی ایک جماعت بلے کی قیمت کو مکروہ کہتی ہے اور بعض اس میں رخصت دیتے ہیں۔ یہ قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

ابنِ فضیل نے اعمش سے بواسطہ ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

1280۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

(1279) مسلم: 1569۔ ابو داود: 3479۔ نسائی: 4295۔

(1280) ضعیف: ابن ماجہ: 3250۔ عبدالرزاق: 8749۔ ابو داؤد: 3480۔

سے اس کا پوچھا گیا تو کہنے لگے: میں نے اس سے اس کام کی اجازت لی تھی تو وہ راضی ہو گئی۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

ایک شخص غلام کو خرید کر اس کی کمائی بھی استعمال کرے پھر اس میں کوئی عیب نظر آ جائے

1285۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ کمائی کھانے کا تعلق ضمانت (والے) کے ساتھ ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

1286۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ کمائی کھانے کا تعلق ضمانت (والے) کے ساتھ ہے۔

وضاحت:...... یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے اور ہشام بن عروہ کی سند سے غریب ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلم بن خالد الزنجی نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح جریر نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے اور جریر کی روایت کو مدلس کہا گیا ہے۔ اس میں جریر نے تدلیس کی ہے کیوں کہ اس نے ہشام بن عروہ سے سماع نہیں کیا۔

الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ کی تفسیر یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی غلام خریدے، اس سے کمائی کروائے، پھر اس میں کوئی عیب نظر آئے تو اگر وہ بیچنے والے کو واپس کرتا ہے تو اس کی کمائی خریدنے والے کی ہوگی، کیوں کہ اگر وہ غلام مرجاتا تو خریدنے والے کے مال سے مرتا تھا، ایسے ہی مسائل میں نفع کا تعلق ضمانت کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابو عیسیٰ فرماتے ہیں: محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) نے بھی اس حدیث کو عمر بن علی کی سند سے غریب کہا ہے۔ میں نے کہا: آپ اس کو مدلس سمجھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں۔

(1285) حسن: ابو داود: 3508۔ ابن ماجہ: 2242۔ نسائی: 4490.

(1286) حسن: پچھلی حدیث دیکھیں۔

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

راہ چلتے آدمی کو راستے میں کسی باغ سے پھل کھانے کی اجازت ہے

1287۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باغ میں جائے تو (پھل) کھالے اور کپڑے ❶ میں جمع کر کے نہ لے جائے۔''

توضیح:...... ❶ اَلْخُبْنَة: ہر وہ چیز جو انسان گود یا بغل میں دبا کر لے جائے۔ (المعجم الوسیط ص:256)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرحبیل، رافع بن عمرو، عمیر مولیٰ آبی اللحم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

نیز بعض علماء مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں: قیمت کے بغیر کھانا مکروہ ہے۔

1288۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ، فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا رَافِعُ! لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْجُوعُ، قَالَ: ((لَا تَرْمِ، وَكُلْ مَا وَقَعَ، أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ .))

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں انصار کی کھجوروں کو پتھر مارا کرتا تھا تو انھوں نے مجھے پکڑا، نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے، آپ نے فرمایا: ''اے رافع! ان کی کھجوروں کو پتھر کیوں مارتے ہو؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پتھر نہ مارو۔ جو خود بخود گر جائے اسے کھا لیا کرو، اللہ تعالیٰ تجھے سیر اور آسودہ کرے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

1289۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

(1287) صحيح: ابن ماجه: 2301۔ بيهقي: 9/ 359 .

(1288) ضعيف: ابو داود: 2622۔ ابن ماجه: 229 .

(1289) حسن: ابو داود: 1710۔ ابن ماجه: 2596۔ نسائي: 4958 .

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکتی ❶ ہوئی کھجوروں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ضرورت منداس کو کھالے اور دامن بھر کے نہ لے جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

توضیح:...... ❶ لٹکتی ہوئی کھجوروں سے مراد درختوں پر لگی ہوئی یا سکھانے کے لیے لٹکائی گئی کھجوریں ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا
بیع میں کسی چیز کا استثناء کرنا منع ہے

1290۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ثنیا کی بیع سے منع کیا، ثنیا کو معلوم کروایا جائے تو جائز ہے۔ ❶

توضیح:...... ❶ محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف حدیث نمبر 1224 کی وضاحت میں گزر چکی ہے۔ مخابرہ بھی محاقلہ کو ہی کہا جاتا ہے اور ثنیا کا معنی ہے: استثناء کرنا، یعنی ایک آدمی دوسرے کو کہے کہ ایک من گندم میں تمھیں فروخت کر رہا ہوں لیکن اس میں سے ''کچھ'' میری ہے۔ یہ جائز نہیں۔ اگر یہ کہہ دے کہ اس میں سے 5 کلوگرام میری ہے تو جائز ہے۔ معلوم کروانے کا یہی مطلب ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی یونس بن عبید کی بواسطہ عطاء جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ سند کے ساتھ۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ
غلے کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنا منع ہے

1291۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

(1290) بخاري: 2381۔ مسلم: 1536۔ ابو داود: 3404۔ ابن ماجه: 2266۔ نسائي: 3879.

(1291) بخاري: 2132۔ مسلم: 1525۔ ابو داود: 3496۔ ابن ماجه: 2227۔ نسائي: 4597.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے اسے اپنے قبضہ میں کرنے سے پہلے آگے نہ بیچے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں تمام چیزوں کو ایسے ہی سمجھتا ہوں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ بھی خریدنے والے کو قبضہ میں لینے سے پہلے غلہ بیچنے سے منع کرتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء رخصت دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز خریدے جسے ماپا یا تولا نہیں جاتا اور نہ ہی وہ کھانے پینے والی چیز ہے تو اسے قبضہ میں لینے سے پہلے بیچ سکتا ہے۔

علماء کے نزدیک سختی اناج اور غلے وغیرہ میں ہی ہے۔ یہ قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
اپنے بھائی کے لگائے ہو بھاؤ پر کسی چیز کا بھاؤ لگانا منع ہے

1292- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ تم میں سے کسی دوسرے کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام بھیجے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر (بڑھا کر) اس چیز کی قیمت نہ لگائے۔'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اس حدیث کا معنی علماء کے نزدیک بھاؤ (ریٹ) لگانا ہی ہے۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ
شراب کی خرید وفروخت کی ممانعت

1293- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ.........

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ

(1292) بخاری: 2139- مسلم: 1412- ابو داود: 2081- ابن ماجہ: 1868- نسائی: 3238.

(1293) حسن: ابو داود: 3675- دار قطنی: 4/ 265.

اللّٰهِ! إِنِّی اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِی حِجْرِی، قَالَ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ.))

کے نبی! میں نے اپنی پرورش میں رہنے والے یتیموں کے لیے شراب خریدی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شراب کو بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، عائشہ، ابن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ثوری نے سدی سے بواسطہ یحییٰ بن عباس، انس رضی اللہ عنہم سے اس طرح روایت کیا ہے کہ ابوطلحہ کے پاس شراب تھی اور یہ لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

59..... بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا

شراب کو سرکہ بنانا منع ہے

1294۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا شراب کو سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1295۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: ((عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةُ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِي لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت کی: ''بنانے والے، بنوانے والے، پینے والے، اٹھانے والے، جس کی طرف لے جائی جا رہی ہے، پلانے والے، بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اسے خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جا رہی ہے، ان سب پر۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز یہ حدیث ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر از رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے۔

(1294) مسلم: 1983۔ ابو داود: 3675.

(1295) حسن صحیح: ابن ماجہ: 3381.

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

مالکوں کی اجازت کے بغیر مویشیوں کا دودھ دوہنا منع ہے

1296۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ.))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سے کوئی شخص مویشیوں کے ریوڑ میں جائے تو وہاں اگر ان کا مالک ہو تو اس سے اجازت مانگے، اگر وہ اسے اجازت دے دے تو دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی بھی نہ ہو تو وہ تین بار آواز دے، اگر کوئی شخص جواب دے تو اس سے اجازت لے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے اور اٹھا کر (ساتھ) نہ لے جائے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن کا سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ہے۔ جب کہ بعض محدثین نے حسن کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت میں جرح کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سمرہ رضی اللہ عنہ کے صحیفے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

مردار کی کھال اور بتوں کو بیچنا

1297۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ؟

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فتح مکہ کے سال مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام کر دی ہے۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتلائیے؟ کیوں کہ اس

(1296) صحیح: ابو داود: 2619۔ بیهقی: 9/ 359.

(1297) بخاری: 2236۔ مسلم: 1581۔ ابو داود: 3486۔ ابن ماجه: 4256.

فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ . قَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ .))

کے ساتھ کشتیوں (کی لکڑیوں) کو خوش نما [1] بنایا جاتا ہے، چمڑوں پر لگائی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں یہ حرام ہے۔'' پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے! اللہ نے ان پر چربی حرام کی تھی انھوں نے اسے پگھلایا پھر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

توضیح:...... [1] یُطْلَی کا معنی ہے بطورِ طلاء استعمال کرنا اور ہر چمکانے اور خوش نما بنانے والے مادے کو طلاء کہا جاتا ہے دیکھیے: (المعجم الوسیط ص: 665)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

62...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا منع ہے

1298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے۔ [1] اپنے ہبہ میں لوٹنے والا کتے کی طرح ہے۔ جو اپنی قے میں لوٹتا ہے۔''

توضیح:...... [1] یعنی ہمیں اہلِ اسلام کو وہ کام نہیں کرنا چاہیے جس کے لیے بری مثال یا کہاوت بنے۔ جیسے: کتا قے کر کے چاٹ لیتا ہے اسی طرح کوئی چیز دے کر واپس لینے والا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کوئی تحفہ دے کر واپس لے سوائے والد کے، (وہ اس چیز کو واپس لے سکتا ہے) جو اس نے اپنی اولاد کو دی تھی۔''

1299۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ

عمرو بن شعیب کہتے ہیں انھوں نے طاؤس کو سنا وہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کی یہی حدیث مرفوع

(1298) بخاری: 2589۔ مسلم: 1622۔ ابو داود: 3538۔ ابن ماجہ: 2385۔ نسائی: 3690.

(1299) ابو داود: 3539۔ ابن ماجہ: 2377۔ نسائی: 3690.

الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

بیان کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص کسی محرم رشتہ دار کو کوئی چیز تحفۃً دے تو اسے اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا جائز نہیں ہے اور جو شخص کسی غیر محرم رشتہ دار کو کوئی تحفہ دے تو اگر اس نے جواباً تحفہ نہیں لیا تو اسے واپس لے سکتا ہے۔ ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: والد کے اپنی اولاد کو دیے ہوئے عطیے کے علاوہ کسی شخص کے لیے تحفہ واپس لینا جائز نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ حدیث سے دلیل لی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''والد کے اپنی اولاد کو دیے ہوئے تحفہ کے لیے علاوہ کسی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے تحفہ کو واپس لے۔''

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

بیع عرایا کی تعریف اور اس کی اجازت

1300- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ (کی بیع) سے منع فرمایا۔ مگر آپ نے عرایا ❶ والوں کو اجازت دی ہے کہ وہ اندازے کے مطابق فروخت کر دیں۔

توضیح:...... ❶ عرایا کا مطلب ہے علیحدہ کرنا۔ اصطلاح میں اس سے مراد ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے چند درختوں کا پھل کسی مسکین کو دے دیتا ہے اور وہ مسکین ان درختوں کی دیکھ بھال کے لیے باغ میں آتا جاتا ہے جس سے باغ کے مالک کو دقت محسوس ہوتی ہے تو وہ اسے کہہ دیتا ہے کہ ان درختوں کے پھل کا اندازہ لگالو، مجھ سے اتنا پھل لے لینا اور باغ میں آنے جانے سے گریز کرو تو یہ جائز ہے۔ حالاں کہ پھل پکنے سے پہلے بیع کرنا منع ہے۔ یاد رہے کہ بیع عرایا میں بھی صرف پانچ وسق تک اجازت دی گئی ہے۔ اس کی وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن ثابت کی اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

جب کہ ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور اسی سند کے ساتھ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی

(1300) صحیح: مسند احمد: 5/ 185- ابن ابی شیبہ: 7/ 131.

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسق ❶ سے کم کے اندر بیع عرایا کی رخصت دی ہے۔ اور یہ محمد بن اسحاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

توضیح:...... ❶ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا وزن اڑھائی کلوگرام ہوتا ہے۔ اس طرح پانچ وسق کا وزن 750 کلوگرام یا 18 من اور 30 کلوگرام بنتا ہے۔ (ع م)

1301۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ وسق سے کم یا اتنی ہی مقدار میں بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے بواسطہ مالک، داود بن حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز یہ حدیث امام مالک سے (مرسلاً) بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسق یا اس کے کم میں بیعِ عرایا کی اجازت دی ہے۔

1302۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کو اس کے اندازے کے ساتھ بیچنے کی رخصت دی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ نیز بعض علماء: جن میں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ہیں، اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے منع کی گئیں محاقلہ و مزابنہ جیسی تمام بیوع میں سے بیع عرایا مستثنیٰ ہے اور انھوں نے زید بن ثابت اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لی ہے۔ وہ کہتے ہیں: پانچ وسق سے کم مقدار میں خریدنا جائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس معاملے میں انھیں آسانی دینے کا ارادہ کیا، کیوں کہ انھوں نے شکایت کی تھی کہ سوائے خشک کھجوروں کے ہمارے پاس تازہ پھل خریدنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے پانچ وسق سے کم میں اجازت دے دی کہ وہ (خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں) خرید لیں اور تازہ کھجوریں کھالیں۔

(1301) بخاری: 2190۔ مسلم: 1541۔ ابو داود: 3364.

(1302) بخاری: 2173۔ مسلم: 1539۔ ابن ماجہ: 2269۔ نسائی: 4538.

64..... بَابٌ: مِنْهُ

اسی مسئلہ کے متعلقہ باب

1303۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ..........

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا.

سیدنا رافع بن خدیج اور سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ یعنی تازہ کھجوروں کی خشک کھجوروں کے عوض بیع کرنے سے منع کیا لیکن عرایا والوں کو اجازت دی ہے۔ اور انگور کی منقیٰ ❶ کے عوض اور تمام پھلوں کی اندازے کے ساتھ خرید و فروخت سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ اَلزَّبِیب: خشک انگور منقیٰ، کشمش، سوگی یہ تمام معنی کیے جا سکتے ہیں۔ (المعجم الوسیط ص: 459)

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ فِي الْبُيُوعِ

خرید و فروخت میں بولی بڑھانا منع ہے

1304۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنَاجَشُوا.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بولی نہ بڑھاؤ۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے بولی بڑھانے کو مکروہ کہتے ہیں۔ بولی بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ چیزوں کی مہارت رکھنے والا ایک آدمی اس چیز کے مالک کے پاس آ کر اصل سے زیادہ قیمت لگا دے اور یہ کام خریدار کی موجودگی میں کرے تاکہ خریدنے والا دھوکے میں آ جائے حالاں کہ وہ خود نہیں خریدنا چاہتا وہ تو خریدار کو قیمت میں دھوکہ دینا چاہتا ہے اور یہ دھوکے کی ایک قسم ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بولی بڑھاتا ہے تو اس میں وہ بولی لگانے والا گنہگار ہے بیع جائز ہوگی کیوں کہ بیچنے والا بولی نہیں بڑھا رہا۔

(1303) بخاري: 2384- مسلم: 1540- ابو داود: 2363- نسائي: 3886.

(1304) بخاري: 2140- مسلم: 1413- ابن ماجه: 2174- نسائي: 3239.

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ
تولتے وقت ترازو کو جھکتا رکھنا

1305۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ. وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ.))

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور مخرمہ العبدی رضی اللہ عنہ ہجر شہر سے کپڑا لے کر آئے تو ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم سے ایک شلوار کی قیمت طے کی، میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت پر وزن کرتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے آدمی سے فرمایا: ”تولو اور (ترازو کو) جھکتا رکھو۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سوید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم وزن کرتے وقت ترازو جھکانے کو مستحب کہتے ہیں۔

نیز شعبہ نے اس حدیث کو سماک سے روایت کرتے وقت ابو صفوان کا بھی ذکر کیا ہے۔

67..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ
تنگدست مقروض کو مہلت دینا اور اس کے ساتھ نرمی کرنا

1306۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیتا ہے یا (قرض) معاف کر دیتا ہے (تو) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن صرف اسی کا سایہ ہوگا۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو الیسر، ابو قتادہ، حذیفہ، ابو مسعود، عبادہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن صحیح ہے۔

(1305) صحیح: ابو داود: 3336۔ ابن ماجہ: 2220۔ نسائی: 4592۔

(1306) صحیح: مسند احمد: 2/ 359 ۔

1307۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا، وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.))

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا (اللہ کے ہاں) حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہ ملی سوائے اس کے کہ وہ مال دار آدمی تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا تو اپنے ملازموں کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے درگزر کرنا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: یہ کام کرنے کے ہم تم سے زیادہ حق دار ہیں (فرشتو!) اسے چھوڑ دو۔

68..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

مالدار کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

1308۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مال دار کا (بلا وجہ قرض کی واپسی میں) تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی شخص کو مال دار کے پیچھے لگایا جائے تو وہ پیچھے لگ جائے۔“ ❶

توضیح:...... ❶ شرع میں اسے حوالہ کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مقروض آدمی اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میں نے تمھاری جو رقم دینی ہے وہ فلاں شخص سے لے لو، تو اسے یہ بات مان کر اسی شخص سے تقاضا کرنا چاہیے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور شرید بن سوید الثقفی رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1309۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُحِلْتَ عَلَى مَلِيءٍ فَاتْبَعْهُ وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے اور جب تمھیں کسی مال دار کے حوالہ کیا جائے تو اس کے پیچھے چلو اور ایک بیع میں

(1308) بخاری: 2287۔ مسلم: 1564۔ ابو داود: 3345۔ ابن ماجہ: 2403۔ نسائی: 4688۔

(1309) صحیح: ابن ماجہ: 2404۔

فِي بَيْعَةٍ .)) دو بیع کی شرط نہ کرو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور "جب تمھیں کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اس کے پیچھے جاؤ" کے مفہوم میں بعض علماء کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا حوالہ کسی مال دار پر کر دیا جائے تو حوالہ کرنے والا بری الذمہ ہوگا اور لینے والا اس کی طرف رجوع نہیں کرسکتا۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: اگر محال علیہ کے مفلس ہو جانے کی وجہ سے قرض خواہ کا مال ہلاک ہو جائے تو وہ پہلے شخص سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ انھوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول سے دلیل لی ہے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان کا مال ضائع ہونے کے لائق نہیں۔ اسحاق فرماتے ہیں: مسلمان کا مال ہلاکت کے لائق نہیں کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی کا دوسرے پر حوالہ کر دیا جائے اور وہ بھی اسے مال دار خیال کرتا ہو پھر پتہ چلا کہ یہ بھی مفلس ہے تو پھر بھی مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوگا۔ (یعنی وہ اپنے قرض کا تقاضا پہلے آدمی سے کرسکتا ہے)۔

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

منابذہ اور ملامسہ کی بیع

1310۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منابذہ اور ملامسہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: جب میں تمھاری طرف کوئی چیز پھینک دوں تو میرے اور تمھارے درمیان خرید و فروخت واجب ہو جائے گی۔ (اسے منابذہ کی بیع کہتے ہیں)

اور ملامسہ یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: جب میں اس چیز کو چھولوں تو بیع پکی ہو جائے گی۔ اگر چہ کچھ نہ بھی دیکھا ہو تو جیسے کہ تھیلی وغیرہ۔ یہ اہل جاہلیت کی خرید و فروخت کی اقسام تھیں۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

اناج اور پھلوں میں بیع سلف کرنا

1311۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ......

(1310) بخاری: 2146۔ مسلم: 1511۔ ابن ماجہ: 2169۔ نسائی: 4509۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں سلف ❶ کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص بیع سلف کرے تو وہ معلوم پیمانے اور معلوم وزن کے ساتھ معلوم مدت تک کرے۔''

توضیح:...... ❶ سلف کو سلم بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن صحیح معنی یہ ہے کہ جنس یا رقم دونوں میں ادھار کو سلف کہتے ہیں وہ اس طرح کہ خریدنے والا رقم دے کر سودا طے کر لے اور خریدی ہوئی چیز کے لیے وقت طے کر لے کہ فلاں وقت تک مجھے پہنچا دینا یا پھر بیچنے والا یہ کہے کہ اتنی قیمت میں یہ چیز اپنے پاس رکھ لو اور رقم فلاں وقت میں دے دینا یہ دونوں صورتیں ہی سلم یا سلف بنتی ہیں لیکن اس میں جواز کی صورت یہی ہے کہ وقت اور چیز کی مقدار و پیمانہ معین ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے اناج، کپڑے اور دیگر اشیاء میں؛ جن کی پہچان اور حد معلوم ہوتی ہے، بیعِ سلف کو جائز کہتے ہیں۔ لیکن جانوروں میں سلم کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے بعض جانوروں میں بیع سلم کو جائز کہتے ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و تابعین میں سے کچھ علماء حیوان میں سلم کو مکروہ کہتے ہیں۔ یہ قول سفیان اور اہلِ کوفہ کا ہے۔ ابو المنہال کا نام عبدالرحمٰن بن مطعم ہے۔

71...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

مشترک زمین میں سے اگر کوئی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے

1312۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ .))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو تو وہ اس وقت تک اپنا حصہ نہ بیچے جب تک اسے اپنے شریک پر پیش نہ کر لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ میں نے محمد (بن اسماعیل

(1311) بخاری: 2239۔ مسلم: 1604۔ ابوداود: 3463۔ ابن ماجہ: 2280۔ نسائی: 4616.

(1312) مسلم: 1608۔ ابوداود: 3513۔ نسائی: 4646.

بخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ سلیمان الیشکری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ قتادہ اور ابوبشر نے ان سے سماع نہیں کیا۔ محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک سوائے عمرو بن دینار کے ان میں سے کسی کا بھی سلیمان الیشکری سے سماع ثابت نہیں ہے۔ شاید انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی سلیمان ۔ سے حدیث کی سماعت کی ہو فرماتے ہیں: قتادہ سلیمان الیشکری کی کتاب سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان کی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (سنی گئی احادیث پر مشتمل) ایک کتاب تھی۔

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ابوبکر العطار عبدالقدوس نے بیان کیا کہ علی بن مدینی نے کہا ہے: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان التیمی نے فرمایا: لوگ جابر بن عبداللہ کا صحیفۂ احادیث حسن بصری کے پاس لے کر گئے انھوں نے لے لیا یا روایت کر دیا، لوگ اسے قتادہ کے پاس لے کر گئے، انھوں نے بھی روایت کر دی اور میرے پاس لے کر آئے میں نے روایت نہیں واپس کر دیا۔

(ترمذی کہتے ہیں:) ہمیں یہ بات ابوبکر العطار نے علی بن مدینی کی طرف سے بیان کی ہے۔

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

بیع مخابرہ اور معاومہ

1313۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ ❶ سے منع فرمایا اور عرایا کو بیچنے کی رخصت دی ہے۔

توضیح:...... ❶ محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ کی تفصیل حدیث نمبر 1224 اور 1290 کے تحت گزر چکی ہے۔ معاومہ لفظ عام سے ہے۔ عام عربی میں سال کو کہتے ہیں۔ معاومہ کی بیع سالوں کی بیع ہے۔ وہ اس طرح کہ کوئی شخص اپنے باغ کے درختوں کے پھل آئندہ ایک یا دو سال کے لیے بیچ دے جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے جیسا کہ لوگ کچھ سالوں کے لیے باغات کو ٹھیکے پر لے لیتے ہیں۔

73..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْعِيرِ

قیمتیں مقرر کرنا

1314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ........

(1313) بخاری: 2381۔ مسلم: 1536۔ ابوداود: 3373۔ ابن ماجہ: 2266۔ نسائی: 3879۔

(1314) صحیح: ابوداود: 4551۔ ابن ماجہ: 2200۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں (اشیاء کی) قیمتیں بڑھ گئیں۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے قیمتیں ❶ مقرر کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ قیمتیں مقرر کرنے والا ہے۔ اللہ ہی ہے جو روزی کو تنگ، فراخ کرنے والا اور بہت روزی عطا کرنے والا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ کوئی شخص مجھ سے خون اور مال میں کسی زیادتی کا مطالبہ نہ کرتا ہو۔''

توضیح:...... ❶ سَعِّرْ؛ تسعیر مصدر سے امر کا صیغہ ہے۔ تسعیر کا معنی ہے قیمتیں اور بھاؤ مقرر کر دینا۔ دیکھئے: (المعجم الوسیط: ص509)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

74...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

خرید و فروخت میں دھوکہ اور ملاوٹ منع ہے

1315۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا. فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا؟)) قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے غلے والے! یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: اس پر بارش آ گئی تھی اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابو الحمراء، ابن عباس، بریدہ، ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ دھوکے اور ملاوٹ

(1315) مسلم: 102۔ ابو داود: 3452۔

کو ناپسند کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دھوکہ (یا ملاوٹ) حرام ہے۔

75..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ أَوِ السِّنِّ

اونٹ یا کوئی اور جانور بطورِ قرض لینا

1316۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ بطورِ قرض لیا تو آپ نے اسے اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دے دیا اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اسے شعبہ اور سفیان نے بھی سلمہ (بن کہیل) سے روایت کیا ہے اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے اونٹ کو بطورِ قرض لینے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

1317۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ)) فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. فَقَالَ: ((اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو آپ پر سختی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اسے پکڑنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ جس کا حق ہو وہ باتیں کرنے کا مجاز ہوتا'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے اونٹ خرید کر اسے دے دو۔'' انھوں نے تلاش کیا تو اس آدمی کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو خرید کر اسے دے دو بے شک تم میں سے وہی بہترین ہے جو اچھی طرح ادائیگی کرنے والا ہے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے بواسطہ شعبہ، سلمہ بن کہیل سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

(1316) بخاری: 2305۔ مسلم: 1601۔ ابن ماجه: 2423۔ نسائی: 4618۔

(1317) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

1318۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا. فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ. فَقُلْتُ: لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ. فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً.))

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ بطورِ قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس آدمی کا اونٹ دے دوں۔ میں نے کہا: میں اس کے اونٹ سے بہتر چار دانت والا اونٹ ہی پاتا ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''وہی اسے دے دو، یقیناً لوگوں میں بہتر وہی ہے جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرنے والا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

76..... بَابُ مَاجَاءَ فِي سَمْحِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْقَضَاءِ

خرید و فروخت اور ادائیگی میں نرمی برتنا

1319۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرمی و آسانی والی خرید و فروخت اور نرمی و آسانی والی ادائیگی کو پسند کرتے ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے اسے یونس سے بواسطہ سعید المقبری، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1320۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

(1318) مسلم: 1600۔ ابوداود: 3346۔ ابن ماجہ: 2285۔ نسائی: 4617۔

(1319) صحیح: ابویعلی: 6238۔ حاکم: 2/ 52۔

(1320) بخاری: 2076۔ ابن ماجہ: 2203۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بخش دیا جو تم سے پہلے گزر چکا ہے، وہ جب بیچتا آسانی کرتا، جب خریدتا آسانی کرتا اور جب تقاضا کرتا تو آسانی کرتا تھا۔''

وضاحت:...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب صحیح حسن ہے۔

76...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

1321۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہو تو تم کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں گمشدہ چیز کو تلاش کرنے کا اعلان ❶ کر رہا ہو تو تم کہو: اللہ تعالیٰ تجھے واپس نہ کرے۔

توضیح:...... ❶ نَشْدُ الضَّالَّةِ: گم شدہ چیز کی علامت بتا کر اسے تلاش کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: المعجم الوسیط: ص 1119۔

وضاحت:...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور بعض اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض علماء نے مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دی ہے۔

- ❀ شبہ والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔
- ❀ سود کھانا اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ نیز جھوٹی گواہی بہت بڑا گناہ ہے۔
- ❀ ادھار لین دین کرنا جائز ہے۔
- ❀ خرید و فروخت کی شرائط تحریر کرنا مستحب ہے۔

(1321) مسلم: 568۔ ابو داود: 473۔ ابن ماجہ: 767۔

- تجارتی قافلوں کوشہر سے باہر جا کر ملنا منع ہے۔
- شہری دیہاتی کے لیے بطورِ ڈیلر خرید وفروخت نہیں کر سکتا۔
- کسی بھی فصل کو پکنے سے پہلے بیچنا منع ہے۔
- بیوع کی مندرجہ ذیل اقسام منع ہیں: محاقلہ، مخابرہ، مزابنہ ،منابذہ، ملامسہ ،معاومہ اور حبل الحبلہ
- جو چیز ملکیت میں ہی نہیں ہے اسے نہیں بیچا جا سکتا۔
- ولاء کو بیچنا یا ہبہ کرنا منع ہے۔
- کسی بھی جنس کا لین دین برابر کے پیمانے کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔
- کرنسی تبدیل کرنے کی صورت میں تعداد کو کم یا زیادہ کرنا سود ہے۔
- سودے کو منسوخ کرنے کا اختیار مجلس کے اندر ہی ہے، مجلس برخاست ہونے کے بعد نہیں۔
- جس طرح شراب حرام ہے اسی طرح اس کی خرید وفروخت اور نقل وحمل بھی حرام ہے اور ایسا کرنے والے پر اللہ کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔
- قحط سالی کے دور میں ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔
- دھوکہ دینے کے لیے جانور کا دودھ روکنا ناجائز فعل ہے۔ نیز ایسی صورت میں خریدنے والا واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
- حرام جانور مثلاً: کتا، بلا وغیرہ کی خرید وفروخت منع ہے۔ اور اس کی قیمت حرام ہے۔
- بیع عرایا میں پانچ وسق تک رخصت ہے۔
- تجارت کے مال میں دھوکہ اور ملاوٹ کرنے والے کا اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

مضمون نمبر......13

اَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی فیصلوں کے احکام و مسائل

تعارف

163 احادیث کے ساتھ 42 ابواب پر مشتمل اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے کہ:

- عدالتی کارروائی کے لیے اسلام نے کیا طریقہ وضع کیا ہے؟
- قاضی یا جج کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- عمریٰ و رقبیٰ کیا ہیں؟
- شفعہ کیا ہوتا ہے اور کن شرائط کے ساتھ منسلک ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

قاضی کے بارے رسول اللہ ﷺ کے فرامین

1322۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: أَوَ تُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)). فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ جائیے اور لوگوں کے درمیان (قاضی کی حیثیت سے) فیصلے کیجیے۔ انھوں نے کہا: امیرالمومنین آپ مجھے اس سے معاف ہی رکھیئے! انھوں نے کہا: آپ اس کام کو کیوں ناپسند کرتے ہیں! جب کہ آپ کے والد بھی فیصلے کرتے تھے؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص قاضی (جج) بنا (اور) انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا تو (پھر بھی) اس لائق ہے کہ برابری کے ساتھ لوٹے“ اس کے بعد میں کیا امید کر سکتا ہوں؟ نیز اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے اور میرے مطابق اس کی سند متصل نہیں ہے اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں یہ عبدالملک بن ابو جمیلہ ہیں۔

1322۔ (م)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ..........

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ فَذَاكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا يَعْلَمُ فَأَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ، فَهُوَ فِي النَّارِ

ابن بریدہ اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قاضی تین قسم کے ہیں: دو قاضی جہنم میں اور ایک قاضی جنت میں جائے گا، وہ آدمی جو جانتے بوجھتے ناحق فیصلہ کرے وہ جہنم میں جائے گا، وہ قاضی جو بغیر علم کے فیصلہ کرے اس نے لوگوں کے حق کو برباد کیا وہ بھی جہنم میں

(1322) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 6864۔ ابو يعلى: 1406.

(1322م) صحيح: ابو داود: 3573۔ ابن ماجه: 2315.

وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ .)) ہوگا اور وہ قاضی جو برحق فیصلہ کرتا ہے وہ جنتی ہے۔"

1323۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ .))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قاضی کے عہدے کا سوال کرتا ہے وہ اپنی ذات کو ہی سونپ دیا جاتا ہے اور جسے اس کام کے لیے مجبور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ نازل کرتے ہیں جو اسے سیدھا رکھتا ہے۔"

1324۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ۔ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ۔ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ، وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص عہدہ قضاء چاہے اور اس میں سفارشی تلاش کرے اسے اس کی ذات کو ہی سونپ دیا جاتا ہے اور جسے اس کام پر مجبور کیا جائے (تو) اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتے ہیں وہ اسے سیدھا رکھتا ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبدالاعلیٰ سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

1325۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے عہدہ قضاء مل گیا یا لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا گیا یقیناً اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔" ❶

توضیح:...... ❶ اس لیے کہ یہ عہدہ بہت ہی حساس ہے۔ اگر ذرا سی غفلت سے کام لے یا کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ کر لے تو اس کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ (ع م)

(1323) ضعیف: ابوداود: 3578۔ ابن ماجہ: 2309 .

(1324) ضعیف: بیہقی: 10/ 100 .

(1325) صحیح: ابوداود: 3571۔ ابن ماجہ: 2308 .

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ
قاضی اگر درست یا غلط فیصلہ کرے

1326۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب حاکم فیصلہ کرنے میں کوشش و محنت کرے (اور) صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب (کوشش کے ساتھ) فیصلہ کرے اور غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔“ ❶

توضیح:...... ❶ یہ ایک اجر اس کے خلوصِ نیت کے ساتھ محنت کرنے کی وجہ سے ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمرو بن العاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔ ہم اسے سفیان ثوری سے بواسطہ یحییٰ بن سعید صرف عبدالرزاق سے بواسطہ معمر، سفیان ثوری سے ہی جانتے ہیں۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي
قاضی فیصلہ کیسے کرے؟

1327۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو.........

عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِي؟)) فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟)) قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟)) قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي. قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.))

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگردوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ”تم فیصلہ کیسے کرو گے؟“ انھوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ نے فرمایا: ”اگر وہ کتاب اللہ میں نہ ہوا؟“ انھوں نے کہا: تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی نہ ہو تو؟“ انھوں نے کہا: میں اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد ❶ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمام تعریفیں

(1326) بخاری: 7352۔ مسلم: 1716۔ ابوداود: 3574۔ ابن ماجہ: 2314۔

(1327) ضعیف: ابوداود: 3592۔ مسند احمد: 5/ 536۔ بیھقی: 10/ 114۔

وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ .)) ہوگا اور وہ قاضی جو برحق فیصلہ کرتا ہے وہ جنتی ہے۔"

1323۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ يُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ .))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قاضی کے عہدے کا سوال کرتا ہے وہ اپنی ذات کو ہی سونپ دیا جاتا ہے اور جسے اس کام کے لیے مجبور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ نازل کرتے ہیں جو اسے سیدھا رکھتا ہے۔"

1324۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ۔ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ۔ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ، وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص عہدہ قضاء چاہے اور اس میں سفارشی تلاش کرے اسے اس کی ذات کو ہی سونپ دیا جاتا ہے اور جسے اس کام پر مجبور کیا جائے (تو) اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتے ہیں وہ اسے سیدھا رکھتا ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبدالاعلیٰ سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

1325۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے عہدہ قضاء مل گیا یا لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا گیا یقیناً اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔" ❶

توضیح:...... ❶ اس لیے کہ یہ عہدہ بہت ہی حساس ہے۔ اگر ذرا سی غفلت سے کام لے یا کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ کرلے تو اس کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ (ع م)

(1323) ضعیف: ابوداود: 3578۔ ابن ماجہ: 2309.

(1324) ضعیف: بیہقی: 10/ 100 .

(1325) صحیح: ابوداود: 3571۔ ابن ماجہ: 2308.

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ
قاضی اگر درست یا غلط فیصلہ کرے

1326۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب حاکم فیصلہ کرنے میں کوشش ومحنت کرے (اور) صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب (کوشش کے ساتھ) فیصلہ کرے اور غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔'' ❶

توضیح:...... ❶ یہ ایک اجر اس کے خلوصِ نیت کے ساتھ محنت کرنے کی وجہ سے ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمرو بن العاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔ ہم اسے سفیان ثوری سے بواسطہ یحییٰ بن سعید صرف عبدالرزاق سے بواسطہ معمر، سفیان ثوری سے ہی جانتے ہیں۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي
قاضی فیصلہ کیسے کرے؟

1327۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو.........

عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِي؟)) فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟)) قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟)) قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي. قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.))

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگردوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ''تم فیصلہ کیسے کرو گے؟'' انھوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ نے فرمایا: ''اگر وہ کتاب اللہ میں نہ ہوا؟'' انھوں نے کہا: تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی نہ ہو تو؟'' انھوں نے کہا: میں اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد ❶ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام تعریفیں

(1326) بخاری: 7352۔ مسلم: 1716۔ ابوداود: 3574۔ ابن ماجہ: 2314۔

(1327) ضعیف: ابوداود: 3592۔ مسند احمد: 5/ 536۔ بیہقی: 10/ 114۔

اللہ کے لیے ہیں جس نے اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد کو توفیق دی۔"

توضیح:...... ❶ قیاس کرنے کی سب سے بڑی دلیل یہی حدیث ہے۔لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث قابلِ حجت نہیں ہوسکتی۔ (ع م)

1328۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَا..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخٍ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے حارث بن عمرو اہلِ حمص میں سے کچھ لوگوں کے واسطے کے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ
انصاف کرنے والا حاکم

1329۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ.))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے قریب بیٹھنے والا، عادل حکمران ہوگا اور اللہ کو سب سے زیادہ برا اور سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا، ظالم حکمران ہوگا۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

1330۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(1328) ضعیف: السلسلة الضعيفه: 881.

(1329) ضعیف: السلسلة الضعيفه: 1156۔ مسند احمد: 3/ 22۔ ابویعلی: 1003.

(1330) حسن: ابن ماجه: 2312۔ ابن حبان: 5062.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ . فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ .))

نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا، جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عمران القطان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

قاضی دونوں فریقوں کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرے

1331۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ ، فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي)) قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب دو آدمی تمھارے پاس فیصلہ کروانے آئیں تو تم دوسرے کی بات سنے بغیر پہلے کے حق میں فیصلہ نہ کرنا، پھر تم خود جان لوگے کہ فیصلہ کیسے کرنا ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! پھر اس کے بعد میں ہمیشہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا رہا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

رعایا کا حاکم

1332۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ..........

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ)) فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ .

ابوالحسن (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو حاکم حاجت ❶ مندوں، فقیروں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت، فقیری اور مسکینی پر آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔'' تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) لوگوں کی ضروریات (کا پتہ کرنے) پر ایک آدمی مقرر کر دیا۔

(1331) حسن: ابوداود: 3582۔ مسند احمد: 1/ 90۔ ابو یعلی: 371 .

(1332) صحیح: مسند احمد: 4/ 231۔ حاکم: 4/ 94 .

توضیح:...... ❶ ذوی الحاجة ضرورت مندی، الخلة فقر وحاجت۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ نیز یہ حدیث اس (سند) کے علاوہ اور سندوں سے بھی مروی ہے۔ اور عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومریم ہے۔

1333۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں علی بن حجر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے یزید بن ابی مریم سے بواسطہ قاسم بن مخیمرہ، نبی ﷺ کے صحابی ابو مریم رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... یزید بن ابی مریم شام کے رہنے والے تھے جب کہ یزید بن ابی مریم کوفہ کے تھے۔ اور ابو مریم، عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ
قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

1334۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.))

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو خط لکھا جو کہ قاضی تھے کہ تم غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فیصلہ کرنے والا جب غصے میں ہو تو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع رضی اللہ عنہ (بن حارث) تھا۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَاءِ
حاکموں کو تحائف دینا

1335۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ

(1333) صحیح: ابوداود: 2948.

(1334) بخاری: 7158۔ مسلم: 1717۔ ابوداود: 3589۔ ابن ماجہ: 2316۔ نسائی: 5406.

(1335) ضعیف الاسناد.

قَيْسِ بْنِ أَبِي ....

حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ. وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ.))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا جب میں چل پڑا (تو) آپ نے میرے پیچھے پیغام بھیجا مجھے واپس بلایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمھیں (بلانے کے لیے) پیغام کیوں بھیجا تھا؟ (یہ کہنے کے لیے کہ) تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیوں کہ وہ خیانت [1] ہے۔ اور جو شخص خیانت کرے گا (تو) قیامت کے دن خیانت والی چیز لے کر آئے گا۔ میں نے تمھیں اس بات کے لیے بلایا تھا (اب) اپنے آپ کام پر چل پڑو۔''

توضیح:...... [1] غنیمت یا بیت المال کے مال سے چوری کو غلول (خیانت) کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسامہ کے واسطے سے ہی داؤد الاودی سے جانتے ہیں۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

فیصلے میں رشوت دینے اور لینے والا

1336۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلے میں رشوت [1] دینے اور لینے والے پر لعنت کی ہے۔

توضیح:...... [1] الراشی: رشوت دینے والا اور رشوت اس چیز کو کہا جاتا ہے جو حق کو باطل یا باطل کو حق کرنے کے لیے یا اپنا مفاد پورا کرنے کے لیے کسی حاکم، قاضی یا کسی بھی محکمے کے مجاز آدمی کو دی جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن جدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے بواسطہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

نیز ابوسلمہ سے ان کے باپ کے ذریعے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: میں نے

(1336) صحیح: مسند احمد: 2/ 378۔ ابن حبان: 5076.

عبداللہ بن عبدالرحمن سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ابوسلمہ کی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ نبی ﷺ کی اس مسئلہ میں سب سے عمدہ اور صحیح ہے۔

1337۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ
تحفہ اور دعوت قبول کرنا

1338۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے جانور کی پنڈلی ❶ کا تھوڑے گوشت والا حصہ تحفہ بھیجا جائے تو میں اسے بھی قبول کروں گا اور اگر مجھے اس کے لیے دعوت دی جائے تو میں جاؤں گا۔''

توضیح:...... ❶ کُراعٌ: عام طور پر اس کا معنی کھر کیا جاتا ہے لیکن لغت کے اعتبار سے یہ معنی صحیح نہیں ہے بلکہ جانور گائے بکری وغیرہ کے کم گوشت والے پنڈلی کے حصے کو کہا جاتا ہے اور آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کے حصے کو کراع کہا جاتا ہے۔ اسی سے ضرب المثل مشہور ہے۔ غلام کو پائے نہ کھلاؤ ورنہ وہ دست کے گوشت کی خواہش کرے گا ''لا تُطعم العَبْدَ الكُراعَ فيطمع في الذراعِ''، یعنی کراع کو آپ پائے بھی کہہ سکتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، القاموس الوحید: ص 1399۔ اور المعجم الوسیط: ص 947) (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عائشہ، مغیرہ بن شعبہ، سلیمان، معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(1337) صحیح: ابوداود: 3580۔ ابن ماجه: 2313.

(1338) صحیح: ابن حبان: 5292۔ بیهقی: 6/ 169.

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

اگر غیر مستحق کے لیے کوئی فیصلہ ہو جائے تو وہ کسی دوسرے کا حق نہ لے

1339۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ میری طرف مقدمہ لے کر آتے ہو اور میں بھی انسان ہی ہوں، ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو (1) تو اگر میں تم میں سے کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لیے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا الاٹ کر رہا ہوں وہ اس کو نہ لے۔''

توضیح:...... (1) الحن بحجته: دلیل کو مضبوط کرنے والے تمام پہلوؤں سے واقف۔ (المعجم الوسیط: ص991) (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

گواہ مدعی اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے

1340۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟))

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضر موت کا اور ایک کندہ کا نبی ﷺ کے پاس آئے۔ حضرمی کہنے لگا؟ اے اللہ کے رسول! اس آدمی نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کندی کہنے لگا: وہ میری زمین ہے۔ میرے قبضے میں ہے۔ اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ تو نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس کوئی دلیل ہے؟'' اس نے کہا:

(1340) بخاری: 2458۔ مسلم: 1713۔ ابوداود: 3583۔ ابن ماجہ: 2317۔ نسائی: 5401.

(1340) مسلم: 139۔ ابوداود: 3245.

قَالَ: ((لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ: ((لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ.))

نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تمھیں اس کی قسم کا اعتبار کرنا پڑے گا۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول بے شک یہ فاجر آدمی ہے۔ یہ کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ کیا قسم اٹھا رہا ہے، یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس سے صرف یہی مل سکتا ہے۔'' راوی کہتے ہیں: وہ آدمی قسم اٹھانے لگا تو جب اس نے اپنی پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ تمھارے مال پر قسم اٹھا لے تاکہ اسے ظلم کے ساتھ کھا جائے تو یہ ضرور اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس سے منہ پھیر لے گا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1341۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔''❶

توضیح:...... ❶ دعویٰ کرنے والے کو مدعی اور جس کے خلاف مقدمہ یا دعویٰ دائر کیا جائے اسے مدعیٰ علیہ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے۔ محمد بن عبیداللہ العرزمی کو حافظے کی وجہ سے حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اسے ابن مبارک وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

1342۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ دیا کہ قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

(1341) صحیح: عبدالرزاق: 15184۔ دار قطنی: 4/ 157.

(1342) بخاری: 2514۔ مسلم: 1711۔ ابوداود: 3619۔ ابن ماجه: 2321۔ نسائی: 5425.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ دلیل دعویٰ کرنے والے کے اور قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر گواہ ایک ہو تو ساتھ ایک قسم اٹھائے

1343۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. قَالَ رَبِيعَةُ: وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں قسم کے ساتھ فیصلہ کر دیا تھا۔ ربیعہ کہتے ہیں: مجھے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابن عباس اور سُرَّق رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ''نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا'' حسن غریب حدیث ہے۔

1344۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ..........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا۔

1345۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ..........

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ کیا تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بھی اسی طرح جعفر بن محمد سے ان کے باپ کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ جب کہ عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے

(1343) صحیح: ابو داود: 3610۔ ابن ماجہ: 2368.

(1344) صحیح: ابن ماجہ: 2369۔ مسند احمد: 3/ 305.

(1345) صحیح: گزشتہ حدیث دیکھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ دلیل دعویٰ کرنے والے کے اور قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ
اگر گواہ ایک ہو تو ساتھ ایک قسم اٹھائے

1343۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. قَالَ رَبِيعَةُ: وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں قسم کے ساتھ فیصلہ کر دیا تھا۔ ربیعہ کہتے ہیں: مجھے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابن عباس اور سُرَّق رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ "نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا" حسن غریب حدیث ہے۔

1344۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ..........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا تھا۔

1345۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ..........

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ کیا تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمھارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بھی اسی طرح جعفر بن محمد سے ان کے باپ کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ جب کہ عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے

(1343) صحیح: ابوداود: 3610۔ ابن ماجہ: 2368۔

(1344) صحیح: ابن ماجہ: 2369۔ مسند احمد: 3/ 305۔

(1345) صحیح: گزشتہ حدیث دیکھیں۔

اس حدیث کو جعفر بن محمد سے ان کے باپ کے ذریعے بواسطہ علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کی یہی رائے ہے کہ حقوق اور اموال میں ایک گواہ ہونے صورت میں ایک قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر صرف حقوق اور اموال میں ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

جب کہ کوفہ والوں میں سے بعض علماء ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دینے کو جائز نہیں سمجھتے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام سے اگر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے

1346۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا، أَوْ قَالَ: شَقِيصًا أَوْ قَالَ: شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ: وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ ❶ آزاد کر دیا اور اس (آزاد کرنے والے) کے پاس اگر اتنا مال ہو جو اس (غلام) کی بازار کی قیمت کو پہنچتا ہو تو وہ آزاد ہے۔ اگر نہیں تو پھر اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔“

توضیح:..... ❶ یہاں راوی نے شک کی بنا پر تین الفاظ بولے ہیں: نصیباً، شقیصاً اور شرکاً۔ یعنی ان تینوں میں سے کوئی ایک لفظ بولا تھا لیکن سب کا معنی ایک ہی ہے۔ ”حصہ“ (ع م)

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے سالم نے بھی اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1347۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ.))

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا (اور) اس کے پاس اس غلام کی قیمت جتنا مال ہو تو اسے اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا۔“

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1346) بخاری: 2491۔ مسلم: 1501۔ ابوداود: 3940۔ ابن ماجہ: 2528۔ نسائی: 4698۔

(1347) صحیح: ابوداود: 3940۔ تحفۃ الاشراف: 6935۔

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا.))

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ ❶ (موہوب لہ کے) وارثوں کے لیے جائز ہے یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) اس کے اہل کے لیے میراث ہے۔''

توضیح:...... ❶ عمریٰ: کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز عطیہ کر دینے کو عمریٰ کہا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بعد میں وارثوں کی شرط طے نہیں بھی کرتا تب بھی وہ چیز موہوب لہ (جسے دی گئی ہے) اس کے وارثوں میں منتقل ہو جائے گی، دینے والا اسے واپس نہیں لے سکتا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں زید بن ثابت، جابر، ابوہریرہ، عائشہ، ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1350۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ............

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو عمر بھر کے لیے کوئی عطیہ دے دیا جائے اور کہا جائے کہ یہ اس کے لیے اور (اس کے بعد) اس کے وارثوں کے لیے ہے تو وہ اسی شخص کا ہے جسے دیا گیا ہو۔ دینے والا اسے واپس نہیں لے سکتا کیوں کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت واقع ہوگئی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز معمر وغیرہ نے بھی زہری سے امام مالک کی طرح روایت کی ہے۔ اور بعض نے زہری سے روایت کرتے وقت اس کی اولاد کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر بھر کے لیے دی گئی چیز وارثوں کی ہو جاتی ہے'' اور اس میں اولاد کا ذکر نہیں ہے۔ اور یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

نیز بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب کوئی کہے: یہ چیز تمھاری زندگی میں تمھارے اور تمھاری اولاد کے لیے ہے تو وہ اسی کی ہے جسے دی گئی ہے۔ دینے والے کو واپس نہیں ہو سکتی اور جب اولاد کا ذکر نہ کرے تو جب موہوب لہ (مُعمَر) فوت ہو جائے تو دینے والے کی ہو جائے گی۔ یہ قول مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ عمریٰ جن کے لیے کیا جائے ان میں جاری ہو جاتا ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب موہوب لہ مر جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہو جائے گا۔ اگر چہ اس نے وارثوں کی شرط نہیں

(1350) بخاری: 2625۔ مسلم: 1625۔ ابوداود: 3550۔ ابن ماجہ: 2380۔ نسائی: 3736۔

بھی لگائی۔ یہ قول سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى
رقبیٰ کا بیان

1351۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ اسی کا ہے جسے دے دیا جائے، (اسی طرح) رقبی ❶ بھی اسی کا ہوجاتا ہے جسے دیا جائے۔''

توضیح:...... ❶ رقبیٰ، یہ بھی عمریٰ کی طرح ہے۔ اس میں تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ ہبہ کرنے والا کہے: یہ تمھاری زندگی میں تمھارے لیے ہے۔ اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہوگئے تو یہ چیز واپس میرے پاس آجائے گی، مگر اس میں بھی رجوع نہیں ہوسکتا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض راویوں نے اسے ابوالزبیر کے واسطے سے اسی سند کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عمریٰ کی طرح رقبیٰ بھی اسی کا ہوجاتا ہے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور بعض علمائے کوفہ نے رقبیٰ اور عمریٰ کے درمیان فرق کرتے ہوئے عمریٰ کو جائز اور رقبی کو ناجائز کہا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رقبی یہ ہے کہ کوئی آدمی کہے جب تک تم زندہ ہو یہ چیز تمھاری ہے۔ اگر تم مجھ سے پہلے فوت گئے یہ میری طرف واپس آجائے گی۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کہتے ہیں: رقبی بھی عمریٰ کی طرح ہے۔ یہ بھی اسی کا ہو جاتا ہے جسے دیا گیا ہو اور پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔

17..... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ
لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

1352۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ..........

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا،

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے اور مسلمان اپنی شرائط پر

(1351) صحیح: ابوداود: 3558۔ ابن ماجہ: 2383۔ نسائی: 3739.

(1352) صحیح: ابوداود: 2353۔ دار قطنی: 3/ 27۔ حاکم: 4/ 101 .

وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا .))

(عمل کرنے کے پابند) ہیں۔ مگر ایسی شرط (پر عمل نہیں ہوگا) جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنا

1353۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ)) فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُئُوسَهُمْ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص سے اس کا ہمسایہ دیوار میں لکڑی گاڑنے ❶ کی اجازت مانگے تو وہ اسے مت روکے۔ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے اعراض کرتے ہو، اللہ کی قسم! میں اسے ضرور تمھارے شانوں کے درمیان پھینکتا رہوں گا۔ ❷

توضیح:...... ❶ غرز کا مطلب ہوتا ہے گاڑنا، لگانا وغیرہ۔

❷ یعنی تم چاہو نہ چاہو میں بیان ضرور کرتا رہوں گا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء؛ جن میں مالک بن انس رحمہ اللہ بھی ہیں، کہتے ہیں: وہ اپنی دیوار میں لکڑی لگانے سے روک سکتا ہے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم کا اعتبار ہوتا ہے

1354۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1353) بخاری: 2463۔ مسلم: 1609۔ ابوداود: 3634۔ ابن ماجہ: 2335 .

(1354) مسلم: 1653۔ ابوداود: 3255۔ ابن ماجہ: 2121 .

((اَلْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)) و قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلَى مَا صَدَّقَكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ.

فرمایا: قسم وہی (معتبر) ہے جس پر تمھارا ساتھی (قسم لینے والا) تمھاری تصدیق کرے" قتیبہ کہتے ہیں: جس پر تمھارے ساتھی نے تمھاری تصدیق کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشیم کی عبداللہ بن ابوصالح سے لی گئی حدیث سے ہی جانتے ہیں اور عبداللہ بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ نیز بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر قسم لینے والا ظالم ہو اس میں قسم دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب قسم لینے والا مظلوم ہو تو پھر قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

20...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ، كَمْ يُجْعَلُ؟

اگر راستے کے بارے میں اختلاف ہو تو کتنا رکھا جائے؟

1355۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الضُّبَعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "راستہ سات ہاتھ رکھو۔"

1356۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم راستے کے بارے میں جھگڑا کرو تو اسے سات ❶ ہاتھ رکھو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث وکیع کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: بشر بن کعب العدوی کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اس حدیث کو قتادہ سے بواسطہ بشیر بن نہیک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

توضیح:...... ❶ ذراع ایک پیمانہ کا نام ہے۔ اس کی سب سے مشہور قسم "الذراع الہاشمیہ" ہے جو 32

(1355) بخاری: 2473۔ مسلم: 1613۔ ابوداود: 3633۔ ابن ماجہ: 2338.

(1356) بخاری: 2473۔ مسلم: 1613.

انگلیوں کے برابر یا 64 سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ دیکھئے: المعجم الوسیط: ص 376۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینا

1357۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اپنے باپ اور ماں کے درمیان اختیار دیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم تھا۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب بچے کے بارے میں والدین کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو بچے کو اختیار دیا جائے گا، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں: جب تک بچہ چھوٹا ہو تو ماں زیادہ حق دار ہے اور جب وہ سات سال کا ہو جائے تو اسے ماں باپ کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ (کہ جس کے ساتھ چاہے رہے)

ہلال بن ابومیمونہ، ہلال بن علی بن اسامہ ہیں اور یہ مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن کثیر، مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے روایت کی ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

باپ اپنے بیٹے کا مال لے سکتا ہے

1358۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے پاکیزہ روزی وہ ہے جو تم اپنی کمائی (ہاتھ کی مزدوری) سے کھاتے ہو اور تمھاری اولاد تمھاری کمائی ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض نے اسے عمارہ بن عمیر سے ان کی ماں کے واسطے کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے لیکن اکثر راوی ان کی پھوپھی کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

(1357) ابوداود: 2277۔ ابن ماجہ: 2351۔ نسائی: 3496.

(1358) صحیح: ابوداود: 3528۔ ابن ماجہ: 2137۔ نسائی: 4449.

کرتی ہیں۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ باپ کا ہاتھ اپنی اولاد کے مال میں کھلا ہے جو چاہے لے لے۔

اور بعض کہتے ہیں: صرف ضرورت کے تحت اس کا مال لے سکتا ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

اگر کسی کی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو توڑنے والے کے مال سے ادا کی جائے گی

1359۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طَعَامٌ بِطَعَامٍ، وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی کسی ایک بیوی نے ایک پیالے ❶ میں نبی ﷺ کو کھانا بھیجا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالے کو اپنا ہاتھ دے مارا (اور) جو اس میں تھا گرا دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن (دینا پڑے گا)۔''

توضیح:...... ❶ قَصْعَةٌ: لکڑی سے بنا پیالہ جس میں کھانا کھایا جاتا ہے اور ثرید بنائی جاتی ہے۔ (المعجم الوسیط: ص894)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1360۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حُمَيْدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک پیالہ عاریۃً (استعمال کرنے کے لیے) لیا وہ ضائع ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس کے ضامن ہوتے ہوئے اس کی چٹی بھری۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے مطابق سوید نے اس سے وہی حدیث مراد لی ہے جو ثوری نے روایت کی ہے اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

مرد اور عورت کے جوان ہونے کی عمر

1361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

(1359) بخاري: 2481۔ ابوداود: 3567۔ ابن ماجه: 2334۔ نسائي: 3955. (1360) ضعيف جداً.

(1361) بخاري: 2664۔ مسلم: 1868۔ ابوداود: 2975۔ ابن ماجه: 2543۔ نسائي: 3431.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي، قَالَ نَافِعٌ: وَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک لشکر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا، اس وقت میں چودہ سال کا تھا آپ نے مجھے قبول نہ کیا، پھر اگلے سال ایک لشکر میں مجھے پیش کیا گیا تو میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ نے مجھے قبول کرلیا۔ نافع کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) کو بیان کی تو انھوں نے فرمایا: چھوٹے اور بڑے (یعنی بالغ اور نابالغ) کے درمیان یہی حد ہے۔ پھر انھوں نے (اپنے عاملوں کو) لکھا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبیداللہ بن عمر سے انھوں نے نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسی حدیث بیان کی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ نابالغ اور بالغ کے درمیان یہی حد ہے۔

ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ (نافع) کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: بچوں اور لڑنے والوں کے درمیان یہی حد ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ لڑکے کی عمر جب پندرہ سال ہو جائے تو اس کا حکم مردوں والا ہوگا اور اگر پندرہ سال سے پہلے احتلام شروع ہو جائے تو پھر بھی اس کا حکم مردوں والا ہوگا۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: بلوغت کی تین نشانیاں ہیں: پندرہ سال کی عمر کو پہنچنا یا احتلام، اگر اس کی عمر اور احتلام کا پتہ نہ چلے تو پھر زیر ناف بالوں کا اگ آنا۔

25..... بَابٌ: فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ
جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لے

1362۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ..........

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ گزرے اور ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: مجھے

(1362) صحیح: ابوداود: 4475۔ ابن ماجہ: 2607۔ نسائی: 3331۔

إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ .

رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ آپ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے تا کہ میں آپ ﷺ کے پاس اس کا سر لے کر آؤں۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں قرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عدی بن ثابت سے بواسطہ عبداللہ بن یزید سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نیز یہ حدیث اشعث سے بھی بواسطہ عدی، یزید بن براء کے ذریعے ان کے باپ سے مروی ہے۔ اور اشعث سے ہی بواسطہ عدی، یزید بن براء کے ذریعے ان کے ماموں سے بھی مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ

دو آدمیوں میں سے اگر ایک کا کھیت پانی لگانے میں دور ہو

1363۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ.........

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ إِنِّي

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ کے نالے ❶ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا کیا جس کے ساتھ وہ اپنے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیتے تھے انصاری کہنے لگا: پانی کو چھوڑ دو وہ گزر جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ وہ مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے زبیر سے فرمایا: "اے زبیر! تم (اپنی زمین کو) پانی دے کر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دیا کرو۔" انصاری ناراض ہو گیا۔ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے ناں اس لیے؟ تو اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: "اے زبیر (اپنے کھیت کو) پانی دو، پھر پانی کو روکو۔ یہاں تک کہ وہ منڈیروں ❷ تک پہنچ جائے۔" زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ آیت

(1363) بخاری: 2360۔ مسلم: 2357۔ ابوداود: 3637۔ ابن ماجہ: 2480۔ نسائی: 5407۔

لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .﴾

اسی واقعہ کے بارے نازل ہوئی ہے: ''تیرے رب کی قسم یہ تب تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور (اس فیصلے کو) تسلیم کر لیں۔ (النساء: 65)

توضیح:...... ❶ شراج الحرة: شراج اس نالے یا کھال کو کہتے ہیں جس کے ذریعے فصلوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اور حرہ مدینہ کے باہر ایک کنکریلی جگہ کا نام ہے۔

❷ الجدر: کھیت کے اردگرد کی گئی منڈیر، دیوار کی جڑ۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے بواسطہ عروہ بن زبیر، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے کا ذکر نہیں ہے۔ نیز عبداللہ بن وہب نے اسے لیث سے اور یونس نے زہری سے بواسطہ عروہ، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

27...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

جو شخص اپنی موت کے وقت اپنے غلاموں کو آزاد کر دے اور اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال بھی نہ ہو

1364۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے علاوہ اس کا کوئی اور مال بھی نہیں تھا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت سخت بات کہی۔ پھر آپ علیہ السلام نے ان (غلاموں) کو بلایا اور ان کے تین حصے کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی؛ دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ان سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ بھی ایسے معاملات کو قرعہ کا استعمال درست سمجھتے ہیں لیکن کوفہ کے بعض علماء قرعہ کو

(1364) مسلم: 1668۔ ابوداود: 3958۔ ابن ماجہ: 2345.

درست نہیں کہتے وہ کہتے ہیں: ہر غلام میں سے تیسرا حصہ ❶ آزاد کیا جائے گا۔ اور اس کی دو تہائی قیمت میں محنت کروائی جائے گی۔ ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو الجرمی ہے۔ یہ ابو قلابہ نہیں ہیں۔ ابو قلابہ الجرمی کا نام عبداللہ بن زید تھا۔

توضیح:...... ❶ نبی ﷺ نے ایک تہائی آزاد کیے تھے کیوں کہ کوئی بھی شخص زیادہ سے زیادہ تیسرے حصے کی وصیت کرسکتا ہے۔ (ع م)

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ
جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے

1365۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.))

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے (یعنی اسے بطور غلام خریدے) تو وہ آزاد ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف حماد بن زید کی سند سے ہی بواسطہ قتادہ متصل ہے اور عاصم الاحول نے بھی بواسطہ حسن، سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہے۔“ ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن بکر کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے سند میں یہ کہا ہو کہ عاصم نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے۔

بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ (غلام) آزاد ہے۔“ اسے حمزہ بن ربیعہ نے سفیان ثوری سے بواسطہ عبداللہ بن دینار، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ لیکن حمزہ بن ربیعہ کی اس حدیث (کی سند) میں متابعت نہیں کی گئی اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث خطا ہے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ
جو شخص کسی کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کوئی چیز کاشت کرے

1366۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ،

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی قوم کی زمین ان کی اجازت کے بغیر کوئی چیز

(1365) صحیح: ابوداود: 3949۔ ابن ماجہ: 2524.

(1366) صحیح: ابوداود: 3403۔ ابن ماجہ: 2466.

فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ .)) کاشت کرتا ہے تو اسے اس میں سے کچھ نہیں ملے گا اور اسے اس کا خرچ مل جائے گا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابواسحاق سے صرف شریک بن عبداللہ کی سند سے ہی جانتے ہیں اور بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے۔ نیز میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور میں اسے صرف شریک کی روایت سے ہی ابواسحاق سے جانتا ہوں۔

محمد (البخاری) فرماتے ہیں: ہمیں معقل بن مالک البصری نے انھیں عقبہ بن اعصم نے عطاء سے بواسطہ رافع بن خدیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

تحفہ وغیرہ دینے میں اولاد کے درمیان برابری کی جائے

1367۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا قَالَ ((فَارْدُدْهُ .))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا (اور) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لیے آپ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو ایسے ہی دیا ہے جیسے اس کو دیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر (اس سے بھی) واپس لے لو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

نیز بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے اولاد کے درمیان برابری کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض نے تو یہاں تک کیا ہے کہ بوسہ دینے میں بھی اولاد کے درمیان برابری کرے۔ اور بعض کہتے ہیں: ہبہ وعطیہ میں اپنی اولاد بیٹوں اور بیٹیوں میں برابری کرے۔ یہ قول سفیان ثوری کا ہے۔

بعض کہتے ہیں: اولاد کے درمیان برابری سے مراد تقسیمِ وراثت کی طرح لڑکے کو دو لڑکیوں جتنا دینا ہے۔ یہ قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

(1367) بخاری: 2586۔ مسلم: 1623۔ ابوداود: 3544۔ ابن ماجہ: 2375۔ نسائی: 3682۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ ❶ کا بیان

1368۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ .))

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھر کا ہمسایہ گھر (خریدنے) کا زیادہ حق دار ہے۔''

توضیح:...... ❶ الشفعة: اصطلاح میں شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنا گھر وغیرہ فروخت کرنا چاہے تو خریدنے کا سب سے زیادہ حق اس کے پڑوسی کو ہے۔ پہلے اس سے پوچھے کہ اگر تم خرید سکتے ہو تو خرید لو اور اگر وہ نہ خریدنا چاہے تو کسی اور کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے لیکن اگر وہ اس سے پوچھتا یا بتاتا نہیں ہے تو ہمسائے کو شریعت نے حق شفعہ (ساتھ ملانے کا) دیا ہے کہ وہ عدالتی طریقے سے شفعہ کے ذریعے اس گھر یا جگہ کو خرید سکتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں شرید، ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے، (اور) سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عیسیٰ بن یونس نے بھی اس کو سعید بن ابی عروبہ سے بواسطہ قتادہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور سعید بن ابی عروبہ سے بواسطہ قتادہ حسن سے اور پھر سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث بھی مروی ہے۔ اور اہلِ علم کے نزدیک حسن کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے لی گئی حدیث صحیح ہے۔

جب کہ قتادہ کی انس سے بیان کردہ روایت کو ہم صرف عیسیٰ بن یونس کے طریق سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عبدالرحمان الطائفی کی عمرو بن شرید کے ذریعے ان کے باپ کے واسطے سے بیان کردہ اس مسئلہ کی حدیث حسن ہے۔

نیز ابراہیم بن میسرہ نے بھی عمرو بن شرید سے بواسطہ ابو رافع نبی کریم ﷺ کی حدیث روایت کی ہے۔ ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

غیر موجود کے لیے بھی حق شفعہ ہے

1369۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ غائب بھی ہو

(1368) صحیح: ابوداود: 3517۔ مسند احمد: 5/ 8.

(1369) صحیح: ابوداود: 3518۔ ابن ماجہ: 2494.

غَائِبًا ، إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا .)) تو اس کا انتظار کیا جائے گا جب ان کا راستہ ایک ہو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے علم میں عبدالملک بن ابو سلیمان کے علاوہ اور کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس نے بواسطہ عطاء، جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہو، اور شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے عبدالملک بن ابی سلیمان پر کلام کیا ہے۔ اور عبدالملک محدثین کے نزدیک ثقہ اور امین راوی ہے اور شعبہ کے علاوہ کسی اور نے ان پر کلام نہیں کیا۔ نیز وکیع نے بھی بواسطہ شعبہ، عبدالملک بن ابی سلیمان سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ابنِ مبارک سے مروی ہے کہ سفیان ثوری فرماتے ہیں: عبدالملک بن ابی سلیمان علم میں ایک ترازو ہے۔

نیز اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی غیر حاضر بھی ہو تو وہ اپنے شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ اگر وہ بہت عرصہ بعد بھی واپس آئے تو اس کے لیے شفعہ (کا حق) ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

جب حدیں مقرر ہو جائیں اور حصے علیحدہ ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا

1370۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ .))

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب حدیں مقرر ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ (کا حق) نہیں ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اس کو ابوسلمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

نیز نبی اکرم ﷺ کے بعض علماء صحابہ کا؛ جن میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما بھی ہیں، اسی پر عمل ہے اور فقہائے تابعین جیسے عمر بن عبدالعزیز وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں اور اہلِ مدینہ کا بھی یہی قول ہے جن میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

شافعی، احمد اور اسحاق بھی کہتے ہیں کہ حق شفعہ صرف شریک کے لیے ہے اور پڑوسی جب اس کا شریک نہیں ہے تو اس کے لیے شفعہ نہیں ہے۔

جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں کہ شفعہ پڑوسی کے لیے ثابت ہے۔ ان کی دلیل نبی ﷺ کی یہ مرفوع حدیث ہے کہ "گھر کا ہمسایہ گھر (خریدنے) کا زیادہ حق دار ہے" اور آپ ﷺ نے

(1370) بخاری: 2213۔ مسلم: 1608۔ ابوداود: 3514۔ ابن ماجہ: 2499۔

فرمایا: ''پڑوسی نزدیک ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔'' ثوری، ابن مبارک اور اہلِ کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

حصے دار شفعہ کا حق رکھتا ہے

1371۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حصے دار (شریک) شفعہ کا حق رکھنے والا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوسکتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس طرح سے یہ حدیث ہمیں صرف ابوحمزہ السکری کی سند سے ہی ملتی ہے جب کہ بہت سے راویوں نے اس حدیث کو عبدالعزیز بن رفیع سے بواسطہ ابن ابی ملیکہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوبکر بن عیاش نے عبدالعزیز بن رفیع سے بواسطہ ابن ابی ملیکہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔ نیز بہت سے راویوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور یہ ابوحمزہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابوحمزہ ثقہ راوی ہے۔ ممکن ہے یہ غلطی کسی اور سے ہوئی ہو۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوالاحوص نے بھی عبدالعزیز بن رفیع سے بواسطہ ابن ابی ملیکہ نبی ﷺ سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

اور اکثر علماء کہتے ہیں، شفعہ صرف گھروں اور زمینوں میں ہوسکتا ہے، ہر چیز میں نہیں۔ جب کہ بعض کہتے ہیں: شفعہ ہر چیز میں ہوسکتا ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گمشدہ اونٹ اور بکری کا بیان

1372۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

(1371) منکر: السلسلة الضعيفه: 1010, 1009۔ تحفة الاشراف: 5795۔

(1372) بخاری: 91۔ مسلم: 1722۔ ابوداود: 1704۔ ابن ماجه: 2504۔

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا! مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا.))

رسول اللہ ﷺ سے گری ❶ پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی پہچان کرواؤ پھر اس کے سر بند ❷ برتن اور اس کے تھیلے ❸ کی پہچان رکھو (اور) پھر اسے خرچ کرلو، اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کردو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ بکری (کا کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو، وہ تمھارے لیے یا تمھارے کسی (دوسرے مسلمان) بھائی کے لیے یا بھیڑئے کے لیے ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ؟ راوی کہتے ہیں: نبی ﷺ کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار یا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا غرض! اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے۔ (وہ کھاتا پھرتا رہے گا) یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔''

توضیح:...... ❶ راستے میں گری ہوئی کسی بھی چیز کو لقطہ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

❷ الوکاءُ: ڈوری یا رسی جس سے تھیلی وغیرہ کا منہ باندھا جاتا ہے۔ (المعجم الوسیط: ص 1282)

❸ العِفَاص: غلاف جس کے ذریعے شیشی کے ڈھکن کو ڈھانپا جاتا ہے۔ اسی طرح چرواہے کے چمڑے یا کپڑے تھیلے کو بھی عفاص کہا جاتا ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 626۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابی بن کعب، عبداللہ بن عمر، جارود بن معلی، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرق سے مروی ہے۔ نیز یزید مولیٰ ومنبعث کی زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اور یہ بھی کئی طرق سے مروی ہے۔

اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ودیگر لوگوں میں سے بعض اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ وہ اس کی پہچان کرائے، اگر اسے پہچاننے والا کوئی نہ ملے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں: وہ ایک سال تک اس کا تعارف کروائے اگر مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ اسے صدقہ کردے۔ یہ قول سفیان ثوری ابن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔ یہ مزید کہتے ہیں کہ

چیز اٹھانے والا اگر مال دار ہے تو اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

شافعی کہتے ہیں: مال دار بھی ہو تو اس سے نفع اٹھا سکتا ہے کیوں کہ نبی ﷺ کے دور میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ایک تھیلی ملی تھی جس میں ایک سو دینار تھے تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ ایک سال تک اس کا تعارف کروائیں۔ پھر اس سے نفع اٹھا لیں۔ اور ابی رضی اللہ عنہ مال دار اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں صاحبِ حیثیت تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اس کی پہچان کروائیں انھیں مالک نہ ملا تو نبی ﷺ نے انھیں کھانے کا حکم دیا تھا۔ اگر گری پڑی چیز صرف اسی کے لیے حلال ہوتی جس کے لیے صدقہ حلال ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے حلال نہ ہوتی کیوں کہ علی رضی اللہ عنہ کو بھی عہد نبوی میں ایک دینار ملا تھا انھوں نے پہچان کروائی لیکن اس کا مالک نہ ملا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا تھا حالاں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ حلال نہیں تھا۔ اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ اگر ملنے والی چیز تھوڑی سی ہو تو وہ اسے استعمال کر لے اور پہچان نہ کروائے۔

بعض کہتے ہیں: اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ (سات دن) تک پہچان کرائے، یہ قول اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا ہے۔

1373۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا، وَإِلَّا فَاعْرِفْ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا، ثُمَّ كُلْهَا فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا.))

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے راستے میں گری ہوئی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی پہچان کرواؤ، اگر کسی کی پہچان میں آجائے تو اسے دے دو۔ وگرنہ اس کی تھیلی، سر بند اور گنتی (تعداد) کو یاد رکھو، پھر کھا لو، اگر مالک آجائے تو اسے واپس کر دو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس مسئلہ میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔

1374۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ..........

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ

سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں زید بن صوحان اور سلمہ بن

(1373) مسلم: 4479۔ ابو داود: 1706۔

(1374) بخاری: 2426۔ مسلم: 1723۔ ابو داود: 1701,1703۔ ابن ماجہ: 2506۔

بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ، قَالَا: دَعْهُ، فَقُلْتُ: لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ. لَآخُذَنَّهُ فَلَأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لِي: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا.)) فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ)) فَعَرَّفْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ)) وَقَالَ: ((أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَائَهَا وَوِكَائَهَا، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

ربیعہ کے ساتھ باہر نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں: میں نے ایک کوڑا گرا ہوا دیکھا تو اس کو لے لیا۔ ان دونوں (زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ) نے کہا: اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا: میں اسے نہیں چھوڑوں گا کہ اسے درندے کھا جائیں، میں اسے ضرور پکڑوں گا اور اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ (پھر) میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ان سے اس بارے میں پوچھا اور واقعہ سنایا تو انھوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ''ایک سال تک اس کی پہچان کرواؤ'' میں نے ایک سال پہچان کروائی لیکن اسے پہچاننے والا کوئی نہ ملا، پھر میں اسے آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا، آپ نے فرمایا: ''ایک سال اور پہچان کرواؤ'' میں نے ایک سال اور پہچان کروائی، پھر آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے فرمایا: ''ایک اور سال پہچان کرواؤ۔'' اور آپ نے فرمایا: ''ان (دیناروں) کی تعداد شمار کر لو اور اس کا برتن اور سر بند یاد رکھو۔ اگر اسے تلاش کرنے والا آ جائے اور تمھیں ان کی تعداد، برتن اور سر بلند کی نشانی بتا دے تو اسے دے دو، ورنہ اس سے فائدہ اٹھا لو۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

وقف کا بیان

1375۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں اتنا مال ملا ہے کہ میرے مطابق مجھے کبھی اس سے عمدہ مال نہیں ملا، آپ

(1375) بخاری: 2737۔ مسلم: 1632۔

مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا: قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا: قَالَ إِسْمَعِيلُ: وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی اصل کو اپنے پاس رکھو اور اس (کی پیداوار) سے صدقہ کرو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا (اور کہا:) کہ اس کی اصل بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے۔ اور نہ ہی وراثت میں دی جائے۔ اس (کی پیداوار) کو فقراء، رشتہ داروں، غلام آزاد کرنے، اللہ کے راستے، مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا (اور ہاں) اس کی نگہداشت کرنے والا اگر معروف طریقے سے خود کھا لے یا اپنے دوست کو کھلا دے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مال جمع کرنے والا نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: غَيْرِ مُتَاثِلٍ مَالًا کہا تھا۔ ابن عون کہتے ہیں: مجھے ایک اور آدمی نے بتایا کہ اس نے بھی ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے میں: غَيْرَ مُتَاثِلٍ مَالًا پڑھا ہے۔

اسماعیل کہتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عمر کے بیٹے کے پاس اسے پڑھا تھا اس میں بھی: غَيْرَ مُتَاثِلٍ مَالًا ہی تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم و دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز متقدمین علماء کے درمیان زمینوں کے وقف کے جائز ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں ہے۔

1376۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان مر جاتا ہے (تو) اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے: جاری رہنے والا صدقہ، وہ علم جس سے نفع لیا جاتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1376) مسلم: 1631۔ ابوداود: 2880۔ ابن ماجہ: 242۔ نسائی: 3651۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ جَرْحُهَا جُبَارٌ

جانور اگر زخمی کردے تو اس کا قصاص یا دیت نہیں ہے

1377۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چوپائے (جانور) کے لگائے ہوئے زخم پر تاوان ❶ نہیں ہے۔ کنویں (میں گر کر مرنے والے یا زخمی ہونے والے) کا خون رائیگاں ہے۔ کان میں مرنے والا رائیگاں ہے اور رکاز ❷ میں پانچواں حصہ (اسلامی بیت المال کا) ہے۔''

توضیح:...... ❶ جُبار: بیکار، فضول، رائیگاں، وہ چیز جس میں قصاص یا تاوان نہ ہو۔ (المعجم الوسیط: ص124)

❷ رکاز: جاہلیت کا دفن شدہ خزانہ۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں لیث نے ابن شہاب سے (انھوں نے) سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ نیز اس مسئلہ میں جابر، عمرو بن عوف المزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمیں انصاری نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہمیں معن نے بتایا کہ مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے فرمان: ''جانور کا زخم رائیگاں ہے'' کا مطلب ہے بے کار ہے اس میں دیت نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جانور کا زخم رائیگاں ہے'' کی تفسیر کرتے ہوئے بعض علماء کہتے ہیں کہ ''العجماء وہ جانور ہوتا ہے جو مالک سے بے قابو ہوگیا ہو اور ایسی صورت میں اگر وہ نقصان کر دیتا ہے تو اس کے مالک پر تاوان نہیں ہوگا۔ اور ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ)) کا مطلب ہے: جب کوئی شخص کان کھدوا رہا ہو تو اس میں کوئی آدمی گر جائے تو کھدوانے والے پر تاوان نہیں ہوگا، اسی طرح جب کوئی شخص مسافروں کے لیے کنواں کھدوا رہا ہو اگر اس میں کوئی شخص گر جائے تو مالک پر تاوان نہیں ہوگا۔ ''رکاز میں پانچواں حصہ ہے'' اس کی تفصیل یہ ہے کہ رکاز اہل جاہلیت کے مدفون مال کو کہتے ہیں جو شخص ایسا مال پائے تو اس کا پانچواں حصہ حاکم کو دے اور باقی اس کا ہے۔

38..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کو آباد کرنا

1378۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

(1377) بخاری: 1499۔ مسلم: 1710۔ ابوداود: 3085۔ ابن ماجہ: 2509۔ نسائی: 2495.

أَبِيهِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ .))

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا (آباد کیا یا قابلِ کاشت بنایا) تو وہ اسی کی ہے اور ظالم کے درخت لگانے سے حق ثابت نہیں ہوتا۔'' ❶

توضیح:...... ❶ یعنی کسی کی زمین میں کاشت کرنے سے زمین اس کی نہیں ہو جاتی بلکہ اس کو ظالم کہا گیا ہے اور اس کی محنت بھی رائیگاں جائے گی۔ کیوں کہ اسے اس کاشت کا خرچ دے کر پیداوار مالکِ زمین کو دی جائے گی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ سے ان باپ کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بنجر زمین حاکم کی اجازت کے بغیر آباد کرنا جائز ہے۔ جب کہ بعض نے کہا ہے کہ حاکم کی اجازت کے بغیر اسے آباد نہیں کر سکتا۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ اس مسئلہ میں جابر، کثیر کے دادا عمرو بن عوف المزنی اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں ابو الولید طیالسی سے آپ کے اسی فرمان کے بارے میں ''ظالم رگ کا کوئی حق نہیں'' سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ظالم رگ: وہ غاصب ہے جو غیر کی چیز لے لیتا ہے۔ میں نے کہا: یہ وہ آدمی ہے جو غیر کی زمین میں کچھ اگاتا ہے؟ کہنے لگے: ہاں، وہی ہے۔

1379۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ .))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ (آباد) کیا وہ اسی کی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1378) صحیح: ابوداود: 3073۔ بیہقی: 6/ 142.

(1379) صحیح: مسند احمد: 3/ 304 ۔ ابن حبان: 5205.

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ
جاگیر دینا

1380۔ قَالَ قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ..........

عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ. فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ: أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ؟ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ. قَالَ: فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ. قَالَ، وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ)) فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ: نَعَمْ.

ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے نمک (والی جگہ) کی جاگیر مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دے دی۔ جب وہ واپس مڑے تو مجلس میں سے ایک آدمی کہنے لگا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے نہ بند ہونے والا پانی دیا ہے۔ ❶ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے واپس لے لی۔ اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: پیلو کے کون سے درخت گھیرے جا سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک اونٹوں کے پاؤں نہ جا سکتے ہوں۔'' ابو عیسیٰ کہتے ہیں: قتیبہ نے اس روایت کا اقرار کرتے ہوئے کہا؟ ہاں۔

توضیح:...... ❶ اَلْمَاءُ العِدِّ: یعنی وہ ایسی نمک کی کان ہے جس سے کثرت کے ساتھ نمک نکلتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن یحییٰ بن قیس المارِبی نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

مأرب یمن کا علاقہ ہے۔ نیز اس مسئلہ میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا جاگیر دینے کے بارے میں اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں: حاکم جسے چاہے جاگیر دے سکتا ہے۔

1381۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ. قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ، وَزَادَ

علقمہ بن وائل اپنے باپ (سیدنا وائل رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حضر موت میں ایک زمین بطورِ جاگیر دی تھی۔ محمود کہتے ہیں: نضر نے شعبہ سے روایت

(1380) حسن: ابوداود: 3064۔ ابن ماجہ: 2475.

(1381) صحیح: ابوداود: 3058۔ مسند احمد: 6/ 399۔ ابن حبان: 7205.

فِيهِ: وَبَعَثَ لَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ.

کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ جاگیر مقرر کر دیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ
شجر کاری کی فضیلت

1382۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا فصل کاشت کرے پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ یا جانور کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوایوب، ام مبشر، جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ
کاشت کاری کا بیان

1383۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر والوں کو (زمینوں پر) عامل بنایا (اس شرط پر کہ) اس سے آنے والے پھل یا فصل آدھے آدھے ہوں گے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے آدھے، تہائی یا چوتھائی حصے پر کاشت کروانے کو جائز کہتے ہیں۔ بعض علماء اس بات کو اختیار کرتے ہیں کہ بیج زمین کا مالک مہیا کرے۔ یہ قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ ہے۔

بعض علماء تیسرے یا چوتھے حصے پر کاشت کروانے کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن کھجوروں کو تیسرے یا چوتھے حصے پر پانی لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ یہ قول امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا ہے۔

(1382) بخاري: 2320۔ مسلم: 1553.

(1383) بخاري: 2286۔ مسلم: 1551۔ ابوداود: 3008۔ ابن ماجه: 2467۔ نسائي: 3929.

بعض کی رائے یہ ہے کہ مزارعت صرف اسی صورت میں درست ہے کہ مالک سونے یا چاندی کے عوض زمین کرائے پر دے دے۔

42..... بَابٌ: مِنَ الْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی سے متعلقہ ایک اور بیان

1384۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ. وَقَالَ: ((إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا.))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ (وہ یہ کہ) جب ہم میں سے کسی کی زمین ہوتی تو وہ اسے پیداوار کے کچھ حصے یا درہموں کے بدلے دیتا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اسے اپنے بھائی کو (کاشت کے لیے) بطور تحفہ دے دے یا خود کاشت کرے۔“

1385۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حصے پر) کاشت کاری کروانے کو حرام نہیں کیا۔ لیکن آپ نے حکم دیا ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر نرمی کریں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے کے ساتھ ان کے چچاؤں سے بھی مروی ہے اور ان کے ذریعے ان کے ایک چچا ظہیر بن رافع سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث ان سے مختلف روایات سے مروی ہے۔

نیز اس مسئلہ میں زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

خلاصہ

❀ حتی المقدور کوشش کی جائے کہ کسی کے درمیان لاعلمی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں۔

(1384) مسلم: 1548۔ ابوداود: 3395,3398۔ ابن ماجہ: 2460۔ نسائی: 3864,3866۔

(1385) بخاری: 2330۔ مسلم: 1550۔ ابوداود: 3389۔ ابن ماجہ: 2457۔ نسائی: 3873۔

❀ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والا اللہ کا محبوب اور اس کا مقرب ہے۔

❀ دونوں فریقوں کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کیا جائے۔

❀ رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

❀ قسم مدعی اور گواہ مدعی علیہ کے ذمہ ہیں۔

❀ اگر دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

❀ عمر بھر کے لیے کسی کو کچھ دیا جا سکتا ہے لیکن اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

❀ اگر راستے میں جھگڑا ہو تو اسے سات ہاتھ (تقریباً 64 سینٹی میٹر) رکھا جائے۔

❀ میاں بیوی میں علیحدگی ہونے کی صورت میں بچے کو اختیار دیا جائے جس کے ساتھ چاہے رہے۔

❀ باپ اپنے بیٹے کا مال اس کی اجازت کے بغیر لے سکتا ہے۔

❀ جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لے اسے قتل کر دیا جائے۔

❀ کوئی شخص اپنے سارے مال کا صدقہ نہیں کر سکتا۔

❀ تحفہ وغیرہ دینے میں اولاد کے درمیان برابری کرنا ضروری ہے۔

❀ راستے سے ملنے والی چیز کا ایک سال تک اعلان کیا جائے۔

❀ اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر تاوان نہیں ہوگا۔

❀ بٹائی پر زمین دینا جائز ہے۔

مضمون نمبر......14

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ سے مروی دیت کے احکام ومسائل

37احادیث اور 22ابواب پر مشتمل اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے کہ:

- دیت کیا ہے؟
- کن کن اعضاء کی وجہ سے دیت لازم آتی ہے؟
- قصاص کیسے لیا جائے؟
- کن گناہوں کی بناء پر مسلمان کو قتل کیا جا سکتا ہے؟

1..... بَاب مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

دیت میں کتنے اونٹ ہیں؟

1386۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا، وَعِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء میں بیس بنتِ مخاض (مونث) بیس نر ابن مخاض، بیس بنت لبون، بیس جذعوں اور بیس حقوں کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ [1]

[1] ان تمام جانوروں کی عمر کی تفصیل حدیث نمبر 621 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابو ہشام الرفاعی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی زائدہ اور ابو خالد الاحمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف اسی طریق سے مرفوع ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

جبکہ بعض علماء بھی اس کی طرف گئے ہیں: امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ دیت تین سالوں میں لی جائے گی۔ ہر سال میں تیسرا حصہ، اور ان کے مطابق دیت عصبات پر ہوگی اور بعض کے مطابق عصبات مرد کے باپ کی جانب سے رشتہ دار ہوتے ہیں۔ یہ قول امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ دیت عصبات میں سے مردوں کے ذمہ ہے۔ عورتوں اور بچوں کے ذمہ نہیں اور ہر آدمی ایک چوتھائی دینار کا ضامن ہوگا۔ بعض نے نصف دینار کہا ہے اگر اس طرح دیت پوری ہو جائے (تو ٹھیک ہے) وگرنہ اس کے قریبی قبائل کو دیکھا جائے گا اور باقی دیت ان کے ذمہ ہوگی۔

1387۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس

(1386) ضعیف: ابوداود: 4545۔ ابن ماجہ: 2631۔ نسائی: 4802۔

(1387) حسن: ابوداود: 4506۔ ابن ماجہ: 2626۔ مسند احمد: 2/ 178۔ دارمی: 2377۔

دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ.)) وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ.

شخص نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے، اگر وہ چاہیں قتل کر دیں اور اگر چاہیں دیت لے لیں اور دیت (میں) تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور وہ جس بات پر بھی صلح کر لیں وہی ان کے لیے ہوگا'' اور یہ سخت (بھاری) دیت ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ
درہموں میں کتنی دیت دی جائے گی

1388۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی ہے۔

1389۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نے سفیان بن عیینہ سے انھوں نے عمرو بن دینار سے بواسطہ عکرمہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مسلم کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اس سند میں ابن عباس کا ذکر کیا ہو۔ نیز بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور احمد واسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء دس ہزار درہم کہتے ہیں۔ یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی جانتا ہوں کہ دیت میں اونٹ دیئے جائیں اور وہ سو اونٹ یا ان کی قیمت ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُوضِحَةِ
ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے

1390۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ.........

(1388) ضعیف: ابوداود: 4546۔ ابن ماجہ: 2629۔ نسائی: 4803۔

(1389) ضعیف۔ (1390) حسن صحیح: ابوداود: 4566۔ ابن ماجہ: 2655۔ نسائی: 4852۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسے زخم جن سے ہڈیاں ظاہر ہو جائیں پانچ، پانچ اونٹ دیت ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہڈی کھول دینے والے زخموں میں پانچ، پانچ اونٹ دیت ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

1391- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فِي دِيَةِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبُعٍ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دس اونٹ (دیت) ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن، صحیح غریب ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

1392- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ)) يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ اور یہ (انگلی دیت میں) برابر ہیں''، یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

مجرم کو معاف کر دینا

1393- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ..........

(1391) صحيح: ابوداود: 4561- مسند احمد: 1/ 227- ابن ماجه: 2650.

(1392) صحيح: بخاری: 6895- ابوداود: 4561, 4558- ابن ماجه: 6652- نسائی: 4847.

(1393) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 4482- ابن ماجه: 2693.

حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ: دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَلَمْ يَرْضَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ. وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً.)) قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ: فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ.

ابو السفر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ قریش کے آدمی نے ایک انصاری کا دانت اکھاڑ دیا تو اس نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے فریاد کی (اور) معاویہ سے کہنے لگا: اے امیر المومنین! اس نے میرا دانت توڑ دیا ہے۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عن قریب ہم تمھیں راضی کر دیں گے اور دوسرے نے معاویہ رضی اللہ عنہما کی منت ساجت شروع کر دی اور انھیں تنگ کرنے لگا، لیکن وہ نہ مانے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھارا معاملہ تمھارے اس ساتھی کے ساتھ ہے اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، میرے کانوں نے بات سنی اور دل نے اسے یاد رکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''جس آدمی کو جسم میں تکلیف پہنچائی جائے وہ اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ ختم کر دیتے ہیں۔'' انصاری کہنے لگا: کیا آپ نے یہ بات اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا اور دل نے اسے یاد رکھا، وہ کہنے لگا: میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرور! میں تمھیں محروم نہیں رکھوں گا (اور) اسے مال دینے کا حکم دیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے ہی جانتے ہیں اور میں ابو السفر کا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سماع بھی نہیں جانتا اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد یا یُحْمِد الثوری ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

1394۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک لڑکی باہر نکلی اس پر زیورات ❶ تھے تو ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اس کا سر پتھر کے

(1394) بخاری: 2413۔ مسلم: 1672۔ ابوداود: 4529, 4527۔ ابن ماجہ: 2665۔ نسائی: 4741.

بِحَجَرٍ وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ: فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَكِ؟ أَفُلَانٌ؟)) فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا: لَا، قَالَ: ((فَفُلَانٌ)) حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ. قَالَ: فَأُخِذَ، فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

ساتھ کچلا اور اس کے زیورات اتار لیے، راوی کہتے ہیں: لوگ اس کے پاس پہنچے تو اس میں کچھ ❷ جان تھی۔ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''فلاں نے؟'' یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: اسے پکڑا گیا، اس نے اعتراف کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کا سر (بھی) دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

توضیح:...... ❶ اَوْضَاح سے مراد چمک دار چیز ہوتی ہے۔ یہ چاندی کے زیورات کی ایک قسم ہے جسے چمک اور سفیدی کی وجہ سے اوضاح کہا جاتا ہے۔ (ع م)

❷ آخری سانسوں پر تھی، ابھی اس کی موت واقع نہیں ہوئی تھی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے ہوگا۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ
مومن کو قتل کرنے کا گناہ

1395۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ پر ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے انھوں نے یعلی بن عطاء سے ان کے باپ کے ذریعے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے اور وہ مرفوع نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ابن ابی عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس مسئلہ میں سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر، ابن مسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1395) صحیح: الترغیب: نسائی: 3986- بیهقی: 8/ 22.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کو اسی طرح ابن ابی عدی نے بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء سے انھوں نے اپنے باپ کے ذریعے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ جب کہ محمد بن جعفر اور دیگر راویوں نے شعبہ سے بواسطہ یعلی بن عطاء روایت کرتے وقت مرفوع ذکر نہیں کی۔ اسی طرح سفیان ثوری نے بھی یعلیٰ بن عطاء سے موقوف روایت کی ہے۔ اور یہ مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

8..... بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ
قتل کا فیصلہ

1396۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ.))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) بندوں کے درمیان پہلا فیصلہ خون (قتل) کے بارے میں ہوگا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بہت سے راویوں نے اعمش سے اسی طرح مرفوع روایت کی ہے۔ اور بعض نے اعمش سے موقوف روایت کی ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوکریب نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے اعمش سے بواسطہ ابو وائل سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ خون (قتل) کے بارے میں ہوگا۔“

1397۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ.))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ خونوں کے بارے میں ہوگا۔“

1398۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ

سیدنا ابوسعید الخدری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں روایت کرتے

(1396) بخاری: 6533۔ مسلم: 1678۔ ابن ماجہ: 2615۔ نسائی: 3991,3993۔

(1397) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1398) صحیح۔

یـذْكُرَان عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ.))

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آسمان اور زمین والے ایک مومن آدمی کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو الٹا کر کے جہنم میں پھینک دے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ابوالحکم البجلی، عبدالرحمٰن بن ابی نُعم الکوفی ہی ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا؟

اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟

1399۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.........

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيدُ الْأَبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيهِ.

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ باپ کو بیٹے سے قصاص دلاتے تھے اور بیٹے کو باپ سے قصاص نہیں دلاتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو سراقہ رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ پہچانتے ہیں، اور اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ اسے اسماعیل بن عیاش نے مثنّٰی بن صباح سے روایت کیا ہے اور مثنی بن صباح حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز ابو خالد احمر نے بھی حجاج بن ارطاۃ سے بواسطہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اس حدیث کو نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل بھی مروی ہے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اور اہلِ علم کا اسی بات پر عمل ہے کہ باپ اگر اپنے بیٹے کو قتل کر دے (تو) اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جب اپنے بیٹے پر تہمت لگائے تو اسے حد نہیں لگائی جائے گی۔

1400۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باپ کو بیٹے کے قصاص میں قتل نہ کیا جائے۔''

1401۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

(1399) ضعیف.

(1400) صحیح: ابن ماجہ: 2662۔ مسند احمد: 1/ 22۔ بیہقی: 8/ 72.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجدوں میں حدیں نہ لگائی جائیں اور نہ ہی باپ کو بیٹے کے قصاص میں قتل کیا جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف اسماعیل بن مسلم کی سند سے ہی مرفوع ہے اور اسماعیل بن مسلم المکی کے حافظے کی وجہ سے بعض علماء نے اس میں گفتگو کی ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ

تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کو قتل کرنا حلال نہیں ہے

1402۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.))

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان شخص گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کو سوائے تین صورتوں کے قتل کرنا حلال نہیں ہے۔ (وہ تین یہ ہیں:) شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا، قتل کے بدلے قتل اور دین کو چھوڑنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والا (یعنی مرتد)۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً

جو شخص کسی ذمی کو قتل کرتا ہے

1403۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْبَصْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! جس نے کسی ایسے ذمی ❶ (معاہد) شخص کو قتل کیا جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ (کے ساتھ عہد کیا) تھا۔

(1401) حسن: ابن ماجه: 2599۔ دارمی: 2362.

(1402) بخاری: 6878۔ مسلم: 1676۔ ابو داود: 4352۔ ابن ماجه: 2534۔ نسائی: 4016.

(1403) صحیح: ابن ماجه: 2687۔ ابو یعلی: 6452.

وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا .))

یقیناً اس نے اللہ کا ذمہ توڑ دیا تو وہ جنت کی خوش بو بھی نہیں پائے گا اور بے شک اس کی خوش بو ستر (70) سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔"

توضیح:...... ❶ جو مسلمان حکومت کے ساتھ سالانہ جزیہ پر معاہدہ کر کے ان کے ملک میں رہتا ہوا سے ذمی کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی جان و مال کا تحفظ پھر اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

12..... بَابٌ
اسی کے متعلقہ

1404- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو عامر کے دو آدمیوں کی مسلمانوں کے برابر دیت دلوائی تھی ان کا اللہ کے رسول ﷺ سے عہد تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، اور ابوسعد البقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ
قصاص یا معافی میں مقتول کے وارث کا فیصلہ تسلیم ہوگا

1405- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ..........

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا (تو) آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا: "اور جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے

(1404) ضعيف الاسناد: الكامل: 3/ 1221 .

(1405) بخاری: 112- مسلم: 1355- ابوداود: 2017- ابن ماجه: 2624- نسائی: 4785 .

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ .))

تو وہ باتوں کا اختیار رکھتا ہے یا تو وہ معاف کر دے اور یا قتل کر دے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں وائل بن حجر، انس اور ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1406۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ..........

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ . مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ .))

سیدنا ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت والا بنایا اور لوگوں نے اسے حرمت والا نہیں سمجھا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اس (مکہ) میں نہ خون بہائے اور نہ ہی درخت کاٹے، اگر کوئی رخصت دینے والا رخصت دیتے ہوئے کہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال کیا گیا تھا (تو سن لو:) اللہ نے اسے میرے حلال کیا ہے۔ عام لوگوں کے لیے نہیں اور میرے لیے بھی صرف دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا گیا تھا، پھر یہ قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ پھر (فرمایا:) اے خزاعہ کے لوگو! تم نے ہذیل قبیلے کا آدمی قتل کیا ہے۔ میں اس کی دیت دلاتا ہوں، پس آج کے بعد جس کا کوئی شخص قتل ہو جائے اسے دو باتوں کا اختیار ہے: یا تو وہ (مقتول کے وارث) قتل کر دیں یا دیت لے لیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے اختیار ہے: چاہے قتل کر دے چاہے دیت لے لے۔" بعض اہل علم کا بھی یہی مذہب ہے۔ نیز احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

1407۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(1406) بخاری: 104۔ مسلم: 1354۔ نسائی: 2876.

(1407) صحیح: ابوداود: 4498۔ ابن ماجہ: 2690۔ نسائی: 4722.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ قَوْلُهُ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ)) فَخَلَّى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ: وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ. قَالَ: فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ، قَالَ: فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی قتل ہو گیا تو قاتل کو اس (مقتول) کے وارث کے حوالے کر دیا گیا، قاتل کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے (مقتول کے وارث سے) فرمایا: ''اگر اس کی بات سچی ہوئی اور تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔'' تو اس آدمی نے اسے چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا وہ اپنی رسی کو کھینچتا ہوا بھاگا اس کا نام ہی ذوالنسعہ (رسی والا) پڑ گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نِسْعۃٌ رسی کو کہتے ہیں۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

مثلہ کرنا منع ہے

1408۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے وصیت کرتے کہ خود اللہ سے ڈرتا رہے اور اپنے مسلمان ساتھیوں کی خیر خواہی کرے۔ آپ ﷺ فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جنگ کرو، جو اللہ کے ساتھ کفر کرے اس سے لڑائی کرو، جنگ کرو، خیانت نہ کرنا، عہد نہ توڑنا، مثلہ [1] نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔'' اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

توضیح:...... [1] قتل کرنے کے بعد مقتول کے اعضائے جسم کو کاٹ دینا مثلہ کہلاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، شداد بن اوس، عمران بن حصین، سمرہ، مغیرہ، یعلی بن مرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء مثلہ کو مکروہ کہتے ہیں۔

(1408) مسلم: 1731۔ ابوداود: 2612۔ ابن ماجہ: 2858۔

1409۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.))

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے جب تم (بطورِ قصاص کسی کو) قتل کرو تو اسے اچھے اندا سے قتل کرو، جب (جانور) ذبح کرو تو اسے اچھے انداز سے ذبح کرو اور آدمی اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام پہنچائے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے (اور) ابو الاشعث الصنعانی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ
حمل کی دیت

1410۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَنُعْطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین ❶ (گرانے کے معاملے) میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا۔ جس کے خلاف فیصلہ کیا تھا وہ کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت دیں، جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور نہ ہی آواز نکال کے چیخ ماری! ایسا تو رائیگاں جاتا ہے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ شخص شاعروں جیسی بات کر رہا ہے، کیوں نہیں؟ اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے پڑے گی۔''

توضیح:...... ❶ جنین: پیٹ کا بچہ، اطباء کے نزدیک حمل کا وہ ابتدائی تخم جو آٹھویں ہفتہ تک رہتا ہے پھر اس کے بعد حمل کہلاتا ہے۔ المعجم الوسیط: ص 166۔ القاموس الوحید: ص 289۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حمل بن مالک بن نابغہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ غلام یا لونڈی دے یا پھر پانچ سو درہم دے اور بعض کہتے ہیں: گھوڑا یا خچر بھی دے سکتا ہے۔

(1409) مسلم: 1955۔ ابوداود: 2815۔ ابن ماجہ: 3170۔ نسائی: 4405.

(1410) بخاری: 5758۔ مسلم: 1681۔ ابوداود: 4576۔ ابن ماجہ: 2639۔ نسائی: 4817,4819.

1411۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں آپس میں سوکنیں تھیں ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی لکڑی ماری (اور) اس کا حمل گرا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیٹ کے بچے کے بارے میں فیصلہ کیا کہ ایک غلام یا لونڈی دے اور اسے عورت کے عصبات پر مقرر کیا۔

وضاحت:...... حسن کہتے ہیں: ہمیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا

1412۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ.

سیدنا ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کے پاس سفید میں کوئی سیاہ چیز ہے [1] جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روحوں کو پیدا کیا! میں نہیں جانتا مگر فہم (سمجھ بوجھ) جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کے متعلق عطاء کر دے اور جو اس صحیفے (کتابچے) میں ہے۔ میں نے کہا: اس کتابچے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیت (کے احکامات) قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم اور یہ کہ مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

توضیح:...... [1] سیاہ سے مراد لکھنے والی سیاہی (روشنائی، INK) اور سفید سے مراد کاغذ وغیرہ یعنی کوئی ایسی چیز لکھی ہوئی ہے جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(1411) بخاری: 6906۔ مسلم: 1682۔ ابوداود: 4568۔ ابن ماجہ: 2540۔ نسائی: 4826۔

(1412) بخاری: 111۔ مسلم: 1370۔ ابوداود: 4530۔ ابن ماجہ: 2658۔ نسائی: 4734۔

علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں: مسلمان کو ذمی آدمی کے بدلے قتل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ
کافروں کی دیت

1413۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔'' اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی پوری دیت مومن کی آدھی دیت (کے برابر) ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔

اور علماء نے یہودی اور عیسائی کی دیت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء کا مذہب یہودی اور عیسائی کی دیت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی حدیث کے مطابق ہے۔ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبل بھی یہی کہتے ہیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ مالک بن انس، شافعی اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

جب کہ کچھ علماء کہتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت بھی مسلمان کی دیت جتنی ہے۔ یہ قول سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہلِ کوفہ کا ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ
اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے

1414۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم (قصاصاً) اسے قتل کر دیں

(1413) حسن صحیح: ابوداود: 2751۔ ابن ماجہ: 2659.

(1414) ضعیف: ابوداود: 4515,4517۔ ابن ماجہ: 2663۔ نسائی: 4736, 4738.

جَدَعْنَاهُ .)) گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم (قصاص میں) اس کی ناک کاٹ دیں گے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابراہیم نخعی سمیت بعض تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔

جب کہ بعض علماء؛ جن میں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح بھی ہیں، کہتے ہیں کہ آزاد اور غلام میں جان یا اس سے چھوٹی چیز میں قصاص نہیں ہوگا۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

بعض کہتے ہیں: اگر اپنے غلام کو قتل کرے تو قصاصاً اسے قتل نہیں کیا جائے لیکن اگر کسی اور کے غلام کو قتل کرے تو اسے قتل کیا جائے گا، یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

کیا عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث بنے گی

1415۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا . حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ: وَرِّثْ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا .

سعید بن مسیب (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دیت عصبات پر ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث نہیں بن سکتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان الکلابی رضی اللہ عنہم نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (خط) لکھا کہ اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے وراثت دو۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

قصاص کا بیان

1416۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

(1415) صحیح: ابوداود: 2927۔ ابن ماجہ: 2642۔ مسند احمد: 3/ 452.

(1416) بخاری: 6792 ۔ مسلم: 1673۔ ابن ماجہ: 2657۔ نسائی: 4758,4762.

رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾.

دوسرے آدمی کا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس (کاٹنے والے) کے سامنے والے دو دانت گر گئے۔ وہ جھگڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے۔ تمھارے لیے کوئی دیت نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ''اور زخموں کا قصاص ہے۔'' (المائدہ:45)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما دونوں بھائیوں سے بھی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ
ملزم کو قید کرنا

1417۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ..........

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ.

بہز بن حکیم اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک الزام میں قید کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہز بن حکیم کی اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کردہ حدیث حسن ہے۔
نیز اسماعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے اس حدیث کو مکمل اور مطول بیان کیا ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو جائے وہ شہید ہے

1418۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ

سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا

(1417) حسن: ابوداود: 3630۔ نسائی: 4875.

(1418) صحیح: ابوداود: 4772۔ ابن ماجہ: 2580۔ نسائی: 4090.

شَهِيدٌ، وَمَنْ سَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)) وَزَادَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ، زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.)) وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ.

جائے وہ شہید ہے۔ اور جس نے ایک بالشت برابر زمین چوری کی (تو اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔" حاتم بن سیاہ المروزی اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ معمر کہتے ہیں: مجھے زہری کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے میں نے خود ان سے نہیں سنا، اس میں یہ زیادہ ہے کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔ اور شعیب بن ابی حمزہ کے ساتھی اس حدیث کو زہری سے بواسطہ طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہیل سے اور انھوں نے بواسطہ سعید بن زید، نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے بواسطہ سعید بن زید، نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور سفیان نے اس میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1419۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، سعید بن زید، ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے اور ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

اور بعض علماء نے اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لیے لڑنے کی رخصت دی ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: اپنے مال کے لیے لڑ سکتا ہے اگرچہ دو درہم ہی ہوں۔

1420۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ

(1419) بخاری: 2480۔ مسلم: 141۔ ابوداود: 4771۔ نسائی: 4084،4089۔

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ: ....

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا مال کوئی شخص ناحق چھیننے کا ارادہ کرے تو وہ لڑائی کرے اور قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے انھیں سفیان نے انھیں عبداللہ بن حسن نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے بواسطہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

1421۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.))

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے مال کی (حفاظت کی) وجہ سے قتل ہوگیا وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوگیا وہ بھی شہید ہے، جو اپنے خون (جان) کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل (بیوی) کی حفاظت کرتے قتل ہوگیا وہ بھی شہید ہے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کچھ راویوں نے ابراہیم بن سعد سے بھی ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ اور یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری ہیں۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت ❶ کا بیان

1422۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: يَحْيَى وَحَسِبْتُ..........

(1420) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1421) صحیح: ابوداود: 4772۔ نسائی: 4094۔ طیالسی: 233۔

(1422) بخاری: 3173۔ مسلم: 1669۔ ابوداود: 4520۔ ابن ماجہ: 2677۔ نسائی: 4713, 4716۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ: ((لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: ((فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَى عَقْلَهُ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید نکلے یہاں تک کہ خیبر میں ایک جگہ ایک دوسرے سے الگ ہوگئے پھر محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا اور انھیں دفن کر دیا، پھر وہ، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عبدالرحمٰن جو سب سے چھوٹے تھے وہ اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بات کرنے لگے (تو) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بڑے کو بڑا سمجھ'' تو وہ خاموش ہوگئے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات کی اور ان کے ساتھ انھوں نے بھی بات کی (اور) رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن سہل کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم پچاس قسمیں اٹھا سکتے ہو؟ پھر تم اپنے قاتل (سے قصاص یا دیت لینے) کے حق دار بن جاؤ گے۔'' انھوں نے کہا: ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جب کہ ہم موجود نہیں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تمھیں پچاس قسموں کے ساتھ اپنی صفائی پیش کریں گے'' انھوں نے کہا: ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے قبول کر لیں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ ﷺ نے خود دیت دے دی۔

توضیح:...... ❶ قسامت کا مطلب قسمیں اٹھانا: اس کی تعریف یہ ہے کہ کسی علاقے سے کسی آدمی کی لاش برآمد ہو، لیکن وہ اس قتل کا انکار کر دیں تو ان کے پچاس آدمیوں سے قسمیں لی جائیں گی اگر وہ قسمیں اٹھا دیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا تو ان سے خون اور دیت معاف ہو جائے گی۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں حسن بن علی الخلال نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یزید بن ہارون نے انھیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے بواسطہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما اسی حدیث کے مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قسامت کے بارے میں علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بعض فقہائے مدینہ نے قسامت کے ساتھ قصاص کو تجویز کیا ہے۔

اور کوفہ کے بعض علماء کہتے ہیں کہ قسامت قصاص کو نہیں بلکہ دیت کو واجب کرتی ہے۔

- قتل کی دیت ایک سو اونٹ ہیں۔
- جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔
- قاتل جس طرح قتل کرے اسے اسی طرح قصاص میں قتل کیا جائے گا۔
- مومن کی جان بہت قیمتی ہے۔
- مسلمان کو صرف تین جرائم کی بناء پر قتل کیا جا سکتا ہے: شادی شدہ ہو کر زنا کرے، کسی کو قتل کر دے یا مرتد ہو جائے۔
- قصاص، معافی یا دیت میں مقتول کے وارث کا فیصلہ تسلیم ہو گا۔
- مقتول کے ناک، کان یا دیگر اعضاء کو کاٹنا منع ہے۔
- اگر کسی عورت کا حمل گرا دیا جائے تو ایک غلام یا لونڈی بطورِ دیت دی جائے گی۔
- مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔
- ملزم کو جیل بھیجا جا سکتا ہے لیکن جرم ثابت نہ ہو تو رہا کیا جائے گا۔
- اپنے مال اور عزت کو بچانے کی خاطر قتل ہونے والا شہید ہے۔
- قسامت کا جو طریقہ دورِ جاہلیت میں تھا اسلام میں بھی وہی ہے۔

مضمون نمبر 15

اَبْوَابُ الْحُدُودِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی حدود کے احکام و مسائل

30 ابواب کے ساتھ 41 احادیث پر مشتمل یہ عنوان ان مضامین پر محیط ہے:

- کن کن گناہوں کی وجہ سے حد قائم کی جاتی ہے؟
- کن لوگوں پر حد واجب نہیں ہے؟
- حدود نافذ کرنے کی کیا شرائط ہیں؟
- تعزیراً کتنی سزا دی جا سکتی ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

کن لوگوں پر حد واجب نہیں ہے

1423۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ.........

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ.))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ❶ سوئے ہوئے سے: یہاں تک وہ بیدار ہو جائے، بچے سے: یہاں تک کہ وہ جوان (بالغ) ہو جائے اور مجنون سے: یہاں تک کہ اسے عقل آ جائے۔

توضیح:...... ❶ قلم اٹھا لینے کا مطلب ہے کہ وہ احکامِ شرعیہ کے مکلّف نہیں ہیں۔ اسی طرح گناہ لکھنے والا قلم بھی ان سے اٹھایا گیا ہے، ایسی حالتوں میں ان کا گناہ نہیں لکھا جاتا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔ نیز علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ نبی ﷺ سے مروی ہے اور بعض نے یہ ذکر کیا ہے کہ لڑکے سے (قلم اٹھا لیا گیا ہے) یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور حسن کا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا ہمارے علم میں نہیں ہے۔

یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی بواسطہ ابوظبیان، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور انھوں نے اعمش سے بواسطہ ابوظبیان، سیدنا ابن عباس اور علی رضی اللہ عنہم سے موقوف روایت کی ہے مرفوع ذکر نہیں کی۔ نیز بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن بصری رحمہ اللہ، علی رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے، ان کا زمانہ پایا لیکن ان سے سماع کرنا ہمارے علم میں نہیں ہے۔ اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحُدُودِ

حدود کو ساقط کرنا

1424۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

(1423) صحیح: ابوداود: 4401-4403۔ ابن ماجہ: 2042.

(1424) ضعیف: بیہقی: 238/8.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْرَئُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسبِ استطاعت مسلمانوں سے حدوں کو دور کرو۔ [1] پس اگر اس کے لیے کوئی نکلنے کا راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو بے شک حاکم کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔''

توضیح:...... [1] یعنی حاکم کے پاس جانے سے پہلے آپس میں صلح وغیرہ کی کوشش کرو۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے لیکن وہ مرفوع نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے یزید بن زیاد دمشقی سے بواسطہ زہری، عروہ سے بواسطہ عائشہ نبی ﷺ سے مرفوع مروی ہے۔

وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن وہ مرفوع نہیں ہے۔ اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے کیوں کہ نبی ﷺ کے کئی صحابہ سے مروی ہے کہ وہ ایسے ہی کہتے ہیں۔

نیز یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے اور یزید بن ابی زیاد الکوفی زیادہ بہتر اور پہلے کا راوی ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ
مسلمان کے عیب چھپانا

1425- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کی دنیا کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اس (کے عیبوں) کو دنیا و آخرت میں چھپائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1425) مسلم: 2699- ابوداود: 4946- ابن ماجہ: 225.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابو صالح، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

اور اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے وقت کہا ہے کہ مجھے ابو صالح کی طرف سے بواسطہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی گئی ہے۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

ہمیں یہی حدیث اسباط بن محمد نے بیان کی کہ مجھے میرے باپ نے اعمش سے روایت کی ہے۔

1426۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْـمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَـاجَتِـهِ، وَمَـنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَـرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے (کسی دشمن کے) حوالے کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت (کو پورا کرنے) میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت (کو پورا کرنے) میں رہتا ہے اور جس نے کسی مسلمان سے تکلیف ہٹائی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکالیف سے کسی تکلیف کو ہٹا دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

حد نافذ کرنے سے پہلے ❶ تلقین کرنا

1427۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: ((أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟)) قَالَ: وَمَا بَـلَـغَكَ عَـنِّـي؟ قَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَـلَـى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ)) قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تمھاری جو بات مجھے پہنچی ہے کیا وہ سچ ہے؟'' اس نے کہا: میری طرف سے کیا بات آپ کو پہنچی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تو نے آل فلاں کی لڑکی سے زنا کیا ہے۔'' اس نے کہا: جی ہاں۔ (پھر) اس نے چار گواہیاں دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسے رجم کر دیا گیا۔

(1426) بخاری: 2442۔ مسلم: 2580۔ ابو داود: 4893.

(1427) مسلم: 1693۔ ابو داود: 4425.

توضیح:...... ❶ تلقین کوئی بات سمجھانا، یاد دہانی کرانا، تحقیق کے طور پر استفسار کرنا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور شعبہ نے اس حدیث کو سماک بن حرب کے ذریعے سعید بن جبیر سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

گناہ کا اعتراف کرنے والا اگر اپنی بات سے پھر جائے تو حد ختم ہو جاتی ہے

1428۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ.))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ماعز اسلمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اس نے زنا کیا ہے، تو آپ ﷺ نے اس سے چہرہ پھیر لیا، پھر وہ دوسری جانب سے آئے، کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے چہرہ پھیر لیا، پھر وہ دوسری جانب سے آئے (اور) کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے۔ تو چوتھی مرتبہ آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا، انھیں حرہ کی طرف نکالا گیا اور پتھروں سے رجم کیا گیا، جب انھوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی (تو) بھاگے، یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کی ٹھوڑی ❶ کی ہڈی تھی تو اس نے ان کو وہ دے ماری اور لوگوں نے بھی مارا۔ یہاں تک وہ فوت ہو گئے۔ (پھر) لوگوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا کہ جب ان کو موت اور پتھروں کی تکلیف ہوئی تھی تو وہ بھاگے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔“

توضیح:...... ❶ لَحْيُ: ہر داڑھی والے انسان یا جانور کی دو ہڈیاں؛ جن میں دانت ہوتے ہیں اور جَمَل اونٹ کو کہتے ہیں۔ دیکھیے: (المعجم الوسیط: ص 991۔)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ نیز یہ حدیث زہری سے بھی بواسطہ ابوسلمہ، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

(1428) صحیح: ابن ماجہ: 2554۔ ابو داود: 4428۔

1429۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبِكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى. فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر زنا کا اعتراف کیا تو آپ ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیا اس نے پھر اعتراف کیا، آپ ﷺ نے اس سے چہرہ پھیر لیا۔ یہاں تک اس نے اپنے خلاف چار گواہیاں دیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پاگل ہو؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے عیدگاہ میں رجم (سنگسار) کیا گیا جب اسے پتھر لگے وہ بھاگا تو اسے پکڑا گیا (اور) پتھر مارے گئے یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں بھلائی کے کلمات کہے اور اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ ❶

توضیح:...... ❶ یہ قصہ بھی سیدنا ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کا ہی ہے جس کا ذکر پچھلی حدیث میں بھی ہوا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ زنا کا اعتراف کرنے والا جب اپنے خلاف چار مرتبہ اقرار کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔ یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: اپنے خلاف ایک مرتبہ اقرار کر لے تو اس کو حد لگا دی جائے گی۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی کا ہے۔ اور ان کی دلیل سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر آئے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ یہ طویل حدیث ہے۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انیس! تم صبح جلدی اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا'' اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر وہ چار مرتبہ اعتراف کرے۔

(1429) مسلم: 1691۔ ابو داود: 4430۔ نسائی: 1956۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشَفَّعَ فِي الْحُدُودِ

حدود اللہ میں سفارش کرنا منع ہے

1430۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریشیوں کو اس مخزومیہ عورت کی فکر لاحق ہوئی جس نے چوری کی تھی۔ انھوں نے (آپس میں) کہا: اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کر سکتا ہے؟ تو وہ کہنے لگے: اس کی ہمت رسول اللہ ﷺ کا محبوب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کر سکتا ہے تو اسامہ نے آپ سے بات کی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے خطبہ دیا (اور) فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کر لیتا اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں مسعود بن عجماء، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور (مسعود بن عجماء کو) مسعود بن اعجم بھی کہا جاتا ہے ان کی یہی ایک حدیث ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

رجم کرنا ثابت ہے

1431۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ. وَلَوْلَا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر میں

(1430) بخاری: 3733۔ مسلم: 1688۔ ابو داود: 4373۔ ابن ماجہ: 2547۔ نسائی: 4895۔

(1431) صحیح: مسند احمد: 36/1۔ ابن ابی شیبۃ: 77/10۔

أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ.

کتاب اللہ میں کوئی چیز بڑھانے کو ناپسند نہ کرتا تو میں اس کو قرآن میں لکھ دیتا۔ بے شک مجھے ڈر ہے کہ کچھ لوگ آئیں وہ اس (رجم) کو کتاب اللہ میں نہ پائیں تو اس کا انکار کر دیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور دیگر سندوں سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1432۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوْ الِاعْتِرَافُ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا اور ان پر کتاب (قرآن حکیم) نازل فرمائی جو آپ ﷺ پر نازل کیا اس میں رجم کی آیت بھی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے رجم کیا، آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا اور مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر طویل وقت گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہے: ہم کتاب اللہ میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے تو وہ اللہ کے نازل کردہ فریضے کو چھوڑنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے۔ خبردار! رجم شادی شدہ زانی پر ثابت ہے جب دلیل قائم ہو جائے یا حمل واضح ہو جائے یا اعتراف کر لے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دیگر سندوں سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

رجم شادی شدہ پر ہے

1433۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے سنا کہ وہ

(1432) بخاری: 6829۔ مسلم: 1691۔ ابوداود: 4418۔ ابن ماجہ: 2553.

(1433) بخاری: 2314۔ مسلم: 1697۔ ابوداود: 2445۔ ابن ماجہ: 2549۔ نسائی: 5410.

كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ . فَقَالَ خَصْمُهُ:۔ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ۔ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا .)) فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

نبی کریم ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے پاس دو آدمی مقدمہ لے کر آئے ایک آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کیجئے گا۔ اس کے مدعی نے کہا: جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کیجئے گا اور مجھے اجازت دیجئے میں بات کرتا ہوں: میرا بیٹا اس آدمی کے پاس مزدور تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (واجب) ہے۔ میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریوں اور ایک خادم کا فدیہ دیا پھر میں کچھ علماء سے ملا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، رجم اس کی بیوی پر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تمھیں واپس گئے۔ اور تمھارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، اور اے انیس! تم صبح جلدی اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ (زنا کا) اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔ انیس صبح جلدی اس کے پاس گئے اس نے اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں اسحاق بن موسیٰ الانصاری رضی اللہ عنہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں معن نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں مالک نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے بواسطہ ابوہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں لیث نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ مالک کی بیان کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

اس مسئلہ میں ابوبکر، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز مالک بن انس اور معمر وغیرہ نے بھی زہری سے بواسطہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور انھوں نے اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ روایت بھی کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی دفعہ زنا کرے تو اسے بیچ دو خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی۔''

اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے بواسطہ عبید اللہ، ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے یہ فرماتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اسی طرح ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث وہم ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے وہم کرتے ہوئے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا ہے۔

صحیح حدیث وہ ہے جسے محمد بن ولید الزبیدی، یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے بواسطہ عبید اللہ، سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو''

اور زہری نے عبید اللہ سے بواسطہ شبل بن خالد، عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے۔ محدثین کے نزدیک سند صحیح ہے۔

شبل بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور نہیں پایا۔ شبل عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، یہ بات صحیح ہے اور ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

ان (ابن عیینہ) سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے شبل بن حامد کہا یہ بھی غلطی ہے کیوں کہ وہ شبل بن خالد ہیں۔ اسی طرح انھیں شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

1434۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ.))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے یہ بات لے لو یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ بنا دیا ہے: شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے (تو) سو کوڑے پھر رجم کر دیا جائے اور کنوارا کنواری سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض علماء صحابہ'' جن میں علی بن ابی طالب، ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں، اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

(1434) مسلم: 1690۔ ابو داود: 4415۔ ابن ماجہ: 2550.

شادی شدہ کو کوڑے لگا کر رجم کیا جائے کچھ علماء بھی اس طرف گئے ہیں، اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ نبی ﷺ کے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم؛ جن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، کہتے ہیں کہ شادی شدہ پر صرف رجم ہے اسے کوڑے نہ مارے جائیں اور ایسی ہی چیز نبی ﷺ سے ماعز وغیرہ کے واقعہ میں کئی احادیث کے اندر مروی ہے کہ آپ نے رجم کا حکم دیا تھا اور رجم سے پہلے کوڑے کا مارنے کا حکم نہیں دیا۔

نیز بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

9..... بَابُ تَرَبُّصِ الرَّجْمِ بِالْحُبْلَى حَتَّى تَضَعَ

حاملہ کو رجم کرنے سے پہلے بچہ جنم دینے کا انتظار کیا جائے

1435۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ: أَنَا حُبْلَى . فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ.))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور اس نے کہا کہ میں حاملہ ہوں تو نبی ﷺ نے اس کے ولی (وارث) کو بلایا اور فرمایا: اس سے اچھا سلوک کرو، جب یہ اپنا حمل جنم دے دے تو مجھے بتانا تو اس نے ایسے ہی کیا، آپ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا اس پر اس کے کپڑے اچھی طرح سے باندھے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر آپ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے ایسی (سچی) توبہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان بھی تقسیم کی جائے تو ان کو کافی ہوگی۔'' کیا تم نے اس سے بڑھ کر کوئی چیز پائی ہے کہ اس (عورت) نے اپنی جان اللہ کی بخشش حاصل کرنے کے لیے قربان کر دی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1435) مسلم: 1696۔ ابوداود: 4440۔ ابن ماجہ: 2555۔ نسائی: 1957۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو رجم کرنا

1436- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک واقعہ بھی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1437- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، براء، جابر، ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور جمہور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اہل کتاب اپنے مقدمات مسلمانوں کے حاکموں کے پاس لے کر آئیں تو وہ ان کے درمیان کتاب وسنت اور مسلمانوں والے احکام کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض کہتے ہیں: زنا میں ان کے اوپر حد قائم نہیں کی جائے گی۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

جلا وطن کرنا

1438- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (کنوارے زانی کو) کوڑے مارے اور جلا وطن کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے مارے اور جلا وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے مارے اور جلا وطن کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1436) بخاری: 1329۔ مسلم: 1699۔ ابوداود: 4446۔ ابن ماجہ: 2556.

(1437) صحيح بِمَا قَبْلَهُ: ابن ماجه: 2557۔ مسند احمد: 91/5۔ ابن ابی شیبہ: 5006.

(1438) صحیح.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن ادریس سے مرفوع بیان کیا ہے۔

اور بعض نے اس حدیث کو عبیداللہ بن ادریس سے بواسطہ عبیداللہ، نافع کے ذریعے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلا وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے مارے اور جلا وطن کیا۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) یہی روایت ہمیں ابوسعید الاشج نے عبداللہ بن ادریس سے بیان کی ہے اور یہ حدیث ابن ادریس سے کئی اسناد کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

محمد بن اسحاق نے بھی نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلا وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے لگائے اور جلا وطن کیا، اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ جلا وطنی ثابت ہے۔ اسے ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم وغیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء صحابہ کا؛ جن میں ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں، اسی پر عمل ہے۔ اور بہت سے فقہاء نے تابعین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

جس کو حد لگ جائے وہ حد اس کے لیے گناہ کا کفارہ ہے

1439۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: ((تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا)) قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ ((فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے اس شرط پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کرو گے اور نہ زنا کرو گے آپ نے انھیں آیت بھی پڑھ کر سنائی۔ ”پس تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔“ اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا (اور) اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا (اور) اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ رکھا تو وہ معاملہ اللہ کی طرف ہے اگر چاہے اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے۔

(1439) بخاری: 18۔ مسلم: 1709۔ ابن ماجہ: 2603۔ نسائی: 4161۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حد کے کفارہ ہونے کے مسئلہ میں نے اس سے عمدہ حدیث نہیں سنی۔ اور فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جس سے گناہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر پردہ رکھے تو اسے بھی اپنے آپ پر پردہ رکھنا چاہیے اور تنہائی میں اپنے رب سے توبہ کر لے۔ نیز ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ ان دونوں نے ایک آدمی کو حکم دیا تھا کہ اپنے اوپر پردہ رکھے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

لونڈیوں پر حد قائم کرنا

1440۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی لونڈی جب زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ تک کتاب اللہ کے حکم کے مطابق کوڑے مارے، پس اگر (چوتھی مرتبہ) پھر زنا کرے تو اسے بیچ دے اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض ہی (فروخت کرنی پڑے)۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل کی عبداللہ بن مالک الاوسی (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی اسناد سے مروی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے رائے دیتے ہیں کہ آدمی سلطان کے پاس لے جائے بغیر اپنے غلام پر حد قائم کر سکتا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مقدمہ حاکم کے سامنے پیش کیا جائے اور وہ خود حد نہ لگائے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

1441۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ..........

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ

ابوعبدالرحمٰن السلمی روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ

(1440) بخاری: 2152۔ مسلم: 1703۔ ابوداود: 4969۔4971۔ ابن ماجہ: 2565.

(1441) مسلم: 1705۔ ابوداود: 4473.

عَلَى أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا۔ أَوْ قَالَ: تَمُوتَ۔ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَحْسَنْتَ)).

غلاموں پر حدیں قائم کرو، بے شک رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اسے کوڑے ماروں۔ میں اس کے پاس گیا تو اس نے قریب ہی وقت بچہ جنا تھا میں ڈرا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو یہ مر جائے گی۔ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس گیا (اور) آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكْرَانِ
نشہ کرنے والے کی حد

1442۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ۔ قَالَ مِسْعَرٌ: أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چالیس جوتے مار کر حد لگائی۔ مسعر کہتے ہیں: میرے خیال میں شراب پینے کی وجہ سے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عبدالرحمٰن بن ازہر، ابو ہریرہ، سائب، ابن عباس، اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور ابو صدیق الناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔ انھیں بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

1443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ......

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ. وَفَعَلَهُ أَبُوبَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس کے قریب حد لگائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے (تو) انھوں نے

(1442) ضعیف: مسند احمد: 323۔ ابن ابی شیبۃ: 548/9.

(1443) بخاری: 6773۔ مسلم: 1706۔ ابو داود: 4479۔ ابن ماجہ: 2570.

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ .

لوگوں سے مشورہ کیا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: سب سے کم حد اسی کوڑوں کے مطابق سزا ہونی چاہیے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم دے دیا۔ ❶

توضیح:...... ❶ سزا کے طور پر جتنی حدیں قرآن میں موجود ہیں ان میں سے سب سے کم سزا اسی کوڑوں کی ہے: جو تہمت لگانے والوں کے لیے ہے۔ اسی سب سے کم سزا کو شراب نوشی کرنے والے کے لیے تجویز کیا گیا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نشہ کرنے والے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ وَمَنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

شرابی کو کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو

1444۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ .))

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ۔ پس اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، شرید، شرحبیل بن اوس، جریر، ابو الرمد البلوی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح ثوری نے عاصم سے بواسطہ ابو صالح، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

نیز ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابی صالح سے انھوں نے اپنے باپ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے سنا وہ کہتے تھے کہ اس مسئلہ میں ابو صالح کی بواسطہ معاویہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث ابو صالح کی بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ معاملہ بھی شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔

محمد بن اسحاق نے بھی بواسطہ محمد بن منکدر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو۔ اگر چوتھی دفعہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔'' (جابر) کہتے ہیں: پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حد لگائی اور قتل نہیں کیا۔ زہری نے

(1444) صحیح: ابوداود: 4482۔ ابن ماجہ: 2573.

بھی بواسطہ قبیصہ بن ذوئب نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔ کہتے ہیں: وہ قتل کا حکم اٹھالیا گیا اور وہ رخصت تھی۔

نیز تمام علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ہم پچھلے اور بعد والے علماء میں بھی اس پر اختلاف نہیں جانتے۔ اس کو مضبوط کرنے کی ایک اور دلیل بھی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے کئی طرف سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اسے ان تین چیزوں کے علاوہ قتل کرنا حلال نہیں ہے: قتل کے بدلے، شادی شدہ زانی اور دین چھوڑنے والا۔''

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

کتنے مال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے

1445۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زیادہ میں (ہاتھ) کاٹتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی حدیث کئی سندوں سے عمرہ کے ذریعے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع بھی مروی ہے۔

جب کہ بعض نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کی ہے۔

1446۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ اور ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم ﷺ کے بعض علماء صحابہ کا اسی پر عمل ہے۔ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں، جنھوں نے پانچ درہم چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا تھا۔ اور عثمان و علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک چوتھائی دینار کی وجہ سے ہاتھ کاٹا تھا۔

نیز ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ درہم چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور بعض فقہائے تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ نیز مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(1445) بخاری: 6789۔ مسلم: 1684۔ ابوداود: 4383۔ ابن ماجہ: 2585۔ نسائی: 4923 49140۔

(1446) بخاری: 6795۔ مسلم: 1686۔ ابوداود: 4358۔ ابن ماجہ: 2584۔ نسائی: 4906۔

جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم میں کاٹا جائے گا لیکن یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن مسعود سے سماع نہیں کیا۔
اور بعض علماء کا اس پر بھی عمل ہے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ نیز علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ دس درہم سے کم میں قطع نہیں ہے۔ لیکن اس کی سند بھی متصل نہیں ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ
چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا

1447۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ.

عبدالرحمٰن بن محیریز (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حجاج بن ارطاۃ سے صرف عمر بن علی المقدمی کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور عبدالرحمٰن محیریز شامی ہیں جو کہ عبداللہ بن محیریز کے بھائی ہیں۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ
خیانت کرنے والے، چھیننے والے اور ڈاکو کا بیان

1448۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے، ڈاکو ❶ اور چھیننے ❷ والے پر قطع (ہاتھ کاٹنا) نہیں ہے۔“

وضاحت:...... ❶ المنتہب: لیٹرا، ڈاکو، لوٹ کھسوٹ کرنے والا۔ (المعجم الوسیط: ص 1165)
❷ المتخلس: خَلَسَ الشَّیْءَ خلسًا، دھوکہ سے چھین لینا، اچک لینا۔ المختلس اسم فاعل ہے۔ (المعجم الوسیط ص: 293)

(1447) ضعیف: ابوداود: 4411۔ ابن ماجہ: 2587۔ نسائی: 4982.

(1448) صحیح: ابوداود: 4391۔ ابن ماجہ: 2591۔ نسائی: 4971-4975.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

نیز مغیرہ بن مسلم نے بھی ابو الزبیر کے واسطے کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ابن جریج کی طرح روایت کی ہے اور مغیرہ بن مسلم بصرہ کا رہنے والا اور عبدالعزیز القسملی کا بھائی ہے، علی بن مدینی نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

پھل اور کھجور کے شگوفوں (کو توڑنے) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

1449۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ..........

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھل اور کھجور کے خوشوں (شگوفوں کو توڑنے) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا واسع بن حبان سے انھوں نے بواسطہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی طرح روایت کی ہے۔

اور مالک بن انس اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے محمد بن حبان کے واسطے سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس میں واسع بن حبان کا ذکر نہیں ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں

1450۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ......

عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ.))

بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جہاد میں (چوری کرنے والے کے) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ابن لہیعہ کے علاوہ اور راویوں نے بھی اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔ (بسر بن ارطاۃ کو) بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا جاتا ہے۔

نیز اوزاعی سمیت بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے جہاد میں دشمن کی موجودگی میں حد قائم کرنے کو درست نہیں کہتے

(1449) صحیح: ابن ماجہ: 2593۔ دارمی: 2311۔ ابن حبان: 4466۔

(1450) صحیح: ابوداود: 4408۔ نسائی: 4979۔ مسند احمد: 81/4۔

کیوں کہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ شخص جس پر حد لگی ہے دشمن کے ساتھ نہ مل جائے۔ جب امیر جنگ کے علاقہ سے نکل کر دارالاسلام میں آجائے تو اس گنہگار پر حد لگائے۔ ایسے ہی اوزاعی نے بھی کہا ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

جوآدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرلے

1451۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ: لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

حبیب بن سالم (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا: میں اس واقعے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس (کی بیوی) نے اس لونڈی کو اس کے لیے حلال کیا تھا تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے حلال نہیں کیا تھا تو میں اسے رجم کروں گا۔"

1452۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ، وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: كُتِبَ بِهِ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ. وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا أَيْضًا، إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ.

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں علی بن حجر نے انھیں ہشیم نے ابو بشر سے بواسطہ حبیب بن سالم، سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: مجھے یہ بات حبیب بن سالم نے لکھ کر بھیجی تھی۔ اور ابوبشر نے حبیب بن سالم سے سماع نہیں کیا۔ اس نے خالد بن عرفطہ سے روایت کی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ قتادہ نے اس حدیث کو حبیب بن سالم سے نہیں سنا۔ انھوں نے تو خالد بن عرفطہ کے ذریعے روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے آدمی کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے:

(1451) ضعیف: ابوداود: 4458۔ ابن ماجہ: 2551۔ نسائی: 3360.

(1452) ضعیف: ابوداود: 4458۔ ابن ماجہ: 1552۔ نسائی: 3360.

علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اسے رجم کیا جائے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر کوئی حد نہیں لیکن کچھ سزا دی جائے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا مذہب نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث کے مطابق ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

جس عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

1453۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ، وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حد دور کر دی اور اسے اس آدمی پر قائم کیا جس نے اس سے زنا کیا تھا اور (راوی نے) یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مہر مقرر کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند بھی متصل نہیں ہے۔ نیز یہ حدیث دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے اپنے باپ سے حدیث نہیں سنی اور نہ ہی انھیں پایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی وفات کے کچھ ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کیے گئے پر حد نہیں ہوتی۔

1454۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا،

علقمہ بن وائل کندی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت نماز کے ارادے سے باہر نکلی، اسے ایک آدمی ملا اس نے اسے ڈھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا تو وہ چیخنے لگی (اور) وہ آدمی چلا گیا، اس

(1453) ضعیف: الارواء: 7/ 341۔ ابن ماجہ: 2598۔ مسند احمد: 4/318۔

(1454) حسن دون قولہ: ((ارجموہ)) والارجح انہ لم یرجم: السلسلۃ الصحیحۃ: 900۔ ابوداود: 4379۔ مسند احمد: 6/399۔

فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ، وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، وَأَتَوْهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: ((اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ)) وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: ((ارْجُمُوهُ)) وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ.

عورت کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو کہنے لگی: اس آدمی نے میرے ساتھ اس اس طرح کیا اور وہ عورت مہاجر صحابہ کے ایک گروہ کے پاس سے گزری تو کہنے لگی: اس آدمی نے میرے ساتھ یہ، یہ کیا ہے۔ وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) گئے (اور) اس آدمی کو پکڑ کر لائے جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے اور عورت کے پاس آئے اس نے کہا، ہاں یہ وہی ہے۔ تو (صحابہ) اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تو اس عورت سے زنا کرنے والا کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس سے زنا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا: تم چلی جاؤ۔ اللہ نے تمھیں معاف کر دیا ہے اور اس (پہلے پکڑے جانے والے) سے بھلائی کی بات کہی اور زنا کرنے والے آدمی کے بارے میں فرمایا ”اسے رجم کر دو۔“ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر سارے مدینے والے یہ توبہ کرتے تو ان سے قبول کی جاتی۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

اور علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے احادیث سنی ہیں: یہ عبدالجبار سے بڑے تھے اور عبدالجبار نے اپنے باپ سے سماعت نہیں کی۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ
جو شخص جانور سے بدکاری کرے

1455۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)) فَقِيلَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم ایسے شخص کو پاؤ جس نے جانور سے بدکاری کی ہو تو اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی قتل کر دو، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما

(1455) حسن صحيح: ابوداود: 4464۔ ابن ماجه: 2564۔ مسند احمد: 269/1۔

سے ضعیف کہا گیا ہے۔

نیز لواطت کرنے والے کی حد کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: بعض کے مطابق اس پر رجم ہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، یہ قول مالک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

اور فقہائے تابعین میں سے بعض علماء جیسے حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ وغیرہ کہتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد زانی کی حد ہی ہے۔ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1457۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ..........

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ خوفناک چیز جس سے میں اپنی امت پر ڈرتا ہوں وہ قوم لوط کا عمل ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کی سند سے ہی جابر رضی اللہ عنہ سے جانتے ہیں۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

دین اسلام سے پھر جانے والا

1458۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)) وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ .

عکرمہ (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اسلام سے مرتد ہو جانے والوں کو جلا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کو قتل کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو'' اور میں انھیں نہ جلاتا کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے عذاب کے ساتھ سزا نہ دو۔'' یہ بات علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مرتد کے بارے میں اہل علم کا اسی پر

(1457) حسن: 2563۔ مسند احمد: 3/ 382۔ حاکم: 4/ 357 .

(1458) بخاری: 3017۔ ابوداود: 4351۔ ابن ماجہ: 2535۔ نسائی: 4059 .

عمل ہے۔ نیز اسلام سے پھرنے والی عورت کے بارے میں اختلاف ہے:

اہل علم کا ایک ایک گروہ کہتا ہے: اسے بھی قتل کر دیا جائے۔ یہ قول اوزاعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کا ہے۔

جب کہ ایک گروہ کہتا ہے: اسے قتل نہ کیا جائے۔ یہ قول سفیان اور دیگر اہل کوفہ کا ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ
جو شخص ہتھیار کی نمائش کرے

1459۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا .))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمارے اوپر اسلحہ (ہتھیار) اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن زبیر، ابو ہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ
جادوگر کی حد

1460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ .))

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جادوگر کی سزا تلوار کی ضرب ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف اسی سند سے مرفوع ہے اور اسماعیل بن مسلم المکی کو حافظے کی وجہ سے حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے اور اسماعیل بن مسلم العبدی البصری کے بارے میں وکیع کہتے ہیں: وہ ثقہ ہیں۔ حسن بصری سے بھی ایسے ہی مروی ہے، اور صحیح جندب رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، مالک کا بھی یہی قول ہے۔

شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جادوگر کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب وہ کفر تک پہنچنے والا جادو کرتا ہو۔ اگر کفر سے چھوٹا کام کرتا ہے تو اس پر قتل نہیں ہے۔

(1459) بخاري: 7071۔ مسلم: 100۔ ابن ماجه: 2577.

(1460) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 1446۔ دار قطني: 3/ 114۔ حاكم: 4/ 360۔ بيهقي: 8/ 136.

عمل ہے۔ نیز اسلام سے پھرنے والی عورت کے بارے میں اختلاف ہے:

اہل علم کا ایک ایک گروہ کہتا ہے: اسے بھی قتل کر دیا جائے۔ یہ قول اوزاعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

جب کہ ایک گروہ کہتا ہے: اسے قتل نہ کیا جائے۔ یہ قول سفیان اور دیگر اہل کوفہ کا ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

جو شخص ہتھیار کی نمائش کرے

1459۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.))

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمارے اوپر اسلحہ (ہتھیار) اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن زبیر، ابوہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی حد

1460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ.))

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جادوگر کی سزا تلوار کی ضرب ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف اسی سند سے مرفوع ہے اور اسماعیل بن مسلم المکی کو حافظے کی وجہ سے حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے اور اسماعیل بن مسلم العبدی البصری کے بارے میں وکیع کہتے ہیں: وہ ثقہ ہیں۔ حسن بصری سے بھی ایسے ہی مروی ہے، اور صحیح جندب رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، مالک کا بھی یہی قول ہے۔

شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جادوگر کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب وہ کفر تک پہنچنے والا جادو کرتا ہو۔ اگر کفر سے چھوٹا کام کرتا ہے تو اس پر قتل نہیں ہے۔

(1459) بخاري: 7071- مسلم: 100- ابن ماجه: 2577.

(1460) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 1446- دار قطني: 3/ 114- حاكم: 4/ 360- بيهقي: 8/ 136.

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ

مال غنیمت سے چوری کرنے والے کے ساتھ کیا کیا جائے

1461۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ)) قَالَ صَالِحٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ، فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ، فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ، فَقَالَ سَالِمٌ: بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے تم اللہ کے راستے میں (غنیمت کے مال سے) چوری کرتے ہوئے پاؤ تو اس کا سامان جلا دو۔“ صالح کہتے ہیں: میں مسلمہ کے پاس گیا اور ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے، انھوں نے ایک آدمی پایا جس نے غنیمت کے مال سے خیانت کی تھی تو سالم نے یہ حدیث بیان کی (پھر) اس کے سامان کے بارے میں حکم دیا اسے جلا دیا گیا اس کے سامان میں ایک قرآن بھی تھا۔ سالم نے کہا: اسے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

ابو عیسیٰ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اسے صالح بن محمد بن زائدہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ابو واقد اللیثی ہی ہے جو منکر الحدیث ہے۔ محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے علاوہ بھی کچھ احادیث میں غنیمت کے مال سے چوری کرنے والے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ان میں آپ نے سامان جلانے کا حکم نہیں دیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ: يَا مُخَنَّثُ

جو شخص کسی دوسرے کو ہیجڑا کہہ کر پکارے

1462۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1461) ضعیف: ابو داود: 2713۔ مسند احمد: 1/ 22.

(1463) ضعیف: ابن ماجہ: 2564۔ مسند احمد: 3/ 466۔ دارمی: 2319.

قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ))

''جب کوئی آدمی کسی کو کہے: اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو، اور جب کہے: اے مخنث: تو اسے بھی بیس کوڑے مارو اور جو کسی محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے ہی جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث کے معاملے میں ضعیف کہا جاتا ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے جسے براء بن عازب اور قرہ بن ایاس المزنی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ہمارے اصحاب اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص جانتے بوجھتے محرم عورت سے زنا کرتا ہے وہ واجب القتل ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: جو اپنی ماں سے نکاح کر لے اسے قتل کیا جائے گا۔ اسحاق فرماتے ہیں: جو کسی محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کیا جائے گا۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

تعزیر (1) کا بیان

1463۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ..........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ.))

ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے نا مارے جائیں مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے اندر ہی۔''

(1) تعزیر: شرعاً حد شرعی سے کم سزا دینا۔ جیسے گالی دینے والے کو حد قذف کے بغیر سزا دینا۔ (المعجم الوسیط: ص 709)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ نے بھی اس حدیث کو بکیر سے روایت کیا ہے لیکن اس میں غلطی کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اپنے باپ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اور صحیح حدیث لیث بن سعد کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ ابو بردہ بن نیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بکیر بن اشج کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

نیز تعزیر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور تعزیر کے بارے میں سب سے عمدہ روایت یہی حدیث ہے۔

(1463) بخاری: 6848۔ مسلم: 1708۔ ابو داود: 4491۔ ابن ماجہ: 2601۔

❀ تین قسم کے لوگ مرفوع القلم ہیں: بچہ، سویا ہوا اور پاگل۔

❀ مسلمانوں کے عیوب ظاہر نہ کیے جائیں۔

❀ حد قائم کرنے سے پہلے اعتراف ضروری ہے۔

❀ حدود اللہ میں سفارش کرنا سختی سے منع ہے۔

❀ شادی شدہ زانی کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔

❀ عورت اگر زنا سے حاملہ ہو جائے تو وضع حمل کے بعد اسے رجم کیا جائے گا۔

❀ کنوارہ اگر زنا کرے تو اس کو ایک سال کی جلا وطنی اور ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

❀ حد لگنے سے گناہ کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے۔

❀ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے شرابی کی حد اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔

❀ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

❀ اگر کسی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو وہ عورت سزا سے بری ہوگی۔

❀ جانور سے بدکاری کرنے والے اور لواطت کرنے والے کی سزا قتل ہے۔

❀ دینِ اسلام سے پھر جانے والا واجب القتل ہے۔

❀ تعزیراً دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔

مضمون نمبر...... 16

أَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی شکار کے احکام ومسائل

تعارف

29 احادیث کے ساتھ 19 ابواب پر مشتمل یہ عنوان ان مسائل پر مشتمل ہے:

❀ شکاری کتے کے ساتھ شکار کرنے کی کیا شرائط ہیں؟

❀ شکار کے کون سے جانور حلال اور کون سے حرام ہیں؟

❀ کن جانوروں کو مارنا جائز ہے؟

❀ کتوں کے بارے میں کیا احکامات ہیں۔

1..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

کتے کا کیا ہوا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہیں؟

1464۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ؛ ح: وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ.........

سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)) قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلَ)) قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ: ((مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ)) قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا.))

سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرنے والے لوگ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنے (شکاری) کتے کو چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو، وہ (کتا) تمھارے لیے شکار کو روک لے تو کھالو۔“ میں نے کہا: اگر وہ مار دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مار بھی دے۔ میں نے کہا: ہم تیراندازی کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو چیز تمھاری کمان لے کر آئے ❶ (اسے) کھالو۔“ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہم سفر کرنے والے ہیں۔ ہم یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ان کے برتنوں کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمھیں ان (کے برتنوں) کے سوا کچھ نہ ملے تو انھیں پانی سے دھولو۔ پھر ان میں کھا پی لو۔“

❶ یعنی جو شکار تمھارے تیر سے گرے اسے کھالو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عائذ اللہ بن عبداللہ، ابوادریس خولانی ہی ہیں جب کہ ابوثعلبہ الخشنی کا نام جرثوم ہے۔ یا۔ جرثم بن ناشب بھی کہا جاتا ہے اور ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

1465۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً؟ قَالَ: ((كُلْ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو (شکار پر)

(1464) بخاری: 5478۔ مسلم: 1930۔ ابوداود: 2852۔ ابن ماجہ: 3207۔ نسائی: 4266.

(1465) بخاری: 5477۔ مسلم: 1929۔ ابوداود: 2847۔ ابن ماجہ: 3215۔ نسائی: 4265.

مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ: ((مَا خَزَقَ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ .))

چھوڑتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو (شکار وہ) تمھارے لیے رکھ لیں اسے کھا لو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر چہ وہ مار بھی دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مار بھی دیں، بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہوا ہو۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم معراض [1] والے تیر پھینکتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شکار زخمی ہو جائے (پھٹ جائے) اسے کھا لو اور جو چوڑائی کی طرف سے لگے اسے مت کھاؤ۔'' [2]

توضیح:...... [1] المعراض: تیر کا درمیانی موٹا حصہ۔ (القاموس الوحید: ص1069)

[2] جو جانور لکڑی کے ساتھ مرے اور اس میں زخم نہ ہو وہ مَوْقُوذہ (لاٹھی لگنے سے مرا ہوا) ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے حرام کہا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن یحییٰ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن یوسف نے بواسطہ سفیان، منصور سے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن انھوں نے یہ کہا کہ آپ سے معراض کے بارے میں پوچھا گیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ
مجوسی کے شکاری کتے کے شکار کا بیان

1466۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ نیز جمہور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے مجوسیوں کے کتے کے شکار کی رخصت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابی بزہ، قاسم بن نافع المکی ہیں۔

(1466) ضعیف: ابن ماجه: 3209۔ بیهقی: 9/ 245.

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کے شکار کا بیان

1467۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِي؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ.))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز ❶ کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تمھارے لیے روکے اسے کھا لو۔''

توضیح:...... ❶ البَازِيْ: باز، اس کے پر چوڑائی مائل جب کہ پاؤں اور دم لمبائی مائل ہوتے ہیں اس کی جمع بَوَاز اور بُزَاۃ آتی ہے۔ (المعجم الوسیط: ص 69)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو مجالد سے بواسطہ شعبی ہی جانتے ہیں اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے بازوں اور شکروں کے شکار کو گناہ نہیں سمجھتے۔

مجاہد فرماتے ہیں: باز انھی جانوروں میں سے ہے جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جن جانوروں کو تم سکھاتے (اور سدھاتے) ہو۔'' (المائدہ: 4) انھوں نے اس آیت کی تفسیر ان کتوں اور پرندوں سے کی ہے جن سے شکار کیا جاتا ہے، اور بعض علماء نے باز کے شکار کی اجازت اس صورت میں بھی دی ہے کہ اگر وہ اس میں سے کھا بھی لے تو ٹھیک ہے اور وہ کہتے ہیں: اس کی تعلیم یہ ہے کہ بات مانے (یعنی جب چھوڑے تو شکار کی طرف جائے)

جب کہ بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں لیکن اکثر فقہاء کہتے ہیں: اگر وہ اس سے کھا بھی لے تب بھی کھانا جائز ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

آدمی شکار کرے پھر شکار کیا ہوا جانور غائب ہو جائے

1468۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي. قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر اگلے روز اس میں اپنا تیر پاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمھیں علم ہو کہ

(1467) منکر: ابو داود: 2851۔ مسند احمد: 4/ 257.

(1468) صحیح: نسائی: 4300, 4302۔ مسند احمد: 4/ 377۔ طیالسی: 1041.

قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ .))

تمھارے تیر نے ہی (جانور کو) مارا ہے اور اس میں کسی درندے کے نشان بھی نہ دیکھو تو اسے کھالو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

نیز شعبہ نے اس حدیث کو ابو بشر اور عبدالملک بن میسرہ سے بواسطہ سعید بن جبیر، سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس مسئلہ میں ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

جو شخص شکار کی طرف تیر پھینکے پھر اسے مردہ حالت میں پانی کے اندر دیکھے

1469۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ؟ فَقَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ .))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اپنا تیر پھینکو تو اللہ کا نام لو (پھر) اگر تم اسے قتل شدہ حالت میں پاؤ تو کھالو، اگر تم دیکھو کہ وہ پانی میں گر گیا ہے تو مت کھاؤ، کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ اسے پانی نے مارا ہے یا تمھارے تیر نے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

کتا اگر شکار میں سے کچھ کھالے

1470۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ؟ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ،

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم نے اپنے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑا اور اس پر اللہ کا نام لیا تو جو وہ تمھارے لیے روکے

(1469) مسلم: 1929۔ ابوداود: 2849۔ نسائی: 4298.

(1470) بخاری: 175۔ مسلم: 1929۔ ابوداود: 2847,2849۔ ابن ماجہ: 3208۔ نسائی: 4263.

فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى؟ قَالَ: ((إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ، وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ)) قَالَ سُفْيَانُ: كَرِهَ لَهُ أَكْلَهُ.

(اسے) کھا لو۔ پس اگر وہ خود کھاتا ہے تو تم مت کھاؤ، کیوں کہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ بتلایئے اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں؟ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے کسی دوسرے پر نہیں۔'' سفیان کہتے ہیں: آپ نے اسے کھانا مکروہ سمجھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ شکار اور ذبح کیا گیا جانور جب پانی میں گر جائیں تو اسے نہ کھائے۔

ذبیحہ کے بارے میں بعض کہتے ہیں: جب اس کی شہ رگ کٹ جائے پھر پانی میں گر کر مر جائے تو اسے کھایا جا سکتا ہے یہ قول عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا ہے۔ کتا جب شکار میں سے کھا لے تو اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے:

اکثر اہل علم کہتے ہیں: جب کتا اس میں سے کچھ کھا لے تو اسے نہ کھائے۔ یہ قول سفیان، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔ جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء رخصت دیتے ہیں کہ اگر کتا کھا بھی لے تو آدمی کھا سکتا ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

معراض کا شکار

1471۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.))

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے معراض کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسے تم نوک کے ساتھ مارو تو (اسے) کھا لو اور لکڑی کی طرف سے لگے تو وہ موقوذہ ہے۔''[1]

توضیح:...... [1] معراض اور موقوذہ کا معنی حدیث نمبر 1465 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان نے زکریا سے انھوں نے شعبی سے بواسطہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

(1471) بخاری: 2054۔ مسلم: 1929۔ ابو داود: 2847۔ ابن ماجہ: 3215۔ نسائی: 4265۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ

پتھر سے ذبح کرنا

1472۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوْ اثْنَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک آدمی نے ایک یا دو خرگوشوں کا شکار کیا (اور) انھیں ایک سفید [1] پتھر سے ذبح کیا (پھر) انھیں لٹکا لیا، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کے کھانے کا حکم دیا۔

توضیح:...... [1] المروۃ: سفید چمک دار یا باریک پتھر جس سے آگ نکالی جاتی ہے، نیز مکہ میں ایک پہاڑی کا نام بھی مروہ ہے لیکن یہاں پہلا معنی مراد ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 1047۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں محمد بن صفوان، رافع اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء نے پتھر (مروہ) کے ساتھ جانور ذبح کرنے کی رخصت دی ہے اور خرگوش کھانے میں بھی کوئی قباحت نہیں سمجھتے اور یہ جمہور علماء کا قول ہے۔

جب کہ بعض علماء خرگوش کھانے کو مکروہ کہتے ہیں۔

نیز شعبی کے شاگردوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے بواسطہ شعبی، محمد بن صفوان سے روایت کی ہے۔

جب کہ عاصم الاحول نے بواسطہ شعبی، صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان ذکر کیا ہے لیکن محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔

اور جابر الجعفی بواسطہ شعبی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے قتادہ کی شعبی سے روایت کردہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: شعبی کی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

بندھے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار کر کھانا منع ہے

1473۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

(1472) صحیح: بیہقی: 9/ 321۔ عبدالرزاق: 8692۔

(1473) صحیح: السلسلة الصحیحة: 2391۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ.

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کو کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ (جانور) ہے جسے باندھ کر تیر مارے جائیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔

1474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبٍ أَبِي خَالِدٍ قَالَ...........

حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ - وَهُوَ ابْنُ سَارِيَةَ - عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ، وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ.

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر کچلی ❶ والے درندے، ہر پنجے ❷ والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ حاملہ عورتوں سے صحبت کی جائے یہاں تک کہ وہ اپنے پیٹوں کے بچوں کو جنم دے دیں۔

توضیح:...... ❶ ذی ناب: ہر وہ جانور جس کے دو دانت نوکیلے ہوں جیسے کتا، ہاتھی، شیر، چیتا وغیرہ۔

❷ ذو مخلب: پنجے والا پرندہ، جیسے باز، کوا، چیل اور ایسے دیگر پرندے۔ (ع م)

وضاحت:...... محمد بن یحییٰ القطعی کہتے ہیں: ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ پرندے یا کسی اور جانور کو کھڑا کر کے (باندھ کر) تیر مارا جائے۔ خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ بھیڑیے یا درندے کے پاس کوئی آدمی جانور پائے وہ اسے اس درندے سے چھین لے اور اس کو ذبح کرنے سے پہلے اس کے ہاتھ میں وہ جانور مر جائے (اسے خلیسہ کہتے ہیں)

1475۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ...........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی روح والی چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

(1474) صحیح: لیکن خلسہ والی بات صحیح نہیں ہے۔ مسند احمد: 4/ 127.

(1475) صحیح: مسلم: 1957۔ ابن ماجہ: 3177۔ نسائی: 4443۔ تحفۃ الاشراف: 6112.

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ

جانور کے پیٹ کے بچے کا ذبح

1476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ؛ ح: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پیٹ کے بچے کا حلال کرنا اس کی ماں کا حلال (ذبح) کرنا ہی ہے۔“ ❶

توضیح:...... ❶ یعنی اگر ذبح کیے جانے والے جانور کے پیٹ سے بچہ نکلے تو اسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابو امامہ، ابو الدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ

ہر نوکیلے دانتوں والا اور پنجے والا جانور مکروہ ہے

1477۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

سیدنا ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی (نوکیلے دانتوں) والے درندے (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں سعید بن عبدالرحمن المخزومی اور دیگر محدثین نے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابو ادریس الخولانی سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ادریس الخولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

1478۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ

(1476) صحیح: ابوداود: 2827۔ ابن ماجہ: 3199۔

(1477) بخاری: 5530۔ مسلم: 1932۔ ابوداود: 3802۔ ابن ماجہ: 3232۔ نسائی: 4325۔

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں، خچروں، کچلی والے درندوں اور پنجے والے پرندوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں، ابوہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

1479۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی (نوکیلے دانتوں) والے درندے کو حرام کہا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ وتابعین میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

12..... بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار (کے حکم) میں ہے

1480۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ.))

سیدنا ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ میں آئے تو وہ لوگ (زندہ) اونٹوں کی کوہانیں اور (زندہ) بکریوں کی سرین کاٹ لیتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جائے وہ مردار (کی طرح) ہے۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوالنضر نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے زید بن اسلم کی سند سے ہی جانتے ہیں اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز ابوواقد اللیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

(1478) مسلم: 1941۔ ابوداود: 3788,3789۔ ابن ماجہ: 3197۔ نسائی: 4327, 4329.

(1479) مسلم: 1933۔ ابن ماجہ: 3233۔ نسائی: 4324.

(1480) صحیح: ابوداود: 2858۔ مسند احمد: 5/ 218۔ دارمی: 2024.

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ
حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

1481۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ؛ ح: و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ قَالَ: ((لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ.))

ابوالعشراء اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور لبہ ❶ میں ہی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس (جانور) کی ران میں نیزہ مار دو پھر بھی جائز ہوگا۔''

❶ لَبَّة: گردن میں ہار باندھنے کی جگہ۔ (المعجم الوسیط: ص 981)

وضاحت:...... احمد بن منیع کہتے ہیں: یزید بن ہارون کا قول ہے کہ یہ (ران میں نیزہ مارنا) ضرورت کے وقت ہے۔

اس مسئلہ میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حماد بن زید کی سند سے ہی جانتے ہیں اور ابوالعشراء کی بھی اپنے باپ سے یہ ایک حدیث ہی مروی ہے۔ اور ابوالعشراء کے نام میں اختلاف ہے: بعض کہتے ہیں: اس کا نام اسامہ بن قہطم ہے، یسار بن برز اور ابن بلز بھی کہا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا نام عطارد ہے اور دادا کی طرف نسبت ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
چھپکلی کو مارنا

1482۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب کے ساتھ مارا اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں، اگر دوسری ضرب سے مارا تو اتنی اتنی نیکیاں ہیں (اور) اگر تیسری ضرب سے مارا تو اسے اتنی نیکیاں ملیں گی۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1481) ضعیف: ابوداود: 2825۔ ابن ماجہ: 3184۔ نسائی: 4408.

(1482) مسلم: 2240۔ ابوداود: 5263۔ ابن ماجہ: 3229.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپ مارنا

1483۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سانپوں کو مارو، اور (خصوصاً) دو نقطوں والے اور دم کٹے ❶ سانپ کو مارو، یہ نظر کو ختم اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔“

توضیح:...... ❶ ابتر: دم کٹا یعنی اس سانپ کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے اور ذوالطفتین ایک خبیث قسم کا لچک دار سانپ ہے جس کی پشت پر کھجور کے پتوں کی مانند دو دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ دونوں بہت خطرناک سانپ ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، عائشہ، ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہ ابولبابہ سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والے پتلے سانپوں کو جنھیں عوامر کہا جاتا ہے مارنے سے منع کر دیا تھا اور ابن عمر، زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: سانپوں میں سے اس سانپ کو مارنا مکروہ ہے جو بہت باریک ہوتا ہے اور چاندی کی طرح لگتا ہے اور چلتے ہوئے بل نہیں کھاتا۔

1484۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُنَّ.))

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے گھروں میں آبادی میں رہنے والے سانپ رہتے ہیں، انھیں تین بار آگاہ کرو اگر اس کے بعد بھی کوئی ظاہر ہو تو اسے مار دو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبیداللہ بن عمر نے بواسطہ صیفی ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

جب کہ مالک بن انس نے اس حدیث کو صیفی سے ہشام بن عروہ کے غلام ابو سائب کے واسطے کے ساتھ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے تو اس میں ایک قصہ بھی بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ہمیں انصاری نے بھی معن سے بواسطہ

(1483) بخاری: 3297۔ مسلم: 2233۔ ابوداود: 4242۔ ابن ماجہ: 3535.

(1484) مسلم: 2236۔ ابوداود: 5256, 5259.

مالک بیان کی ہے اور یہ عبیداللہ بن عمر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز محمد بن عجلان: بھی صیفی سے مالک کی روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔

1485۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ.........

قَالَ أَبُو لَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا.))

سیدنا ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی گھر میں سانپ نکل آئے تو تم اس سے کہو: ہم تم سے نوح اور سلیمان بن داود علیہما السلام کے عہد سے سوال کرتے ہیں کہ تم ہمیں تکلیف نہیں دو گے، اگر دوبارہ پھر آئے تو اسے قتل کر دو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ثابت بنانی سے بطریق عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہی ہمیں ملتی ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو مارنا

1486۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ.))

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان تمام کتوں کو مارنے کا حکم دیتا، پس تم ہر سیاہ رنگ کے کتے کو مارو۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، جابر، ابورافع اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض احادیث میں مروی ہے کہ سیاہ کتا شیطان ہے۔ اور سیاہ کتا وہ ہوتا ہے جس میں کچھ بھی سفید رنگ نہ ہو۔ نیز بعض علماء نے سیاہ کتے سے شکار کرنا مکروہ کہا ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

کتا رکھنے والے کا کتنا اجر کم ہوتا ہے

1487۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.........

(1485) ضعیف: ابوداود: 5260۔

(1486) صحیح: ابوداود: 2845۔ ابن ماجہ: 3205۔ نسائی: 4280۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا پالا یا رکھا جو نہ شکار کرتا ہو اور نہ مویشیوں (کی رکھوالی) کے لیے ہو (تو) اس کے اعمال سے ہر دن دو قیراط کی کمی کی جاتی ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مغفل، ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''یا کھیت کے لیے رکھا گیا کتا۔''

1488۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کتوں کو مارنے کا حکم دیا سوائے شکار یا مویشیوں (کی رکھوالی) والے کتے کے۔ (عمرو بن دینار) کہتے ہیں: ابن عمر سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یا کھیت کی حفاظت کرنے والا کتا۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت جو تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1489۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا ، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دوران آپ کے چہرے سے درختوں کی شاخیں ہٹا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کتے گروہوں میں سے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کو مارنے کا حکم دیتا، ان میں سے ہر کالے سیاہ کو مارو، اور جو گھر والے کتا باندھتے ہیں اُن کے عمل میں سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے سوائے شکاری کتے یا کھیت اور بکریوں کی رکھوالی

(1487) بخاری: 5480۔ مسلم: 1574۔ نسائی: 4284.

(1488) بخاری: 3323۔ مسلم: 1571۔ ابن ماجہ: 3202۔ نسائی: 4277.

(1489) صحیح: ابوداود: 2845۔ ابن ماجہ: 3205۔ نسائی: 4280.

صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ .)) والے کتے کے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز نبی ﷺ کی یہ حدیث کئی طرق سے بواسطہ حسن، سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1490۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں کی رکھوالی، شکار یا کھیت کی رکھوالی والے کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا (تو) ہر دن اس کے عمل سے ایک قیراط ❶ کم ہوتا ہے۔''

توضیح:...... ❶ وزن اور پیمائش کی ایک مقدار جو مختلف ادوار میں بدلتی رہتی ہے۔ وزن میں تقریباً آدھا گرام بنتا ہے۔ (القاموس الوحید: ص 1300) لیکن یاد رہے حدیث میں ایک قیراط کو احد کے پہاڑ کے برابر بھی کہا گیا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے انھوں نے اجازت دی ہے کہ اگر کسی کی ایک بکری بھی ہو تو کتا رکھ سکتا ہے۔

یہ بات ہمیں اسحاق بن منصور نے انھیں حجاج بن محمد نے بواسطہ ابن جریج، عطاء سے بیان کی ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ
بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

1491۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ..........

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ:

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ملیں گے اور ہمارے پاس (جانور ذبح کرنے کے لیے) چھریاں نہیں ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اگر (ذبح کے لیے استعمال ہونے والی چیز) دانت یا ناخن نہیں

(1490) بخاری: 2322۔ مسلم: 1575۔ ابن ماجہ: 3204۔ نسائی: 4289.

(1491) بخاری: 2488۔ مسلم: 1968۔ ابوداود: 2821۔ ابن ماجہ: 3178۔ نسائی: 4403.

أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ .))

ہے تو اس (ذبیحہ) کو کھالو، اس بارے میں بھی میں تمھیں بتاتا ہوں: دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔"

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن سعید نے سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے بواسطہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نبی ﷺ سے ایسے ہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں عبایہ کے باپ کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبایہ نے (اپنے دادا) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ نیز اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے دانت یا ہڈی سے ذبح کرنے کو درست نہیں سمجھتے۔

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِذَا نَدَّ فَصَارَ وَحْشِيًّا يُرْمَى بِسَهْمٍ أَمْ لَا

اونٹ، گائے بکری جب وحشی جانور کی طرح بھاگ جائیں تو انھیں تیر مارا جا سکتا ہے یا نہیں؟

1492۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ..........

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا .))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ان چوپایوں میں سے کچھ وحشی ❶ جانوروں کی طرح بھاگ جانے والے ہیں جو جانور ایسے کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسے ہی کرو۔"

توضیح:...... ❶ او ابد الوحش: انسانوں سے خوف کھانے والے اور بھاگنے والے جانور۔ دیکھیے: المعجم الوسط: ص 12۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمود بن غیلان نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے، انھیں سفیان نے اپنے باپ سے انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے ان کے دادا کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

نیز اہل علم کا اسی پر عمل ہے، اور شعبہ نے بھی سعید بن مسروق سے بطریق سفیان اسی طرح روایت کی ہے۔

(1492) بخاری: 2488۔ مسلم: 1968۔ ابوداود: 2821۔ ابن ماجہ: 3183۔ نسائی: 4410۔

- سدھائے ہوئے شکاری کتے سے شکار کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شکار خود نہ کھائے۔
- باز اور عقاب وغیرہ سے شکار کیا جا سکتا ہے۔
- لکڑی لگ کے مرنے والا جانور کھانا جائز نہیں ہے۔
- جو چیز خون بہا دے اس سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔
- جانور کو باندھ کر اسے تیر مارنا منع ہے اور اس طریقے سے کیا جانے والا شکار حرام ہے۔
- نوکیلے دانتوں والا درندہ اور پنجے والا پرندہ حرام ہے۔
- چھپکلی، سانپ اور کتوں کو مارنا جائز ہے۔
- بلا مقصد کتا رکھنا حرام ہے اور اس کی وجہ سے ہر دن ثواب میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہے۔
- تیز دھار والے بانس سے جانور ذبح کیا جا سکتا ہے۔
- بھاگ جانے والے چوپائے کو تیر وغیرہ مار کر روکا جا سکتا ہے۔

مضمون نمبر...... 17

اَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی قربانیوں کے احکام ومسائل

22 ابواب اور 31 احادیث پر مشتمل یہ عنوان ان مسائل پر مشتمل ہے:

- قربانی کیا ہے اور اس کے کون سے جانور ہیں؟
- کن جانوروں کو قربان کرنا جائز نہیں ہے؟
- فرع اور عتیرہ کیا ہیں؟
- نومولود کے احکام اور عقیقہ؟
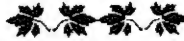
1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ

قربانی [1] کی فضیلت

1493۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَأَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے قربانی کے دن خون بہانے سے زیادہ اللہ کو محبوب عمل اور کوئی نہیں۔ بے شک یہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مکانِ قبولیت میں گرتا ہے، سوتم اس (بشارت) کے ساتھ اپنے دل خوش کرلو۔“

توضیح:...... [1] الاضحیة: قربان کیے جانے والے جانور اونٹ، گائے وغیرہ کو اضحیہ کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع الاضاحی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں ہشام بن عروہ سے صرف اسی سند کے ساتھ ملتی ہے اور ابوالمثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ جس سے ابن ابی فدیک روایت کرتے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے قربانی کے بارے میں مروی ہے کہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے نیکی ہے اور سینگوں کا بھی ذکر ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

دو مینڈھوں کی قربانی کرنا

1494۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے، چتکبرے [1] دو مینڈھوں کی قربانی کی، آپ ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ واللہ اکبر کہا، اور اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

(1493) ضعیف: ابن ماجه: 3126۔ حاکم: 4/ 221.

(1494) بخاری: 5558۔ مسلم: 1966۔ ابوداود: 2794۔ ابن ماجه: 3120۔ نسائی: 4387.

توضیح:...... ❶ املح: اس مینڈھے کو کہتے ہیں جس کی سفیدی کے ساتھ سیاہی کی آمیزش ہو۔ تثنیہ کا لفظ اَمْلَحَيْن ہے۔ (القاموس الوحید: ص 1576)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عائشہ، ابو ہریرہ، جابر، ابوایوب، ابوالدرداء، ابورافع، ابن عمر اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3 بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ
فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا

1495۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ......

عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: أَمَرَنِي بِهِ۔ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

حنش (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور اپنی طرف سے، ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا، میں اس (کام) کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ نیز بعض علماء نے میت کی طرف قربانی کرنے کی رخصت دی ہے جب کہ بعض اس کی طرف سے قربانی کو صحیح نہیں سمجھتے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس (میت) کی طرف سے صدقہ کر دے اور قربانی نہ کرے اور اگر قربانی کرتا ہے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ سارا گوشت صدقہ کر دے۔

محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے شریک کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی روایت کیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: ابوالحسناء کا نام کیا ہے؟ تو وہ اسے نہیں جانتے تھے۔ مسلم فرماتے ہیں: ان کا نام حسن تھا۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ
جن جانوروں کی قربانی مستحب (بہتر) ہے

1496۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ضَحَّى

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1495) ضعیف: ابوداود: 2790۔ مسند احمد: 1/ 107۔ حاکم: 4/ 229۔

(1496) صحیح: ابوداود: 2786۔ ابن ماجہ: 3128۔ نسائی: 4390۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ، يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ

سینگوں والے نرمینڈھے کی قربانی کی جو سیاہی میں کھاتا تھا، سیاہی میں چلتا تھا، اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ [1]

توضیح:...... [1] یعنی اس کا منہ، پاؤں اور آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے ہی جانتے ہیں۔

5..... بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے

1497۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا يُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.)) .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ سے) سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں: ''لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اس کی قربانی نہ کی جائے، نہ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، نہ بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور نہ ہی دبلا جانور جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی زائدہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں شعبہ نے سلیمان بن عبدالرحمن سے انھیں عبید بن فیروز نے بواسطہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے عبید بن فیروز کی سند سے ہی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے جانتے ہیں۔ نیز علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

6..... بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

کون سے جانوروں کی قربانی مکروہ ہے

1498۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ وَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ ......

(1497) صحیح: ابوداود: 2802۔ ابن ماجہ: 3144۔ نسائی: 4369،4371۔

(1498) ضعیف: ابوداود: 2804۔ ابن ماجہ: 3142۔ نسائی: 4372۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ، وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان اچھی طرح سے دیکھ لیں اور ہم مقابلہ، مدابرہ، شرقاء اور خرقاء کی قربانی نہ کریں۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں حسن بن علی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں اسرائیل نے ابواسحاق سے انھیں شریح بن نعمان نے بواسطہ علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کی اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: مقابلہ: وہ جانور ہے جس کے کان کا کنارہ کاٹا گیا ہو، مدابرہ: وہ جس کے کان کے کنارے کی طرف سے کچھ حصہ کٹا ہوا ہو، شرقاء: وہ جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء: وہ جس کے کان میں سوراخ ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ شریح بن نعمان الصائدی کوفی ہے اور شریح بن حارث الکندی الکوفی القاضی کی کنیت ابوامیہ تھی، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایات لی ہیں۔ اور شریح بن ہانی بھی کوفی ہے اور ہانی صحابی تھے۔ جب کہ یہ سب (شریح نامی آدمی) ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ اور اَنْ نَسْتَشْرِفَ کا معنی ہے کہ ہم اچھی طرح سے دیکھ لیں۔

7...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِيِّ
قربانی میں بھیڑ کی نسل سے جذع کرنا

1499۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ، فَلَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ)) قَالَ: فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ.

ابوکباش (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں بکریوں کے آٹھ نو ماہ کے بچے مدینہ میں (بیچنے کے لیے) لایا تو مجھے ان کے گاہک نہ ملے، میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا۔ ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بھیڑ کی نسل کا جذع ❶ بہترین قربانی ہے۔'' راوی کہتے ہیں: لوگ انھیں جلدی جلدی خرید کر لے گئے۔

توضیح:...... ❶ الجذع: جانوروں کی جنس کے اعتبار سے جذعہ کی عمر بھی مختلف ہوتی ہے۔ اونٹ کا وہ بچہ جس کی عمر کا پانچواں سال شروع ہو چکا ہو جذع کہلاتا ہے، گھوڑے اور گائے وغیرہ میں وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو جب کہ بھیڑ اور بکری میں وہ بچہ جو آٹھ یا نو ماہ کا ہو گیا ہو اسے جذع کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع جذاع اور جذعان آتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 133۔

(1499) ضعیف: الضعیفه: 46- بیهقی: 9/ 271.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، ام بلال بنت ہلال کی اپنے باپ سے، جابر، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا بھی مروی ہے۔ اور عثمان بن واقد، یہ واقد بن محمد بن زیاد بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ بھیڑ کی نسل کے جذع کی قربانی جائز ہے۔

1500۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ..........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ .))

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ صحابہ میں بطورِ قربانی تقسیم کر دیں تو بکری کا ایک ❶ بچہ بچ گیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اس کی تم خود قربانی کر لو۔“

توضیح:...... ❶ عتود: بکری کا ایک سال کا قوی (صحت مند) بچہ۔ المعجم الوسیط: ص 688۔

وضاحت:...... وکیع کہتے ہیں: بھیڑ کی نسل کا جذع سات یا چھ مہینے کی عمر کا ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں تقسیم کیں تو ایک جذعہ رہ گیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس کی قربانی کر لو۔“

(ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) یہ حدیث ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یزید بن ہارون اور ابو داود نے وہ دونوں کہتے ہیں: ہمیں ہشام الدستوائی نے انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبداللہ بن بدر سے بواسطہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کے جانوروں میں شریک ہونا

1501۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ قربانی آ گئی تو

(1500) بخاری: 2300۔ مسلم: 1965۔ ابن ماجہ: 3138۔ نسائی: 4379,4381۔

(1501) صحیح: ابن ماجہ: 3131۔ نسائی: 4392۔

فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً . ہم نے گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد کو شریک کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوالاشد السلمی اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا سے اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے فضل بن موسیٰ کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

1502۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ اور گائے کو سات سات افراد کی طرف سے قربان کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

9.... بَابٌ فِي الضَّحِيَّةِ بِعَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ

سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کا بیان

1503۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، قُلْتُ: فَإِنْ وَلَدَتْ؟ قَالَ: اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا . قُلْتُ: فَالْعَرْجَاءُ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ . قُلْتُ: فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ .

حجیہ بن عدی (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ بچہ جنم دے دے تو؟ انھوں نے فرمایا: اس کے ساتھ اس کے بچے کو ذبح کر دو۔ میں نے کہا: لنگڑا جانور (کیسا ہے؟) انھوں نے فرمایا: جب وہ قربان گاہ تک پہنچ گیا ہو تو (ٹھیک ہے)۔ میں نے کہا: جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ تو انھوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھیں اور کان اچھی طرح سے دیکھ لیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بھی اسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

(1502) مسلم: 1318۔ ابوداود: 2808,2809۔ ابن ماجه: 3132۔ نسائی: 4393 .

(1503) حسن: ابن ماجه: 3143۔ طيالسی: 160۔ مسند احمد: 1/ 95 .

1504۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ سینگ ٹوٹے یا کان کٹے جانور کی قربانی کی جائے۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے یہ روایت ذکر کی تو انھوں نے فرمایا: ٹوٹنا وہ مانع ہے جو آدھے (سینگ یا کان) تک یا اوپر ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

10. بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری (کی قربانی) کافی ہے

1505۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى.

عطاء بن یسار (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں قربانیاں کیسے ہوتی تھیں؟ تو انھوں نے فرمایا: ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کرتا اسے خود بھی کھاتا اور (مساکین) کو بھی کھلاتا یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور (قربانی) ایسے ہوگئی جیسے تم دیکھتے ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں۔ ان سے مالک بن انس بھی روایت کرتے ہیں۔ نیز بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، یہ قول احمد اور اسحاق کا بھی ہے۔ انھوں نے نبی ﷺ کی اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ آپ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی تو فرمایا: یہ اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں سے قربانی نہ کر سکے۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: ایک بکری صرف ایک فرد کی طرف سے ہی ہوسکتی ہے۔ یہ قول عبداللہ بن مبارک اور دیگر علماء کا ہے۔

(1504) ضعیف: أبوداود: 2805۔ ابن ماجه: 3145۔ نسائي: 4377.

(1505) صحیح: ابن ماجه: 3147۔ بیهقي: 9/ 268.

11..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ سُنَّةٌ

اس بات کی دلیل کہ قربانی سنت ہے

1506۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ..........

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ. فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: أَتَعْقِلُ؟ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ.

جبلہ بن سحیم (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو انھوں نے فرمایا: کیا تمھیں سمجھ آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ نبی ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ یہ قول سفیان اور ابن مبارک کا ہے۔

1507۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں دس سال رہے، آپ قربانی کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا جائے

1508۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ: ((لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ: فَقَامَ خَالِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا (اور) فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے یہاں تک کہ نماز پڑھ لے۔ راوی کہتے ہیں: میرے ماموں کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں

(1506) ضعیف: ابن ماجه: 3124.

(1507) ضعیف: مسند احمد: 2/ 38.

(1508) بخاری: 955- مسلم: 1961- ابوداود: 2800- نسائی: 1563.

أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي . قَالَ: ((فَأَعِدْ ذَبْحًا آخَرَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ .))

گوشت کو پسند نہیں کیا جاتا اور میں نے اپنی قربانی میں جلدی کی تاکہ میں اپنے گھر والوں اور اہل محلہ یا پڑوسیوں کو کھلاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قربانی اور کرو'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سال کی عمر کے قریب ایک بکری ہے جو گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، وہ بہتر ہے۔ تمھیں کفایت کر جائے گی، اور تمھارے بعد جذعہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید الانصاری رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں اس وقت تک قربانی نہ کی جائے جب تک امام نماز نہ پڑھ لے۔

جب کہ علماء کی ایک جماعت نے بستیوں والوں کو طلوع فجر کے بعد ذبح کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ قول ابن مبارک کا ہے۔

ابو عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کا اس بات پر اتفاق (اجماع) ہے کہ بکری کی نسل کا جذعہ جائز نہیں ہے وہ کہتے ہیں: صرف بھیڑ کی نسل کا جذعہ ہو سکتا ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت

1509۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے جانور کا گوشت تین دن سے اوپر نہ کھائے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کی طرف سے یہ ممانعت پہلے تھی پھر اس کے بعد آپ نے رخصت دے دی تھی۔

(1509) بخاری: 5574۔ مسلم: 1970۔ نسائی: 4423.

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ
تین دن کے بعد کھانے کی رخصت ہے

1510۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ، فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا.))

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ (بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے روکا تھا تاکہ فراخی والا اس پر وسعت کرے جس کے پاس طاقت نہیں ہے۔ پس اب جب تک چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ و تابعین میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

1511۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي، وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ.

عابس بن ربیعہ (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے ام المومنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ قربانیوں کے گوشت (کھانے) سے منع کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، لیکن قربانیاں بہت کم لوگ کرتے تھے سو آپ نے چاہا کہ اسے بھی کھلا دیں جو قربانی نہیں کر سکا، اور البتہ تحقیق ہم پائے رکھ لیتے تھے تو دس دن بعد اسے کھاتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام المومنین یہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ نیز یہ حدیث ان سے کئی طرق سے مروی ہے۔

(1510) مسلم: 977۔ ابوداود: 3698۔ نسائی: 2032۔

(1511) بخاری: 5423۔ مسلم: 1971۔ ابوداود: 2812۔ ابن ماجہ: 3159۔ نسائی: 4432۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

1512۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(اسلام میں) نہ فرع ہے اور نہ ہی عتیرہ" اور فرع یہ (جانور کا) پہلا بچہ ہوتا تھا جو پیدا ہوتا تو وہ اسے (بتوں کے نام پر) ذبح کر دیتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں نُبَیْشَہ، مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہم اور ابوالعشراء کی اپنے باپ سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عتیرہ: وہ ذبیحہ تھا جسے وہ لوگ ماہِ رجب کی تعظیم کرتے ہوئے رجب میں ذبح کرتے تھے کیوں کہ یہ حرمت والے مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے۔ اور حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں اور حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے مہینوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض سے اسی طرح مروی ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

1513۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ.........

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

یوسف بن ماہک (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں وہ لوگ حفصہ بنت عبدالرحمن (رحمہا اللہ) کے پاس گئے (اور) ان سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے ان کو بتایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لڑکے کی طرف سے دو برابر عمر کی بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا حکم دیا تھا۔

(1512) بخاری: 5473۔ مسلم: 1976۔ ابو داود: 2831۔ ابن ماجہ: 3168۔ نسائی: 4222۔

(1513) صحیح: ابن ماجہ: 3163۔ عبدالرزاق: 7906۔ مسند احمد: 6/ 31۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ام کرز، بریدہ، سمرہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، انس، سلمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور حفصہ (رحمہا اللہ) سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی بیٹی ہیں۔

بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ
بچے کے کان میں اذان دینا

1514۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اس وقت نماز والی اذان دی جب انھیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عقیقہ کے بارے میں اسی پر عمل ہے۔ نیز عقیقہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ لڑکے کی طرف سے برابر عمر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا تھا۔ جب کہ بعض علماء اس طرف بھی گئے ہیں۔

1515۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ..........

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔ سو تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں حسن بن اعین نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبدالرزاق نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن عیینہ نے عاصم بن سلیمان الاحول از حفصہ بنت سیرین از رباب بواسطہ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1514) ضعیف: ابوداود: 5150۔ مسند احمد: 6/9.

(1515) بخاری: 5471۔ ابوداود: 2839۔ ابن ماجہ: 3164۔ نسائی: 4241.

1516۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ: ....

أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْأُنْثَى وَاحِدَةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا.))

سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک، تمھیں اس کا نقصان نہیں ہے کہ وہ (بکریاں) مذکر ہوں یا مونث۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

17..... بَابٌ: خَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ
مینڈھا قربانی کے لیے بہترین جانور ہے

1517۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ، وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ.))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''قربانی کا بہترین جانور مینڈھا ہے، اور بہترین کفن تہہ بند اور اوپر والی چادر کا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان کو حدیث کے معاملے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

18..... بَابُ الْأُضْحِيَّةِ فِي كُلِّ عَامٍ
ہر سال قربانی کرنا

1518۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ..........

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟

سیدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! ہر گھرانے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے، کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ

(1516) صحیح: ابوداود: 2834۔ ابن ماجہ: 3162۔ نسائی: 4218،4215۔

(1517) ضعیف: ابن ماجہ: 3130۔ بیہقی: 9/ 273۔

(1518) صحیح: ابوداود: 2788۔ ابن ماجہ: 3125۔ نسائی: 4224۔ تحفۃ الاشراف: 11244۔

هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ .)) وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں! یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث ہمیں صرف ابن عون کی سند سے ہی ملتی ہے۔

19...... بَابُ الْعَقِيقَةِ بِشَاةٍ

عقیقہ میں ایک بکری کرنا

1519۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً)) قَالَ: فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ .

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا اور فرمایا: "اے فاطمہ! اس کا سر مونڈو اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو۔" راوی کہتے ہیں: سیدہ فاطمہ نے ان (بالوں) کا وزن کیا تو ان کا وزن ایک درہم یا اس کا کچھ حصہ تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے (کیوں کہ) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

بَابٌ: الْأُضْحِيَةُ بِكَبْشَيْنِ

دو مینڈھوں کی قربانی کرنا

1520۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ...

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا .

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید کا) خطبہ دیا پھر آپ اترے، آپ نے دو مینڈھے منگوائے (اور) انھیں ذبح کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20...... بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا ذَبَحَ

ذبح کی دعا

1521۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ......

(1519) حسن: ابن ابی شیبہ: 8/ 230 . (1520) مسلم: 1679۔ نسائی: 4389 .

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الاضحیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھے، جب آپ نے اپنا خطبہ مکمل کیا (تو) آپ اپنے منبر سے اترے (پھر) ایک مینڈھا لایا گیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور آپ نے "بسم اللہ واللہ اکبر" کہا (اور فرمایا) یہ میرے اور میری امت کے اس آدمی کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکا ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی ذبح کرتے وقت "بسم اللہ واللہ اکبر" کہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے (حدیث کا) سماع نہیں کیا۔

21۔ بَابٌ: مِنَ الْعَقِيْقَةِ
عقیقہ کے متعلق

1522۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ.))

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔"

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں) ہمیں حسن بن علی الخلال نے (وہ کہتے ہیں) ہمیں یزید بن ہارون نے (وہ کہتے ہیں) ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے بواسطہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے لڑکے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن، اگر اس وقت بھی نہ ہو سکے تو پھر اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں وہی بکری کفایت کرے گی جو قربانی میں جائز ہوتی ہے۔

(1521) صحیح. ابو داود: 2810۔ ابن ماجہ: 1321.

(1522) صحیح. ابو داود: 2837۔ ابن ماجہ: 3165۔ نسائی: 4220

22..... بَابُ تَرْكِ أَخْذِ الشَّعْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ

جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے وہ بال نہ اتارے

1523۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو أَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ.))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو (قربانی کرنے تک) اپنے بال اور ناخن نہ اتارے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحیح نام عمرو بن مسلم ہے۔ (اسماعیل بن مسلم نہیں۔) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور دیگر محدثین روایت لیتے ہیں۔ نیز یہ حدیث اس کے علاوہ اور اسناد کے ساتھ سعید بن میںب سے بھی بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے مروی ہے۔

بعض علماء اسی کے قائل ہیں اور سعید بن میںب رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ نیز امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا مذہب بھی اسی حدیث کے مطابق ہے۔ جب کہ بعض علماء اس میں رخصت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ بال یا ناخن اتارنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یہ قول شافعی کا ہے۔ ان کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ مدینہ سے قربانی روانہ کرتے پھر آپ کسی بھی اس کام سے پرہیز نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا بچتا ہے۔

- ❀ قربانی سنت موکدہ ہے۔ ❀ قربانی اللہ کو بہت محبوب عمل ہے۔
- ❀ عیب والے اور بیمار جانوروں کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔
- ❀ بوقتِ ضرورت بھیڑ کی نسل کا جذع قربانی کیا جا سکتا ہے۔
- ❀ اونٹ میں سات یا دس اور گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔
- ❀ ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری ہی کافی ہے۔
- ❀ قربانی کا جانور نماز عید الاضحیٰ کے بعد ذبح کیا جائے۔
- ❀ فرع اور عتیرہ حرام ہیں۔ ❀ عقیقہ مسنون عمل ہے اور ساتویں دن کرنا بہتر ہے۔
- ❀ نومولود کے بال اتار کر ان کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔
- ❀ جانور ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہنا، ضروری ہے۔
- ❀ جو قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن وغیرہ نہ اتارے۔

(1523) مسلم: 1977۔ ابوداود: 2791۔ ابن ماجہ: 3150, 3149۔ نسائی: 4361.

مضمون نمبر......18

اَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْأَيْمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی نذروں اور قسموں کے احکام ومسائل

24 احادیث کے ساتھ 20 ابواب پر محیط اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے:

- نذر کی حقیقت کیا ہے؟
- نذر کا کفارہ کیا ہے؟
- کون سی قسموں کو پورا کیا جا سکتا ہے؟
- غلام آزاد کرنے کا اجر وثواب کیا ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ (اللہ اور رسول) کی نافرمانی میں نذر ماننا جائز نہیں ہے

1524۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نافرمانی میں نذر (ماننا جائز) نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہی ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی، فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرما رہے تھے: یہ حدیث بہت سے راویوں سے مروی ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی ہیں۔ یہ زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابوسلمہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کی یہ سند صحیح ہے۔

1525۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی (والے کام) میں نذر ماننا درست نہیں اور اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان کی یونس سے روایت کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز ابوصفوان مکے کے رہنے والے تھے۔ ان کا نام عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان تھا ان سے حمیدی اور دیگر بڑے بڑے محدثین نے روایت کی ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں مانی جا سکتی اور اس کا کفارہ قسم والا ہی ہے۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ انھوں نے ابوسلمہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کردہ حدیث سے دلیل لی ہے۔ جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کی نذر نہیں

(1524) صحیح: ابوداود: 3289۔ ابن ماجہ: 2125۔ نسائی: 3807.

(1525) بِمَا قَبْلَهٗ: ابوداود: 3289,3292۔ ابن ماجہ: 2125۔ نسائی: 3806.

مانی جاسکتی اور اس میں کفارہ بھی نہیں ہے۔ امام مالک اور شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

2..... بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اس کی اطاعت کرے

1526۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ............

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو یہ نذر مانے کہ وہ اس کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔“

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں حسن بن علی الخلال نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے، انھوں نے طلحہ بن عبدالملک الایلی سے انھوں نے قاسم بن محمد سے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے بعض کا یہی قول ہے۔

امام مالک اور شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے لیکن جب نافرمانی کی نذر ہو تو اس میں قسم کا کفارہ نہیں ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

ابن آدم جس چیز کا مالک ہی نہیں ہے اس میں نذر نہیں ہوتی

1527۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .))

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندے پر وہ نذر (پوری کرنا واجب) نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہیں ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1526) بخاری: 6696۔ ابوداود: 3289۔ ابن ماجہ: 2126۔ نسائی: 3806 .

(1527) بخاری: 6047۔ مسلم: 110۔ ابوداود: 3257۔ نسائی: 3813 .

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ
غیر معین نذر کا کفارہ

1528۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ.))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نذر کا نام نہ لے اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہی ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
ایک شخص کسی کام کی قسم اٹھائے، پھر کوئی اور کام بہتر سمجھے

1529۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ هُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، لَا تَسْأَلْ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أَتَتْكَ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ))

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن! امارت (حکومت وغیرہ) مت مانگنا، اگر مانگنے کی وجہ سے تمھیں ملی تو تمھیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمھیں ملی تو اس پر تمھاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھا لو (پھر) کوئی دوسرا کام اس سے بہتر سمجھو تو وہی کرو جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، جابر، عدی بن حاتم، ابوالدرداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(1528) إِذَا لَمْ يُسَمَّ کے علاوہ باقی صحیح ہے۔ مسلم: 1645۔ ابو داود: 3323۔ ابن ماجہ: 2127۔ نسائی: 3832۔

(1529) بخاری: 6622۔ مسلم: 1652۔ ابو داود: 3277۔ نسائی: 3782۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا

1530۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کام کی قسم اٹھائی (پھر) اس کا غیر اس سے بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کام کر لے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و تابعین میں سے اکثر لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہی ہوتا ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ قسم توڑنے کے بعد ہی کفارہ ہوگا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر قسم توڑنے کے بعد کفارہ ادا کرے تو مجھے یہ زیادہ پسند ہے اور اگر قسم توڑنے سے پہلے دے دے تو جائز ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنا

1531۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہہ دیا اس پر قسم کا انعقاد نہیں ہوتا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کی ہے۔ اسی طرح سالم نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کی ہے۔ اور ایوب سختیانی کے علاوہ کسی نے بھی اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں: ایوب کبھی اس کو موقوف اور کبھی مرفوع روایت کرتے تھے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر ان شاء اللہ قسم کے ساتھ متصل (ملا ہوا) ہو تو وہ قسم نہیں ہوتی۔

(1530) مسلم: 1650۔ مسند احمد: 2/ 361.

(1531) صحیح: ابوداود: 3261۔ ابن ماجہ: 2105۔ نسائی: 3793.

سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

1532۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمْ يَحْنَثْ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قسم اٹھائی اور (اس میں) ان شاء اللہ کہہ دیا تو (وہ کام نہ کرنے پر) اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس حدیث میں عبدالرزاق نے خطاء کی ہے۔ انھوں نے معمر سے ابن طاوس کے ذریعے ان کے باپ کے واسطہ سے بیان کی گئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا اختصار کیا ہے۔ (وہ حدیث یہ ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: آج میں ستر بیویوں سے ہم بستری کروں گا، ہر عورت ایک لڑکا جنے گی، پھر وہ ان کے پاس گئے تو ان میں سے کسی عورت نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک عورت کے، اس نے بھی ناقص الخلقت بچہ جنا۔'' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو جیسے انھوں نے کہا تھا ویسے ہی ہوتا۔''

عبدالرزاق نے بواسطہ معمر، ابن طاوس سے انھوں نے اپنے باپ سے یہ لمبی حدیث بیان کی ہے اور ستر عورتوں کا ہی ذکر کیا ہے۔ جب کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اور اسناد سے بھی مروی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: آج رات میں ایک سو بیویوں کے پاس جاؤں گا۔''

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانا منع ہے

1533۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ: وَأَبِي! وَأَبِي! فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے: میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! بے شک اللہ تمھیں تمھارے آباء کے نام کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے اپنی یا کسی کی طرف سے (ایسی) قسم نہیں اٹھائی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

(1532) صحیح: ابن ماجہ: 2104۔ نسائی: 3855.

(1533) بخاری: 6108۔ مسلم: 1646۔ ابوداود: 3249۔ ابن ماجہ: 2094۔ نسائی: 3764.

مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوعبید کہتے ہیں: وَلَا آثِرًا کا معنی ہے کہ میں نے کسی دوسرے کی طرف سے نقل بھی نہیں کی یعنی کسی دوسرے کی قسم کا ذکر بھی نہیں کیا۔

1534۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ، وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو قافلے میں اس حالت میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے آباء کے نام کی قسمیں اٹھانے سے منع کرتا ہے۔ قسم اٹھانے والا اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ
جس نے غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا

1535۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ.))

سعد بن عبیدہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سنا جو کہہ رہا تھا: کعبہ کی قسم! تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ (کے نام) کی قسم نہ اٹھائی جائے۔ میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی تو یقیناً اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کفر اور شرک کا فرمان سختی کے لیے ہے اور اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے: میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے آباء کے نام کی قسمیں اٹھانے سے منع کرتا ہے۔''

اور (دوسری دلیل) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنی قسم میں یہ کہا کہ لات کی

(1534) بخاری: 6108۔ مسلم: 1646۔ ابوداود: 3251۔ ابن ماجه: 2094۔ نسائی: 3764.

(1535) صحیح: ابوداود: 3251۔ مسند احمد: 2/ 34۔ ابو یعلی: 5668.

قسم! عزیٰ کی قسم! تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اسی طرح ہی ہے جیسا کہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”دکھلاوا شرک ہے۔“ جب کہ بعض علماء نے اس آیت: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے وہ اچھے اعمال کرے۔“ (الکہف: 110) کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ دکھلاوے کے لیے عمل نہ کرے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

اگر کوئی شخص پیدل چلنے کی قسم اٹھالے لیکن اس کی طاقت نہ ہو

1536۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ..........

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1537۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هَذَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ)) قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بوڑھے شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کیا ہوا ہے“؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو تکلیف دینے سے بے پرواہ ہے۔“ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن مثنی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عدی نے بواسطہ حمید، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، پھر اسی طرح ذکر کیا، یہ حدیث صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ عورت اگر پیدل چلنے کی نذر مانے تو وہ سوار ہو جائے اور ایک بکری کی قربانی دے دے۔

11..... بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

نذر ماننے کی کراہت

1538۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1536) حسن صحيح. (1537) بخاری: 1865۔ مسلم: 1642۔ ابو داود: 3301۔ نسائی: 3854.

((لا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ .)) فرمایا: ''نذر مت مانو، بے شک نذر تقدیر کے آگے کچھ نہیں کر سکتی اس سے تو صرف بخیل سے کچھ نکال لیا جاتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے نذر کو ناپسند کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نذر اطاعت کی ہو یا نافرمانی کی، دونوں میں کراہت ہے۔ اگر آدمی اطاعت الٰہی کی نذر مانتا ہے، اسے پورا کر لے تو اس میں اجر ہے لیکن نذر ماننا پھر بھی مکروہ ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

نذر کو پورا کیا جائے

1539۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ .)) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام (بیت اللہ) میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر کو پورا کرو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی پر مذہب رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے اور اس کے ذمہ اطاعت والی نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں: اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ دوسرے علماء کہتے ہیں: اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے اوپر واجب کرلے (تو اور بات ہے) انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ انھوں نے جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے کا حکم دیا تھا، احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کیسی ہوتی تھی؟

1540۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

(1538) بخاری: 6609۔ مسلم: 1640۔ ابوداود: 3288۔ ابن ماجہ: 2123۔ نسائی: 3804۔

(1539) بخاری: 3202۔ مسلم: 1656۔ ابوداود: 3325۔ ابن ماجہ: 1772۔ نسائی: 3820۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ: ((لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم اٹھاتے تھے "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے والے کا اجر

1541۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يَعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ.))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے کسی مومن گردن (غلام) کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابو امامہ، عقبہ بن عامر اور کعب بن مرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد ہے یہ مدینہ کے رہنے والے ثقہ راوی تھے۔ ان سے مالک بن انس اور دیگر کئی علماء نے روایت لی ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے

1542۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ............

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا

سیدنا سوید بن مقرن المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہم سات بھائی تھے اور ہماری ایک ہی خادمہ تھی، ہم میں

(1540) بخاری: 6617۔ ابو داود: 3263۔ ابن ماجہ: 2092۔ نسائی: 3761.

(1541) بخاری: 2517۔ مسلم: 1509.

(1542) مسلم: 1657۔ ابو داود: 5166.

أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا.

سے کسی نے اسے طمانچہ مارا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز کئی راویوں نے اس حدیث کو حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور بعض نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ ''اس نے اس (خادمہ) کے چہرے پر طمانچہ مارا تھا۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھانا منع ہے

1543۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ.))

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت (مذہب) کی جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ایسے ہی ہوتا ہے جیسا اس نے کہا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اس بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے کہ جب آدمی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم اٹھائے کہ اگر وہ اس اس طرح کرے تو وہ یہودی یا عیسائی ہو پھر ان میں سے کوئی کام بھی کر لے، تو بعض کہتے ہیں: اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے، یہ قول اہلِ مدینہ کا ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابوعبید کا بھی یہی مذہب ہے۔ جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین، اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس میں کفارہ ہوگا۔ سفیان، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا

جو شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے

1544۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے

(1543) بخاری: 1363۔ مسلم: 110۔ ابوداود: 3257۔ ابن ماجہ: 2098۔ نسائی: 3770۔

(1544) ضعیف: ابوداود: 3293۔ ابن ماجہ: 2134۔ نسائی: 3815۔

اللّٰهِ! إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.))

اللہ کے رسول! میری بہن نے ننگے پاؤں (اور) بغیر چادر پیدل چل کر بیت اللہ تک جانے کی نذر مانی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو تمھاری بہن کی مشقت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ سوار ہو جائے، پردہ کرے اور تین روزے رکھ لے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، نیز امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

18..... بَابُ ذِكْرِ مَا يُلْغِي الْحَلِفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى
اگر کوئی شخص لات وعزیٰ کی قسم اٹھالے تو اسے ختم کردے

1545۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى! فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قسم اٹھاتے وقت کہا کہ لات و عزیٰ کی قسم! تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیے۔ اور جس نے (کسی دوسرے سے) کہا: آؤ میں تمھارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو وہ صدقہ کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوالمغیرہ خولانی حمصی ہیں ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج تھا۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ
میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا

1546۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس نذر کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمہ تھی (اور) اسے پورا کرنے سے پہلے

(1545) بخاری: 4860۔ مسلم: 1647۔ ابوداود: 3247۔ ابن ماجہ: 2096.

(1546) بخاری: 2761۔ مسلم: 1638۔ ابوداود: 3307۔ ابن ماجہ: 2132۔ نسائی: 3657.

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْضِ عَنْهَا .)) فوت ہو گئیں تھیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کی طرف سے تم اسے پورا کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت

1547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا .))

سیدنا ابو امامہ اور نبی ﷺ کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان آدمی کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے تو وہ اس کی جہنم سے نجات (کا باعث) ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا۔ اور جو مسلمان آدمی دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے وہ دونوں اس کی جہنم سے نجات (کا باعث) ہوں گی ان کا ہر عضو اس کے ہر عضو کفایت کریں گے۔ اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے نجات (کا باعث) ہوگی اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ مردوں کا مردوں کو آزاد کرنا عورتوں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا وہ اس کی جہنم سے نجات کا باعث ہوگا اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا۔ یہ حدیث اپنی اسناد کے لحاظ سے صحیح ہے۔

- اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے کی نذر ماننا حرام ہے۔
- جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس میں نذر نہیں ہوتی۔
- ان شاء اللہ کہنے سے قسم نہیں ہوتی۔

(1547) صحيح .

❀ غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانا شرک ہے۔
❀ اگر کوئی چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانے تو وہ سوار ہو جائے۔
❀ نذر سے تقدیر نہیں بدل سکتی۔
❀ اطاعتِ الٰہی کی نذر کو پورا کیا جائے۔
❀ کسی غلام کو آزاد کرنا جہنم سے آزادی کا سبب ہے۔
❀ اپنے آپ کو یہودی یا عیسائی کہنا منع ہے۔
❀ غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھانے کے بعد لا الٰہ الا اللہ پڑھا جائے۔
❀ میت کی جائز نذر کو پورا کیا جائے۔

مضمون نمبر......19

اَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی جنگ کرنے کے اصول وضوابط

48 ابواب اور 71 احادیث پر مشتمل یہ بیان ان مسائل پر مشتمل ہے کہ

- جنگ کس صورت میں کی جائے گی؟
- غنیمت کے مال کی تقسیم کیسے کی جائے گی؟
- مشرکین اور اہل کتاب سے دنیاوی معاملات کیسے ہو سکتے ہیں؟
- معاہدہ کے اصول اور قوانین؟
- اور دیگر مسائل

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے

1548۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.........

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرَهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ، فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا، وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ، وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ۔ قَالَ: وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ، وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ۔ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ. قَالُوا: مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ. انْهَدُوا إِلَيْهِمْ. قَالَ: فَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ.

ابوالبختری (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ مسلمانوں کے لشکروں میں سے ایک لشکر نے؛ جس کے امیر سلمان فارسی تھے، فارس کے محلات میں سے ایک محل کو گھیرا ڈالا، تو انھوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر دھاوا نہ بول دیں، انھوں نے کہا: مجھے چھوڑو میں ان کو ایسے ہی دعوت دوں گا، جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے ان سے کہا: میں بھی تم میں سے ایک فارسی شخص ہوں (لیکن) تم دیکھ رہے ہو کہ عرب لوگ میری اطاعت کر رہے ہیں، اگر تم اسلام لے آؤ تو تمھارے لیے وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے، اور تمھارے ذمہ بھی وہی کام ہوں گے جو ہمارے ذمہ ہیں، اگر تم اپنے دین کو چھوڑنے سے انکار کر دو تو ہم تمھیں اس پر چھوڑ دیں گے اور اپنے ہاتھوں ذلیل ہو کر ہمیں جزیہ دو گے، راوی کہتے ہیں: انھوں نے ان (فارسیوں) سے فارسی زبان میں بات کی کہ تمھاری تعریف بھی نہیں کی جائے گی، اور اگر تم اس کا (بھی) انکار کرو تو ہم تمھیں برابری کے ساتھ لڑائی کا چیلنج کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہم جزیہ تو نہیں دے سکتے لیکن ہم تمھارے ساتھ لڑائی کریں گے۔ تو ان (مجاہدین) نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان کی طرف پیش قدمی نہ کریں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، راوی کہتے ہیں کہ انھوں نے تین دن اسی طرح انھیں دعوت دی، پھر فرمایا: ان پر دھاوا بول دو۔ کہتے ہیں: ہم نے ان پر حملہ کیا (اور) اس قلعہ (محل) کو فتح کر لیا۔

(1548) ضعیف: مسند احمد: 5/ 440۔ اموال لابی عبید: 61.

توضیح:...... ❶ سِیر: سین مکسور اور یا مفتوح کے ساتھ سیرۃ کی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے طریقہ اور عادت وغیرہ لیکن اہلِ شرع کی زبان میں یہ لفظ غزوات پر بولا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں بریدہ، نعمان بن مقرن، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف بطریقِ عطاء بن سائب ہی جانتے ہیں۔

نیز میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا کیوں کہ ابوالبختری نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا جب کہ سلمان، علی رضی اللہ عنہما سے پہلے فوت ہوئے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء اس طرف گئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ قتال سے پہلے دعوت دی جائے، اسحاق بن ابراہیم کا بھی یہی قول۔ وہ کہتے ہیں: اگر پیش قدمی سے پہلے دعوت دی جائے تو بہتر ہے۔ یہ چیز انھیں ڈرانے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: آج دعوت نہ دی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آج کے دن میں کسی کو نہیں جانتا جسے دعوت دی جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر دشمن جلدی نہ کرے تو دعوت سے پہلے ان سے قتال نہ کیا جائے، اگر دعوت نہ بھی دے تو کوئی حرج نہیں کیوں کہ انھیں دعوت پہنچ چکی ہے۔

2..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِغَارَةِ إِذَا رَأَى مَسْجِدًا أَوْ سَمِعَ أَذَانًا

مسجد دیکھ کر یا اذان سن کر حملہ کرنا منع ہے

1549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ۔ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ.........

عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ۔ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ۔ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا .))

ابن عصام المزنی اپنے باپ سے جو کہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر روانہ کرتے تو ان سے فرماتے: ''جب تم مسجد دیکھو یا مؤذن کو سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔''

وضاحت:...... یہ حدیث غریب ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔

3..... بَابٌ: فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

شب خون مارنا اور حملہ کرنا

1550۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ.........

(1549) ضعیف، ابو داود: 2635۔ (1550) بخاری: 2945۔ مسند احمد: 3/ 159۔ ابن حبان: 4745۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ. فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف نکلے (تو) رات کے وقت وہاں پہنچے اور آپ جب کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح تک ان پر حملہ نہ کرتے، سو جب صبح ہوئی تو یہودی اپنی کدالیں اور ٹوکرے لے کر نکلے جب انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر ❶ لے کر آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اکبر، خیبر برباد ہوگیا، بے شک ہم جب کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

توضیح:...... ❶ الخمیس: لفظ خمس سے نکلا ہے جس کا معنی ہوتا ہے ''پانچ'' جمعرات کے دن کو بھی یوم الخمیس کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ ہفتے کا پانچواں دن ہے۔ لشکر کو خمیس اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسلامی لشکر پانچ دستوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ (1) مقدمہ (2) میمنہ (3) میسرہ (4) ساقہ (5) قلب۔ مقدمہ آگے چلتا ہے جسے ہراول دستہ کہا جاتا ہے، میمنہ دائیں، میسرہ بائیں، ساقہ پیچھے اور قلب درمیان میں۔ ان دستوں کے چلنے کی صورت یہ بنتی ہے ⁘ (ع م)

1551۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ..........

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آتے تو آپ تین دن تک ان کے میدان میں ٹھہرتے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حمید کی انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ (اوپر والی) حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

اور بعض علماء نے رات کے وقت حملہ کرنے اور شب خون مارنے کی رخصت دی ہے۔ جب کہ بعض نے اسے مکروہ کہا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: رات کے وقت دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور وَافَقَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ کا معنی ہے کہ ان کے ساتھ لشکر ہے۔

4..... بَابُ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

کافروں کے اموال کو جلانا اور گھروں کو تباہ کرنا

1552۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

(1551) بخاري: 3065۔ ابوداود: 2695.

(1552) بخاري: 4031۔ مسلم: 1746۔ ابوداود: 2615۔ ابن ماجه: 2844.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ.﴾

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلائے اور کٹوائے (یہ وہی جگہ تھی) جسے بویرہ کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور اس لیے بھی کہ فاسقوں کو اللہ رسوا کرے۔'' (الحشر: 5)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور علماء کی ایک جماعت اس طرف بھی گئی ہے۔ وہ درختوں کو کاٹنے اور قلعوں کو تباہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ جب کہ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں اوزاعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

نیز سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید (بن ابی سفیان) کو پھل دار درخت کاٹنے اور آباد قلعوں کو اجاڑنے سے منع کیا تھا اور ان کے بعد مسلمانوں نے بھی اسی پر عمل کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دشمن کے علاقے میں اموال جلانے اور درخت اور پھل وغیرہ کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ یہ درخت ایسی جگہ ہوتے ہیں جنہیں کاٹنا ضروری ہو جاتا ہے لیکن فضول اور بلا مقصد انھیں نہ جلایا جائے۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اس میں کافروں کی ذلت ہو تو درخت جلانا سنت ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

غنیمت کا بیان

1553۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ)) أَوْ قَالَ: ((أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ، وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیاء پر فضیلت دی ہے'' یا یہ فرمایا: ''میری امت کو باقی امتوں (پر فضیلت دی ہے) اور ہمارے لیے غنیمتوں کو حلال کیا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوذر، عبداللہ بن عمرو، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1553) صحیح: مسند احمد: 5/ 248۔ بیهقی: 1/ 112.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سیار کو مولیٰ بنی معاویہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے سلیمان التیمی، عبداللہ بن بحیر اور دیگر لوگوں نے روایت لی ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں علی بن حجر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں اسماعیل بن جعفر نے، انھیں علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے باپ کے ذریعے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے: مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے غنیمتوں کو حلال کیا گیا ہے، زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور طہور بنایا گیا ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور میرے ساتھ انبیاء کا اختتام ہوا ہے۔'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابٌ: فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا حصہ

1554۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو اور پیدل آدمی کا ایک حصہ تقسیم کیا۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے سلیم بن اخضر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اس مسئلہ میں مجمع بن جاریہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن ابی عمرہ کی اپنے باپ سے بھی روایت ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ گھوڑ سوار کے تین حصے ہوں گے۔ ایک اس کا اپنا اور دو گھوڑے کے اور پیدل کو ایک حصہ ملے گا۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

لشکروں کا بیان

1555۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1554) بخاری: 2863۔ مسلم: 1762۔ ابوداود: 2733۔ ابن ماجہ: 2854۔

(1555) ضعیف: ابوداود: 2611۔ مسند احمد: 1/ 294۔ دارمی: 2443

((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ.))

فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین چھوٹا لشکر (سریہ) چار سو کا ہے۔ اور بہترین بڑا لشکر (جیش) چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار تعداد کی کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے راوی نے اسے متصل بیان نہیں کیا، اسے زہری نے نبی ﷺ سے مرسل بھی روایت کیا ہے۔

نیز اس حدیث کو حبان بن علی العنزی نے عقیل سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اور لیث بن سعد نے اسے عقیل سے بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

8..... بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ
غنیمت کا مال کسے دیا جائے

1556۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ: أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ، وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ.

یزید بن ہرمز (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نجدہ الحروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جنگ کے لیے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے تھے؟ اور کیا آپ ان کے لیے (غنیمت کے مال سے) حصہ بھی نکالتے تھے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں (جواباً) خط لکھا کہ تم نے مجھے خط لکھ کر پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو ساتھ لے جا کر جہاد کرتے تھے؟ آپ ﷺ انھیں ساتھ لے جا کر جہاد کرتے تھے وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور غنیمت میں سے کچھ انھیں بطورِ تحفہ دیا جاتا لیکن آپ ﷺ نے ان کا حصہ نہیں نکالا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کہتے ہیں: عورت اور بچے کا حصہ نکالا جائے گا یہ قول اوزاعی کا ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں: نبی ﷺ نے خیبر میں سے بچوں کا حصہ نکالا تھا اور مسلمانوں کے حاکموں نے بھی جنگ کے علاقے میں پیدا ہونے والے ہر بچے کا حصہ نکالا تھا۔ اوزاعی کہتے ہیں: نبی ﷺ نے خیبر میں عورتوں کا حصہ نکالا تھا اور آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے بھی اسی بات کو لیا۔

(1556) مسلم: 1812۔ ابو داود: 2727۔ مسند احمد: 1/ 248.

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ بات علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، اوزاعی سے اسی طرح بیان کی ہے اور غنیمت سے تحفہ دیئے جانے کا مطلب ہے کہ انھیں غنیمت کے مال میں سے کچھ نہ کچھ بطور تحفہ اور انعام دے دیا جاتا تھا۔

9..... بَابٌ: هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

کیا غلام کا حصہ نکالا جائے گا

1557۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ: فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا.

سیدنا عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہوا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں بات کی اور انھوں نے یہ بھی بات کی کہ میں غلام ہوں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک تلوار میرے گلے میں ڈالی گئی تو میں اسے کھینچتا تھا (یعنی تلوار بڑی اور میرا قد چھوٹا تھا) (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کچھ گھریلو سامان کا حکم دیا اور میں نے آپ پر ایک دم پیش کیا جس کے ساتھ میں دیوانوں (پاگلوں) کو دم کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ حصے کو چھوڑنے اور کچھ حصے کو رکھنے کا حکم دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ غلام کا حصہ نہ نکالا جائے بلکہ اسے بطور تحفہ کچھ دے دیا جائے۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

10..... بَابٌ: مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

اگر ذمی لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کریں تو کیا انھیں حصہ دیا جائے گا

1558۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے، یہاں تک کہ جب آپ حرۃ الوبر پہنچے تو آپ کو

(1557) صحیح: ابوداود: 2730۔ ابن ماجہ: 2855.

(1558) مسلم: 1817۔ ابوداود: 2332.

مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ.))

ایک مشرک آدمی ملا جس کی دلیری اور شجاعت [1] مشہور تھی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ۔ میں مشرک سے ہرگز تعاون نہیں لوں گا۔''

توضیح:...... [1] نَجْدَةٌ: جنگ میں بہادری اور شجاعت ایسی ہمت جس کی وجہ سے ہر کام کر گزرنے کا حوصلہ ہو۔ (القاموس الوحید: ص1612)

وضاحت:...... اس حدیث میں اور بھی تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ذمیوں کا حصہ نہ نکالا جائے، اگرچہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑائی بھی کریں۔

جب کہ بعض علماء کی رائے ہے کہ جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر قتال کریں تو انھیں حصہ دیا جائے۔ اور زہری سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کو حصہ دیا تھا جنھوں نے آپ کے ساتھ مل کر قتال کیا تھا، ہمیں یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے انھیں عبدالوارث بن سعید نے بواسطہ عزرہ بن ثابت، زہری سے بیان کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1559۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ............

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اشعری لوگوں کی جماعت میں نبی ﷺ کے پاس خیبر گیا تو آپ ﷺ نے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ دیا تھا۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں: لشکر میں تقسیم سے پہلے جو شخص مسلمانوں سے مل جائے اسے بھی حصہ دیا جائے گا۔

برید کی کنیت ابوبردہ ہے۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ ان سے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور دیگر راویوں نے روایت کی ہے۔

11...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کے برتنوں سے فائدہ لینا

1560۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

(1559) بخاری: 4233۔ مسلم: 2502۔ ابوداود: 2725.

(1560) صحیح: مسند احمد: 4/ 193.

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ: ((أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا)) وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَذِي نَابٍ.

سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہنڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں دھو کر صاف کر لو اور ان میں پکا لو اور آپ ﷺ نے ہر درندے اور کچلی والے جانور (کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔''

وضاحت:...... یہ حدیث اور اسناد سے بھی ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اسے ابوادریس الخولانی نے بھی ابو ثعلبہ سے روایت کیا ہے۔ نیز ابوقلابہ نے ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔ انھوں نے بواسطہ ابواسماء، سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی کو سنا وہ کہتے تھے: مجھے ابوادریس الخولانی عائذ اللہ بن عبیداللہ نے بتایا کہ میں نے ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے: میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمھیں ان کے برتنوں کے علاوہ (اور برتن) مل جائیں تو ان (کے) برتنوں میں مت کھاؤ، اگر (اور برتن) نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھالو۔ ❶ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (بخاری: 5478۔ مسلم: 1930۔ ابوداود: 3839۔ ابن ماجہ: 3207)

12..... بَابٌ: فِي النَّفَلِ

نفل کا بیان

1561۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابتداء میں چوتھا اور لوٹتے وقت تیسرا حصہ بطورِ نفل دیتے تھے۔ ❶

توضیح:...... ❶ نَفْل: زائد چیز دینا۔ یعنی امام کسی کی بہادری، دلیری اور خطرناک کام کرنے کی وجہ سے اس کے حصے کے علاوہ کوئی چیز دے دے تو اسے نفل کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے

(1561) ضعیف: ابن ماجہ: 2852۔ مسند احمد: 5/ 319۔ عبدالرزاق: 9334

بھی حدیث مروی ہے۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز یہ حدیث ابوسلام نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن اپنی ذوالفقار تلوار بطورِ نفل لی تھی۔ یہی وہ تلوار تھی جس کے بارے میں آپ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی الزناد سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

نیز اہل علم کا مالِ خمس کے نفل کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ایسی کوئی بات نہیں پہنچی جس میں یہ ذکر ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں بطورِ نفل کچھ دیا ہو اور مجھے یہ حدیث بھی پہنچی ہے کہ آپ نے بعض غزوات میں بطورِ نفل دیا بھی ہے اور یہ بات امام کے اجتہاد پر ہے۔ غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے دے دے یا بعد میں۔

ابن منصور کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد چوتھا حصہ بطورِ نفل دیا تھا اور جب لوٹے تو خمس کے بعد تیسرا حصہ دیا تھا تو انھوں نے فرمایا: پانچواں حصہ نکالے پھر باقی میں سے تقسیم کر دے اور اس سے آگے نہ بڑھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسیب رحمہ اللہ کا قول اسی حدیث کے مطابق ہے کہ نفل خمس سے ہوگا۔ اسحاق رحمہ اللہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔

❶ صحیح: ابن ماجه: 2808۔ مسند احمد: 1/ 271.

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

جو مجاہد کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسے ہی ملے گا

1562۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ.......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ.))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی (کافر) کو قتل کیا اس کے پاس اس کی دلیل (ثبوت) بھی ہو تو مقتول کا سامان ❶ اسی کا ہے۔''

توضیح:...... ❶ سلب: کافر کو قتل کرنے کے بعد اس کی زرہ اور اسلحہ وغیرہ جو قتل کرنے والا مجاہد اتار لے اسے سلب کہتے ہیں۔ (ع م)

(1562) بخاری: 3142۔ مسلم: 1751۔ ابوداود: 2717۔ ابن ماجه: 2838.

وضاحت:...... اس حدیث میں ایک واقعہ بھی ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابن عمر نے بھی بواسطہ سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی حدیث بیان کی ہے۔

اور اس مسئلہ میں عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومحمد، نافع ہی ہیں جو ابوقتادہ کے آزاد کردہ تھے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ امام سلب کے مال سے پانچواں حصہ (بیت المال کے لیے) نکال سکتا ہے۔

ثوری فرماتے ہیں: نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے جسے کوئی چیز مل جائے وہ اسی کی ہے اور جس نے کسی دشمن کو قتل کیا ہو اس کا سامان اسی کا ہے۔ یہ جائز ہے اور اس میں سے پانچواں حصہ نہیں ہوگا۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مال سلب قتل کرنے والے مجاہد کا ہوگا۔ اگر وہ زیادہ مال نہ ہو (اور) امام اگر دیکھے تو اس سے پانچواں حصہ نکال سکتا ہے جیسا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

14..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت کو بیچنا منع ہے

1563۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیموں کا مال خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحُبَالَى مِنَ السَّبَايَا

قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنا منع ہے

1564۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ:......

حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ

ام حبیبہ (رحمہا اللہ) بنت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ ان کے باپ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1563) صحیح: ابن ماجہ: 2196۔ مسند احمد: 3/ 42۔ دار قطنی: 3/ 15.

(1564) صحیح: 1474 نمبر حدیث دیکھیں۔

تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ . قیدی عورتوں سے ہم بستری کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اپنے پیٹوں کے حمل جنم دے دیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ نیز علماء کا اسی پر عمل ہے۔

اوزاعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیدی خواتین میں سے کوئی لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاملہ عورت سے بچہ جنم دینے تک ہم بستری نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت طریقہ گزر چکا ہے کہ انھیں عدت کا حکم دیا جائے گا (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) مجھے یہ سب روایات علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، اوزاعی سے بیان کی ہیں۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکوں کے کھانے کے بارے میں

1565۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ...... قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى، فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ .))

قبیصہ بن ہلب اپنے باپ (سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمھارے دل میں وہ کھانا شک پیدا نہ کرے جس میں تم نے عیسائیوں کی مشابہت کی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ محمود کہتے ہیں: عبیداللہ بن موسیٰ اسرائیل سے بواسطہ سماک، قبیصہ سے ان کے باپ کے ذریعے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا۔ محمود کہتے ہیں: وہب بن جریر نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے مری بن قطری سے بواسطہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کا کھانا کھانے کی رخصت ہے۔

17..... بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ السَّبْيِ
قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنا منع ہے

1566۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ.........

(1565) حسن: ابوداود: 3784۔ ابن ماجہ: 2830۔ مسند احمد: ٥/ ٢٢٦ .

(1566) حسن: طیالسی: 1033۔ مسند احمد: 258/4۔ ابن حبان: 322.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی کرے (تو) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے محبوب شخص کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے قیدیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند کرتے ہیں (یعنی) ماں، اولاد، باپ، بیٹے اور بہن بھائیوں کے درمیان۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارَى وَالْفِدَاءِ

قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لے کر چھوڑنے کا بیان

1567۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ۔ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ ۔ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ جِبْرَائِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ ۔ يَعْنِي أَصْحَابَكَ ۔ فِي أُسَارَى بَدْرٍ، الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ)) قَالُوا: الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام ان پر نازل ہوئے اور ان سے فرمایا: اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دے دیجیے۔ قتل کریں یا فدیہ لے لیں لیکن اس شرط پر کہ اگلے سال اتنے ہی قتل (شہید) ہوں گے۔'' انھوں نے کہا: فدیہ قبول کرتے ہیں اور ہم میں سے شہید ہو جائیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، انس، ابو برزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بطریق ثوری حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی زائدہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ نیز ابو اسامہ نے ہشام سے انھوں نے ابن سیرین سے بواسطہ عبیدہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ایسے ہی روایت کی ہے۔

جب کہ ابن عون نے ابن سیرین سے بواسطہ عبیدہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت بھی کی ہے۔ اور ابوداود الحضری کا نام عمر بن سعد ہے۔

1568۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ.........

(1567) صحیح: ابن ابی شیبہ: 368/14۔ بیہقی: 321/6۔ حاکم: 140/2 ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمانوں کے بدلے ایک مشرک کو چھوڑا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو قلابہ کے چچا ابو المہلب ہیں۔ جن کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے جنھیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام قیدیوں میں سے جس پر چاہے احسان کرے اور جسے چاہے قتل کرے اور جسے چاہے فدیہ لے کر رہا کر دے اور بعض علماء نے فدیہ کی بجائے قتل کرنے کو بہتر کہا ہے۔

اوزاعی کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے ''احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر۔'' (محمد: 4) اسے اس آیت نے منسوخ کیا ہے ''جہاں بھی ان (کافروں) کو پاؤ انھیں قتل کر دو۔'' (البقرہ: 191) یہ بات ہمیں ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے بیان کی ہے۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے رحمہ اللہ کہا: جب قیدی کو قید کر لیا جائے اسے قتل کیا جانا آپ کو زیادہ پسند ہے یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا؟ انھوں نے فرمایا: اگر کفار میں فدیہ دینے کی طاقت ہو تو فدیہ لے کر چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اسے قتل کر دیا جائے تو میرے علم کے مطابق اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (کفار کی) خون ریزی مجھے زیادہ پسند ہے الا یہ کہ معروف ہو تو میں اس سے کثرت کی طمع کروں۔

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ
دشمن کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

1569۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت قتل کی گئی پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو ناگوار سمجھا اور بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں بریدہ، رباح۔ ریاح بن ربیع بھی کہا جاتا ہے۔ اسود بن سریع، ابن عباس اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

(1568) مسلم: 1641۔ ابو داود: 3316

(1569) بخاری: 3014۔ مسلم: 1744۔ ابو داود: 2668۔ ابن ماجہ: 2841۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ و دیگر لوگوں میں سے کچھ اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا مکروہ کہتے ہیں۔ سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض علماء شب خون مارنے اور اس میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔ یہ قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔ یہ دونوں رات کو حملہ کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔

1570۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ، قَالَ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .))

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہمارے لشکر نے مشرکوں کی عورتوں اور ان کی اولاد کو روند ڈالا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے باپوں سے ہی ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِحْرَاقِ بِالنَّارِ
(دشمن کو) آگ سے جلانا منع ہے

1571۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ، فَقَالَ: ((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا)) لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ((فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ''اگر تم فلاں فلاں کو پالو'' قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا ''تو ان دونوں کو آگ سے جلا دینا۔'' پھر جب ہم روانہ ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص کو آگ سے جلا دینا (لیکن) آگ سے صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے اگر تم ان کو پالو تو انھیں قتل کر دینا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے، نیز محمد بن اسحاق نے سلیمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور آدمی کا بھی ذکر کیا ہے۔ جب کہ کئی راویوں نے لیث کی طرح

(1570) بخاری: 3012۔ مسلم: 1745۔ ابوداود: 2673۔ ابن ماجہ: 2839.

(1571) بخاری: 2954۔ ابوداود: 2674.

روایت کی ہے لیکن لیث بن سعد کی حدیث زیادہ بہتر اور صحیح ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

مال غنیمت سے خیانت کرنا

1572۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اس حال میں موت آئی کہ وہ تین چیزوں تکبر، خیانت اور قرض سے بری تھا (تو) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1573۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ..........

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی روح نے جسم کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تین چیزوں: کنز، ❶ خیانت اور قرض سے بری تھا (تو) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

توضیح:...... ❶ کنز: اصطلاحِ شریعت میں وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، پہلی روایت میں یہ لفظ کبر کے ساتھ آیا ہے جس کا معنی ہے تکبر۔ (ع م)

وضاحت:...... سعد نے بھی کنز جب کہ ابوعوانہ نے اپنی حدیث میں کِبْرٌ کہا ہے۔ اور اس میں معدان کا بھی ذکر نہیں کیا۔ نیز سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

1574۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:..........

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ، قَالَ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا: اے اللہ کے رسول فلاں شخص شہید ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(1572) صحیح: ابن ماجه: 2412.

(1573) ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے۔ مسند احمد: 276/5۔ ابن ماجه: 2412۔ ابن حبان: 198.

(1574) صحیح: مسلم: 114۔ مسند احمد: 30/1.

((كَلَّا! قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا)) قَالَ: ((قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)) ثَلَاثًا.

''ہرگز نہیں، یقیناً میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے جو اس نے چوری کی تھی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! کھڑے ہو کر تین دفعہ اعلان کر دو جنت میں صرف ایمان والے ہی جائیں گے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

عورتوں کا جنگ میں جانا

1575۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنْ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی دیگر خواتین کو جنگ میں ساتھ لے جاتے تھے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں رُبَیّع بنت مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے تحائف قبول کرنا

1576۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ، وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی ﷺ کو تحفہ بھیجا تو آپ ﷺ نے قبول کیا اور بادشاہ آپ کو تحائف بھیجتے تھے (تو) آپ ان سے قبول کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ثویر، ابو فاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوجہم ہے۔

24..... بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے تحائف کی کراہت

1577۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(1575) مسلم: 1810۔ ابوداود: 2531۔ ابن حبان: ٤٧٢٣.

(1576) ضعیف جدًا: مسند احمد: 96/1۔ بیهقی: 215/9.

هُوَ ابْنُ الشِّخِّيرِ ....

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ: أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ.)) يَعْنِي هَدَايَاهُمْ.

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو کوئی تحفہ یا اونٹنی دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے مشرکین کے تحائف [1] (قبول کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔“

توضیح:...... [1] زَبْد: عطیہ، تحفہ وغیرہ۔ اگر ب کے اوپر زبر کے ساتھ زَبَد ہو تو اس کا معنی جھاگ وغیرہ ہوتا ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 459۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زَبْد سے مراد تحائف ہیں۔

نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے جب کہ اس حدیث میں کراہت کا ذکر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ پہلے قبول کرتے ہوں اور بعد میں اس سے منع کر دیا ہو۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کا بیان

1578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کوئی خبر آئی آپ اس سے خوش ہوئے تو اللہ کے لیے سجدے میں گر پڑے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بکار بن عبدالعزیز کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ نیز جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔ اور بکار بن عبدالعزیز بن ابی بکر مقارب الحدیث ہیں۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

عورت اور غلام اگر کسی کو امان دے دیں

1579۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(1577) صحیح: ابوداود: 3075۔ بیهقی: 216/9.

(1578) حسن: ابوداود: 2774۔ ابن ماجه: 1394۔ دار قطنی: 410/1.

(1579) حسن: مسند احمد: 365/2.

الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ)) ''بے شک عورت قوم کے لیے (پناہ) لیتی ہے۔ یعنی مسلمانوں سے امان دلواتی ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کثیر نے ولید بن رباح سے حدیث سنی ہے اور ولید بن رباح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور وہ مقارب الحدیث ہیں۔ (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابو الولید دمشقی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ولید بن مسلم نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی ذئب نے سعید المقبری سے بواسطہ ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنھیں تم نے امان دی ہے ہم نے بھی انھیں امان دی۔'' [بخاری: 357۔ ابوداود: 2763]

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عورت کی امان کو جائز کہتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی عورت اور غلام کی امان کو جائز کہتے ہیں۔

نیز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے کہ انھوں نے غلام کی امان کو جائز کہا ہے۔

عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ کو مولیٰ ام ہانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا نام زید تھا۔

نیز سیدنا علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ان کا ادنیٰ آدمی بھی چلتا ہے۔''

ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی آدمی پناہ دے دے تو وہ تمام کی طرف سے ہوگی۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ
عہد شکنی کا بیان

1580۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَيْضِ قَالَ:......

سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ وَإِذَا هُوَ

سلیم بن عامر (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا اور وہ ان کے ملک کی طرف چلے کہ جب عہد ختم ہوگیا ان پر حملہ کر دیں گے تو اچانک ایک آدمی کسی چوپائے یا گھوڑے پر آیا وہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر، عہد کو پورا کرنا ہے دھوکہ نہیں، وہ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(1580) صحیح: ابوداود: 2759۔ طیالسی: 1155۔ مسند احمد: 111/4۔

عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ)) قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ.

معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا کسی قوم کے ساتھ عہد ہو وہ اس عہد کو نہ توڑے اور نہ تبدیلی کرے یہاں تک کہ وہ مدت ختم ہو جائے یا وہ اس کو برابری کے ساتھ ان کی طرف لوٹا دے۔'' راوی کہتے ہیں: پھر معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن ہر عہد شکن کا جھنڈا ہوگا

1581۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا (بطورِ علامت) گاڑا جائے گا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید الخدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے سوید کی روایت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ابواسحاق سے بواسطہ عمارہ بن عمیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے جھنڈا ہوگا۔'' تو انھوں نے فرمایا: میں اس حدیث کو مرفوع نہیں پہچانتا۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ
کسی کے فیصلے پر اترنا

1582۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا اور (پھینکنے والوں نے) ان کے بازو[1] کی رگ کو کاٹ دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ کے ساتھ داغ دیا، ان کا ہاتھ سوج گیا، (پھر) اسے چھوڑ دیا تو اس

(1581) بخاری: 6177۔ مسلم: 1735۔ ابوداود: 2756۔

(1582) مسلم: 2208۔ ابوداود: 3866۔ ابن ماجہ: 3494۔

فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تَقَرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَا نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ)) وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ.

سے خون بہنے لگا، آپ ﷺ نے اسے دوسری مرتبہ داغا، پھر ان کا ہاتھ سوج گیا، جب انھوں نے اس کو دیکھا تو کہنے لگے: اے اللہ! میری جان اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنو قریظہ کی جانب سے میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ ان کی رگ کا خون رک گیا۔ اس سے ایک قطرہ بھی نہ نکلا حتیٰ کہ وہ (بنو قریظہ والے) سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر اترے آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا تو انھوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھا جائے جن سے مسلمان تعاون لیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ان کے بارے میں تم نے اللہ کے حکم کو پا لیا ہے۔'' اور وہ چار سو لوگ تھے۔ جب آپ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کی رگ پھوٹ پڑی اور وہ فوت ہو گئے۔

توضیح:...... ❶ اکحل یا ابجل: بازو کی مرکزی رگ کو کہا جاتا ہے جس سے خون نکالا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں ابوسعید اور عطیہ القرظی رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1583۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ)) وَالشَّرْخُ: الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو زندہ چھوڑ دو۔'' اور شرخ وہ لڑکے ہیں جن کے زیر ناف بال نہ اگے ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور حجاج بن ارطاۃ نے بھی اسے قتادہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

1584۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

(1583) ضعیف: ابوداود: 2670.

(1584) صحیح: ابوداود: 4404۔ ابن ماجہ: 2541۔ نسائی: 3430.

عَـنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ: عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ، فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي.

سیدنا عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریظہ کے دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو جس کے زیر ناف بال اگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں بھی ان میں تھا جن کے بال نہیں اگے تھے تو مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے بال اگنے کو ہی بلوغت کی شرط کہتے ہیں اگر اس کی عمر یا احتلام کا پتہ نہ چلے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ

حلف کا بیان

1585۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ..........

عَـنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ۔ يَعْنِي الْإِسْلَامَ، إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے (اور وہ) اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''جاہلیت کے حلف ❶ کو پورا کرو، اسلام اسے اور بھی مضبوط کرتا ہے اور اسلام میں نیا حلف نہ کرو۔''

توضیح:...... ❶ حلف: ایک قوم کا دوسری قوم یا قبیلے سے اتحاد وتعاون کا معاہدہ کرنا دورِ جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ ایک قبیلے والے دوسرے قبیلوں سے معاہدہ کر لیتے اور ایک دوسرے کے حلیف بن جاتے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبدالرحمن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابو ہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

مجوسیوں سے جزیہ لینا

1586۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَـنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَاذِرَ، فَجَاءَنَا كِتَابُ

بجالہ بن عبدہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ میں مناذر (شہر) میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا

(1585) حسن: 1413 کے تحت تخریج دیکھیں۔

(1586) بخاری: 3156۔ ابوداود: 3043۔

عُمَرَ: انْظُرْ مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

کہ اپنی طرف کے مجوسیوں ❶ کو دیکھو اور ان سے جزیہ لو، مجھے عبدالرحمٰن بن عوف نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (شہر) کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

توضیح:...... ❶ المجوس: ایک قوم جو سورج، چاند اور آگ کی پوجا کرتی تھی، ان پر اس نام کا اطلاق تیسری صدی عیسوی میں ہوا۔ (المعجم الوسیط: ص 1033)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1587۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ بَجَالَةَ: أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

بجالہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ہجر (شہر) کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

وضاحت:...... اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1588۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فارس اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی فارسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ:) سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اسے مالک نے بواسطہ زہری نبی ﷺ سے (مرسل) روایت کیا ہے۔

32...... بَابُ مَا جَاءَ يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کے مال میں سے جو چیز حلال ہے

1589۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا:

(1587) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث دیکھیے۔

(1588) محقق نے اس پر تحقیق و تخریج ذکر نہیں کی۔ (ع م)

(1589) بخاری: 2461۔ مسلم: 1727۔ ابوداود: 3752۔ ابن ماجہ: 3676۔

اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا.))

اے اللہ کے رسول! ہم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، نہ ہی وہ حق ادا کرتے ہیں جو ہمارا ان کے اوپر ہے اور نہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ انکار ہی کریں بجز اسکے کہ زبردستی لو تو تم ان سے زبردستی لے لو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اسے لیث بن سعد نے بھی یزید بن ابی حبیب سے اس طرح روایت کیا ہے۔

اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ صحابہ جنگ کے لیے جاتے تھے تو کسی قوم کے پاس سے گزرتے تو انھیں قیمتاً بھی کھانا نہیں ملتا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ بیچنے سے انکار کریں تو تم ان سے زبردستی لے لو۔'' بعض احادیث میں اسی طرح وضاحت کے ساتھ مروی ہے۔

نیز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ ایسا ہی حکم دیتے تھے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ

ہجرت کا بیان

1590۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت (باقی) ہے اور جب تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو نکلو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سفیان ثوری نے بھی اسے منصور بن معتمر سے اسی طرح روایت سے کیا ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیعت کا بیان

1591۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى

(1590) بخاری: 1834۔ مسلم: 1353۔ ابو داود: 2480۔ ابن ماجہ 2773۔ نسائی: 4170۔

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ قَالَ جَابِرٌ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

ابو سلمہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”تحقیق اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔ (الفتح: 18) کے بارے میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ (کے ہاتھ) پر اس شرط پر بیعت کی کہ ہم بھاگیں گے نہیں، ہم نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عیسیٰ بن یونس نے بھی بواسطہ اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ اس میں ابو سلمہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

1592۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

یزید بن ابی عبید (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا: حدیبیہ کے دن آپ لوگوں نے کس شرط پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا: موت پر۔

1593۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَيَقُولُ لَنَا: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بات سننے اور ماننے پر بیعت کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم سے فرماتے: ”جتنی تم میں طاقت ہو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1594۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی، ہم نے تو صرف اس

(1591) مسلم: 1856۔ نسائی: 4158.

(1592) بخاری: 1806۔ مسلم: 4159.

(1593) بخاری: 7202۔ مسلم: 1867۔ ابوداود: 2940۔ نسائی: 4187.

(1594) مسلم: 1856۔ نسائی: 4158.

لا نفِرَّ. بات پر آپ سے بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور دونوں حدیثوں کا مفہوم صحیح ہے۔ آپ ﷺ کے کچھ صحابہ نے موت پر بیعت کی کہ ہم آپ کے سامنے لڑیں گے یہاں تک کہ ہم قتل ہو جائیں اور دوسروں نے یہ کہا کہ ہم نہیں بھاگیں گے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

بیعت کو توڑنا

1595۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (ایک) وہ آدمی جو امام سے بیعت کرتا ہے اگر وہ (امام) اسے کچھ دیتا ہے تو بیعت کو پورا کرتا ہے اور اگر اسے نہیں دیتا تو (عہد) پورا نہیں کرتا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بلا اختلاف اسی پر عمل ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

غلام کی بیعت

1596۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ.

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کر لی اور نبی ﷺ نہیں جانتے تھے کہ وہ غلام ہے۔ پھر اس کا مالک بھی آ گیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''یہ (غلام) مجھے بیچ دو۔'' آپ ﷺ نے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے اسے خرید لیا۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ پوچھے بغیر کسی سے بیعت نہیں لی کہ کیا وہ غلام تو نہیں۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(1595) بخاری: 2358۔ مسلم: 108۔ ابوداود: 3484۔ ابن ماجہ: 2207۔ نسائی: 4462۔

(1596) مسلم: 1602۔ نسائی: 3358۔ ابن ماجہ: 2869۔ نسائی: 4148۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اسے بطریقِ ابی الزبیر ہی جانتے ہیں۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے بیعت کرنا

1597۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

سَمِعَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْنَا، قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.))

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کچھ عورتوں سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''جتنی تم میں قوت اور طاقت ہو''، میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہمارے ساتھ ہماری جانوں سے بھی زیادہ شفقت کرنے والے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ساتھ بیعت کیجئے۔ سفیان کہتے ہیں: ان کا مطلب تھا کہ ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ایک سو عورتوں سے بات کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک عورت سے بات کرنا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، عبداللہ بن عمر اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے محمد بن منکدر کے طریق سے جانتے ہیں۔ نیز سفیان ثوری، مالک بن انس اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو محمد بن منکدر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کی اس کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں جانتا۔ نیز امیمہ رضی اللہ عنہا ایک اور خاتون بھی ہیں ان کی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

بدر والوں کی تعداد

1598۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثُ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ بدر کے دن بدر (کی جنگ کرنے) والوں کی تعداد طالوت کے

(1597) صحیح: ابن ماجہ: 2874۔ نسائی: 4181۔ مسند احمد: 357/6.

(1598) بخاری: 3957۔ ابن ماجہ: 2828.

مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا . ساتھیوں جتنی (یعنی) تین سو تیرہ افراد تھی۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ثوری اور دیگر راویوں نے بھی اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُمُسِ

مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال کے لیے ہے)

1599۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((آمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد سے کہا: ''میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ جو مالِ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حماد بن زید نے بواسطہ ابو جمرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

لوٹ مار کرنا منع ہے

1600۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ، فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے کہ جلد باز لوگ آگے بڑھے (اور) جلدی سے مالِ غنیمت میں سے لے کر (کھانا) پکا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پیچھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، انھیں انڈیل دیا گیا، پھر آپ نے لوگوں کے درمیان (مالِ غنیمت) تقسیم کیا تو ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری نے اپنے باپ سے بواسطہ عبایہ ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں ان کے باپ (رفاعہ) کا ذکر نہیں ہے۔

(1599) بخاری: 43۔ مسلم: 17۔ ابوداود: 3692۔ نسائی: 5031۔

(1600) بخاری: 2488۔ مسلم: 1968۔ ابوداود: 2821۔ ابن ماجہ: 3137۔ نسائی: 4297۔

ہمیں یہ حدیث محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان سے بیان کی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ کیوں کہ عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا ہے۔

نیز اس مسئلہ میں ثعلبہ بن حکم، انس، ابو ریحانہ، ابوالدرداء، عبدالرحمن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ، ابوالدرداء، عبدالرحمن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1601۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کہنا

1602۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی شخص کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، انس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث ''یہود ونصاریٰ سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو'' کے بارے میں بعض علماء کہتے ہیں: اس میں کراہت کی وجہ یہ ہے کہ یہ ان کی تعظیم بن جاتی ہے جب کہ مسلمانوں کو انھیں ذلیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی طرح جب کوئی انھیں راستے میں ملے تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑے کیوں کہ اس میں بھی ان کی تعظیم ہے۔

1603۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1601) صحیح: مسند احمد: 197/3۔ ابن ماجہ: 1885۔ بیہقی: 200/7۔

(1602) مسلم: 2167۔ ابوداود: 5205۔

(1603) بخاری: 6257۔ مسلم: 2164۔ ابوداود: 5206۔

((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: عَلَيْكَ.))

فرمایا: ''بے شک یہودیوں میں سے جب کوئی شخص تمھیں سلام کہتا ہے تو وہ ''السام علیکم'' ❶ کہتا ہے تو تم کہو: علیک (تمھارے اوپر بھی)۔''

توضیح:...... ❶ السلام کی بجائے السام علیکم کہتے ہیں جس کا مطلب ہے تمھیں موت آئے۔ (ع م)

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے بیچ رہنا مکروہ ہے

1604۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ، وَقَالَ: ((أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا.))

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو لوگ سجدوں کے ساتھ بچنے لگے اس لشکر والوں نے انھیں قتل کرنے میں جلدی کی، یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نصف دیت کا فیصلہ کیا اور آپ نے فرمایا: ''میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے بیچ رہے'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول کس لیے؟ آپ نے فرمایا: ''(مسلمان، مشرکوں سے اتنی دور رہیں کہ) ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھیں گے۔''

1605۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ جَرِيرٍ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدہ نے بواسطہ اسماعیل بن ابو خالد، قیس بن ابی حازم نے ابومعاویہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں جریر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل (بن ابو خالد) کے اکثر شاگرد اسماعیل سے بواسطہ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس میں بھی جریر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

نیز حماد بن سلمہ نے بھی حجاج بن ارطاۃ سے بواسطہ اسماعیل بن ابی خالد، قیس کے ذریعے جریر رضی اللہ عنہ سے ابومعاویہ جیسی روایت بیان کی ہے۔

(1604) نصف دیت کے حکم کے علاوہ باقی حدیث صحیح ہے۔ ابو داود: 2645۔ نسائی: 4784۔ بیهقی: 131/8.

(1605) انظر ما قبله.

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) کو فرماتے ہوئے سنا: قیس کی نبی ﷺ سے مرسل روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کے ساتھ مت رہو اور نہ اس کے ساتھ ملو، جو ان کے ساتھ رہتا ہے یا گھل مل کے رہتا ہے تو وہ انھی کی طرح ہے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینے کا بیان

1606۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکال دوں گا۔''

1607۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:..........

أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا .))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکال دوں گا۔ میں اس میں صرف مسلمانوں کو ہی چھوڑوں گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے ترکہ کا بیان

1608۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِي وَوَلَدِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگیں: آپ کا وارث کون بنے گا؟

(1606) مسلم: 1767۔ ابوداود: 3030 .

(1607) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1608) صحیح: مسند احمد: 13/1۔ شمائل: 400 .

قَالَتْ: فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا نُورَثُ)) وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ، وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

انھوں نے فرمایا: میرے گھر والے اور میری اولاد۔ کہنے لگیں: تو میں اپنے باپ کی وارث کیوں نہیں بن سکتی؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہم (انبیاء) وارث نہیں بنائے جاتے'' لیکن میں (ابوبکر) ان کی ضروریات پوری کروں گا جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفالت کرتے تھے اور میں ان پر خرچ بھی کروں گا جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔ اسے صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے ہی محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک مسند بیان کیا ہے۔

اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتا جس نے اسے محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو۔

عبدالوہاب بن عطاء نے بھی محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح روایت کی ہے۔ اور یہ حدیث کئی طرق سے بواسطہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

1609۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي لَا أُورَثُ)) قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا، فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا، قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى: مَعْنَى لَا أُكَلِّمُكُمَا تَعْنِي فِي هَذَا الْمِيرَاثِ أَبَدًا، أَنْتُمَا صَادِقَانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی میراث مانگی تو ان دونوں نے کہا: ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری وراثت نہیں ہوگی وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! میں آپ دونوں سے کبھی (اس معاملے میں) بات نہیں کروں گی، پھر وہ فوت ہوگئیں اور ان دونوں سے (دوبارہ) بات نہیں کی۔ علی بن عیسیٰ (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: ''میں آپ دونوں سے بات نہیں کروں گی'' سے ان کی

(1609) صحیح: تخریج کے لیے حدیث سابق ملاحظہ فرمائیں۔

مراد یہ تھی کہ اس وراثت کے بارے میں (دوبارہ) کبھی بات نہیں کروں گا۔ آپ دونوں سچ کہتے ہیں۔

1610۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ.

مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اوران کے پاس عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی آئے، پھر علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ایک جھگڑا لے کر آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں آپ سب کو اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان کھڑے ہیں کیا آپ لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں تو (اے عباس) آپ اور یہ (علی) ابوبکر کے پاس آئے، آپ اپنے بھتیجے کی اور یہ اپنی بیوی کی ان کے باپ کی طرف سے وراثت چاہتے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا وارث کوئی نہیں بنتا۔ ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے'' اور اللہ جانتا ہے کہ وہ (ابوبکر) سچے، نیک، سمجھ دار (اور) حق کی پیروی کرنے والے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک طویل قصہ بھی ہے۔ اور مالک بن انس کے طریق سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آج کے بعد اس شہر میں جہاد نہیں کیا جائے گا

1611۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

(1610) بخاری: 6728۔ مسلم: 1757۔ ابو داود: 2963۔ نسائی: 4141۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ: ((لَا تُغْزَى هٰذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . .))

سیدنا حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''آج کے بعد قیامت کے دن تک اس شہر میں جہاد نہیں کیا جائے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابن عباس، سلیمان بن صرد اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے بیان کردہ حدیث ہے۔ ہم اسے صرف ان کی سند ہی سے جانتے ہیں۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

وہ گھڑی جس میں قتال کرنا مستحب ہے

1612۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ.

سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا، جب فجر طلوع ہوئی تو آپ رک گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا، جب سورج طلوع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی، جب دن آدھا ہوگیا تو آپ رک گئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا، جب سورج ڈھلا تو آپ نے عصر تک لڑائی کی پھر آپ رکے۔ یہاں تک کہ آپ نے عصر پڑھی، پھر لڑائی کی۔ راوی کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور اہلِ ایمان اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لیے دعا کرتے ہیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے اس سے مضبوط سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے تھے۔

1613۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ..........

(1611) صحيح: مسند احمد: 3/412- بيهقى: 9/214-حميدى: 572. (1612) ضعيف.

(1613) بخارى: 3160- ابوداود: 2655- مسند احمد: 5/444.

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کی طرف بھیجا (پھر) طویل حدیث بیان کی، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا آپ جب دن کے پہلے حصے میں لڑائی نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلتیں اور مدد اترنے لگتی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ المزنی کے بھائی ہیں۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ
نحوست اور فال کا بیان

1614۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ، وَمَا مِنَّا [إِلَّا] وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بدشگونی ❶ لینا شرک ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں ہے (جسے بدشگونی کا خیال نہ آئے) لیکن اللہ اسے توکل کے ساتھ دور کر دیتا ہے۔“

توضیح:...... ❶ الطیرة: نحوست، فال اور شگون وغیرہ۔ (القاموس الوحید: ص 1027)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث میں (یہی) کہتے تھے اور ہم سے کوئی ایسا نہیں ہے لیکن اللہ اسے توکل سے دور کر دیتا ہے۔

سلمان کہتے ہیں: میرے مطابق یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ نیز اس مسئلہ میں سعد، ابو ہریرہ، حابس التمیمی، عائشہ اور عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے سلمہ بن کہیل کے طریق سے ہی جانتے ہیں اسی طرح شعبہ نے بھی سلمہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

1615۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1614) صحیح: ابوداود: 3910۔ ابن ماجہ: 3538۔ مسند احمد: 389/1۔

(1615) بخاری: 5756۔ مسلم: 2224۔ ابوداود: 3916۔ ابن ماجہ: 3737۔

عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ .))

''نہ بیماری ❶ متعدی ہے اور نہ ہی بدشگونی کی کچھ حقیقت ہے اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی بات۔''

توضیح:...... ❶ لا عدویٰ: بیماری متعدی نہیں ہوتی یعنی ایک آدمی کی بیماری کسی دوسرے میں منتقل نہیں ہوتی جیسا کہ عربوں کا فاسد عقیدہ تھا کہ ایک اونٹ خارش زدہ ہو تو باقی اونٹوں کو بیماری لگ جاتی ہے۔ اور طیرہ بدشگونی کو کہا جاتا ہے جیسا کہ ہمارے ہاں اگر کوئی اپنے کام کی غرض سے نکلے اور سیاہ رنگ کی بلی راستہ کاٹ دے تو واپس آ جاتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہو سکتا اسی کو طیرہ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1616۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے کام کی غرض سے نکلتے تو آپ کو یا راشد (اور) یا نجیح سننا اچھا لگتا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

قتال کے بارے میں نبی ﷺ کی وصیت

1617۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ

سلیمان بن بریدہ (رحمہ اللہ) اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آدمی کو کسی لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تو اسے اپنی ذات میں تقویٰ پیدا کرنے اور ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی وصیت کرتے اور فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو، جو اللہ کے ساتھ کفر کرے اس سے لڑو، غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا، نہ عہد کو توڑو، نہ مثلہ کرو اور نہ ہی کسی بچے کو قتل کرو''، (آپ امیر سے کہتے): ''جب تم اپنے مشرکین

(1616) صحیح .

(1617) مسلم: 1731۔ ابوداود: 2612۔ ابن ماجہ: 2858 .

خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ، أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ: وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ، لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ؛ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ، وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا)) أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

دشمنوں سے ملو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دو، ان میں سے جسے بھی قبول کر لیں اسے قبول کرو اور اپنا ہاتھ ان سے روک لو: انھیں اسلام قبول کرنے اور اپنے علاقہ سے مہاجرین کے علاقے کی طرف چلے جانے کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اگر وہ یہ کام کر لیں گے تو انھیں وہی ملے گا جو ہجرت کرنے والوں کو ملتا ہے اور ان پر وہی واجبات ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ اس طرح پھرنے کا انکار کریں تو انھیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی وہی احکامات جاری ہوں گے جو دیہاتیوں پر ہوتے ہیں۔ غنیمت اور فئی کے مال سے ان کا حصہ اس صورت میں ہی ہوگا جب وہ جہاد کریں گے اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑائی کرو۔ اور جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کر لو (اور) وہ چاہیں کہ تم ان کے لیے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ دو تو ان کو اللہ اور اس کے نبی کا عہد مت دینا (بلکہ) انھیں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد دینا بے شک تمھارا اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد توڑنا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے سے بہتر ہے اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرو (اور) وہ یہ چاہیں کہ تم انھیں اللہ کے فیصلے پر اتارو تو تم انھیں مت اتارنا بلکہ اپنے ساتھیوں کے حکم (فیصلے) پر اتارنا، بے شک تم نہیں جانتے کہ تم ان میں اللہ کے فیصلے کو پہنچے ہو یا نہیں۔'' یا آپ نے اس کے قریب قریب فرمایا تھا۔

وضاحت:...... امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز فرماتے ہیں: ''ہمیں محمد بن بشار نے انھیں ابو احمد نے سفیان سے بیان کیا ہے کہ علقمہ بن مرثد نے ہمیں اسی مفہوم کی حدیث بیان کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ تھے کہ ''اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ لینا اگر نہ دیں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگنا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وکیع اور دیگر راویوں نے بھی سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن بشار کے علاوہ باقی رواۃ نے (اسے) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کیا ہے اور اس میں جزیہ کے حکم کا بھی ذکر ہے۔

1618۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ، وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے وقت ہی حملہ کرتے تھے اگر آپ اذان سن لیتے تو رک جاتے وگرنہ حملہ کر دیتے اور ایک دن آپ نے غور سے سنا ایک آدمی کہہ رہا تھا، اللہ اکبر اللہ اکبر، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ فطرت پر ہے۔“ اس نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ تو آپ نے فرمایا: ”تو جہنم سے نکل گیا۔“

وضاحت:...... حسن فرماتے ہیں: ہمیں ابوالولید نے بھی حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی روایت بیان کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ

- دشمن کو پہلے اسلام کی دعوت دی جائے، پھر جزیہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اگر دونوں باتیں نہ مانیں تو ان سے جنگ شروع کی جائے گی۔
- ہٹ دھرم دشمن کے گھروں کو مسمار کرنا اور اموال کو جلانا جائز ہے۔
- غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے مجاہدین کے ہیں۔
- کوئی اور برتن نہ ملنے کی صورت میں مشرکوں کو برتنوں کو دھو کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- کافر کا سلب، اسے قتل کرنے والے مجاہد کو ملے گا۔
- امام چاہے تو قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ سکتا ہے۔
- دشمنوں کے بچوں اور ان کی عورتوں کو قتل کرنا منع ہے۔
- کسی خوش خبری کو سن کر سجدہ شکر ادا کیا جا سکتا ہے۔
- عہد کو توڑنے والا بہت بڑا گناہ گار ہے۔
- جب عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے تو اس علاقے سے ہجرت کرنا بہتر ہے۔
- اہلِ کتاب کو سلام میں پہل کرنا منع ہے۔
- مکہ میں نہ قتال کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے ہجرت کی جائے گی۔
- نحوست، بدفعالی اور بدشگونی لینا جاہل لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسلام نے ان تمام چیزوں کی نفی کر دی ہے۔

(1618) مسلم: 382۔ ابوداود: 2634.

مضمون نمبر......20

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی جہاد کے فضائل

26 ابواب کے ساتھ 51 احادیث پر محیط اس عنوان کے تحت آپ پڑھیں گے کہ

- جہاد اور مجاہدین کی فضیلت۔
- جہاد میں خدمت اور پہرے داری کرنے والوں کا اجر وثواب۔
- رباط اور رمی کی فضیلت۔
- سمندری جہاد کرنے والوں کی فضیلت۔

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت

1619۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! جہاد کے برابر کونسی چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس (کو کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے'' لوگوں نے دو یا تین مرتبہ پوچھا، آپ ہر دفعہ فرماتے: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''، تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اس روزہ دار قیام کرنے والے کی طرح ہے جو نماز اور روزے میں کوتاہی نہیں کرتا یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں شفاء، عبداللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک البہزیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کئی سندوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

1620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مَرْزُوقٌ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَعْنِي ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ، إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے راستے میں جہاد کرنے والے کی ضمانت مجھ پر ہے۔'' اگر میں اسے قبض کرلوں (تو) اسے جنت کا وارث بناؤں گا اور اگر واپس لے آؤں تو اسے اجر وغنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا۔

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب صحیح ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کی فضیلت

1621۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

(1619) بخاری: 2785۔ مسلم: 1878۔ نسائی: 3124. (1620) صحیح.

أَبُو هَانِيءِ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ............

سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ.))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مرنے والے کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے سوائے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے۔ بے شک اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔'' (فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت

1622۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) أَحَدُهُمَا يَقُولُ: ((سَبْعِينَ)) وَالْآخَرُ يَقُولُ: ((أَرْبَعِينَ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیں گے۔'' ان دونوں (یعنی عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار) میں سے ایک راوی ''ستر'' اور دوسرا ''چالیس'' بیان کرتا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔ اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل الاسدی المدنی ہے۔

نیز اس بارے میں ابوسعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1623۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ؛ ح: و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

(1621) صحیح: ابوداود: 2500۔ الجهاد لابن مبارك: 174۔ مسند احمد: 20/6۔ ابن حبان: 4624۔

(1622) (ستر کے لفظ کے ساتھ صحیح ہے) ابن ماجہ: 1718۔ نسائی: 2244۔ مسند احمد: 300/2۔

صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو یہ دن اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت تک) دور کر دیتا ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1624۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.))

سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھے (تو) اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر خندق بنا دیتا ہے۔“

وضاحت:...... سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ حدیث غریب ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت

1625۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيلَةَ..........

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.))

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی بھی چیز اللہ کے راستے میں خرچ کی اس کے لیے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے رکین بن ربیع کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

(1624) حسن صحیح: ابن عدی: 2543/7۔ طبرانی فی الکبیر: 7921۔

(1625) صحیح: نسائی: 3186۔ مسند احمد: 4 /345۔ ابن حبان: 4647۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں خدمت کرنے کی فضیلت

1626۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا صدقہ سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں کسی غلام کو خدمت کے لیے دینا یا خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا اللہ کے راستے میں جوان [1] اونٹنی دینا۔''

توضیح:...... [1] طَرُوقَةُ فَحلٍ: فَحل نر اونٹ کو کہتے ہیں اور طَرُوقَةُ فَحلٍ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں جو نر اونٹ کا وزن برداشت کرنے کے قابل ہو جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث معاویہ بن صالح سے مرسل بھی مروی ہے۔ اور زید کی سند کے کچھ حصوں میں اختلاف کیا گیا ہے۔

نیز ولید بن جمیل نے اس حدیث کو قاسم ابو عبدالرحمٰن سے بواسطہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1627۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ اللہ کے راستے میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا، اللہ کے راستے میں خادم عطیہ کرنا اور اللہ کے راستے میں جوان اونٹنی دینا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

جو شخص کسی مجاہد کو تیار کرتا ہے

1628۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

(1626) حسن۔ (1627) حسن: مسند احمد: 5/269۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا.))

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو سامان مہیا کیا تو (گویا) اس نے خود جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے گھر کی خبر گیری رکھی تو اس نے بھی جہاد کیا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز اور سند سے بھی مروی ہے۔

1629۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا.))

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو سامان مہیا کیا یا اس کے گھر کا خیال رکھا تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1630۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن سعید نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے بواسطہ زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

1631۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا.))

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو سامان مہیا [1] یا اس کے گھر میں خبر گیری کی تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔''

توضیح:...... [1] مجاہد کو سامان مہیا کرنے سے مراد ہے کہ اس کو ہتھیار وغیرہ خرید کر دینا اور میدانِ جہاد تک

(1628) بخاری: 2843۔ مسلم: 1895۔ ابوداود: 2509۔ ابن ماجہ: 2759۔ نسائی: 3180.

(1629) صحیح بما قبلہ: ابوداود: 2509.

(1630) صحیح: 807 نمبر حدیث کے تحت تخریج دیکھیں۔

(1631) صحیح: 1628 کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

پہنچنے کے لیے زادِ راہ دینا۔ اسی طرح گھر میں اس کی بیوی اور بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جس کے پاؤں کو اللہ کے راستے میں گردوغبار لگے اس کی فضیلت

1632۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ..........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ .))

یزید بن ابی مریم (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے لیے (مسجد کی طرف) جا رہا تھا کہ مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے تو انھوں نے فرمایا: خوش ہو جاؤ، تمھارا یہ چلنا اللہ کے راستے میں ہے۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دونوں قدموں کو اللہ کے راستے میں گرد لگی تو وہ دونوں (جہنم کی) آگ پر حرام ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔

نیز اس مسئلہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث مروی ہے۔ ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں یزید بن ابی مریم شام کے رہنے والے تھے۔ ان سے ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور دیگر شام والوں نے روایت کی ہے۔

جب کہ بُرید بن ابی مریم کوفہ کے رہنے والے تھے ان کے والد نبی ﷺ کے صحابی تھے جن کا نام مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اور برید بن ابی مریم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جب کہ برید بن ابی مریم سے ابو اسحاق ہمدانی، عطاء بن سائب، یونس بن ابی اسحاق اور شعبہ رحمہم اللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے کی گرد کی فضیلت

1633۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ڈر سے رونے والا شخص جہنم میں اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ نیز

(1632) بخاری: 907۔ نسائی: 3116.

(1633) صحیح: ابن ماجه: 2774۔ نسائی: 3107، 3115۔ مسند احمد: 505/2.

غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.)) اللہ کے راستے کی گرد اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مدینہ کے رہنے والے (اور) ابوطلحہ کے آزاد کردہ تھے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو جائے اس کی فضیلت.

1634۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاحْذَرْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سالم بن ابوالجعد (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ شرحبیل بن سمط نے (سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے کعب بن مرہ! ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کریں اور (کمی وبیشی سے) بچنا۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص پر اسلام میں بڑھاپا آئے (تو) قیامت کے دن وہ اس کے لیے روشنی ہوگا۔“

وضاحت:...... اس بارے میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اعمش نے عمرو بن مرہ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

نیز یہ حدیث منصور سے بھی بواسطہ سالم بن ابی الجعد مروی ہے اور انھوں نے سند میں ان کے اور کعب بن مرہ کے درمیان ایک اور آدمی بھی داخل کیا ہے۔ انھیں کعب بن مرہ بھی اور مرہ بن کعب البہزی بھی کہا جاتا ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ میں سے معروف مرہ بن کعب البہزی ہے انھوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

1635۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہوا وہ (بڑھاپا) اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور حیوہ بن شریح ابن یزید رحمہ اللہ حمص کے رہنے والے تھے۔

(1634) صحیح: السلسلة الصحیحة: 1244۔ نسائی: 3144۔ مسند احمد: 235/4.

(1635) صحیح: نسائی: 3142۔ مسند احمد: 386/4.

10.... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھے

1636۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ، هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْءٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرًا)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لیے بھلائی باندھ دی گئی ہے۔ گھوڑے تین قسم کے ہیں: یہ ایک آدمی کے لیے اجر (کا باعث) ہوتا ہے اور ایک آدمی کے لیے پردہ پوشی (کا سبب) ہوتا ہے اور ایک آدمی پر بوجھ ہوتا ہے۔ جس کے لیے یہ (گھوڑا) اجر ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستے میں رکھتا ہے۔ اور اسے (جہاد) کے لیے تیار کرتا ہے یہ اس کے لیے اجر ہے۔ اس کے پیٹ میں جو چیز بھی چھپتی ہے اللہ اس (آدمی) کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔ نیز اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز مالک بن انس نے بھی زید بن اسلم سے بواسطہ ابو صالح، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

11.... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں تیر اندازی کرنے کی فضیلت

1637۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَالْمُمِدَّ بِهِ)) وَقَالَ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

سیدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا: (ایک) اسے بنانے والا جو اسے بنانے میں خیر کی امید رکھا ہے۔ (دوسرا) اسے پھینکنے والا اور (تیسرا) اسے پکڑانے والا'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیر اندازی کرو، گھوڑ سواری کرو، تمھارا تیر اندازی

(1636) بخاری: 2371۔ مسلم: 987۔ ابن ماجہ: 2788۔ نسائی: 2562۔

(1637) ضعیف۔

تَرْكَبُوا. كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.))

کرنا مجھے تمھاری گھوڑ سواری سے بھی زیادہ پسند ہے۔ ہر وہ کھیل جو مسلمان آدمی کھیلتا ہے وہ باطل ہے سوائے کمان کے ساتھ تیر پھینکنے، اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کے، یہ چیزیں حق ہیں۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن منیع نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یزید بن ہارون نے انھیں ہشام الدستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھیں ابوسلام نے عبداللہ بن ازرق سے بواسطہ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1638۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ............

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ.))

سیدنا ابو نجیح السلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں تیر پھینکا تو وہ (تیر) اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو نجیح، عمرو بن عبسہ السلمی ہی ہیں جب کہ عبداللہ بن ازرق عبداللہ بن زید ہیں۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اللہ کے راستے میں پہرے داری کرنے کی فضیلت

1639۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو آنکھیں (ایسی) ہیں جنھیں (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے

(1638) **صحیح:** ابوداود: 3965۔ ابن ماجہ: 2812۔ نسائی: 3143۔

(1639) **صحیح۔**

راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات بسر کرنے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عثمان اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کا ثواب

1640۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ)) فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِلَّا الدَّيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِلَّا الدَّيْنَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے راستے میں قتل (شہید) ہونا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔" تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: سوائے قرض کے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا: "سوائے قرض کے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں کعب بن عجرہ، جابر، ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابو بکر سے اسی شیخ کے واسطے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے اور انھوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس سے مراد حمید کی انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لی ہوگی کہ آپ نے فرمایا: "جنت والوں میں سے کسی کو دنیا کی طرف لوٹنا اچھا نہیں لگے گا سوائے شہید کے۔"

1641۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.........

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ.))

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک شہداء کی روحیں سبز پرندوں (کے قالب) میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں یا جنت کے درختوں کے ساتھ لٹکتی ہیں۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1642۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ.........

(1640) صحيح. (1641) صحيح: ابن ماجه: 1449۔ نسائي: 2073۔ مسند احمد: 455/3.

(1642) ضعيف: طيالسي: 2567۔ ابن خزيمه: 2249۔ مسند احمد: 425/2.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر وہ تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے: (پہلا) شہید، (دوسرا) حرام سے پرہیز کرنے اور شبہات سے بچنے والا۔ ❶ اور (تیسرا) وہ غلام جو اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت کرے اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی کرے۔“

توضیح: ...... ❶ عفیفٌ متعففٌ: ہر حرام خواہش سے بچنے والا شرم گاہ کو حرام جگہ سے بچانے والا۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 726۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1643۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو فوت ہو اور اللہ کے ہاں اسے بھلائی (جنت) ملے (لیکن) وہ دنیا کی طرف لوٹنا چاہے اور اس کے لیے دنیا اور اس کی تمام چیزیں بھی ہوں مگر شہید کے، اس لیے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھتا تو وہ دنیا کی طرف لوٹنا چاہتا ہے تا کہ دوسری مرتبہ (اللہ کے راستے میں) قتل ہو جائے۔“

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی عمر کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔ (لیکن روایت زہری سے کرتے ہیں)

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

اللہ کے ہاں شہداء کی فضیلت

1644۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ:......

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(1643) بخاری: 2795۔ مسلم: 1877۔ نسائی: 3160۔

(1644) ضعیف: مسند احمد: 22/1۔ ابو یعلی: 252۔

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا.)) وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ.))

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شہداء چار قسم کے ہیں: (ایک) وہ مضبوط ایمان والا مومن جو دشمن سے ملا تو اللہ کی تصدیق کی یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح اپنی آنکھیں اٹھائیں گے“ اور انھوں نے اپنا سر اٹھایا یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ (بیان کرنے والے نے) عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ فرمایا: ”(دوسرا) وہ مضبوط ایمان والا مومن جو دشمن سے ملے تو ڈر اور خوف کی وجہ سے (ایسے لگے) گویا اس کے جسم پر ببول ❶ کا کانٹا مارا گیا ہو اس کے پاس ناگہانی (اندھا) تیر آیا اس نے اسے شہید کر دیا تو یہ دوسرے درجہ میں ہوگا۔ (تیسرا) وہ مومن جس نے ملے جلے اعمال کیے ہوں کچھ اچھے اور دوسرے کچھ برے وہ دشمن کو ملا تو اللہ کی تصدیق کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ تیسرے درجے میں ہوگا اور (چوتھا) وہ مومن جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہو وہ دشمن سے ملا تو اللہ کی تصدیق کی۔ یہاں تک کہ شہید ہوگیا تو یہ چوتھے درجے میں ہوگا۔“

توضیح:...... ❶ طلح: ببول (کیکر) کے بڑے درخت کو کہا جاتا ہے جس سے اونٹ کھاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ آدمی پہلے کی طرح بہادر نہیں ہے اور جب میدان میں اترا تو خوف کی وجہ سے اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ صرف عطاء بن دینار کے طریق سے ہی معروف ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے سنا فرماتے تھے: سعید بن ایوب نے اس حدیث کو عطاء بن دینار سے روایت کرتے وقت خولان کے شیوخ کا ذکر کیا ہے نہ کہ ابو یزید کا۔ اور عطاء بن دینار کہتے ہیں: اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

سمندری جہاد کا بیان

1645۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

أَبِي طَلْحَةَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَحَبَسَتْهُ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ، فَقُلْتُ، مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) قَالَ: فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کو روک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دیکھنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی صورت میں مجھ پر پیش کیے گئے جو اس سمندر کے درمیان [1] (جہازوں پر) سوار ہیں جیسے وہ تختوں کے اوپر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہوں“، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے تو آپ نے ان کے لیے دعا کی۔ پھر آپ نے اپنا سر رکھا (اور) سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی صورت میں مجھ پر پیش کیے گئے۔“ وہی بات کی جو پہلے کی تھی۔ کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم پہلے لوگوں میں ہوگی۔“ (انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں سمندر میں سوار ہوئیں جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہوگئیں۔ [2]

(1645) بخاری: 2789۔ مسلم: 1912۔ ابوداود: 2490۔ نسائی: 3171۔

توضیح:...... ❶ ثبج البحر: سمندر کا درمیانی اور بڑا حصہ۔ بادشاہوں کی تمثیل سے مراد یہ ہے کہ جیسے بادشاہ اپنے تخت پر باوقار اور پرسکون حالت میں ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی باوقار اور پرسکون حالت میں سفر کر رہے ہیں ان کے چہروں پر کوئی خوف اور دہشت نہیں ہے۔ (ع م)

❷ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے گورنر تھے تو انھوں نے امیر المومنین کی اجازت سے بحری بیڑا تیار کیا اور اس میں بیٹھ کر روم پر حملہ کیا۔ اس لشکر میں امِ حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو کہ شہید ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

جو شخص دکھلاوے اور دنیا کے لیے لڑائی (جہاد) کرتا ہے

1646۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری کے لیے لڑتا ہے (یا) جو حمیت ❶ کے لیے اور جو دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے (اس لیے) قتال کیا تا کہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند ہو جائے وہی اللہ کے راستے میں ہے۔''

توضیح:...... ❶ حمیت: غیرت اور عزت وغیرہ کے دفاع کا جذبہ۔ (المعجم الوسیط: ص 237)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے، نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1647۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال (کی قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور

(1646) بخاری: 123۔ مسلم: 1904۔ ابوداود: 2517۔ ابن ماجہ: 2783۔ نسائی: 3136۔

(1647) بخاری: 1۔ مسلم: 1907۔ ابوداود: 2201۔ ابن ماجہ: 4227۔ نسائی: 75۔

لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .))

آدمی کے لیے وہی ہوتا ہے جس کی وہ نیت کرے، پس جس شخص کی ہجرت (کی نیت) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کو حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت (کی نیت) کی ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
نیز مالک بن انس، سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے بھی اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے۔ اور ہم بھی اسے یحییٰ بن سعید انصاری کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث ہر باب میں بیان کرنی چاہیے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت

1648۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .))

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستے میں صبح کے وقت چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابو ہریرہ، ابن عباس، ابوایوب اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1649۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .))

ابو حازم (رحمہ اللہ) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مقسم (رحمہ اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستے میں صبح کے وقت (ایک گھڑی) چلنا یا شام کے وقت (ایک گھڑی) چلنا دنیا اور اس کی چیزوں سے

(1648) بخاری: 2794۔ مسلم: 1881۔ ابن ماجه: 2756۔ نسائی: 3118.

(1649) بخاری: 2793۔ مسلم: 1882۔ ابن ماجه: 2755.

بہتر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو حازم جنھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ ابو حازم الزاہد ہیں۔ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور یہ ابو حازم جنھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ یہ ابو حازم اشجعی ہیں جو کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان کا نام سلمان ہے یہ عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ تھے۔

1650۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک گھاٹی ❶ سے گزرا، اس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ تو وہ اسے اپنی عمدگی کی وجہ سے بہت پسند آیا۔ اس نے کہا: کاش میں لوگوں سے علیحدہ ہو کر اس گھاٹی میں ٹھہر جاؤں اور میں یہ کام ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں، اس نے اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے مت کرو۔ بے شک تم میں سے کسی شخص کا اللہ کے راستے میں (ایک بار) کھڑے ہونا اس کی گھر میں پڑھی جانے والی ستر سال کی نماز سے افضل ہے۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں بخش دے اور تمھیں جنت میں داخل کر دے؟ (تو اس کے لیے) تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی ❷ کا دو وقت دودھ نکالنے کے درمیانی وقت کے برابر لڑائی کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

توضیح:...... ❶ الشعب: دو پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ گھاٹی یا کھائی، اس کی جمع شِعَابٌ آتی ہے۔ زمین کے نیچے پانی کی گزرگاہ کو بھی شِعْب کہا جاتا ہے۔ (المعجم الوسیط: 571) لیکن یہاں پہلا معنی مراد ہے۔ (ع م)

❷ فواق ناقة: اونٹنی کا دو دفعہ دودھ نکالنے کا درمیانی وقت۔ (المعجم الوسیط: ص 850)

1651۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ..........

(1650) حسن: مسند احمد: 446/2۔ حاکم: 68/2۔ بیہقی: 160/9.

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا، رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں صبح کے وقت چلنا یا پچھلے پہر چلنا دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کے کمان کے برابر یا ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنت والوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو ان دونوں (زمین وآسمان) کے درمیان کی جگہ کو روشن کرے اور ان دونوں کے درمیان کو خوش بو سے بھر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

کون لوگ بہتر ہیں؟

1652۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے راستے میں (جہاد کرنے کے لیے) تھامے ہوئے ہوتا ہے۔ کیا میں تمھیں اس آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد درجہ رکھتا ہے؟ وہ آدمی جو اپنی تھوڑی سی بکریوں کو لے کر (لوگوں سے) علیحدہ رہتا ہے (اور) ان میں سے اللہ کا حق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمھیں برے آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث اور سندوں کے ساتھ بھی بواسطہ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

(1651) بخاری: 2792۔ مسلم: 1880۔ ابن ماجہ: 2757.

(1652) صحیح: نسائی: 2569۔ مسند احمد: 237/1۔ دارمی: 2400.

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

اللہ سے شہادت کا سوال کرنے والا

1653۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.))

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دل کے ساتھ اللہ سے شہادت کا سچا سوال کرتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے میں پہنچا دیتے ہیں اگرچہ اسے اپنے بستر پر ہی موت آئے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن شریح کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابوشریح تھی۔ یہ اسکندرانی تھے۔ نیز اس بارے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

1654۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ.........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ.))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے اس کے راستے میں شہید ہونے کا سوال کیا (تو) اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا فرمائیں گے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ

مجاہد، نکاح کرنے والے اور مکاتب غلام کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے

1655۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی (ایسے) ہیں جن کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے:

(1653) مسلم: 1909۔ ابوداود: 1520۔ ابن ماجہ: 2797۔ نسائی: 3162.

(1654) صحیح: ابوداود: 2541۔ ابن ماجہ: 2792۔ نسائی: 3141.

(1655) حسن: ابن ماجہ: 2518۔ نسائی: 3120۔ مسند احمد: 251/2.

فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِی یُرِیدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِی یُرِیدُ الْعَفَافَ .))

اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا، مکاتبت کرنے والا غلام جو رقم ادا کرنا چاہتا ہو اور وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامن رہنا چاہتا ہو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

21..... بَاب مَا جَاءَ فِیمَنْ یُکْلَمُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں زخمی ہونے والا

1656۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِیهِ..........

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یُکْلَمُ أَحَدٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِی سَبِیلِهِ۔ إِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّیحُ رِیحُ الْمِسْكِ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں کوئی شخص زخمی نہیں ہوتا (اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوتا ہے) مگر قیامت کے دن وہ آئے گا تو رنگ تو خون کا ہی ہوگا جب کہ خوش بو کستوری کی طرح ہوگی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مروی ہے۔

1657۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوسَی عَنْ مَالِكِ بْنِ یُخَامِرَ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ۔ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ أَوْ نُکِبَ نَکْبَةً فَإِنَّهَا تَجِیءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَأَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیحُهَا کَالْمِسْكِ .))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان آدمی اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دو دفعہ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر لڑائی کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جسے اللہ کے راستے میں کوئی زخم یا کوئی چوٹ لگی تو اس (زخم یا چوٹ) سے قیامت کے دن تیزی سے خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوش بو کستوری جیسی ہوگی۔“

وضاحت:...... یہ حدیث صحیح ہے۔

(1656) بخاری: 237۔ مسلم: 1876۔ ابن ماجہ: 2795۔ نسائی: 3146۔

(1657) صحیح: ابوداؤد: 2541۔ ابن ماجہ: 2792۔ نسائی: 3141۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟

کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟

1658۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ أَوْ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ)) قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے اور کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' ❶ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! پھر کونسی چیز (بہتر) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد اعمال کی چوٹی ہے'' کہا گیا: پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

توضیح:...... ❶ سَنام: کوہان، ہر چیز کا بالائی حصہ، بلندی۔ المعجم الوسیط: ص 537۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

23..... بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ

جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں

1659۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ.

ابوبکر بن ابو موسیٰ الاشعری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دشمن کی موجودگی میں اپنے والد محترم سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔'' تو لوگوں میں سے ایک میلی کچیلی حالت والے آدمی نے کہا: کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ تو وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہنے لگا: میں تمھیں (آخری) سلام کہتا ہوں اور اس نے اپنی تلوار کی میان توڑی پھر اس (تلوار) سے (کافروں کو) مارا یہاں تک

(1658) بخاری: 26۔ مسلم: 83.

(1659) صحیح: مسلم: 1902۔ مسند احمد: 396/4.

کہ شہید ہو گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے جعفر بن سلیمان الضبعی کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ اور ابو عمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے جب کہ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں احمد بن حنبل کہتے ہیں: ان کا نام ہی تھا۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

کون سا آدمی افضل ہے؟

1660۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.))

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہتا ہوا اپنے رب سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

25..... بَابٌ: فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

شہید کا ثواب

1661۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ..........

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ، فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ: حَتَّى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ مِنَ الْكَرَامَةِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو دنیا کی طرف واپس آنا چاہتا ہو سوائے شہید کے۔ بے شک وہ چاہے گا کہ دنیا کی طرف واپس آ جائے۔ اس بنا پر کہ جب وہ دیکھے گا کہ اس کو کتنی کرامت دی گئی ہے تو وہ کہے گا: یہاں تک کہ میں دس مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں۔

(1660) بخاري: 2886۔ مسلم: 1888۔ ابوداود: 2485۔ ابن ماجه: 3978۔ نسائي: 3105.

(1661) بخاري: 2795۔ مسلم: 1877۔ نسائي: 3160.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے انھیں شعبہ نے قتادہ سے بواسطہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1663۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ..........

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ.))

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعام ہوتے ہیں: پہلی دفعہ خون گرتے ہی اس کے گناہ بخش دے جاتے ہیں اور اس کا جنتی ٹھکانہ اسے دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے، وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک موتی دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہوگا، موٹی آنکھوں والی بہتر (72) حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی اور اس کے رشتہ داروں میں سے ستر (70) لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

جہاد کے لیے تیاری رکھنے والے کی فضیلت

1664۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

(1662) صحيح.

(1663) صحيح: ابن ماجه: 2799۔ مسند احمد: 131/4۔ ابن ماجه: 2799.

(1664) بخاري: 2892۔ مسلم: 1881۔ ابن ماجه: 2756۔ نسائي: 3118.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرے داری [1] دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور پچھلے پہر کی وہ گھڑی جس میں بندہ اللہ کے راستے میں چلتا ہے یا صبح کی گھڑی دنیا اور جو کچھ اس کے اوپر ہے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے اور ایک کوڑے کے برابر جنت میں تمھاری جگہ دنیا اور جو کچھ اس کے اوپر ہے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔“

توضیح:...... [1] رباط: یہ مصدر ہے۔ رَابَطَ، مرابطة ورباطًا سرحد پر پڑاؤ ڈالنا یا سرحد پر مقیم ہونا مرابط اس مجاہد کو کہا جاتا ہے جو دشمن کی سرحد کے قریب پڑاؤ ڈالتا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 382۔ (ع م)

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1665۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابَطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ۔ وَرُبَّمَا قَالَ: خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

محمد بن منکدر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے سرحدی مورچے پر تھے، ان پر اور ان کے ساتھیوں پر بڑی مشقت تھی تو انھوں نے فرمایا: اے ابن سمط میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے افضل یا بہتر ہے اور جو اس حالت میں فوت ہوا اسے قبر کے فتنے سے بچایا جائے گا اور اس کے اعمال قیامت کے دن تک جاری رہیں گے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1666۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(1665) صحیح: مسلم: 1913۔ نسائی: 3167.

(1666) ضعیف: ابن ماجہ: 3763۔ حاکم: 79/2.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے جہاد کے نشان کے بغیر ملا تو وہ اللہ سے (اس حال میں) ملے گا کہ اس میں سوراخ ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولید بن مسلم کی اسماعیل بن رافع کے واسطے سے بیان کردہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسماعیل بن رافع کو بعض محدثین نے ضعیف کیا ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ ثقہ اور مقارب الحدیث راوی ہیں۔

اور یہ حدیث کئی طرق سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مروی ہے۔ نیز سلمان رضی اللہ عنہ حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیوں کہ محمد بن منکدر نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

جب کہ یہ حدیث ایوب بن موسیٰ سے مکحول کے ذریعے بواسطہ شرحبیل بن سمط بھی سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے مروی ہے۔

1667۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ.........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.))

ابوصالح مولیٰ عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے تم سے ایک حدیث چھپائی تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اس بات کے ڈر سے کہ یہ بات تمھیں مجھ سے جدا کر دے گی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں تمھیں وہ بتا دوں تا کہ ہر آدمی اپنے لیے وہ اختیار کر سکے جو اسے اچھا لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرے داری کرنا اور جگہوں پر ایک ہزار دن (پہرہ دینے) سے بہتر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

امام محمد بن اسماعیل (بخاری) فرماتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ابوصالح کا نام بُرکان ہے۔

1668۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

(1667) حسن: نسائی: 3169۔ مسند احمد: 62/1۔ ابن حبان: 4609۔

(1668) حسن صحیح: ابن ماجہ: 2802۔ نسائی: 3161۔ مسند احمد: 297/2۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید قتل ہونے کی اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

1669۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ.

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے: (ایک) ان آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گریں، اور (دوسرا) خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے اور رہے دو نشان تو: (ایک) اللہ کے راستے میں (لگنے والا) نشان اور (دوسرا) اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ (کو ادا کرنے) میں لگنے والا نشان۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

- جہاد کے برابر اور کوئی عمل نہیں ہے۔
- اللہ کے راستے میں خرچ کیا ہوا مال سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔
- جہاد میں خدمت کرنا سب سے افضل صدقہ ہے۔
- مجاہد کو اسلحہ مہیا کرنے والا بھی مجاہد ہے۔
- جن پیروں پر اللہ کے راستے کی گرد لگ جائے ان پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔
- تیر اندازی کرنا حق کا کام ہے۔
- جہاد میں پہرے دینے والی آنکھ جہنم میں نہیں جا سکتی۔
- شہادت تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔

(1669) حسن.

- ❀ ریاء کاری کے لیے کیا جانے والا جہاد قابلِ قبول نہیں۔ جہاد وہی ہوتا ہے جو اسلام کی سربلندی کے لیے ہو۔
- ❀ مجاہدین کائنات کے بہترین لوگ ہیں۔
- ❀ شہادت مانگنے والے کو اللہ تعالیٰ شہید کا درجہ عطا فرما دیتے ہیں۔
- ❀ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔
- ❀ اسلامی سرحد پر پہرہ دینا بہت فضیلت والا عمل ہے۔

مضمون نمبر...... 21

أَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی جہاد کے احکام ومسائل

40 ابواب اور 50 احادیث رسول پر مشتمل یہ بیان ان باتوں پر مشتمل ہے کہ

- جہاد کن لوگوں پر فرض ہے؟
- جہاد کے لیے کیا کچھ ضروری ہے؟
- جہادی گھوڑے کیسے ہونے چاہئیں؟
- شہداء کے بارے میں کیا احکام ہیں؟
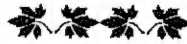
1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِأَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُودِ

معذور افراد کو جہاد نہ کرنے کی رخصت ہے

1670۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ ، فَكَتَبَ: ﴿لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَقَالَ: هَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ.﴾

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس (اونٹ کے کندھے کی) ہڈی ❶ یا تختی لے کر آؤ (پھر) آپ نے آیت لکھی: ”مومنوں میں سے بیٹھنے والے (جہاد کرنے والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے۔“ اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگے: کیا مجھے رخصت ہے؟ (کیوں کہ وہ نابینا تھے) تو یہ الفاظ نازل ہوئے: ”سوائے معذوروں کے۔“ (النساء: 95)

توضیح:...... ❶ الکتف: کندھے کے پیچھے چوڑی ہڈی جو کہ انسان اور حیوان دونوں میں ہوتی ہے۔ ضرب المثل ہے۔ اِنَّہ لَیَعْلَمُ مِنْ اینَ تو کَلُ الکتف ، ”وہ خوب جانتا ہے کہ کندھے کی ہڈی کہاں سے کھائی جاتی ہے۔ یہ ایسے چالاک آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے جو امور کو اچھی طرح نمٹانا جانتا ہو۔ (دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 937) (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، جابر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سلیمان التیمی کے واسطے ابواسحاق سے بیان کی گئی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز شعبہ اور ثوری نے بھی ابواسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ فِي الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

جو شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد پر نکل جائے

1671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ: ((أَلَكَ وَالِدَانِ)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ .))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آکر جہاد کی اجازت مانگنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمھارے والدین (زندہ) ہیں“؟ اس نے کہا: جی ہاں، (تو) آپ نے فرمایا: ”تم ان دونوں (کی

(1670) بخاری: 2831۔ مسلم: 1898۔ نسائی: 3101.

(1671) بخاری: 3004۔ مسلم: 2549۔ ابوداود: 2529۔ ابن ماجہ: 2782۔ نسائی: 3103.

خدمت) میں ہی جہاد کرو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابوالعباس نابینا شاعر تھے۔ مکہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نام سائب بن فروخ تھا۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً

ایک آدمی کو اکیلے لشکر (پر امیر) بنا کر بھیجنا

1672۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ.........

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَرِيَّةٍ. أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ابن جریج (رحمہ اللہ) اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور حاکموں کی۔" (النساء: 59) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی السہمی کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کا امیر بنا کے روانہ کیا۔ ❶ (ابن جریج) کہتے ہیں: مجھے یہ بات یعلی بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

توضیح:...... ❶ ظاہراً یہ بات باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی لیکن اس کی تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ نے لشکر کو روانہ کیا تھا پھر ان کے پیچھے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر بھیج دیا تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے ابن جریج کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

آدمی کے اکیلے سفر کرنے کی کراہت

1673۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ)) يَعْنِي وَحْدَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگ وہ بات جان لیں جو میں تنہائی کے متعلق جانتا ہوں تو کوئی اونٹ سوار رات کو اکیلا نہ چلے۔"

1674۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

(1672) بخاری: 4584۔ مسلم: 1834۔ ابوداود: 2624۔ نسائی: 4194۔

(1673) بخاری: 2998۔ ابن ماجہ: 3768۔

حَرْمَلَةَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ.))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اونٹ سوار ایک شیطان ہے۔ ❶ دو اونٹ سوار دو شیطان ہیں اور تین آدمی قافلہ ہیں۔''

توضیح:...... ❶ اکیلے سفر کرنا منع ہے اور منع کردہ کام کو کرنا شیطان کا کام ہے۔ اس لیے شیطان کہا گیا ہے علماء نے اس کی اور توضیحات بھی کی ہیں۔ واللہ اعلم (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے عاصم کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور یہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر ہیں۔ محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ جب کہ عاصم بن عمر العمری حدیث میں ضعیف ہے۔ میں اس سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا۔

نیز عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ
جنگ میں جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی اجازت ہے

1675۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ...... سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ دھوکے (کا نام) ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس، ابو ہریرہ، اسماء بنت یزید بن سکن، کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَا
نبی ﷺ کے غزوات اور آپ نے کتنے غزوات کیے

1676۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ...... عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ

ابو اسحاق (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے کہا گیا: نبی ﷺ نے کتنے

(1674) حسن: ابوداود: 2607۔ مسند احمد: 186/2۔ ابن خزیمہ: 2570.

(1675) بخاری: 3030۔ مسلم: 1739۔ ابوداود: 2636.

(1676) بخاری: 4404۔ مسلم: 1245.

غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ. قُلْتُ: أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ.

غزوات کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: انیس (19)۔ میں نے کہا: آپ نے ان کے ساتھ مل کر کتنے غزوات کیے؟ انھوں نے کہا سترہ (17)۔ میں نے کہا: پہلا کون سا (غزوہ) تھا؟ انھوں نے فرمایا: ذات العُشَیرَاءِ یا ذات العُسَیرَاءِ۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب

1677۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا.

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر میں رات کے وقت ہی ہماری ترتیب لگا دی تھی۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے اور انھوں نے کہا: محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے سنا ہے اور میں نے جب انھیں دیکھا تھا اس وقت محمد بن حمید الرازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے پھر بعد میں انھیں ضعیف قرار دیا۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کرنا

1678۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ- يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ.))

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو لشکروں پر بددعا کرتے سنا، آپ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دے دے اور ان میں بھونچال برپا کر دے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1677) ضعيف.

(1678) بخاری: 2933۔ مسلم: 1742۔ ابوداود: 2631۔ ابن ماجہ: 2796.

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کا بیان

1679۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ يَعْنِي الدُّهْنِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا ❶ سفید تھا۔

توضیح:...... ❶ اللواء: رَايَةٌ سے چھوٹا جھنڈا اس کی جمع اَلْوِيَةٌ اور اَلْوِيَات آتی ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 1025۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے شریک سے بواسطہ یحییٰ ابن آدم ہی جانتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں: ہمیں کئی راویوں نے بواسطہ شریک عمار سے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔ محمد (البخاری) فرماتے ہیں: صحیح حدیث یہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الدھن بجیلہ قبیلے کی ایک شاخ ہے اور عمار الدہنی عمار بن معاویہ الدہنی ہیں۔ جن کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ راوی ہیں۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّايَاتِ

بڑے جھنڈوں کا بیان

1680۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ.

محمد بن قاسم کے آزاد کردہ یونس بن عبید کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں پوچھوں تو انھوں نے فرمایا: وہ لکیر دار چادر سے سیاہ رنگ کا چار کونوں والا بنا ہوا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں علی، حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو زائدہ کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ احمد ابو یعقوب الثقفی کا نام اسحاق

(1679) حسن: ابوداود: 2592۔ ابن ماجہ: 2817۔ نسائی: 2866۔

(1680) مربعۃ لفظ کے علاوہ صحیح ہے۔ ابوداود: 2591۔ مسند احمد: 297/4۔ بیہقی: 363/6۔

بن ابراہیم ہے ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے۔

1681۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ وَهُوَ السَّالِحَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ اور آپ کا چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ

شعار ❶ کا بیان

1682۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا: حم لَا يُنْصَرُونَ.))

مہلب بن ابی صفرہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دشمن رات کو تمھارے اوپر حملہ کر دے تو تم کہنا: ''حٰـــمٓ لَا يُنْصَرُونَ''۔

توضیح:...... ❶ شعار: علامت، نشانی، جنگ کے دوران کمانڈر اپنی فوج کو کوئی لفظ بتا دیتا ہے۔ جو دشمن سے خفیہ ہوتا ہے تاکہ اگر رات کے اندھیرے میں کوئی مشکوک شخص نظر آئے تو اس سے اس شعار کا پوچھا جا سکے اور واضح ہو جائے کہ یہ اپنی فوج کا آدمی ہے یا دشمن کا جاسوس۔ ان خفیہ کے الفاظ کے جنگ میں سکیورٹی کے حوالے سے بہت فوائد ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور بعض نے ابو اسحاق سے بھی ثوری کی روایت کی طرح روایت کی ہے اور ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی ﷺ سے مرسل بھی مروی ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تلوار کیسی تھی

1683۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سیدنا سمرہ بن

(1681) حسن: ابن ماجه: 2818- بیهقی: 362/6.

(1682) صحیح: ابوداود: 2597- مسند احمد: 65/4.

(1683) ضعیف: الشمائل: 108.

سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ حَنَفِيًّا.

جندب رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سمرہ رضی اللہ عنہ کا گمان تھا کہ ان کی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے مطابق تھی اور آپ کی تلوار بنوحنیفہ کی بنی ہوئی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور یحییٰ بن سعید القطان نے عثمان بن سعد الکاتب پر جرح کی ہے اور حافظے کی وجہ سے اسے ضعیف کہا ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت روزہ افطار کر دینا

1684۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ جب مرالظہران جگہ پہنچے تو ہمیں دشمن کے مقابلے کی خبر دی (اور) ہمیں روزہ افطار کر دینے کا حکم دیا تو ہم سب نے روزہ افطار کر دیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

1685۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ..........

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہا جاتا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھبراہٹ کی کوئی چیز نہیں ہے۔ [1] اور ہم نے اسے سمندر پایا ہے۔''

توضیح:...... [1] یعنی اس بات کی گھبراہٹ تھی کہ شاید کوئی دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن آپ علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہو کر حالات معلوم کرنے نکلے تو ایسی کوئی چیز نہیں تھی اور سمندر سے مراد ہے کہ یہ گھوڑا بہت تیز دوڑنے والا

(1684) مسلم: 1120۔ ابوداود: 2406۔ مسند احمد: 29/3.

(1685) بخاری: 2627۔مسلم: 2303۔ ابوداود: 4988۔ ابن ماجہ: 2772.

ہے۔(ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1686۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں گھبراہٹ تھی تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ہمارا ایک گھوڑا لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا، آپ نے فرمایا: ”ہم نے کوئی گھبراہٹ (والی چیز) نہیں دیکھی اور ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر پایا ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1687۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، وَأَجْوَدِ النَّاسِ، وَأَشْجَعِ النَّاسِ، قَالَ: وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ: ((لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَدْتُهُ بَحْرًا)) يَعْنِي الْفَرَسَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ کہتے ہیں: ایک رات اہلِ مدینہ گھبرا گئے اور انھوں نے ایک آواز سنی، کہتے ہیں: نبی ﷺ ان کو آگے سے ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر (آتے ہوئے) ملے۔ آپ اپنی تلوار گلے میں لٹکائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت گھبراؤ، مت ڈرو۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اسے سمندر پایا ہے۔“ یعنی گھوڑے کو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

1688۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ......

(1686) بخاری: 2627۔ مسلم: 2307۔ ابوداود: 4988۔ ابن ماجہ: 2772.

(1687) صحیح: بخاری: 2627۔ مسلم: 2307۔ ابوداود: 4988۔ ابن ماجہ: 2772.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَجُلٌ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا عُمَارَةَ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ہم سے کہا: اے ابو عمارہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ انھوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے، ہوازن (کے لوگ) انھیں تیروں کے ساتھ ملے، رسول اللہ ﷺ اپنی خچر پر تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس (خچر) کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے ''میں نبی ہوں یہ بات جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1689۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةُ رَجُلٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے دن لوگوں کو دیکھا دو گروہ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو آدمی بھی نہیں تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عبیداللہ کے طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا
تلواروں میں زیورات کا استعمال کرنا

1690۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، قَالَ طَالِبٌ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ: كَانَتْ

سیدنا مزیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (مکہ) میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی تھی۔ طالب کہتے ہیں: میں نے راوی سے چاندی کے

(1688) بخاری: 2864۔ مسلم: 1776۔ (1689) صحیح۔ (1690) ضعیف۔

قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةٌ . متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: تلوار کے دستے کے کنارے پر چاندی لگی ہوئی تھی۔ ❶

توضیح:...... ❶ قبیعة السیف: تلوار کے دستے کے کنارے پر چڑھا ہوا لوہا یا چاندی۔ المعجم الوسیط: ص 857۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہود کے دادا کا نام مزیدہ العصری ہے۔

1691۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ . سیدنا سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستے پر چاندی لگی ہوئی تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمام از قتادہ از انس اسے ہی روایت کی گئی ہے، جب کہ بعض نے از قتادہ از سعید بن ابی الحسن روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستے پر چاندی کی گرہ تھی۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ

زرہ کا بیان

1692۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ ، فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ . فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ .

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی ﷺ کے اوپر دو زرہیں ❶ تھیں، آپ علیہ السلام ایک چٹان پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ (پھر) آپ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا، نبی ﷺ ان کے اوپر کھڑے ہو کر چٹان پر چڑھے۔ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ نے اپنے اوپر (جنت) واجب کر لی۔''

توضیح:...... ❶ دِرْعٌ: زرہ، لوہے کی کڑیوں کو آپس میں ملا کر بنائی گئی قمیص جو جنگ میں اپنی حفاظت کے لیے استعمال کی جاتی تھی تاکہ تلوار وغیرہ کا زخم نہ لگ سکے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

(1691) صحیح: ابوداود: 3583۔ نسائی: 5374۔ دارمی: 2461 .

(1692) حسن: ابن سعد: 218/3۔ مسند احمد: 165/1 .

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِغْفَرِ

خود کا بیان

1693۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: ((اقْتُلُوهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود ❶ تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔''

توضیح:...... ❶ المغفر: خودلوہے کی ٹوپی جو جنگ میں بچاؤ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم مالک کے علاوہ کسی بڑے راوی کو نہیں جانتے جس نے اسے زہری سے روایت کیا ہو۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

(جنگی) گھوڑوں کی فضیلت

1694۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.))

سیدنا عروہ البارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی باندھ دی گئی ہے۔ اجر بھی اور غنیمت بھی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن عمر، ابوسعید، جریر، ابو ہریرہ، اسماء بنت یزید، مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز عروہ، ابن ابو الجعد البارقی رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھیں عروہ بن جعد بھی کہا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہاد قیامت کے دن تک ہر امام کے ساتھ مل کر جاری رہے گا۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

کن گھوڑوں کو پسند کیا گیا ہے

1695۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ هُوَ ابْنُ

(1693) بخاری: 1846۔ مسلم: 1357۔ ابوداود: 2685۔ ابن ماجہ: 2805۔ نسائی: 2867.

(1694) بخاری: 1846۔ مسلم: 1375۔ ابوداود: 2685۔ ابن ماجہ: 2805۔ نسائی: 2867.

عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی برکت سرخ رنگ میں ہے۔“ ❶

توضیح:...... ❶ اَلشَّقْر سے مراد سرخ رنگ ہے۔ اشقر وہ گھوڑا ہوتا ہے جس کی دم اور ایال (گردن) کے بال سرخ ہوں اور اگر گردن اور دم کے بال سیاہ ہوں تو وہ کمیت کہلاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اسی سند سے بطریق شیبان ہی جانتے ہیں۔

1696۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشِّيَةِ.))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بہترین گھوڑا وہ ہے جو کالے رنگ کا ہو اور اس کی پیشانی اور اوپر والا ہونٹ سفید ہو، پھر وہ گھوڑا جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں نیز ایک پاؤں کا رنگ دوسرے پاؤں سے مختلف ہو۔ اگر سیاہ نہ ہو تو اسی صفت پر کمیت بہتر ہے۔“

1697۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وہب بن جریر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں میرے باپ نے بواسطہ یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی ثابت سے اسی سند کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

21...... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان

1698۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ..........

(1695) حسن صحیح: ابوداود: 2545۔ مسند احمد: 272/1۔ بیہقی: 330/6۔

(1696) صحیح: ابن ماجہ: 2789۔ مسند احمد: 300/5۔ دارمی: 2433۔

(1697) صحیح۔ (1698) مسلم: 1875۔ ابوداؤد: 2547۔ ابن ماجہ: 2790۔ نسائی: 3566۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھوڑوں میں شکال ❶ کو ناپسند کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ شکال سے مراد یہ ہے کہ اس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔ دیکھیے: ابوداود حدیث نمبر 2547۔ (ع م)

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شعبہ نے عبداللہ بن یزید الخثعمی کے بواسطہ ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوزرعہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں۔ ان کا ہرم ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن حمید الرازی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں جریر نے عمارہ بن قعقاع سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم نخعی نے کہا کہ تم جب مجھے حدیث بیان کرو تو ابوزرعہ سے بیان کرو۔ کیوں کہ انھوں نے مجھے ایک دفعہ حدیث سنائی تھی۔ پھر کئی سالوں کے بعد میں نے ان سے پوچھا تو اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کیا۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ

انعام مقرر کر کے گھوڑوں کا مقابلہ کروانا

1699۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ ، وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى ، فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر ❶ کے گئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا۔ ان کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور جن گھوڑوں کی تضمیر نہیں ہوئی تھی انھیں ثنیۃ الوداع سے بنوزریق کی مسجد تک دوڑایا ان کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے اور میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں تھا میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار کود گیا تھا۔

توضیح:...... ❶ تضمیر: گھوڑے کو دوڑ کی تیار کے لیے ایک عرصہ تک کھڑا کر کے کھلاتے رہنا اور میدان میں ہلکا پھلکا دوڑانا عربوں کے ہاں یہ چالیس دن کی مدت ہوتی تھی۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 639۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوہریرہ، جابر، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور ثوری کی سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1700۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ............

(1699) بخاری: 420۔ مسلم: 1870۔ ابوداود: 2575۔ ابن ماجہ: 2877۔ نسائی: 3587 .

(1700) صحیح: ابوداود: 2574۔ ابن ماجہ: 2878۔ نسائی: 3585,3587 .

23..... بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی پر گدھوں کو چھوڑنا مکروہ ہے

1701۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے حکم کے پابند بندے تھے۔ آپ نے ہمیں باقی لوگوں میں سے سوائے تین چیزوں کے کسی چیز میں خاص نہیں کیا: آپ نے ہمیں اچھی طرح مکمل وضو کرنے کا حکم دیا، نیز یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔ ❶

توضیح:...... ❶ گھوڑی اور گدھا کے کراس سے خچر پیدا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے آلِ رسول اور اہلِ بیت کو اس کام سے منع کیا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان ثوری نے ابوجہضم سے اسے روایت کرتے وقت عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے سنا کہ ثوری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے ابوجہضم سے بواسطہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

مفلس مسلمانوں کے ساتھ فتح طلب کرنا

1702۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ.))

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو تمھارے کمزوروں کی وجہ سے ہی تمھیں رزق ملتا ہے اور تمھاری مدد کی جاتی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1701) صحیح: ابوداود: 808۔ ابن ماجہ: 426۔ نسائی: 141۔

(1702) صحیح: ابوداود: 2594۔ نسائی: 3179۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کی گردنوں میں گھنٹیاں باندھنا منع ہے

1703۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں چلتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

جنگ میں کسے امیر بنایا جائے

1704۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ الْجَوَّابِ أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ)) قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو لشکر روانہ کیے ان میں سے ایک کا امیر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے کا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا (اور) آپ نے فرمایا: ''جب لڑائی ہو تو علی رضی اللہ عنہ (امیر) ہوں گے۔'' راوی کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ فتح کیا تو وہاں سے ایک لونڈی لے لی۔ سیدنا خالد بن ولید نے مجھے ایک خط دے کر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا جس میں علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تھی، میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ نے خط پڑھا تو آپ کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا تمھارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں؟'' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اللہ کے غصے اور اس کے رسول کی ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں میں تو صرف قاصد ہوں تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

(1703) مسلم: 2113۔ ابوداود: 2555۔ (1704) ضعیف۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے احوص بن جواب کے طریق سے جانتے ہیں۔ یَشِی بِهِ سے مراد چغلی کرنا ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

حاکم (امام) کا بیان

1705۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت (نگرانی) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس حاکم لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے نگہبانی کے بارے میں پوچھا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی نگہبانی کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے مالک کے مال میں نگران ہے اسے اس کی نگرانی کے بارے پوچھا جائے گا۔ یاد رکھو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما کی احادیث غیر محفوظ ہیں جب کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

فرماتے ہیں: ابراہیم بن بشار الرمادی نے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ سے انھوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے بواسطہ ابو بردہ، سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ مجھے یہ حدیث محمد نے ابراہیم بن بشار الرمادی کی طرف سے بیان کی ہے۔

محمد (البخاری) فرماتے ہیں: کئی راویوں نے سفیان سے بواسطہ برید بن ابی بردہ، ابو بردہ کے ذریعے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

امام محمد بخاری فرماتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے ان کے باپ کے ذریعے بواسطہ قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی رعایا کے بارے میں

(1705) بخاری: 893۔ مسلم: 1829۔ ابو داود: 2928۔

پوچھے گا'' وہ مزید فرماتے ہیں: یہ سند بھی غیر محفوظ ہے اور صحیح سند معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادہ عن الحسن عن النبی ﷺ مرسلاً ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

امام کی اطاعت کا بیان

1706۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ.........

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدْ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ: فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللهِ .))

سیدہ ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ پر ایک چادر تھی جسے آپ نے اپنی بغل کے نیچے سے اپنے اوپر لپیٹا ہوا تھا، فرماتی ہیں: میں آپ کے بازو کے گوشت کی طرف دیکھ رہی ہوں جو پھڑک رہا تھا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم پر اعضاء کٹا ہوا حبشی غلام بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات کو بھی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ تمھارے لیے کتاب اللہ کو قائم کرے (یعنی اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے)۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حصین رضی اللہ عنہا سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہو سکتی

1707۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (امیر کی) بات سننا اور ماننا آدمی پر واجب ہے خواہ وہ اسے اچھا سمجھے یا برا، جب تک اسے (اللہ کی) نافرمانی کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ اگر اسے نافرمانی (والا کام کرنے) کا حکم دیا

(1706) مسلم: 1298۔ ابن ماجہ: 2861۔ نسائی: 4192.

(1707) بخاری: 2955۔ مسلم: 1839۔ ابو داود: 2626۔ ابن ماجہ: 2864.

جائے تو اس (امیر) کی بات سننا اور ماننا اس پر نہیں ہے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

جانوروں کو لڑانا اور ان کے چہرے پر مارنا اور داغ دینا منع ہے

1708۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

1709۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى..........

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے درمیان لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ قطبہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور شریک نے بھی اس حدیث کو اعمش سے بواسطہ مجاہد ابنِ عباس سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت کی ہے اور اس میں ابو یحییٰ کا ذکر نہیں کیا۔

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ حدیث ابو کریب نے بواسطہ یحییٰ بن آدم، شریک سے روایت کی ہے اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے بواسطہ مجاہد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

ابو یحییٰ القتات کوفہ کے رہنے والے تھے ان کا نام زاذان تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں طلحہ، جابر، ابوسعید اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

31..... بَابٌ

اسی سے متعلق بیان

1710۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

(1708) ضعیف: ابو داؤد: 2526.

(1709) ضعیف: ابو داود: 2562۔ ابو یعلی: 2509.

(1710) صحیح: مسلم: 2116۔ مسند احمد: 318/3۔ ابن خزیمة: 2551

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چہرے کو داغنے اور مارنے سے منع کیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

آدمی کے بالغ ہونے کی عمر اور اس کا وظیفہ کب مقرر کیا جائے

1711۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں چودہ سال کا تھا کہ مجھے ایک لشکر کے لیے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے قبول نہیں کیا، پھر اگلے سال جب میں پندرہ سال کا تھا مجھے ایک لشکر کے لیے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے قبول کر لیا ہے۔

نافع کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو سنائی تو انھوں نے فرمایا: بچے اور بڑے کے درمیان یہی حد ہے پھر انھوں نے (اپنے عاملوں کو) لکھا کہ جس کی عمر پندرہ سال ہو جائے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبیداللہ سے اسی مفہوم کو بیان کیا ہے لیکن انھوں نے یہ کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: یہ بچوں کو لڑائی کرنے والوں کے درمیان حد ہے اور انھوں نے خطوط لکھ کر وظیفہ مقرر کرنے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسحاق بن یوسف کی بیان کردہ حدیث بطریق سفیان ثوری حسن صحیح غریب ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

جو شہید ہو جائے اور اس پر قرض ہو

1712۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ......

عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ میں کھڑے ہوئے آپ نے ان سے ذکر کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل اعمال ہیں۔ ایک آدمی

(1711) بخاری: 2664۔ مسلم: 1868۔ ابوداود: 2957۔ ابن ماجہ: 2543۔ نسائی: 3431۔

(1712) صحیح: مسلم: 1885۔ مسند احمد: 297/5۔

الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ.))

کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! آپ بتلایئے کہ اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تم اللہ کے راستے میں صبر کرتے ہوئے، ثواب کا یقین رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے نہ کہ پیٹھ پھیر کر مڑتے ہوئے شہید ہو جاؤ تو''، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا کہا تھا؟'' اس نے کہا: آپ بتلایئے کہ اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم اللہ کے راستے میں صبر کرتے ہوئے، ثواب کا یقین رکھتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے نہ کہ پیچھے مڑتے ہوئے شہید ہو جاؤ تو تمھارے گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ سوائے قرض کے جبریل نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں انس، محمد بن جحش اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جب کہ بعض نے یہ حدیث سعید المقبری سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر محدثین نے ایسے ہی سعید المقبری سے بواسطہ عبداللہ بن ابی قتادہ ان کے باپ کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور یہ سعید المقبری کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کی تدفین کا بیان

1713۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ.........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے (صحابہ کے) زخموں کی شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''گڑھے کھودو، انھیں وسیع کرو، اچھا بناؤ اور دو

(1713) صحیح: ابوداود: 3215۔ ابن ماجہ: 1560۔ نسائی: 2011۔

الِاثْـنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)) فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ .

اور تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور ان میں سے زیادہ قرآن والے کو آگے رکھو"، (راوی کہتے ہیں:) میرے والد بھی شہید ہوئے تھے۔ انھیں دو آدمیوں کے آگے رکھا گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں خباب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جب کہ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو ایوب سے بواسطہ حمید بن ہلال، ہشام بن عامر سے روایت کیا ہے اور ابوالدہماء کا نام قرفہ بن بُہَیس یا بَہَیْس ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

مشاورت کا بیان

1714۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى؟)) فَذَكَرَ قِصَّةً فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَوِيلَةً .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب قیدیوں کو لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" پھر اس حدیث میں ایک لمبا قصہ بیان کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمر، ابوایوب، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن ہے جب کہ ابوعبیدہ نے اپنے باپ سے سماع حدیث نہیں کیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں سے مشورہ لینے والا کوئی نہیں دیکھا۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الْأَسِيرِ

کافر کی لاش کا فدیہ نہ لیا جائے

1715۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَهُمْ إِيَّاهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین نے ارادہ کیا کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی کی لاش خرید لیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے ہاتھ بیچنے سے انکار کر دیا۔

(1714) ضعیف: ابن ابی شیبہ: 417/12۔ مسند احمد: 383/1۔ ابو یعلی: 5178 .

(1715) ضعیف الاسناد: مسند احمد: 248/1۔ بیهقی: 133/9۔ ابن ابی شیبہ: 419/12 .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے حکم کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔اسے حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

احمد بن حسن فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔

محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ صدوق راوی ہے لیکن اس کی صحیح اور ضعیف روایات کی پہچان نہیں ہے جب کہ میں اس سے کوئی روایت نہیں کرتا۔

ابن ابی لیلیٰ صدوق اور فقیہہ راوی ہے۔اسے صرف اسناد میں وہم ہوتا تھا۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں نصر بن علی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن داود نے بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ
میدانِ جنگ سے بھاگنا

1716۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ کیا تو لوگ لڑائی سے بھاگے، ہم مدینہ میں آ کر چھپ گئے اور ہم نے کہا: ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں بھی تمھارا گروہ ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے یزید بن ابی زیاد کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً کا مطلب ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگے اور بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ: عکار وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے امام اور گروہ کی طرف بھاگے تا کہ وہ اس کی مدد کرے وہ جنگ سے بھاگنا نہیں چاہتا۔

(1716) ضعیف: ابوداود: 2647۔ حمیدی: 687۔ مسند احمد: 23/2۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ

شہید کو میدانِ جہاد ہی میں دفن کیا جائے

1717۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَائَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن تھا تو میری پھوپھی میرے باپ (کے جسد) کو لے آئیں تاکہ انھیں ہمارے قبرستان میں دفن کریں تو اللہ کے رسول ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ان شہداء کو ان کی جگہوں کی طرف واپس لے جاؤ۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبیح ثقہ راوی ہیں۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

آنے والے کا استقبال

1718۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ.

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تبوک سے واپس آئے (تو) لوگ آپ کو ملنے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے، سائب کہتے ہیں: میں لڑکپن میں تھا میں بھی لوگوں کے ساتھ (استقبال کے لیے) نکلا۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

مال فے کا بیان

1719۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ..........

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَتْ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنونضیر کے اموال وہ

(1717) صحیح: ابوداود: 3165۔ ابن ماجہ: 1516۔ نسائی: 2004۔

(1718) بخاری: 3083۔ ابوداود: 2779۔

(1719) بخاری: 2904۔ مسلم: 1757۔ ابوداود: 2965۔ نسائی: 4140۔

أَمْـوَالُ بَـنِـي الـنَّـضِـيـرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُـولِـهِ مِـمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِـخَيْـلٍ وَلَا رِكَـابٍ، وَكَـانَـتْ لِـرَسُـولِ اللّٰهِ ﷺ خَـالِـصًـا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَـعْـزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .

تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو بطورِ فے عطا کیے تھے جن پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے اور وہ خالص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ اپنے گھر کا سال کا خرچ علیحدہ کرتے پھر جو بچ جاتا وہ گھوڑوں، اسلحہ کی خریداری اور اللہ کے راستے میں تیاری کے لیے صرف کر دیتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو بواسطہ معمر، زہری سے بیان کیا ہے۔

خلاصہ

- معذور افراد جہاد سے مستثنیٰ ہیں۔
- جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے۔
- نبی ﷺ نے انیس غزوات کیے تھے۔
- لڑائی سے پہلے اللہ سے مدد مانگی جائے پھر حملہ کر دیا جائے۔
- جھنڈوں کو استعمال کرنا اور شعار مقرر کرنا جائز ہے۔
- لڑائی کے وقت روزہ افطار کر دینا بہتر ہے تاکہ جسم کو تقویت مل جائے۔
- دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کیا جائے۔
- سرخ اور سیاہ رنگ کے گھوڑے پسند کیے گئے ہیں۔
- گھوڑوں کا مقابلہ کرانا جائز ہے۔
- جانور کے گلوں میں گھنٹیاں نہ باندھی جائیں کیوں کہ ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔
- امیر کی اطاعت ضروری ہے۔
- ہر بندہ ذمہ دار ہے اور اپنی ذمہ داری کے بارے میں اس سے پوچھا بھی جائے گا۔
- جانوروں کو لڑانا حرام ہے۔
- شہداء کو مقتل میں ہی دفن کرنا مستحب ہے۔
- مشورہ میں خیر و بھلائی ہے۔
- کافر اگر جہنم واصل ہو جائے تو اس کی لاش کو بیچا نہ جائے۔
- غازیوں کا استقبال کیا جائے۔

مضمون نمبر......22

كِتَاب اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی لباس کے احکام ومسائل

45 ابواب اور 168 احادیث پر مشتمل یہ مضمون ان مسائل پر محیط ہے:

- لباس میں کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام؟
- نبی کریم ﷺ کو کیسا لباس پسند تھا؟
- تصویر کشی کا کیا حکم ہے؟
- مصنوعی بال لگانا کیسا ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ
ریشم اور سونے کا استعمال

1720۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ .))

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، علی، عقبہ بن عامر، انس، ام ہانی، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابوریحانہ، ابن عمر، براء اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1721۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ .

سوید بن غفلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ریشم (کا کپڑا پہننے) سے منع فرمایا سوائے دو، تین یا چار انگلیوں کی جگہ کے برابر۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ
جنگ میں ریشم پہننے کی اجازت ہے

1722۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ: وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک جنگ میں نبی ﷺ کو اپنی جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انھیں ریشمی قمیصوں کی اجازت دے دی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان پر وہ (قمیص) دیکھی تھیں۔

(1720) صحیح: نسائی: 5148۔ طیالسی: 506۔ مسند احمد: 394/4 .

(1721) بخاری: 5828۔ مسلم: 2069۔ ابوداود: 4042۔ ابن ماجہ: 2820۔ نسائی: 5313 .

(1722) بخاری: 2920۔ مسلم: 2076۔ ابوداود: 4056۔ ابن ماجہ: 3592۔ نسائی: 5310 .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1723۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.........

حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: فَبَكَى، وَقَالَ: إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ، وَأَطْوَلَ وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا، فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ. فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ.))

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہمارے علاقے میں) آئے، میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے: تم سعد رضی اللہ عنہ جیسے ہو اور سعد رضی اللہ عنہ لوگوں میں عظیم اور لمبے تھے، نبی ﷺ کو ایک ریشمی جبہ بھیجا گیا جس میں سونا بُنا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا، آپ منبر پر چڑھے آپ کھڑے ہوئے یا بیٹھے تو لوگ اسے چھونے لگے (اور) کہنے لگے: ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد کے رومال جسے تم دیکھ رہے ہو [1] اس سے بھی اچھے ہیں۔''

توضیح:...... [1] مَنَادِيل: مِنْدِيل کی جمع ہے اور مندیل اس کپڑے کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جسے ہاتھ وغیرہ صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں جسے دستی رومال کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کو سرخ کپڑے پہننے کی اجازت ہے

1724۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں [1] والے کو سرخ لباس میں رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر خوب صورت نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں تک تھے، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا نہ زیادہ چھوٹے تھے اور نہ ہی زیادہ لمبے تھے۔

(1723) بخاری: 2615۔ مسلم: 2469۔ نسائی: 5302۔

(1724) بخاری: 3551۔ مسلم: 2337۔ ابوداود: 4072۔ ابن ماجہ: 3599۔ نسائی: 5060۔

توضیح:...... ❶ لمہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو کندھوں تک آتے ہوں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں جابر بن سمرہ، ابورمثہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کو عصفر سے رنگے کپڑے پہننا مکروہ ہے

1725۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی ❶ اور معصفر ❷ کپڑے پہننے سے منع کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ بستی قس کی نسبت سے انھیں قسی کہا جاتا ہے۔ یہ ایسے کپڑا تھا جسے بناتے وقت روئی کے ساتھ ریشم ملایا جاتا۔ (ع م)

❷ عصفر سے رنگا ہوا کپڑا اور عصفر ایک جڑی بوٹی ہے جس کا پھول نالی نما ہوتا ہے۔ اس سے ایک زرد رنگ نکالا جاتا ہے جس سے کپڑے وغیرہ کو رنگا جاتا ہے دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 718۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین پہننا

1726۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ..........

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ: ((الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ.))

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین (شلوار کے نیچے پہنے جانے والے پاجامے وغیرہ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے اور جس سے اُس نے خاموشی اختیار کی ہے اُس سے تمھیں اُس نے معاف کیا ہے۔

(1725) مسلم: 2078۔ ابوداود: 4044۔ نسائی: 5165، 5185۔

(1726) حسن: ابن ماجہ: 3367۔ حاکم: 115/4۔ بیہقی: 12/10۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

نیز سفیان وغیرہ نے سلیمان التیمی سے بواسطہ ابوعثمان، سلمان کا قول بیان کیا ہے۔ گویا موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ محفوظ نہیں ہے (کیوں کہ) سفیان نے سلیمان التیمی سے بواسطہ ابوعثمان، سلمان کا قول روایت کیا ہے۔ بخاری فرماتے ہیں: سیف بن ہارون مقارب الحدیث جب کہ سیف بن محمد جو عاصم سے روایت کرتا ہے وہ ذاہب الحدیث ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار کی کھال کو جب رنگ دیا جائے

1727۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:..........

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِهَا: ((أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بکری مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: ”تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی پھر تم اسے رنگنے کے بعد اس سے فائدہ لے لیتے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور بواسطہ ابن عباس کئی سندوں سے نبی ﷺ سے مروی ہے۔

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بواسطہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ سے مروی ہے۔ اسی طرح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے بھی اور میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے سنا وہ ابن عباس کی نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث کو صحیح کہتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کردہ حدیث کو بھی۔ نبی ﷺ سے اور فرماتے ہیں: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بواسطہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کی ہو اور ابن عباس نے بیان کرتے ہوئے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

1728۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ..........

(1727) بخاري: 1492۔ مسلم: 363۔ ابوداود: 4120۔ نسائي: 4235.

(1728) مسلم: 366۔ ابوداود: 4120۔ ابن ماجه: 3609۔ نسائي: 4241.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کھال کو رنگ دیا جائے یقیناً وہ پاک ہو جاتی ہے۔“

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جمہور علماء اس پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مردار کی کھال کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس مردار کی کھال کو بھی رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے سوائے کتے اور خنزیر کی کھال کے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض علماء صحابہ بھی درندوں کی کھال کو مکروہ کہتے ہیں اگرچہ انھیں رنگا ہی ہو۔ عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ ایسی کھالوں کو پہننے اور ان میں نماز پڑھنے سے سختی سے روکتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”جس کھال کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔“ اس سے مراد ان جانوروں کی کھال ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ نضر بن شمیل نے اس کی اسی طرح تفسیر کی ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ اہاب صرف اسی جانور کی کھال کو کہا جاتا ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔ جب کہ ابن مبارک، احمد، اسحاق اور حمیدی رحمہم اللہ نے بھی درندوں کی کھال پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

1729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا کہ مردار سے نفع نہ لو، نہ کھال سے اور نہ ہی پٹھوں سے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اپنے بزرگوں سے بھی بیان کرتے ہیں، جب کہ جمہور علماء کے نزدیک اس پر عمل نہیں ہے۔ نیز عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آپ کی وفات سے دو مہینے پہلے آیا تھا۔

احمد بن حسن فرماتے ہیں: احمد بن حنبل اس حدیث کی طرف اس لیے گئے تھے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے خط گیا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر والا حکم ہے۔ پھر جب محدثین نے اس حدیث کی سند میں اضطراب بیان کیا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے چھوڑ دیا کیوں کہ بعض اس کی اسناد اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اپنے جہینہ کے بزرگوں سے بیان کرتے ہیں۔

(1729) صحیح: ابو داؤد: 4127- ابن ماجہ: 3613- نسائی: 4249،4251.

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے

1730۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ اپنی تہبند کو (ٹخنوں سے نیچے) چھوڑتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں حذیفہ، ابوسعید، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور ہبیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَاءِ

عورتوں کا کپڑوں کے دامن لٹکانا

1731۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قَالَ: ((يُرْخِينَ شِبْرًا)) فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: ((فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا (ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عورتیں اپنے کپڑے کے دامنوں ❶ کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک بالشت لٹکا لیں''، کہنے لگیں: اس سے تو ان کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایک ذراع (تقریباً 64 سینٹی میٹر) لٹکالیں اس سے زیادہ نہ کریں۔'' ❷

توضیح:...... ❶ ذیول: اس کی واحد ذَیْلٌ ہے جس کا معنی ہوتا ہے چیز کا آخری حصہ، اور کپڑے کے دامن کو بھی ذیل کہتے ہیں۔ دیکھیے المعجم الوسیط: ص 375۔

❷ کیوں کہ اس کا مقصد صرف قدموں کو ڈھانپنا ہے اپنا بناؤ سنگھار دکھانا یا اترانا نہیں۔ اس حدیث سے لمبے دامنوں والے غرارے پہننے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ آج کے اس پُرفتن کے دور میں عورتیں ماڈلنگ وغیرہ میں

(1730) بخاری: 3665۔ مسلم: 2085۔ ابوداود: 4085۔ ابن ماجه: 3569۔ نسائی: 5336,5338.

(1731) نسائی: 5336۔ مسند احمد: 5/2۔مسلم: 146/6۔ ابن ماجه: 3569.

کئی کئی گز لمبے دامن چھوڑ کر چلتی ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی رخصت ہے کیوں کہ یہ ان کے لیے پردے کا باعث ہے۔

1732۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا.

ام الحسن رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطاق [1] کو ایک بالشت ماپا۔

توضیح:...... [1] نطاق: کمر پر باندھی جانے والی پٹی، وہ پٹکا جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لیے اپنی کمر پر باندھتی ہے۔ (المعجم الوسیط: ص 1132)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض نے اسے حماد بن سلمہ سے بواسطہ علی بن زید حسن سے انھوں نے اپنی والدہ کے ذریعے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

اون (کا لباس) پہننا

1733۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ.

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک موٹی چادر اور ایک موٹی تہبند نکالی (اور) فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1734۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ،

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس دن موسیٰ علیہ السلام سے ان کے رب نے کلام کی تو ان پر اونی

(1732) صحیح: السلسلة الصحیحة: 1864۔ مسند احمد: 299/6.

(1733) بخاری: 3108۔ مسلم: 2080۔ ابوداود: 4036۔ ابن ماجه: 3551

(1734) ضعیف جداً: ابو یعلی: 4983.

وَجُبَّةُ صُوفٍ، وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ))

چادر، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور ان کے جوتے مردہ گدھے کے چمڑے کے تھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حمید الاعرج کے طریق سے جانتے ہیں اور حمید بن علی الاعرج کے بارے میں میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے سنا کہ حمید بن علی الاعرج منکر الحدیث ہے۔

جب کہ حمید بن قیس الاعرج مکہ کے رہنے والے، مجاہد کے شاگرد اور ثقہ راوی ہیں۔ نیز کمة چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ پگڑی کا بیان

1735۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے سر) پر سیاہ پگڑی تھی۔

وضاحت:...... اس بارے میں علی، عمرو بن حریث، ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

12..... بَابٌ: فِي سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

عمامہ کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

1736۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو عمامہ (کا کنارہ) اپنے کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے۔

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

نافع کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنے عمامے (کے کنارے) کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے، عبید اللہ کہتے ہیں میں نے قاسم اور سالم (رحمہما اللہ) کو بھی یہی کرتے دیکھا۔

(1735) مسلم: 1358۔ ابوداود: 4076۔ ابن ماجہ: 2822۔ نسائی: 2869.

(1736) صحیح: شمائل: 117۔ ابن سعد: 456/1۔ ابن حبان: 6397.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس بارے میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی (مردوں کے لیے) منع ہے

1737۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس پہننے، رکوع اور سجدوں میں قرآن پڑھنے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1738۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ:..........

أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عمر، ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمران رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید تھا۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

چاندی کی انگوٹھی

1739۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشہ [1] کا تھا۔

[1] اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ آپ کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چاندی کا ہی ہو اور اسے

(1737) مسلم: 480۔ ابو داود: 4044۔ نسائی: 1040,1044۔

(1738) صحیح: نسائی: 5187۔ مسند احمد: 427/4۔ طیالسی: 843۔

(1739) مسلم: 2094۔ ابو داود: 4216۔ ابن ماجہ: 3641۔ نسائی: 5196۔

حبشہ کے نگینوں کی طرز پر بنایا گیا ہو یا اسے بنانے والا حبشہ کا رہنے والا ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِي فَصِّ الْخَاتَمِ
انگوٹھی کے لیے کیسا نگینہ پسند کیا گیا ہے

1740۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس کا نگینہ بھی اسی (چاندی) سے (بنا ہوا) تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ
انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے

1741۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي)) ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر اسے اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں پہنا پھر منبر پر بیٹھے تو فرمایا: ''بے شک میں نے اس (انگوٹھی) کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا ہے'' پھر آپ نے وہ پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

وضاحت:...... اس بارے میں علی، جابر، عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بواسطہ نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہننے کا ذکر نہیں کیا۔

1742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ..........

(1740) بخاری: 5870۔ ابو داود: 4217۔ نسائی: 5198,5200۔

(1741) بخاری: 5866۔ مسلم: 2091۔ نسائی: 5146۔

عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

صلت بن عبداللہ بن نوفل (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرے خیال میں انھوں نے یہی فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں ہی انگوٹھی پہنتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل البخاری نے فرمایا: محمد بن اسحاق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1743۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا .

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں اپنے بائیں ہاتھوں (کی انگلیوں) میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ......

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی رافع کو (یہ عبیداللہ بن ابو رافع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ابو رافع کو) آزاد کیا تھا اور ابو رافع کا نام اسلم تھا) دیکھا وہ اپنے دائیں ہاتھ (کی انگلی) میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن جعفر کو دیکھا وہ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ نبی ﷺ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

وضاحت:...... محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے روایت شدہ احادیث میں سے سب سے زیادہ صحیح حدیث یہی ہے۔

(1742) حسن صحیح: ابوداود: 4229۔ شمائل: 100 .

(1743) صحیح: عبدالرزاق: 1363 .

(1744) صحیح: ابن ماجہ: 3647۔ نسائی: 5204۔ مسند احمد: 204/1۔ ابن سعد: 477/1۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ
انگوٹھی کے نقش کا بیان

1745۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا، پھر فرمایا: ''تم ایسے الفاظ نقش نہ بنوانا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے اور ''تم ایسا نقش نہ بنانا'' کا مطلب ہے کہ کوئی آدمی اپنی انگوٹھی پر ''محمد رسول اللہ'' نقش نہ کروائے۔

1746۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے (تو) اپنی انگوٹھی اتار لیتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1747۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللّٰهِ سَطْرٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: محمد ایک سطر میں، رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں۔

1748۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللّٰهِ سَطْرٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں کا تھا: محمد ایک سطر میں، رسول دوسری سطر میں اور اللہ تیسری سطر میں۔ جب کہ محمد بن یحییٰ

(1745) بخاری: 65۔ مسلم: 2092۔

(1746) ضعیف: ابو داود: 19۔ ابن ماجہ: 303۔ نسائی: 5213۔

(1747) بخاری: 3106۔ شمائل: 91۔ ابن ابی شیبة: 463/8۔

(1748) بخاری: 3106۔

يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ . نے اپنی حدیث میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

تصاویر کا بیان

1749۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر میں تصویر لگانے سے منع کیا اور آپ نے اسے بنانے سے بھی منع کیا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوطلحہ، عائشہ، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1750۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ: فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ ، فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ فَقَالَ: لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ مَا قَدْ عَلِمْتَ ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: ((إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ)) فَقَالَ: بَلَى ، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي .

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ وہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو وہاں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بھی پایا۔ راوی کہتے ہیں ابوطلحہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ وہ ان کے نیچے سے چادر نکال لے تو سہل نے ان سے کہا: کس لیے نکالتے ہو؟ انھوں نے فرمایا: کیوں کہ اس میں تصاویر ہیں اور ان کے بارے میں نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ”سوائے ان کے جو کپڑے میں نشان کی صورت میں ہوں“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! لیکن مجھے یہ کام اچھا لگتا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1749) صحیح: مسند احمد: 335/3۔ ابو یعلی: 2244.

(1750) صحیح: نسائی: 3549۔ مسند احمد: 486/3۔ ابن حبان: 5851.

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ
تصویریں بنانے والے

1751۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا، يَعْنِي الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے، جب کہ وہ اس میں (روح) پھونک نہیں سکتا اور جو شخص کسی قوم کی باتوں کو کان لگا کر سنتا ہے جب کہ وہ اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ (پگھلا کر) ڈالا جائے گا۔''

وضاحت:...... اس بارے میں عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوجحیفہ، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ
بالوں کو رنگنا

1752۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (کے سفید بالوں کے رنگ) کو بدل دو اور یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں زبیر، ابن عباس، جابر، ابوذر، انس، ابورمثہ، جہدمہ، ابوالطفیل، جابر بن سمرہ، ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1753۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(1751) بخاری: 2225۔ مسلم: 2110۔ ابوداود: 2524۔ نسائی: 5358،5359۔

(1752) بخاری: 3462۔ مسلم: 2103۔ ابوداود: 4203۔ ابن ماجہ: 3621 ۔ نسائی: 5069۔

(1753) صحیح: ابوداود: 4205۔ ابن ماجہ: 3622۔ نسائی: 5077۔

مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ .)) ''بہترین چیز جس سے بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو بدلا جا سکتا ہے وہ مہندی اور کتم ❶ ہے۔''

توضیح:...... ❶ الکتم: آس کی طرح شاداب درخت ہوتا ہے، یہ افریقہ اور معتدل آب و ہوا والے گرم پہاڑی علاقوں میں اگتا ہے۔ اس کا پھل مرچ کے مشابہ ہے اسے فلفل القرود بھی کہتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں خضاب اور روشنائی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ نیز نیل بھی اسی سے تیار کیا جاتا تھا۔ تفصیل کے لیے المعجم الوسیط: ص 938 دیکھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاسود الدیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعَرِ
لمبے بال رکھنا

1754۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد خوب صورت جسم والے تھے، نہ لمبے نہ چھوٹے، گندمی رنگ تھا، اور آپ کے بال نہ زیادہ گھنگریالے اور نہ بالکل ہی سیدھے تھے جب آپ چلتے تو پیر اٹھا کر چلتے۔

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ، براء، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، وائل بن حجر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حمید کی اس سند کے ساتھ حسن صحیح غریب ہے۔

1755۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور آپ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے نیچے تھے۔ ❶

توضیح:...... ❶ جمہ وہ بال ہیں جو کندھوں تک ہوں اور وفرہ جو کانوں کی لو تک پہنچتے ہوں اور حدیث کا مطلب ہے وفرہ سے لمبے اور جمہ سے چھوٹے تھے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(1754) بخاري: 5347۔ مسلم: 2347۔ ابوداود: 4863۔ ابن ماجه: 3634۔ نسائي: 5053 .

(1755) بخاري: 250۔ مسلم: 319۔ ابوداود: 77۔ ابن ماجه: 376۔ نسائي: 231 .

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کئی سندوں سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان روایات میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ آپ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے نیچے تھے اسے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے ہی ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ اور حافظ ہیں۔ مالک بن انس بھی انھیں ثقہ کہتے تھے اور ان کی طرف سے روایات لکھنے کا حکم دیتے تھے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا

روزانہ کنگھی کرنا منع ہے

1756۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا.

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع کیا مگر ناغے کے ساتھ۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے یحییٰ بن سعید سے بواسطہ ہشام، حسن سے اس سند کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاكْتِحَالِ

سرمہ لگانا

1757۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ۔ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ. فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اثمد سرمہ لگاؤ، یہ نظر کو تیز کرتا اور بالوں کو اگاتا ہے'' اور راوی نے گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات سرمہ لگاتے تھے تین (سلائیاں) اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے عباد بن منصور سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ نیز اس بارے میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ ہم اسے عباد بن

(1756) صحیح: ابوداود: 4159۔ نسائی: 5055.

(1757) (زعم کے علاوہ باقی صحیح ہے) ابوداود: 3878۔ ابن ماجہ: 3497۔ نسائی: 5113.

منصور کی حدیث سے جانتے ہیں۔

نیز کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اثمد کو لازم پکڑو یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔''

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ لینا منع ہے

1758۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو پہناووں سے منع فرمایا: (ایک) صماء سے ❶ اور دوسرا یہ کہ آدمی اپنے کپڑے کو گھٹنوں کے گرد باندھ لے اور اس کی شرم گاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔

توضیح:...... ❶ صماء یہ ہے کہ کوئی بڑی چادر کندھوں پر ڈال کر دایاں کونہ بائیں شانے اور بایاں کنارہ دائیں شانے پر ڈال لے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں کنارے ایک کندھے کے اوپر پھینک لے اور باقی جسم مستور نہ ہو سکے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی، ابن عمر، عائشہ، ابو سعید، جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

مصنوعی بال لگوانے والی عورت

1759۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) قَالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (بالوں کے ساتھ) بال ملانے والی، ملانے کا حکم دینے والی، سرمہ ❶ گوندنے والی اور گوندوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ نافع کہتے ہیں: وشم مسوڑھے میں ہوتا ہے۔

توضیح:...... ❶ واشمہ: چہرے کو سوئی وغیرہ سے گود کر اس میں نیل یا سرمہ وغیرہ بھرنا تا کہ چہرہ خوب صورت

(1758) بخاري: 368۔ ابن ماجه: 3560.

(1759) بخاري: 5937۔ مسلم: 2124۔ ابوداود: 4168۔ ابن ماجه: 1987۔ نسائي: 5095.

لگے ایسا کرنے والی عورت کو واشمہ کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابی بکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ

زین پوش کا بیان

1760۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوش ❶ سے منع فرمایا ہے۔

توضیح:...... ❶ میاثر، میثرۃ کی جمع ہے اونی یا اون وغیرہ سے بھری ہوئی گدی جو گھوڑے یا اونٹ کی سواری کرنے والا اپنے نیچے رکھے تا کہ جگہ نرم رہے۔ یہ ممانعت ریشم یا درندوں کے چمڑے سے بنی ہوئی زین پوش کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شعبہ نے بھی اشعث بن ابی الشعثاء سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر

1761۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لِيفٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا، اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس بارے میں حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1760) بخاری: 5849۔ مسلم: 2066۔ ابن ماجہ: 5309۔ نسائی: 1939۔

(1761) بخاری: 4656۔ مسلم: 2082۔ ابوداود: 4146۔ ابن ماجہ: 4151۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ

قمیصوں کا بیان

1762- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمِيصُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑا کرتا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالمومن بن خالد کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ یہ مروزی ہیں اور اسے بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ بعض نے اس حدیث کو ابوتمیلہ سے بواسطہ عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ سے انھوں نے اپنی والدہ کے ذریعے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں: ابن بریدہ کی اپنی والدہ کے ذریعے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے اور اس میں ابوتمیلہ کا اپنی ماں سے بیان کرنے کا ذکر ہے۔

1763- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمِيصُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسند کپڑا کرتا تھا۔

1764- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑا کرتا تھا۔

1765- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ.

سیدہ اسماء بنت یزید بن سکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی آستین (1) کلائی تک تھی۔

توضیح:...... (1) کُم: کپڑے میں ہاتھ داخل کرنے اور نکالنے کی جگہ، آستین۔ المعجم الوسیط: ص 965۔

(1762) صحیح: ابوداود: 4025۔ ابن ماجہ: 3575۔ ابو یعلی: 7014۔

(1763) صحیح۔ (1764) صحیح۔ (1765) ضعیف: ابوداود: 4028۔ شمائل: 57۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1766۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کرتا پہنتے تو اس کے دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے راویوں نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کیا ہے اور اسے مرفوع ذکر نہیں کیا، اسے صرف عبدالصمد نے ہی مرفوع ذکر کیا ہے۔

29..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

کپڑا پہننے کی دعا

1767۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَائً ثُمَّ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے (تو) اس کا نام لیتے پگڑی، کرتا اور یا چادر پھر کہتے: ''اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہشام بن یونس کوفی نے بواسطہ قاسم بن مالک المزنی جریری سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَّيْنِ

جبہ اور موزے پہننا

1768۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روم

(1766) صحیح: ابوداود: 4141۔ مسند احمد: 354/2۔ ابن خزیمہ: 178.

(1767) صحیح: ابوداود: 4020۔ مسند احمد: 30/3۔ شمائل: 60.

(1768) بخاری: 363۔ مسلم: 274۔ ابوداود: 151۔ نسائی: 82.

النَّبِیَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. کا بنا ہوا تنگ آستینوں والا جبہ پہنا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1769۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:..........

قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دحیہ الکلبی نے رسول اللہ ﷺ کو دو موزے بطورِ تحفہ دیئے تو آپ ﷺ نے وہ پہنے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے بواسطہ جابر، عامر سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک جبہ بھی دیا، آپ نے اسے بھی پہنا، یہاں تک کہ وہ دونوں پھٹ گئے۔ نبی ﷺ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ ذبح کیے گئے جانور کے ہیں یا غیر مذبوح جانور کی کھال کے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابواسحاق جنھوں نے شعبی سے روایت کی ہے یہ ابواسحاق شیبانی ہیں جن کا نام سلیمان ہے اور حسن بن عباس، ابوبکر بن عباس کے بھائی ہیں۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

سونے کے دانت لگوانا

1770۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ..........

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ: أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

سیدنا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوا لی، اس سے بدبو آنے لگی تو اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سونے کی ناک بنوالوں۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں علی بن حجر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ربیع بن بدر اور محمد بن یزید الواسطی نے ابوالاشہب سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بطریق عبداللہ بن طرفہ ہی جانتے ہیں۔ نیز سلیم بن زریر نے بھی عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوالاشہب کی عبدالرحمٰن بن طرفہ سے بیان کی گئی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

(1769) صحیح: شمائل: 74.

(1770) حسن: ابوداود: 4232۔ نسائی: 5161۔ مسند احمد: 23/5.

کئی علماء سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے دانت سونے کے ساتھ جڑوائے تھے اور اس حدیث میں ان کے لیے دلیل ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ سلم بن زریر وہم ہے جب کہ وزیر زیادہ صحیح ہے۔ نیز ابوسعد الصنعانی کا نام محمد بن مُیَسَّر ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کے چمڑوں کا استعمال

1770۔ (م)۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ.

ابو الملیح رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے درندوں کی کھال کو نیچے بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں سعید نے قتادہ سے بواسطہ ابوالملیح ان کے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی ﷺ نے درندوں کا چمڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں معاذ بن ہشام نے (وہ کہتے ہیں) مجھے میرے والد نے بواسطہ قتادہ ابوالملیح سے حدیث بیان کی ہے کہ انھوں نے درندوں کی کھال کو ناپسند کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ ہم کسی راوی کو نہیں جانتے جس نے ابوالملیح کے ذریعے ان کے باپ سے روایت کی ہو۔

1771۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ..........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ وَهٰذَا أَصَحُّ.

سیدنا ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے درندوں کی کھال (کو استعمال کرنے) سے منع فرما ہے اور یہ زیادہ صحیح روایت ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے جوتے کا بیان

1772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ..........

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

(1770م) صحیح: ابوداود: 4132۔ نسائی: 4253.

(1771) صحیح: عبدالرزاق: 215۔ ابن ابی شیبہ: 250/14.

(1772) صحیح: مسند احمد: 122/3۔ ابو داؤد: 4134۔ ابن ماجہ: 3615.

كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَهُمَا قِبَالَانِ.

پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا جوتا کیسا تھا؟ انھوں نے فرمایا: اس کے دو تسمے ❶ تھے۔

توضیح:...... ❶ قبالان: قِبَالٌ کا تثنیہ ہے۔ دو تسمے یعنی ہر جوتے کے دو تسمے تھے اور قبال اس تسمے کو کہا جاتا ہے جو درمیانی والی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان ہو۔ دیکھیے: المعجم الموسیط: ص 858.

1773۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں جوتوں (میں سے ہر ایک) کے دو تسمے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ
ایک جوتے میں چلنے کی کراہت

1774۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے (بلکہ) دونوں پہن لے یا دونوں پاؤں کو ننگا کر لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ
کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی کراہت

1775۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع

(1770) بخاری: 3107۔ ابو داود: 4143۔ ابن ماجہ: 2615۔ نسائی: 3568 .

(1774) بخاری: 5855۔ مسلم: 2097۔ ابو داود: 4136۔ ابن ماجہ: 3617۔ نسائی: 5369 .

(1775) صحیح: ابن ماجہ: 3618 .

يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبید اللہ بن عمرو الرقی نے اس حدیث کو معمر سے بواسطہ قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جب کہ محدثین کے نزدیک دونوں حدیثیں ہی صحیح نہیں ہیں ان کے نزدیک حارث بن نبہان حافظ نہیں ہے اور قتادہ کے ذریعے انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی کوئی اصل بھی ہمارے علم میں نہیں ہے۔

1776۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے اور نہ ہی معمر کی عمار بن ابی عمار سے بیان کردہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے میں چلنے کی رخصت ہے

1777۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ۔ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ۔ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بسا اوقات ایک جوتے میں چل لیتے تھے۔

1778۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ .

قاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتے میں چلی تھیں۔

وضاحت:...... یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوف روایت کی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

(1776) صحیح: ابو یعلی: 2936 .

(1777) منکر: الصحیحہ: 684/1۔ شرح مشکل الآثار: 1361 .

(1778) صحیح: ابن ابی شیبہ: 417/8 .

37..... بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

جوتا پہنتے وقت کس پاؤں میں پہلے پہنے

1779۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنْ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتداء کرے پس دائیں پاؤں میں پہلے پہنا جائے اور آخر میں اتارا جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

کپڑے کو پیوند لگانا

1780۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَأَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمھیں دنیا سے ایک مسافر کے راشن کے برابر کافی ہونا چاہیے اور مال داروں کے ساتھ بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور جب تک کپڑے کو پیوند نہ لگا لو اسے پرانا نہ سمجھو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صالح بن حسان کے طریق سے جانتے ہیں، اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) کو فرماتے ہوئے سنا کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ اور صالح بن ابوحسان جن سے ابن ابی ذئب نے روایت لی ہے وہ ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان مال داروں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو کا مطلب ایسے ہی ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جسے شکل وصورت اور روزی میں فضیلت دی گئی ہے تو وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے جس پر اسے شکل وصورت اور رزق میں فضیلت دی گئی ہے۔ یقیناً وہ

(1779) بخاری: 5856۔ مسلم: 2097۔ ابوداود: 4139۔ ابن ماجہ: 3616۔

(1780) ضعیف جدًا: حاکم: 312/4۔ ابن سعد: 76/8۔

اللہ کی اپنے اوپر کی گئی نعمت کو حقیر نہیں سمجھے گا۔

نیز عون بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں مال داروں کے ساتھ رہا تو میں نے اپنے سے زیادہ غم زدہ کسی کو نہیں دیکھا میں ایک سواری کو بھی اپنی سواری کے جانور سے بہتر خیال کرتا تھا اور کپڑے کو بھی اپنے کپڑے سے، اور میں فقراء کے ساتھ رہا تو مجھے راحت ملی۔

39..... بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

1781۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے تو آپ علیہ السلام (کے بالوں) کی چار چوٹیاں تھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

نیز ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے، انھیں ابراہیم بن نافع المکی نے ابن ابی نجیح سے بواسطہ مجاہد سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے تو آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور عبداللہ بن ابونجیح مکی ہے اور ابونجیح کا نام یسار تھا۔

محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: مجاہد کا ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سماع میں نہیں جانتا۔

40..... بَابٌ: كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں؟

1782۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ۔ قَالَ:..........

سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ: كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُطْحًا.

ابوکبشہ الانماری بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں ❶ چوڑی تھیں۔

توضیح:...... ❶ کمام: اگر اس کو کمة کی جمع بنائیں تو معنی ٹوپی اور اگر کم کی جمع بنایا جائے تو معنی کرتے کی آستین ہوگا۔ واللہ اعلم (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید اور دیگر راویوں نے ضعیف کہا ہے۔ بُطْحٌ کا معنی ہے وسیع، کھلی۔

(1781) صحیح: ابوداود: 4191۔ ابن ماجہ: 3631۔ شمائل: 28۔

(1782) ضعیف۔

41..... بَابُ فِي مَبْلَغِ الْإِزَارِ
تہبند کہاں تک ہو

1783۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ: ((هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی ران کا گوشت پکڑ کر فرمایا: ''یہ ازار (تہبند) کی جگہ ہے، اگر تم یہاں باندھنے کا انکار کرو تو اس سے نیچے کرلو اگر وہ بھی نہ کرنا چاہو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ثوری اور شعبہ نے بھی ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

42..... بَابُ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ
ٹوپیوں پر پگڑیاں باندھنا

1784۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ.))

ابوجعفر بن محمد بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ نے نبی ﷺ سے کشتی کی تو نبی ﷺ نے اسے گرا دیا۔ (یہی) رکانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان ٹوپیوں پر پگڑیاں باندھنے کا فرق ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند بھی مضبوط نہیں ہے، ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ الْحَدِيدِ
لوہے کی انگوٹھی

1785۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَأَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

(1783) صحيح: ابن ماجه: 3572۔ نسائی: 5329۔ مسند احمد: 382/5.

(1784) ضعيف: ابو داود: 4078۔ ابو يعلى: 1412۔ حاكم: 452/3.

(1785) ضعيف: ابو داود: 4223۔ نسائی: 5195.

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: ((مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟)) ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: ((مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ)) ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: ((مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا.))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھارے اوپر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟'' پھر وہ آپ کے پاس آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تم سے بتوں کی بُو محسوس کر رہا ہوں؟'' پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو آپ نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھارے اوپر جنتی لوگوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟'' اس نے کہا: میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا: ''چاندی کی اور اسے بھی پورا مثقال [1] نہ کرنا۔''

توضیح:...... [1] مثقال: ڈیڑھ درہم کے برابر ایک پیمانہ ہے اس کی جمع مثاقیل آتی ہے۔ المعجم الوسیط: ص 116

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس بارے میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے۔ اور یہ مروزی ہیں۔

44..... بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ
دو انگلیوں میں انگوٹھیاں پہننا منع ہے

1786۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ:..........

سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ وَفِي هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ریشم کے کپڑے، سرخ زین پوش اور اس اور اس (انگلی) میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے اور اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ؛ ابو بردہ بن ابو موسیٰ ہیں، جن کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ کو کون سے کپڑے سب سے زیادہ پسند تھے

1787۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ..........

(1786) مسلم: 2095۔ ابوداود: 4225.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو کپڑے پہنتے تھے ان میں سب سے زیادہ پسند آپ کو دھاری دار کپڑے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

- مردوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا حرام ہے۔
- مردہ جانور کی کھال کو رنگ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا حرام ہے۔
- عمامہ (پگڑی) باندھنا مسنون عمل ہے۔
- انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے۔
- ہر وہ لباس پہنا جا سکتا ہے جو ستر کے تقاضے پورا کرتا ہو۔
- تصویر بنوانا حرام اور یہ کام کرنے والا لعنتی ہے۔
- سفید بالوں کا رنگ تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن سیاہ رنگ منع ہے۔
- روزانہ کنگھی نہ کی جائے بلکہ ایک دن چھوڑ کر بال سنوارے جائیں۔
- مصنوعی بال لگوانا حرام ہیں۔
- نبی ﷺ نے انتہائی سادگی میں زندگی بسر کی تھی۔
- سونے کے دانت لگوائے جا سکتے ہیں۔
- شہادت والی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی نہ پہنی جائی۔

(1787) بخاری: 5812۔ مسلم: 2079۔ ابوداود: 4060۔ نسائی: 5315۔

مضمون نمبر......23

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی کھانوں کے احکام ومسائل

173 احادیث کے ساتھ 48 ابواب کے اس عنوان میں آپ پڑھیں گے کہ:

- کون سے جانور کھانا حلال ہیں اور کون سے حرام؟
- کھانے کے آداب کیا ہیں؟
- حلال اشیاء میں سے کون سی اشیاء ناپسند ہیں؟
- رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ اشیاء کیا تھیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
نبی ﷺ کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

1788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ. قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دستر خوان اور پلیٹ میں کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے باریک روٹی پکائی گئی۔ (یونس) کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے کہا؟ تو پھر کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انھوں نے کہا: انھی سُفَر ❶ کے اوپر۔

توضیح:...... ❶ کھجور کے پتوں سے گولائی کی شکل میں بنا ہوا چھوٹا سا دستر خوان۔ جسے لوگ سفر میں بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے راقم نے فروری 2013 میں مدینہ کے عجائب گھر میں اسے دیکھا تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: یہ یونس، یونس الاسکاف ہیں۔ نیز عبدالوارث بن سعید نے بھی سعید بن ابی عروبہ سے بواسطہ قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ
خرگوش کھانا

1789۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ:......

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ خَلْفَهَا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَلَهُ؟ قَالَ: قَبِلَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مرالظہران میں ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک خرگوش کے پیچھے بھاگے تو میں نے اسے پالیا اور پکڑ لیا۔ میں اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا تو انھوں نے اسے ایک پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا پچھلے دھڑ کا گوشت دے کر نبی ﷺ کے پاس بھیجا تو آپ ﷺ نے وہ کھایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے کھایا؟ انھوں نے کہا: قبول کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں جابر، عمار، محمد بن صفوان سے بھی؛ جنھیں محمد بن صیفی

(1780) بخاری: 5386۔ ابن ماجہ: 3292.

(1789) بخاری: 2572۔ مسلم: 1953۔ ابوداود: 3791۔ ابن ماجہ: 3243۔ نسائی: 4312.

بھی کہا جاتا ہے، احادیث مروی ہیں۔

نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے خرگوش کھانے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ جب کہ بعض علماء اسے مکروہ کہتے ہیں کیوں کہ اسے خون آتا ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

ضب (سانڈا) کھانے کا بیان

1790۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے "سانڈے" ❶ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: "نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کہتا ہوں۔"

توضیح:...... ❶ الضب: عام مترجمین "ضب" کے معنی سوس مار اور گوہ کرتے ہیں جو کسی طرح صحیح نہیں۔ "ضب" (سانڈا) گھاس کھانے والا جانور ہے جب کہ سوس مار یا گوہ مینڈک اور چھپکلیاں وغیرہ کھاتی ہے۔ گوہ کے لیے عرب میں جو نام ہے وہ "ورل" ہے۔ گوہ سانڈے سے بڑی ہوتی ہے۔ علمائے حیوانات لکھتے ہیں کہ ورل، ضب اور وزغ (چھپکلی) شکل وشباہت میں قریب ہوتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، ابو سعید، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اہلِ علم کا سانڈا کھانے کے بارے میں اختلاف ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ اہلِ علم اس کی رخصت دیتے ہیں۔ جب کہ کچھ مکروہ کہتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سانڈا نبی ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے صرف طبعی نفرت کی وجہ سے چھوڑا تھا۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

لگڑ بگڑ (Hayna) کھانے کا بیان

1791۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: الضَّبُعُ

ابن ابی عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا

(1790) بخاری: 5563۔ مسلم: 1943۔ ابن ماجہ: 3243۔ نسائی: 4314,4315۔

(1791) صحیح: ابوداود: 3801۔ ابن ماجہ: 3085۔ نسائی: 2836۔

صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: لَهُ: أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

کہ کیا لگڑ بگڑ ❶ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے کہی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

توضیح:...... ❶ الضبع کے بارے میں حدیث نمبر 851 دیکھیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی کے مطابق اختیار کرتے ہوئے لگڑ بگڑ کھانے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز نبی ﷺ سے ضبع کھانے کی کراہت پر بھی حدیث مروی ہے لیکن اس کی سند مضبوط نہیں ہے۔

جب کہ بعض علماء اسے ناپسند کرتے ہیں یہ قول ابن مبارک کا ہے۔

یحییٰ بن قطان کہتے ہیں کہ جریر بن حازم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انھوں نے ابن ابی عمار سے بواسطہ جابر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی صورت میں نقل کیا ہے لیکن ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی عمار مکہ کے رہنے والے اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار کے بھائی ہیں۔

1792۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ..........

عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ: ((أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ: ((أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ.))

خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لگڑ بگڑ کھانے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی لگڑ بگڑ بھی کھاتا ہے؟'' اور میں نے آپ سے بھیڑیا کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بھیڑیے کو کوئی ایک بھی ایسا کھاتا ہے جس میں بھلائی ہو؟''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صرف اسماعیل بن مسلم ہی عبدالکریم ابو امیہ سے متصل ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم ابو امیہ پر جرح کی ہے اور عبدالکریم بن قیس، ابن ابی المخارق کے بھائی اور عبدالکریم بن مالک الجزری ثقہ ہیں۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ
گھوڑوں کا گوشت کھانا

1793۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ..........

(1792) ضعیف: ابن ماجه: 3237۔ ابن ابی شیبه: 251/8.

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور ہمیں گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بہت سے راویوں نے اسے بواسطہ عمرو بن دینار، جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ جب کہ حماد بن زید نے اسے عمرو بن دینار سے بواسطہ محمد بن علی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

نیز میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے سنا، وہ کہتے تھے کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زید رحمہما اللہ سے بڑے حافظ حدیث تھے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
پالتو گدھوں کا گوشت

1794- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقعہ پر عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گھریلو (پالتو) گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع کیا۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان نے زہری سے انھوں نے عبداللہ اور حسن سے حدیث بیان کی ہے اور یہ دونوں محمد بن الحنفیہ کے بیٹے ہیں۔ عبداللہ بن محمد کی کنیت ابوہاشم تھی۔

زہری فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے زیادہ پسندیدہ راوی حسن بن محمد ہیں انھوں نے بھی ایسے ہی روایت کی ہے۔ جب کہ سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ باقی راوی ابن عیینہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک عبداللہ بن محمد بہتر راوی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1795- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

(1793) بخاری: 4219- مسلم: 1941- ابوداود: 3788- ابن ماجه: 3191- نسائی: 4327-4330.

(1794) بخاری: 4216- مسلم: 1407- ابن ماجه: 1961- نسائی: 4334.

أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْإِنْسِيَّ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے، باندھ کر مارے گئے جانور اور پالتو گدھے (کے گوشت) کو حرام قرار دے دیا۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، جابر، براء، ابن ابی اوفی، انس، عرباض بن ساریہ، ابوثعلبہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے اس حدیث محمد بن عمرو سے بیان کرتے وقت صرف ایک چیز کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کے گوشت) سے منع فرمایا ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانا کھانے کا بیان

1796۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ فَقَالَ: ((أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا)) وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ.

سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انھیں دھو کر صاف کر لو اور ان میں (کھانا) پکا لو۔" نیز آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ثعلبہ کی یہ حدیث مشہور ہے جو ان سے اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے۔ ان کا نام جرثوم، قاجرہم یا ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ نیز یہ حدیث ابوقلابہ سے بواسطہ ابو اسماء الرحبی بھی سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی گئی ہے۔

1797۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ..........

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ

سیدنا ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں؟ تو اللہ

(1795) مسلم: 1933۔ ابن ماجہ: 3233۔ نسائی: 4324.

(1796) صحیح: دیکھیے: حدیث 1560۔

(1797) بخاری: 5476۔ مسلم: 1930، 2852۔ ابن ماجہ: 3207.

اللّٰہِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ)) ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ.))

کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں پانی سے دھولو۔'' پھر انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کے علاقے میں رہتے ہیں ہم کیسے شکار کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور اللہ کا نام ذکر کرلو تو وہ (شکار کو) مار بھی دے تو تم کھا لو اور اگر کتا سدھایا ہوا نہیں ہے تو (اگر) شکار کو ذبح کر لیا جائے تو کھالو اور جب تم اپنا تیر چھوڑتے وقت اللہ کا نام ذکر کر لو تو وہ مار بھی دے تو تم اسے کھالو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ
اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے

1798۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ........

عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ.))

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اسے اور اس کے اردگرد (والے گھی) کو نکال دو (اور باقی) کھالو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث زہری سے بواسطہ عبیداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا۔ اس میں میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ جب کہ معمر نے زہری سے بواسطہ سعید بن مسیب، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ لیکن یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معمر کی زہری سے بواسطہ سعید بن مسیب ابو ہریرہ کے ذریعے نبی ﷺ سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''گھی جب جما ہوا ہو تو اسے نکال دو اور اردگرد کا گھی بھی اتار لو اور اگر پگھلا ہوا ہے تو اس کے قریب نہ جاؤ۔'' یہ خطاء ہے۔ اس میں معمر نے غلطی کی ہے اور زہری کی

(1798) بخاری: 235۔ ابوداود: 3841۔ نسائی: 4258, 4259۔

عبیداللہ سے بواسطہ ابن عباس سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ
بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

1799۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص نہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اپنے بائیں ہاتھ سے پیئے، بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے ہی پیتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن ابن عیینہ نے بھی زہری سے بواسطہ ابوبکر بن عبیداللہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جب کہ معمر اور عقیل نے زہری سے بواسطہ سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

1800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.))

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں سے ہی پیئے بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں سے ہی پیتا ہے۔''

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ
کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

1101۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

(1799) مسلم: 2020۔ ابوداود: 3776۔ (1800) صحيح۔

(1801) صحيح: مسلم: 2035۔ مسند احمد: 341/2۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص (کھانا) کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، یقیناً وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سہیل کی اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ عبدالعزیز کی مختلف فیہ روایات میں سے ہے جو صرف اسی کی سند سے معروف ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

اگر کوئی لقمہ گر جائے

1802۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے (اور) کوئی لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ جو چیز اس کو لگی ہے اسے صاف کرے، پھر اس کو کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

1803۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ: ((إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور آپ نے فرمایا: ”جب کسی آدمی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے خاک وغیرہ صاف کرے اور اسے کھا لے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے“ اور آپ نے ہمیں پیالہ (برتن) صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”بے شک تم نہیں جانتے کہ تمھارے کس کھانے میں برکت ہے۔“

(1802) مسلم: 2033۔ ابن ماجہ: 3279۔

(1803) مسلم: 2034۔ ابوداود: 3845۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

1804۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ:............

حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ۔ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ۔ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ .))

ام عاصم؛ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد لونڈی تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ آئے اور ہم ایک پیالے میں کھا رہے تھے تو انھوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی پیالے میں کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو پیالہ اس کے لیے بخشش مانگتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے معلّٰی بن راشد کی سند سے جانتے ہیں اس حدیث کو یزید بن ہارون اور دیگر ائمہ حدیث نے بھی معلّٰی بن راشد سے روایت کیا ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأُكُلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ
کھانے کے درمیان سے کھانا منع ہے

1805۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے پس تم کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ صرف عطاء بن سائب کی سند سے ہی معروف ہے۔ نیز شعبہ اور ثوری نے بھی عطاء بن سائب سے روایت کی ہے۔

اور اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ
لہسن اور پیاز (کچی حالت میں) کھانے کی کراہت

1806۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ۔ قَالَ: أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ، ثُمَّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کھایا، راوی کہتے ہیں: پہلی مرتبہ لہسن کہا۔

(1804) ضعیف: ابن ماجہ: 3271۔ مسند احمد: 76/5۔ دارمی: 2032 .

(1805) صحیح: ابوداود: 3772۔ ابن ماجہ: 3277 .

(1806) بخاری: 845۔ مسلم: 564۔ ابوداود: 2822۔ نسائی: 707 .

قَالَ:۔ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسْجِدِنَا .))

پھر لہسن، پیاز اور ترکاریاں کہا۔ وہ ہماری مسجدوں میں ہمارے قریب نہ آئے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اس مسئلہ میں عمر، ابو ایوب، ابو ہریرہ، ابو سعید، جابر بن سمرہ، قرہ بن ایاس المزنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1807۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيهِ الثُّومُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ .))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے اور آپ جب کھانا کھا لیتے تو بچا ہوا ان کے پاس بھیج دیتے ایک دن انھوں نے آپ ﷺ کو کھانا بھیجا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ جب ابو ایوب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس میں لہسن تھا“، انھوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! مگر میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

لہسن کو پکا کر کھانا جائز ہے

1808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّويَهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ وَالِدُ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے سوائے پکے ہوئے کے۔

1809۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَصْلُحُ أَكْلُ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لہسن کھانا درست نہیں ہے سوائے پکے ہوئے کے۔

(1807) صحیح: طیالسی: 589۔ مسند احمد: 103/5۔ ابن حبان: 2094 .

(1808) صحیح: ابو داؤد: 3828۔ بیہقی: 78/3 . (1809) صحیحین .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مضبوط نہیں ہے اور یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا گیا ہے۔ نیز شریک بن حنبل بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

محمد (بن اسماعیل بخاری) کہتے ہیں: جراح بن ملیح صدوق اور جراح بن ضحاک مقارب الحدیث ہے۔

1810۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ..........

أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِمْ، فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوهُ، فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي.))

سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں ٹھہرے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا تکلف کیا جن میں بعض سبزیاں تھیں، آپ علیہ السلام نے اسے کھانا ناپسند کیا (اور) اپنے صحابہ سے کہا: ''تم اسے کھالو۔ میں تم میں سے کسی آدمی کی طرح نہیں ہوں، میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنے ساتھی (جبریل علیہ السلام) کو تکلیف دوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ام ایوب، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما کی بیوی ہیں۔

1811۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ..........

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ.

ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لہسن حلال رزق میں سے ہے۔

وضاحت:...... ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ راوی ہیں۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث بھی سنی۔ نیز ابوالعالیہ رفیع الریاحی ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ
سونے کے وقت برتنوں کو ڈھانپنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

1812۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، أَوْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دروازوں کو بند کرو، مشکیزوں کے منہ بند کر دو، برتنوں کو

(1810) حسن: ابن ماجه: 3364۔ مسند احمد: 433/6۔ دارمی: 2060۔ (1811) ضعيف۔

(1812) بخاری: 3260۔ مسلم: 2012۔ ابوداود: 3721۔ ابن ماجه: 3410۔

خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ آنِيَةً، وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ.))

ڈھانپ دو یا برتنوں پر کپڑا دے دو اور چراغ کو بجھا دو۔ بے شک شیاطین بند دروازے نہیں کھولتے، بند مشکیزے کو نہیں کھولتے اور نہ ہی برتن کو ننگا کرتے ہیں۔ بے شک چوہیا لوگوں پر ان کے گھر جلا دیتی ہے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرق سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1813۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سوتے ہو تو اس وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجوریں ملا کر کھانا مکروہ ہے

1814۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوروں کو ملانے (ملا کر کھانے) سے منع کیا، یہاں تک اپنے ساتھی سے اجازت لے لے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد مولیٰ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کا استحباب

1815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

(1813) بخاری: 6293۔ مسلم: 2015۔ ابوداود: 5246۔ ابن ماجہ: 3769۔

(1814) بخاری: 3331۔ مسلم: 122/6۔

عَـنْ عَـائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجور نہیں اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔“

وضاحت:...... اس بارے میں ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمی رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ہی جانتے ہیں اور میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یحییٰ بن سنان کے علاوہ میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اسے روایت کیا ہو۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ
کھانے سے فارغ ہو کر اللہ کا شکر کرنا

1816۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ کوئی لقمہ کھائے یا کوئی گھونٹ پیئے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عقبہ بن عامر، ابوسعید، عائشہ، ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ بہت سے راویوں نے اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہم زکریا بن ابی زائدہ کی سند سے ہی اسے مرفوع جانتے ہیں۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ
کوڑھ زدہ شخص کے ساتھ مل کر کھانا

1817۔ حَـدَّثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْقَرُ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَـذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھ زدہ شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ پیالے

(1815) مسلم: 2046۔ ابوداود: 3831۔ ابن ماجہ: 3327۔

(1816) مسلم: 3734۔ مسند احمد: 100/3۔ شمائل: 194۔

(1817) ضعیف: ابوداود: 2925۔ ابن ماجہ: 3542۔

ثُمَّ قَالَ: ((كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ.))

میں شامل کیا پھر فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں اسے بواسطہ یونس بن محمد، مفضل بن فضالہ سے ہی جانتے ہیں۔ (یونس) بصرہ کے رہنے والے بزرگ تھے اور مفضل بن فضالہ بھی بصرہ کے ہی ایک اور شیخ تھے اور یہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

نیز شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انھوں نے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوڑھ زدہ شخص کا ہاتھ پکڑا۔ اور میرے نزدیک شعبہ کی حدیث زیادہ عمدہ اور زیادہ صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

مومن ایک آنت میں جب کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

1818۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اس بارے میں ابوہریرہ، ابوسعید، ابوبصرہ الغفاری، ابوموسیٰ، جہجاہ الغفاری، میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1819۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان آیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا اس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالا گیا۔ اس نے پیا، پھر دوسری بکری کا دودھ نکالا گیا اس نے پیا۔ پھر تیسری کا دودھ نکالا گیا اس نے پیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اگلے دن ہوئی تو وہ مسلمان ہوگیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حکم

(1818) بخاری: 5393۔ مسلم: 2060۔ ابن ماجہ: 3257۔

(1819) بخاری: 5396۔ مسلم: 2063۔ ابن ماجہ: 3256۔

حِلابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعْيٍ وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.))

دیا، اس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالا گیا، اس نے اس کا دودھ پیا، پھر آپ نے دوسری کا حکم دیا تو وہ اسے ختم نہ کرسکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سہیل کی سند سے صحیح حسن غریب ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو پورا آجاتا ہے

1820۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کافی ہوتا ہے، دو آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔''

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انھوں نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان جابر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کا بیان

1821۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ أَبِي يَعْفُورِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ

ابو یعفور العبدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی [1] کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر چھ غزوات کیے، ہم

(1820) بخاری: 5392۔ مسلم: 2058۔

(1821) بخاری: 5495۔ مسلم: 1952۔ ابوداود: 3812۔ نسائی: 4356,4357۔

الْجَرَادَ. ٹڈی کھاتے تھے۔

توضیح:...... ❶ جراد: یہ ایک پردار کیڑا ہے جو فصلوں کو تباہ کرتا ہے۔ حلال ہونے کی وجہ سے اسے ذبح کیے بغیر کھایا جاتا ہے۔ معروف حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے مرے ہوئے (غیر مذبوح) دو جانور حلال کیے گئے ہیں: ایک مچھلی دوسرا ٹڈی۔'' (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو ابو یعفور سے روایت کرتے وقت چھ غزوات کا ذکر کیا ہے۔ جب کہ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو ابو یعفور سے بیان کرتے وقت سات غزوات کا ذکر کیا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1822۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر سات غزوات کیے، ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ نے بھی اس حدیث کو ابو یعفور سے روایت کیا ہے کہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کچھ غزوات کیے، ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

یہ حدیث ہمیں محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے۔ انھیں وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک ابو یعفور اور بھی ہیں جن کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

23...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ
ٹڈیوں پر بددعا کا بیان

1823۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ، اقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ، وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُ، وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)) قَالَ: فَقَالَ

سیدنا جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ٹڈی پر بددعا کرتے تو کہتے: ''اے اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کر دے، بڑی ٹڈیوں کو مار دے اور چھوٹی کو ہلاک کر دے، اس کے انڈے خراب دے، ان کی نسل ختم کر دے، اس کے منہ کو ہماری معیشت اور ہماری روزی سے روک دے۔ بے شک تو دعا سننے والا ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ایک

(1822) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ (1823) موضوع.

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا نَثْرَةُ حُوتٍ فِي الْبَحْرِ.))

آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر کی نسل کے خاتمے کی بددعا کیسے کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''یہ سمندری مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوئی ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں اور موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی پر جرح کی گئی ہے۔ یہ انوکھی اور منکر احادیث کثرت سے روایت کیا کرتا تھا جب کہ اس کے والد محمد بن ابراہیم مدنی ثقہ راوی تھے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست خور جانوروں کا گوشت اور دودھ

1824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاست خور جانور (کا گوشت) کھانے اور اس کے دودھ (کو پینے) سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ثوری نے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بواسطہ مجاہد رحمہ اللہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔

1825۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجثمہ (باندھ کر نشانوں سے مارے گئے جانور)، نجاست خور جانور کے دودھ اور مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... محمد بن بشار کہتے ہیں: ہمیں ابی عدی نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے عکرمہ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1824) صحیح: ابوداود: 3785۔ ابن ماجہ: 3189.

(1825) بخاری: 5629۔ ابوداود: 3719۔ ابن ماجہ: 3421۔ نسائی: 4448.

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

مرغی کھانے کا بیان

1826۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُهُ.

زہدم الجرمی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مرغی (کا گوشت) کھا رہے تھے تو انھوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اسے کھا رہے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث دیگر اسناد سے بھی زہدم سے مروی ہے۔ ہم اسے زہدم کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ اور ابو العوام، عمران القطان ہی ہیں۔

1827۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ.

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔

وضاحت:...... اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام بھی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ایوب السختیانی نے بھی اس حدیث کو اسی طرح ہی قاسم التمیمی سے بواسطہ ابو قلابہ، زہدم الجرمی سے روایت کیا ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى

حباریٰ کا گوشت کھانا

1828۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى.

ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا (سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مل کر) "حباریٰ" ❶ کا گوشت کھایا۔

توضیح:...... ❶ حباریٰ: راکھ کے رنگ کا لمبی گردن والا پرندہ، جو بہت تیز اور دور تک اڑتا ہے اور بہت ہی سادہ طبیعت کا پرندہ ہے۔ حباریٰ، تلور Bustard کی ایک قسم ہے جو پاکستان کے صحراؤں اور جزیرۃ العرب میں ملتی ہے۔ اسے Hubara Bustard بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لمبی اڑان کرنے والے حلال پرندوں میں سے سب سے وزنی ہوتا ہے۔ عرب اس کا شکار کرنے پاکستان آتے ہیں۔

(1826) بخاری: 5517۔ مسلم: 1649۔ نسائی: 4346.

(1827) صحیح: گزشتہ حدیث دیکھیں۔ (1828) ضعیف: ابوداود: 3797۔ شمائل: 155۔ بیہقی: 322/9.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک روایت لیتے ہیں انھیں بُرَیہ بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

1829۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے (بکری کے) بازو کا بھنا ہوا گوشت رسول اللہ ﷺ کے قریب کیا، آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

وضاحت:...... اس بارے میں عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانے کی کراہت

1830۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ..........

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.))

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے علی بن احمر کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔ جب کہ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

نبی ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

1831۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا

(1829) صحیح: ابن ماجہ: 491۔ نسائی: 182.

(1830) بخاری: 5398۔ ابوداود: 3769۔ ابن ماجہ: 3262.

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اسے علی بن مسہر نے بھی ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے۔ نیز حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ
شوربا زیادہ کرنا

1832۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ حَدَّثَنِي أَبِي..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ.))

علقمہ بن عبداللہ المزنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو وہ شوربے کو زیادہ کر لے، چنانچہ اگر اسے گوشت نہیں ملے گا تو شوربا مل جائے گا یہ بھی ایک گوشت ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن فضاء کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور محمد بن فضاء، یہ المعبر ہی ہے۔ سلیمان بن حرب نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور علقمہ بن عبداللہ یہ بکر بن عبداللہ المزنی کے بھائی ہیں۔

1833۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ، وَإِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے، اگر وہ کچھ بھی نہیں پاتا تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو اس کا شوربا زیادہ کر لیا کرو اور

(1831) بخاری: 5268۔ مسلم: 1474۔ ابن ماجہ: 3323.

(1832) ضعیف: حاکم: 130/4. (1833) مسلم: 2625۔ ابن ماجہ: 3326.

وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ .)) ایک چلو اپنے ہمسائے کو بھی دے دو۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شعبہ نے بھی ابوعمران الجونی سے روایت کی ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت

1834۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ .))

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں جب کہ عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے علاوہ کامل نہیں ہوئیں۔ نیز عائشہ کی عورتوں پر ایسے فضیلت ہے جیسے ثرید [1] کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔"

توضیح:...... [1] ثرید: ثرد کا معنی ہے توڑنا اور ٹکڑے کرنا، روٹی کے ٹکڑے کر کے گوشت کے شوربے میں ملا کر کھانے کو ثرید کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ: ((انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا))

گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ

1835۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ .))

عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے میری شادی کی تو (ولیمے میں) لوگوں کو بلایا، ان میں سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گوشت کو (دانتوں سے) نوچو، بے شک یہ لذت اور ہضم ہونے کا باعث ہے۔"

(1834) بخاری: 3411۔ مسلم: 2431۔ ابن ماجہ: 3280۔ نسائی: 3947۔

(1835) ضعیف: ابوداود: 3739۔ حمیدی: 564۔ مسند احمد: 400/3۔

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم عبدالکریم کی سند سے ہی جانتے ہیں اور بعض علماء نے عبدالکریم المعلم کے حافظے کی وجہ سے اس پر جرح کی ہے جن میں ایوب السختیانی بھی ہیں۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

نبی ﷺ کی طرف سے چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت بھی ہے

1836۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ..........

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سیدنا عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کے کندھے سے (گوشت) کاٹا اسے کھایا پھر نماز کے لیے چل دیئے اور وضو نہیں کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس بارے میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کو کون سا گوشت سب سے زیادہ پسند تھا

1837۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو آپ کی طرف دست (کا گوشت) بڑھایا گیا اور وہ آپ کو اچھا لگتا تھا۔ تو آپ نے اس سے نوچ کر کھایا۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان التیمی ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

1838۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

(1836) بخاری: 208۔ مسلم: 355.

(1837) بخاری: 3340۔ مسلم: 194۔ ابن ماجہ: 3307.

(1838) منکر: شمائل: 170.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ دست کا گوشت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پسند نہیں تھا لیکن آپ کو گوشت ناغے کے ساتھ ملتا تھا تو آپ اس کی طرف جلدی کرتے تھے کیوں کہ وہ جلدی گل جاتا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

سرکے کا بیان

1839۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ۔ هُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ الثَّوْرِيِّ۔ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔''

1840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سرکہ بہترین سالن ہے۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بوسطہ یحیٰی بن حسان، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی حدیث بیان کی ہے لیکن انھوں نے کہا: ''بہترین سالن یا سالنوں میں بہترین چیز سرکہ ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن عروہ سے سلیمان بن بلال کے طریق سے ہی مروی ہے۔

1841۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''کیا

(1839) مسلم: 2052۔ ابوداود: 3820.

(1840) صحیح: 2051۔ ابن ماجہ: 3316۔ دارمی: 2055۔ شمائل: 151.

(1841) حسن: شمائل: 173.

شَــيْءٌ؟)) فَـقُـلْـتُ: لَا، إِلَّا كِسَـرٌ يَـابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَرِّبِيهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ.))

تمھارے پاس کچھ ہے؟'' میں نے کہا: نہیں، سوائے (روٹی کے) سوکھے ٹکڑے اور سرکے کے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے قریب کرو، وہ گھر سالن سے محتاج نہیں ہوتا جس میں ''سرکہ'' ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔

ابوحمزہ الثمالی کا نام ثابت بن ابی صفیہ ہے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کافی عرصہ بعد فوت ہوئیں۔

اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں شعبی کا ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں جانتا۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک ابوحمزہ کیسا راوی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ احمد بن حنبل نے اس کے) بارے میں کلام کی ہے اور میرے نزدیک وہ مقارب الحدیث ہے۔

1842۔ حَـدَّثَـنَـا عَبْـدَةُ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ..........

عَـنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

36...... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ
خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھانا

1843۔ حَـدَّثَـنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خربوزہ [1] (یا تربوز) کھجور کے ساتھ کھاتے تھے۔

توضیح:...... [1] البطیخ: خربوزے اور تربوز دونوں پر یہ لفظ بولا جاتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال

(1842) صحيح.

(1843) صحيح: ابوداود: 3836۔ شمائل: 198۔ ابن حبان: 5247.

خربوزے کے لیے ہوتا ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط ص 75۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اسے ہشام بن عروہ ان کے باپ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے۔ نیز یزید بن رومان نے بھی بواسطہ عروہ رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

کھجور کے ساتھ کھیرے کھانا

1844۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھیروں ❶ کو کھجور کے ساتھ کھاتے تھے۔

توضیح:...... ❶ القثاء: کھیرا، ککڑی کے مشابہہ، مصر میں اسے خیار، عَجّوز اور فقوس کہتے ہیں۔ دیکھیے: القاموس الوحید: ص 1277۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے ابراہیم بن سعد کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینا

1845۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ: ((اشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں آئے تو یہ انھیں ناموافق ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں صدقہ کے اونٹوں کے ہمراہ روانہ کیا اور فرمایا: ان (اونٹنیوں) کا دودھ اور پیشاب پیو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثابت کے طریق سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور یہ کئی دیگر اسناد کے ساتھ بھی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اسے ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جب کہ سعید بن

(1844) بخاری: 5440۔ مسلم: 2043۔ ابوداود: 3835۔ ابن ماجہ: 2325۔

(1845) صحیح: تخریج حدیث نمبر 72 میں گزر چکی ہے۔

ابی عروبہ بواسطہ قتادہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا

1846۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ؛ ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ يَعْنِي الرُّمَّانِيَّ عَنْ زَاذَانَ..........

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ.))

سیدنا سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی (اور) آپ کو وہ بات بتائی جو میں نے تورات میں پڑھی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم قیس بن ربیع کی سند سے ہی جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز ابو ہاشم الرمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

40..... بَابٌ: فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

1847۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا: أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا، لوگوں نے کہا: ہم آپ کے پاس وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وضو کرنے کا حکم اسی وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ

(1846) ضعیف: ابوداود: 3761۔ مسند احمد: 441/5۔

(1847) مسلم: 374۔ ابوداود: 3760۔ نسائی: 132۔

سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے اور روٹی کو پیالے کے نیچے رکھنا بھی ناپسند کرتے تھے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

کھانے کے دوران بسم اللہ کہنا

1848- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةَ أَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ طَعَامٍ)) فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ، وَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ- شَكَّ- عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، قَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)) ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.))

سیدنا عکراش بن ذوئب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ بن عبید نے مجھے اپنے اموال کی زکوٰۃ دے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا، میں آپ کے پاس مدینہ میں آیا تو میں نے آپ کو مہاجرین وانصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف لے گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''کیا کچھ کھانا ہے؟'' تو ہمارے پاس ایک بڑا سا پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے، ہم اس سے کھانے لگے۔ میں اپنا ہاتھ اس کے کناروں میں چلانے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنے آگے سے ہی کھا رہے تھے آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: ''اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ، یہ ایک ہی (قسم کا) کھانا ہے۔'' پھر ہمیں ایک تھال دیا گیا جس میں طرح طرح کی کھجوریں تھیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیں اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھال میں گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا: ''اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ، یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔'' پھر ہمیں پانی دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنی ہتھیلیوں کی نمی سے اپنے چہرے، بازوؤں اور سر کو صاف کیا اور فرمایا: ''اے عکراش! جسے آگ تبدیل کر دے اس (کو کھانے) سے یہی وضو ہے۔''

(1848) ضعیف: ابن ماجه: 3274- ابن خزیمه: 2282.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے علاء بن فضل کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور علاء اس حدیث کو بیان کرنے میں اکیلا ہے۔

نیز اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے اور عکراش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہی ایک حدیث ہم جانتے ہیں۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانا

1849۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أَحَبَّكِ إِلَيَّ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكِ.

ابوطالوت روایت کرتے ہیں کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے درخت میں تجھے اس لیے پسند کرتا ہوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھے پسند کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس بارے میں حکیم بن جابر کی اپنے باپ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔

1850۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ. فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ تب سے میں ہمیشہ سے اسے پسند کرتا ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کدو دیکھا تو آپ سے کہا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کدو ہے۔ اس کے ساتھ ہم اپنا کھانا بڑھاتے ہیں۔''

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کا تیل کھانا

1851۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ.........

(1849) ضعيف: ابن ماجه: 3302.

(1850) بخاری: 2092۔ مسلم: 2041۔ ابوداود: 3782.

(1851) صحيح: ابن ماجه: 3319۔ شمائل: 158.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیتون ❶ کا روغن کھاؤ اور اسے بطورِ تیل لگاؤ کیوں کہ یہ بابرکت درخت ہے۔''

توضیح:...... ❶ الزیت: زیتون کا تیل، دوسری اقسام کے تیلوں پر اضافت کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ جیسے زیت الحار: السی کا تیل، زیت الخروع: ارنڈ کا تیل وغیرہ۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 483۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم معمر سے بواسطہ عبدالرزاق ہی جانتے ہیں اور عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں اضطراب کرتے ہیں۔ وہ کبھی اسے بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی شک کے ساتھ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور کبھی زید بن اسلم سے ان کے والد کے ذریعے نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابوداود سلیمان بن معبد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے زید بن اسلم سے ان کے والد کے واسطہ کے ساتھ نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

1852۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ.........

عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .))

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کھاؤ اور اس کا تیل لگاؤ بے شک یہ بابرکت درخت ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ سے سفیان ثوری کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ

غلام اور اہل وعیال کے ساتھ مل کر کھانا

1853۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی آدمی کا خادم کھانا بنانے کی وجہ سے (آگ کی) تپش اور دھواں برداشت کرے تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ

(1852) صحیح: مسند احمد: 497/3۔ دارمی: 2058۔ حاکم: 397/2۔

(1853) بخاری: 2557۔ مسلم: 1663۔ ابن ماجہ: 3289۔

فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهَا .))

کر اسے اپنے ساتھ بٹھا لے اگر وہ انکار کرے تو ایک لقمہ پکڑ کر اسے کھلا دے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسماعیل کے والد ابو خالد کا نام سعد ہے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت

1854ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور (کافروں کی) کھوپڑیوں پر مارو تم جنتوں کے وارث بنا دیئے جاؤ گے۔"

وضاحت:...... اس بارے میں عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہم اور شریح بن ہانی کی اپنے باپ سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن زیادہ سے مروی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1855ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

رات کے کھانے کی فضیلت

1856ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

(1854) ضعيف .

(1855) صحيح: ابن ماجه: 4694ـ ادب المفرد: 981ـ دارمي: 2087 .

(1856) ضعيف: ابو يعلى: 4353ـ حلية: 214/8 .

((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ، فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ.))

فرمایا: ”رات کا کھانا کھایا کرو اگر چہ ناقص کھجوروں کی ایک مٹھی ہی ہو، بے شک رات کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپے کا باعث ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ نیز عبدالملک بن علاق بھی مجہول ہے۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

1857۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ، قَالَ: ((ادْنُ يَا بُنَيَّ، وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.))

عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کے پاس کھانا تھا آپ نے فرمایا: ”اے بیٹے! قریب ہو جاؤ۔ اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہ حدیث) ہشام بن عروہ سے بواسطہ ابو وجزہ السعدی، مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کے ذریعے بھی عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور ہشام کے شاگردوں کا اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ نیز ابو وجزہ السعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

1858۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو وہ ”بسم اللہ“ کہے اگر شروع میں بھول جائے تو کہے ”بسم الله فی اوله واخر“.

اسی سند سے یہ بھی مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے تو ایک اعرابی آ گیا، وہ اسے دو لقموں میں کھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر بسم اللہ پڑھ لیتا تو (یہ کھانا) تمھیں کافی تھا۔“ [1]

(1857) بخاری: 5376۔ مسلم: 2022۔ ابوداود: 3777.

(1858) صحیح: ابوداود: 3767۔ مسند احمد: 207/6۔ دارمی: 2027.

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام کلثوم محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔

توضیح:...... ❶ صحیح لغیرہ دیکھیے: صحیح الترغیب: 2107۔ ابوداود: 3767۔ تحفۃ الاشراف: 17988۔ (ع م)

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

چکنائی کی بو ہاتھ میں ہو تو رات بسر کرنا مکروہ ہے

1859۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ، فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان بہت ہی حساس اور بو سونگھنے والا ہے۔ تم اپنے آپ کو اس سے بچاؤ۔ جس شخص نے رات گزاری اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو تو اگر اسے کچھ ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور سہیل بن ابی صالح سے ان کے والد کے ذریعے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

1860۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْبَغْدَادِيُّ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رات گزاری اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو (تو اگر) اسے کوئی چیز نقصان پہنچا دے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اعمش سے ہم اسی طریق کے ذریعے جانتے ہیں۔

(1859) موضوع: السلسلۃ الضعیفہ: 5533۔ حاکم: 119/4۔

(1860) صحیح: ابوداود: 3852۔ ابن ماجہ: 3297۔ مسند احمد: 263/2۔

❀ گھوڑا، لگڑ بگڑ اور سانڈا حلال ہیں۔ ہمارے ہاں نہیں کھائے جاتے تو اور بات ہے۔

❀ چوہا گھی میں گر جانے سے سارا گھی نجس نہیں ہوتا۔

❀ بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے۔ نیز کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا بھی لازمی ہے۔

❀ کھانا اپنے آگے سے کھائیں۔ نیز کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیں۔

❀ کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ جائیں۔

❀ آگ بجھا کر اور برتنوں کو ڈھانپ کر سوئیں۔

❀ کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنا باعث برکت ہے۔

❀ خرگوش اور ٹڈی حلال ہیں۔

❀ نبی ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

❀ کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لیے جائیں تو بہتر ہے۔

❀ مساکین کو کھانا کھلانا جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔

❀ رات کو ہاتھ دھوئے بغیر نہ سوئیں۔

مضمون نمبر......24

اَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی مشروبات کے احکام ومسائل

36 احادیث کے ساتھ 21 ابواب کے اس عنوان میں آپ پڑھیں گے کہ:

- شراب کن کن چیزوں سے بنتی تھی؟
- کون سا مشروب حرام ہوتا ہے؟
- پانی پینے کے آداب کیا ہیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ

شراب پینے والا

1861۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ❶ (شراب) ہے، ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پی (پھر) مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا تھا تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکتا۔''

توضیح:...... ❶ خَمْر: لفظی معنی ڈھانپنا لیکن یہ لفظ شراب کے لیے مستعمل ہے کیوں کہ شراب بھی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے۔ یہ مذکر ومونث دونوں طرح آتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابو مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سند کے ساتھ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ جب کہ مالک بن انس نے اسے بواسطہ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے اور اس کو مرفوع ذکر نہیں کیا۔

1862۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:..........

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شراب پی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ پس اگر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اگر پھر پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرتا (پھر) اگر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اگر پھر پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرتا اگر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز

(1861) بخاری: 5575 مختصراً۔ مسلم: 2003۔ ابوداود: 3679۔ ابن ماجه: 3373۔ نسائی: 5671.

(1862) صحیح: طیالسی: 1901۔ عبدالرزاق: 10758.

تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)) قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ .

قبول نہیں کرتا، پھر اگر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور وہ (قیامت کے دن) اسے خبال کی نہر سے پلائے گا۔'' کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! خبال کی نہر کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جہنمیوں کی پیپ کی نہر ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز یہ حدیث عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

1863۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' ❶ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ مشروب جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔''

توضیح:...... ❶ البتع: شہد سے بنائی جانے والی شراب کو بتع کہا جاتا ہے۔ (ع م)

1864۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، ابن مسعود، انس، ابوسعید، ابوموسیٰ، اشج العصری، دیلم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابوہریرہ، وائل بن حجر اور قرۃ المزنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلمہ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ نیز کئی راویوں نے محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت کی ہے اور ابوسلمہ سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

(1863) بخاری: 242۔ مسلم: 2001۔ ابوداود: 3682۔ ابن ماجہ: 3386۔ نسائی: 5590,5594 .

(1864) مسلم: 2003۔ ابوداود: 3679۔ ابن ماجہ: 3378۔ نسائی: 5582,5586 .

3..... بَابُ مَا جَاءَ مَا أُسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

1865۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1866۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ۔ الْمَعْنَى وَاحِدٌ۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔ جس چیز کا ایک فرق [1] نشہ کرے اس کی ایک مٹھی بھی حرام ہے۔''

توضیح:...... [1] ایک فرق میں تین صاع (تقریباً 9 لیٹر) آتے ہیں لیکن یہاں ایک فرق یا مٹھی بھر سے کثیر اور قلیل مقدار مراد ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان میں سے ایک راوی نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے بھی ابوعثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی طرح روایت کیا ہے۔ نیز ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ انھیں عمر بن سالم بھی کہا جاتا ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

گھڑوں میں نبیذ بنانا

1867۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ..........

(1865) صحیح: ابوداود: 3681۔ ابن ماجہ: 3393. (1866) صحیح: ابوداود: 3687۔ مسند احمد: 71/6.

(1867) مسلم: 1997۔ ابوداود: 3690۔ نسائی: 5614.

عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ طَاوُسٌ: وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں! طاؤس کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے خود یہ ان سے سنا ہے۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابن ابی اوفی، ابوسعید، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

دباء، نقیر اور حنتم میں نبیذ بنانا منع ہے

1868۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَأَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ أَصْلُ النَّخْلِ، يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا، وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ.

عمرو بن مرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے زاذان سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں ❶ (کے استعمال) سے منع کیا ہے؟ نیز آپ ہمیں اپنی زبان میں بتایئے اور ہماری زبان میں اس کی تفسیر کیجیے۔ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع کیا، اور یہ گھڑا ہوتا ہے اور آپ نے دُباء سے منع کیا یہ گودا نکالا گیا کدو ہوتا ہے اور آپ نے نقیر سے منع کیا یہ کھجور کا تنا ہے جس میں سوراخ کیا جاتا ہے یا اس کا چھلکا اتار لیا جاتا ہے اور آپ نے مزفت سے منع کیا یہ مقیر ہوتا ہے۔ اور آپ نے عام مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

توضیح:...... ❶ اسلام سے پہلے لوگ جن برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نبیذ (پھلوں، کھجور، کشمش اور دیگر خشک یا تر پھلوں کا پانی کے ذریعے بنایا گیا آمیزہ) جو بطورِ مشروب استعمال ہوتا تھا۔ بنا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ اس غرض سے عموماً چار قسم کے برتن استعمال کیے جاتے تھے۔

❷ الدُّبَّاء: بڑے سائز کے کدو جب خشک ہو جائے تو ان کے اندر کا گودا وغیرہ نکال کر سخت خول کو برتن کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ افریقہ کے ملکوں میں آج بھی اس کا رواج ہے۔ وہاں ایسے کدو پائے جاتے ہیں جو نیچے سے گول ہوتے ہیں اور اوپر کی طرف ان کی بہت لمبی گردن ہوتی ہے۔ ان کو بھی اندر سے خالی کر کے مشروب وغیرہ کے برتن کے

(1868) مسلم: 97/6۔ مسند احمد: 56/2۔ ابو عوانہ: 289/5۔ بیہقی: 309/8۔

طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بالکل صراحی کی شکل کا ہوتا ہے۔ فارسی شاعری میں اسی لیے کدو کا لفظ شراب کے برتن یا صراحی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے باہر کی سطح سخت اور نمی پروف جب کہ اندر کی سطح اسفنجی ہوتی ہے اور اگر اس کو شراب کے لیے استعمال کیا جائے تو دھونے کے باوجود اس کی اندرونی اسفنجی سطح میں خامرہ یعنی وہ مادہ جو نبیذ کے رس وغیرہ میں خمار اٹھانے کا سبب بن جاتا ہے موجود ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے برتن میں پھلوں کا رس تیار کرنے یا رکھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

❸ حنتم: شراب بنانے کی غرض سے مٹی کے بڑے بڑے برتنوں کو اس طرح بنایا جاتا تھا کہ ان کی مٹی گوندھتے وقت اس میں خون اور بال ملا دیئے جاتے تھے اس سے ان برتنوں کا رنگ سیاہی مائل سبز ہو جاتا تھا۔ غرض یہ ہوتی کہ اس کی سطح سے ہوا کا گزر بند ہو جائے اور تخمیر کا عمل تیز اور شدید ہو جائے۔ (دیکھیے: فتح الباری، کتاب الاشربہ، باب ترخیص النبی فی الاوعیۃ) ایسے برتنوں کے اندر ہوا کی بندش کو یقینی بنانے کے لیے کوئی روغن وغیرہ بھی لگا دیا جاتا تھا۔ یہ برتن اپنی ساخت میں گندے اور غلیظ ہونے کے علاوہ اندرونی سطح پر شراب کے خامروں کو چھپائے رکھتے تھے جن کی وجہ سے اس میں بھی تیزی سے تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا تھا۔

❹ مزفت: مزفت وہ برتن جس کے اندر روغن، ''زفت'' ملایا گیا ہو، یہ تارکول سے ملتا جلتا معدنی ہے۔ (لسان العرب) ''زفت'' ملنے کا مقصد بھی وہی تھا کہ ہوا کا گزر نہ ہو اور شراب سازی کے لیے عمل تخمیر جلد اور شدت سے شروع ہو جائے۔ یہ بھی دوسرے برتنوں کی طرح شراب کے خامروں کا حامل ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ روغن ملنے کی وجہ سے چپچپا اور ناصاف بھی ہوتا تھا۔

❺ نقیر: کھجور کے تنے کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا جاتا تھا اور اس میں شراب بنائی جاتی تھی۔ بعض لوگ تو درخت کے تنے کا اوپر کا کافی حصہ کاٹ کر اسے کوکھلا کرتے لیکن اس کی جڑیں اسی طرح زمین میں رہنے دیتے۔ ظاہر ہے اس کا صحیح طور پر دھونا ممکن نہ تھا، نیز اس کی اندرونی سطح پر شراب کے خامرے اور دوسری گندگی بھی موجود رہتی تھی، اس میں پھلوں وغیرہ کا نبیذ بنایا جاتا تو وہ جلد شراب میں تبدیل ہو جاتا تھا۔ اس کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ عرب ان برتنوں میں شراب کے علاوہ نبیذ بھی بناتے تھے اور اس میں بہت جلد ترشی آ جاتی تھی، چوں کہ یہ لوگ پہلے ان برتنوں کے مشروبات اور شراب کے عادی تھے۔ تو انھوں معمولی نشے کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔ اس لیے حرمت شراب کی ابتداء میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی منع کر دیا گیا، مگر بعد میں اجازت دے دی گئی تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عبدالرحمٰن بن یعمر، سمرہ، انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم الغفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الظُّرُوفِ

ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی رخصت

1869۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمھیں کچھ برتنوں سے منع کیا تھا اور بے شک کوئی بھی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہے (لیکن) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1870۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ، فَقَالُوا: لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ.))

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں (کے استعمال) سے منع کیا تو انصار نے شکوہ کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ایسا معاملہ ہے) تو تب میں نہیں روکتا۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

مشکیزوں میں نبیذ بنانا

1871۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ لُوكَأُ فِي أَعْلَاهُ، لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتی تھیں جسے اوپر سے بند کر دیا

(1869) مسلم: 977۔ ابوداود: 3699۔ نسائی: 2033.

(1870) بخاری: 5592۔ ابوداود: 3699۔ نسائی: 5656.

(1871) صحیح مسلم: 2005۔ ابوداود: 3711۔ ابن ماجہ: 3398۔ تحفة الاشراف: 17836.

غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

جاتا، اس کا نیچے پیندا تھا، ہم صبح نبیذ بناتیں آپ رات کو پی لیتے اور رات کو نبیذ بناتیں تو آپ صبح کو پی لیتے۔

وضاحت:...... اس بارے میں جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یونس بن عبید سے ہم صرف اسی طریق سے اسے جانتے ہیں اور یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ
وہ دانے جن سے شراب بنائی جاتی تھی

1872- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک گندم سے بھی شراب (بنتی) ہے، جو سے بھی شراب بنتی ہے، کھجور سے بھی شراب بنتی ہے، کشمش (منقی) سے بھی شراب بنتی اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1873- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گندم سے بھی شراب بنتی ہے پھر یہی حدیث بیان کی۔

1874- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا بِهَذَا.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں یہ (اوپر والی) حدیث احمد بن منیع نے بیان کی (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن ادریس نے ابوحیان التیمی سے انھوں نے شعبی سے بواسطہ ابن عمر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ گندم سے بھی شراب بنتی ہے یہی مذکور حدیث۔

(1872) صحيح: ابو داود: 3676- ابن ماجه: 3379.

(1873) بخاري: 4619- مسلم: 3032- ابو داود: 3669- نسائي: 5578.

(1874) صحيح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

وضاحت:...... یہ روایت ابراہیم بن مہاجر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر حدیث میں قوی نہیں ہے۔ نیز اور اسناد سے بھی یہ حدیث شعبی سے اسی طرح نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1875۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ:..........

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب ان دو درختوں (کے پھلوں) سے بنتی ہے: کھجور اور انگور۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوکثیر السحیمی یہ الغبری ہی ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔ نیز شعبہ نے بھی عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ
نیم پختہ اور پختہ کھجور ملا کر نبیذ بنانا

1876۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیم پختہ اور پختہ کھجور کو ملا کر اکٹھے نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1877۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا ، وَنَهَى عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهَا .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نیم پختہ اور پکی کھجور کو (نبیذ میں) اکٹھا کرنے سے منع کیا، کشمش اور کھجور کو ملانے سے بھی اور گھڑوں میں نبیذ بنانے سے بھی منع کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، جابر، ابوقتادہ، ابن عباس، ام سلمہ رضی اللہ عنہم اور معبد بن کعب کی اپنی ماں

(1875) مسلم: 1985۔ ابوداود: 3678۔ ابن ماجہ: 3378۔ نسائی: 5572 .

(1876) بخاری: 5601۔ مسلم: 1986۔ ابوداود: 3703۔ ابن ماجہ: 3395۔ نسائی: 5556 .

(1877) مسلم: 1987۔ نسائی: 5553 .

سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا منع ہے

1878ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ:..........

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ: ((هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ .))

ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، انھوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اسے روکا تھا (لیکن) یہ باز نہیں آیا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے اور حریر وریشم پہننے سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت

1879ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا . فَقِيلَ: الْأَكْلُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَشَدُّ .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے، آپ سے کہا گیا: کھانا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اس سے بڑی چیز ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1880ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ..........

عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

جارود بن علاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

(1878) بخاري: 5426ـ مسلم: 2067 .

(1879) مسلم: 2024ـ ابوداود: 3717ـ ابن ماجه: 3424 . (1880) صحيح .

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بہت سے راویوں نے اس حدیث کو سعید سے بواسطہ قتادہ، ابومسلم کے ذریعے جارود سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی گمشدہ چیز (کو اٹھا لینا) آگ سے جلانے کا باعث ہے۔''

جارود بن معلّٰی کو جارود بن علاء بھی کہا جاتا ہے لیکن جارود بن معلّٰی صحیح ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا
کھڑے ہو کر پینے کی رخصت

1881۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں چلتے ہوئے کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبیداللہ بن عمر کی بواسطہ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمران بن جریر نے اس حدیث کو ابوالبزری کے ذریعے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطاء ہے۔

1882۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زمزم (کا پانی) کھڑے ہو کر پیا۔

وضاحت:...... اس بارے میں علی، سعد، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1883۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے (اور وہ) اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح ہی) پی لیتے تھے۔

(1881) صحیح: ابن ماجہ: 3301۔ مسند احمد: 108/2۔ دارمی: 2132.

(1882) بخاری: 1637۔ مسلم: 2027۔ ابن ماجہ: 3422۔ نسائی: 2964.

(1883) حسن: مسند احمد: 174/2۔ ابو داؤد: 653۔ ابن ماجہ: 931.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا

1884۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: ((هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے اور فرماتے: ”یہ خوشگواری اور سیرابی کا باعث ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور اسے ہشام الدستوائی نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نیز عزرہ بن ثابت نے بواسطہ ثمامہ، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ برتن میں (پیتے وقت) تین سانس لیتے تھے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) یہ حدیث ہمیں بندار نے انھیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے انھیں عزرہ بن ثابت انصاری نے بواسطہ ثمامہ بن انس، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے۔

فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1885۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اونٹ کے پینے کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو بلکہ دو دو یا تین تین سانسوں میں پیو اور جب تم پینے لگو تو اللہ کا نام لو اور جب تم (برتن) رکھو (اللہ کا) شکر ادا کرو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان الجزری یہ ابو مروہ الرہاوی ہی ہیں۔

14..... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

دو سانسوں میں پینا

1886۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ..........

(1884) مسلم: 2028۔ ابو داود: 3727۔ (1885) ضعیف: المعجم الکبیر للطبرانی: 11378۔

(1886) ضعیف: ابن ماجہ: 3418۔ مسند احمد: 1/284۔ شمائل: 211۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پیتے (تو) دو مرتبہ سانس لیتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے رشدین بن کریب کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

کہتے ہیں: میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کعب کے بارے میں پوچھا کہ وہ زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ تو انھوں نے فرمایا: وہ دونوں بہت قریب قریب ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے بھی اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ راجح ہے۔ لیکن میرے نزدیک ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا قول صحیح ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ راجح اور بڑے ہیں۔ انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو پایا اور انھیں دیکھا۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور دونوں کے پاس منکر روایات ہیں۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت

1887۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ۔ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ۔ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ: ((أَهْرِقْهَا)) فَقَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: ((فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذَنْ عَنْ فِيكَ .))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے کہا: اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے نکال دو''، اس نے کہا: میں ایک سانس سے سیر نہیں ہوتا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اپنے منہ سے پیالے کو دور کر (کے سانس لے) لو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1888۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

(1887) حسن: ابوداود: 3722۔ مسند احمد: 26/3۔ دارمی: 2127.

(1888) صحیح: ابوداود: 3727۔ ابن ماجہ: 3288.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا منع ہے

1889۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ......

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ.))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

مشکیزوں کا منہ الٹ کر پانی پینا منع ہے

1890۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً: أَنَّهُ نَهَى عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ کو الٹنے سے منع کیا۔

وضاحت:...... اس بارے میں جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس چیز کی اجازت

1891۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ......

عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا.

عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکتی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اس کے منہ کو الٹا پھر اس کے منہ سے (پانی) پیا۔

وضاحت:...... اس بارے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور عبداللہ بن عمر العمری اپنے حافظے کی وجہ سے

(1889) بخاری: 153۔ مسلم: 267۔ ابوداود: 31۔ نسائی: 31.

(1890) بخاری: 5625۔ مسلم: 2023۔ ابوداود: 3720۔ ابن ماجہ: 3417.

(1891) ضعیف: ابوداود: 3721.

ضعیف ہے۔ نیز میں نہیں جانتا کہ اس نے عیسیٰ سے سماع کیا بھی ہے یا نہیں؟

1892۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ............ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ.

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک لٹکتی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا تو میں اس کے منہ کی طرف گئی اور اسے کاٹ دیا۔ ❶

توضیح:...... ❶ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کام اس لیے کیا تا کہ اس ٹکڑے کو بطور برکت اپنے پاس رکھ لیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید بن جابر، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں۔ ان کی وفات ان سے پہلے ہوئی تھی۔

19...... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشَّرَابِ
دائیں جانب والے پہلے پینے کے زیادہ حق دار ہیں

1893۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی شامل کیا گیا تھا، آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے پیا پھر اس اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: ''دایاں پھر اس کی دائیں جانب والا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20...... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا
لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیئے

1894۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ..........

(1892) صحیح: ابن ماجه: 3423۔ مسند احمد: 434/6۔ حمیدی: 354.

(1893) بخاری: 2352۔ مسلم: 2029۔ ابو داود: 3726۔ ابن ماجه: 3425.

(1894) مسلم: 681۔ ابن ماجه: 3434.

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا .))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔“

وضاحت:...... اس بارے میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا

1895- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوَ الْبَارِدَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ مشروب ٹھنڈا میٹھا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے معمر کی بواسطہ زہری، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی حدیث کی طرح اسے روایت کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسے زہری نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

1896- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ.........

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: ((الْحُلْوُ الْبَارِدُ .))

زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا مشروب زیادہ عمدہ (لذیذ اور خوش گوار) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میٹھا ٹھنڈا (مشروب)۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرزاق نے بھی معمر سے بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

- شراب پینا کبیرہ گناہ ہے اور ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن نماز قبول نہیں ہوتی۔
- ہر نشہ کرنے والی چیز ہے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔
- نبیذ پینا جائز ہے لیکن اتنی دیر تک رکھا جا سکتا ہے جب تک اس میں نشہ نہ آئے جب نشہ آجائے تو وہ بھی حرام ہوگا۔
- گندم، جو، شہد، کشمش جس چیز سے بھی شراب بنائی جائے وہ حرام ہے۔

(1895) صحیح: شمائل: 204۔ مسند احمد: 38/6.

(1896) صحیح: عبدالرزاق: 19583.

- سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا حرام ہے۔
- بیٹھ کر پانی پینا بہتر ہے۔ تاہم کھڑے ہو کر پینے کی بھی اجازت ہے۔ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے۔ نیز پانی وغیرہ تین سانسوں سے کم میں نہ پیا جائے۔
- پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔
- پانی پلانے میں دائیں جانب سے ابتداء کی جائے۔ نیز پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔
- ٹھنڈا اور میٹھا مشروب رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا۔
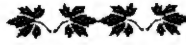
مضمون نمبر......25

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی نیکی اور صلہ رحمی کے فوائد و مسائل

88 ابواب اور 139 احادیث پر مشتمل یہ مضمون ان مسائل پر مشتمل ہے:

- صلہ رحمی کے سب سے حق دار کون لوگ ہیں؟
- معاشرے میں رہنے سہنے کے لیے کن اصولوں پر چلا جائے؟
- کون کون سے کام صدقہ ہیں؟
- حقوق العباد کیا ہیں؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
والدین کے ساتھ نیکی کرنا

1897۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.........

أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ.))

بہز بن حکیم سے روایت ہے مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے زیادہ نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ماں ہی'' میں نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ماں ہی'' میں نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھارا باپ، پھر درجہ بدرجہ قریبی لوگ۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہز بن حکیم کے دادا معاویہ بن حیدہ القشیری ہیں۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

نیز شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لیکن یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور بہت سے ائمہ نے روایت لی ہے۔

2..... بَابٌ: مِنْهُ
اسی سے متعلق

1898۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ.........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) ثُمَّ سَكَتَ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز اس کے وقت میں پڑھنا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین سے نیکی کرنا'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

(1897) حسن: ابو داود: 5139۔ مسند احمد: 5/2۔ حاکم: 642/3.

(1898) صحیح: 173 نمبر پر تخریج دیکھیں؟

عَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شیبانی، شعبہ اور دیگر راویوں نے بھی اسے ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ
والدین کو راضی رکھنے کی فضیلت

1899۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رب کی رضا باپ کی رضا مندی میں ہے اور رب کا غصہ والد کے غصہ میں ہے۔“

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں شعبہ نے یعلیٰ بن عطاء سے انھوں نے اپنے باپ کے ذریعے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ لیکن وہ مرفوع نہیں ہے اور یہی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح ہی شعبہ کے شاگردوں نے شعبہ سے بواسطہ یعلیٰ بن عطاء، ان کے باپ کے ذریعے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی موقوف روایت کی ہے اور ہم خالد بن حارث کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے شعبہ سے مرفوع روایت کی ہو۔ اور خالد بن حارث ثقہ اور امین راوی ہیں۔

میں نے محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا اور کوئی (محدث) نہیں دیکھا۔

نیز اس بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

1900۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ الْعُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِيَ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا قَالَ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا: میری بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق

(1899) صحیح: ابن حبان: 429۔ حاکم: 151/4۔

(1900) صحیح: ابن ماجہ: 2089۔ مسند احمد: 196/5۔ طیالسی: 981۔ ابن حبان: 425۔

أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي، وَرُبَّمَا قَالَ، أَبِي.

دینے کا حکم دیتی ہے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر لو اور چاہو تو اسے محفوظ رکھو'' سفیان نے کبھی ماں کا ذکر کیا ہے اور کبھی باپ کا۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوعبدالرحمٰن السلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی

1901- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: ((وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ)) فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کی بابت نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا'' راوی کہتے ہیں: آپ بیٹھ گئے (پہلے) آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا: ''اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات۔'' آپ ﷺ یہ کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ ہے۔

1902- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں

(1901) بخاری: 2654- مسلم: 87.

(1902) بخاری: 5973- مسلم: 90- ابوداود: 5141.

وَالِدَيْهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتُمُ أَبَاهُ وَيَشْتُمُ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ .))

سے ہے۔ لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی بھی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باپ کے دوست کا احترام کرنا

1903- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے تعلق نبھائے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ سے حسن سلوک کرنا

1904- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ؛ ح: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ- وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَيْهِ- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ .))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خالہ ماں کی جگہ ہے۔''

وضاحت:...... اس حدیث میں ایک لمبا قصہ بھی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے (ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابو کریب نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے بواسطہ ابو بکر بن حفص، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک

(1903) مسلم: 2552- ابوداود: 5142.

(1904) بخاری: 4251- دارمی: 251- مسند احمد: 4/298.

آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری ماں (زندہ) ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری کوئی خالہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''اس سے حسن سلوک کر۔'' ❶

اس بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے بواسطہ ابوبکر بن حفص نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن حفص یہ عمر بن سعد بن ابی وقاص کے پوتے ہیں۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی بددعا کا بیان

1905۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں قبول کی جانے والی ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں شک نہیں ہے۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد پر بددعا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حجاج الصواف نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔

نیز ابوجعفر جنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے انھیں ابوجعفر المؤذن بھی کہا جاتا ہے۔ ہم ان کا نام نہیں جانتے جب کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

8.... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کا حق

1906۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا، باپ کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے

(1905) حسن: ابوداود: 1536۔ ابن ماجہ: 3862۔ مسند احمد: 258/2.

(1906) مسلم: 1510۔ ابوداود: 5137۔ ابن ماجہ: 3659.

فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ .))

کہ اسے غلامی کی حالت میں پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے سہل بن ابی صالح کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ نیز سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

رشتہ داری کو توڑنا

1907۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: اشْتَكَى أَبُو الرَّدَّادِ اللَّيْثِيُّ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا اللهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ .))

ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ ابورداد اللیثی بیمار ہوگئے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کی عیادت کی، انھوں نے کہا: ان میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ رشتہ داری ملانے والے ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں ابو محمد ہیں۔ تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میں رحمان ہوں میں نے ہی رحم [1] (رشتہ داری) کو پیدا کیا، چنانچہ جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔"

[1] الرحم: رشتہ داری قرابت یہ مذکر و مونث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں ابوسعید، ابن ابی اوفی، عامر بن ربیعہ، ابو ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان سے بواسطہ زہری روایت کردہ حدیث صحیح ہے اور معمر نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور وہ ابوسلمہ سے بواسطہ رداد اللیثی، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نیز معمر اس طرح کہتے کہ محمد ﷺ نے فرمایا اور معمر کی حدیث خطا ہے۔

(1907) صحیح: ابوداود: 1694۔ مسند احمد: 194/1.

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

رشتہ داری کو ملانا

1908۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَعِيلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو (نیکی کا) بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے تعلق توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں سلمان، عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1909۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رشتہ داری کو) توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ابن ابی عمر، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ وَلَدَهُ

باپ کی اپنے بیٹے سے محبت

1910۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ:..........

زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

نیک خاتون سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ اپنی بیٹی کے ایک بیٹے کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

(1908) بخاری: 5991۔ ابوداود: 1697.

(1909) بخاری: 5984۔ مسلم: 2556۔ ابوداود: 1696.

(1910) ضعیف: مسند احمد: 409/6۔ حمیدی: 334.

((إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ .))

”بے شک تم (اولاد، آدمی کو) بخیل کر دیتے ہو، بزدل بنا دیتے ہو، جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے (پیدا کیے ہوئے) پھولوں میں سے ہو۔“

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے بیان کردہ حدیث ہمیں صرف انھی کے طریق سے ملتی ہے۔ جب کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خولہ رضی اللہ عنہا سے سماع بھی معلوم نہیں ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت کرنا

1911۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: الْحُسَيْنَ أَوِ الْحَسَنَ، فَقَالَ: إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ ابن ابی عمر نے حسن یا حسین کہا ہے۔ تو انھوں نے کہا: میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔“

وضاحت:...... اس بارے انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ

بیٹیوں اور بہنوں پر خرچ کرنا

1912۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .))

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے (تو) وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

(1911) بخاری: 5997۔ مسلم: 2318۔ ابوداود: 5218۔

(1912) ضعیف: ابن حبان: 446۔

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ، عقبہ بن عامر، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا نام سعید بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص یہ سعد بن مالک بن وہب (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ نیز محدثین نے اس سند میں ایک اور آدمی کا بھی اضافہ کیا ہے۔

1913۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ.))

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اس نے ان پر صبر کیا (تو) یہ (بیٹیاں) اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1914۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی، میں اور وہ ان دونوں (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔“ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اسی سند کے ساتھ کئی احادیث روایت کی ہیں اور وہ کہتے ہیں: ابوبکر بن عبیداللہ بن انس کے واسطے سے حالاں کہ صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

1915۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے سوال کیا تو میرے پاس ایک کھجور کے سوا اسے کچھ نہ ملا میں نے اسے وہی دے دی تو

(1913) صحیح: مسند احمد: 33/6۔ بیہقی: 478/7۔

(1914) مسلم: 38/8۔ حاکم: 177/4۔ ادب المفرد: 894۔

(1915) صحیح: مسلم: 2631۔

تَأْكُلْ مِنْهَا ، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ .))

اس نے اس کو اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہوئی (اور) چلی گئی اور رسول اللہ ﷺ (گھر میں) تشریف لائے تو میں نے آپ کو بتلایا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جسے ان بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔''

1916۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ .))

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ
یتیم پر شفقت اور اس کی کفالت کرنا

1917۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور مشروب کی طرف لے جائے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کو جنت میں ضرور داخل کرے گا بشرطیکہ کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جس کی بخشش نہیں۔'' (یعنی شرک)

وضاحت:...... اس بارے میں مُرّہ الفہری، ابو ہریرہ، ابو امامہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حنش، حسین بن قیس ہیں جو ابو علی الرحبی کہلاتے ہیں اور سلیمان التیمی کہتے ہیں: حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(1916) ضعيف بهذ اللفظ .

(1917) ضعيف: ابو يعلى: 2457۔ الكامل: 764/2 .

1918۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دونوں (انگلیوں) کی طرح ہوں گے'' اور آپ نے اپنی دو انگلیوں شہادت والی اور درمیانی سے اشارہ کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر شفقت کرنا

1919۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ:.........

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ آیا وہ نبی ﷺ کے پاس جانا چاہتا تھا، لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کر دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کا احترام نہ کرے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ابن عباس اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور زربی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بہت منکر احادیث روایت کی ہیں۔

1920۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کی عزت نہ جانے۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدہ نے محمد بن اسحاق سے ایسے ہی

(1918) بخاری: 5204۔ ابو داود: 2150۔ (1919) صحیح: ابو یعلی: 3476۔

(1920) مسند احمد: 185/2۔ ابو داؤد: 4943۔ ادب المفرد: 355۔

روایت کی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ ''اور ہمارے بڑے کا حق نہ پہنچانے۔

1921۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر شفقت، بڑے کی عزت واحترام، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت کردہ (گزشتہ) حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن عمرو سے اور سند سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: نبی ﷺ کے فرمان لیس منا کا مطلب ہے کہ (اس کا یہ کام) ہمارے طریقے اور ہمارے ادب میں سے نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے (وہ کہتے تھے:) لیس منا کا مطلب ہمارے جیسا نہیں ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ
لوگوں پر نرمی وشفقت کرنا

1922۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ..........

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ.))

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر شفقت نہیں کرتا (تو) اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں عبدالرحمن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1923۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ: سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ

(1921) ضعیف: مسند احمد: 257/1۔ ابن حبان: 458۔

(1922) بخاری: 7376۔ مسلم: 2319۔

(1923) حسن: ابوداود: 4942۔ ادب المفرد: 374۔ مسند احمد: 301/2۔

يَقُولُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ))

سے سنا آپ فرمارہے تھے: ''شفقت (نرمی) صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔''

وضاحت:...... ابوعثمان جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہم ان کا نام نہیں جانتے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن عثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد روایت لیتے ہیں اور ابوالزناد نے موسیٰ بن ابوعثمان سے ان کے باپ کے ذریعے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی کئی احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1924۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ.))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شفقت کرنے والوں پر رحمٰن شفقت کرے گا۔ (لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم (رشتہ داری) رحمٰن (کے نام) کی شاخ [1] ہے۔ جس نے اسے ملایا اللہ اسے (اپنی رحمت کے ساتھ) ملائے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹ دے گا۔''

[1] شجنة: شاخ، ٹہنی، شعبہ، حصہ۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نام لفظ رحمٰن سے نکالا ہے کیوں کہ رحمٰن کا مادہ بھی ''رحم'' ہی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

خیر خواہی کرنا

1925۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ (کے ہاتھ) پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1926۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

(1924) صحیح: ابوداود: 4941۔ مسند احمد: 160/2۔ حاکم: 159/4۔

(1925) بخاری: 57۔ مسلم: 56۔ نسائی: 4156۔

حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی ہے'' آپ نے تین مرتبہ فرمایا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے (خیر خواہی)؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب، مسلمانوں کے حاکمین اور عام لوگوں کے لیے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور اس مسئلہ میں ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابی یزید از ابیہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر شفقت کرنا

1927۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَا هُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس کی خیانت کرے، نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ ہی اس کی تائید وامداد چھوڑے، مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون (دوسرے) مسلمان مسلمان پر حرام ہے، تقویٰ یہاں (دل میں ہوتا) ہے۔ آدمی کو یہی شر (برائی) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس بارے میں علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1928۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ..........

(1926) صحیح: نسائی: 4199۔ مسند احمد: 697/2.

(1927) مسلم: 2564۔ ابوداود: 4862۔ ابن ماجہ: 3933.

(1928) بخاری: 481۔ مسلم: 2584۔ نسائی: 2560.

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن (دوسرے) مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح جس کی ایک (اینٹ) دوسری کو مضبوط کرتی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1929- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم میں سے ایک آدمی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے اگر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے اس سے دور کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور اس بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کے عیب چھپانا

1930- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور کر دیں گے، جس نے دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کریں گے، جس نے کسی مسلمان (کے عیبوں) پر پردہ رکھا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس (کے عیوب) پر پردہ ڈالیں گے اور اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

(1929) ضعیف جدًا: السلسلة الضعیفه: 1889- ابوداود: 4918- تحفة الاشراف: 14121.

(1930) صحیح: مسلم: 2699- ابوداود: 1455- ابن ماجه: 225- تحفة الاشراف: 12889.

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں): اس مسئلہ میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابو عیسیٰ الترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز ابو عوانہ اور دیگر راویوں نے بھی اس حدیث کو اعمش سے بواسطہ ابو صالح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ مجھے ابو صالح کی طرف سے بتایا گیا۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ
مسلمان (بھائی) کی عزت کا دفاع کرنا

1931۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت سے (وقار و مرتبہ میں خلل ڈالنے والی چیز کو) ہٹائے [1] (تو) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو ہٹا دے گا۔''

[1] یعنی اس کی عزت کا دفاع کرے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس بارے میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ لِلْمُسْلِمِ
مسلمان سے بول چال ختم کرنا منع ہے

1932۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے (کہ) وہ دونوں ملیں تو یہ (اِس طرف) منہ پھیر لے اور وہ (اُس طرف) منہ پھیر لے

(1931) صحیح: مسند احمد: 449/6۔ حلیۃ: 257/8۔

(1932) بخاری: 6077۔ مسلم: 2560۔ ابو داود: 4911۔

اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

وضاحت:...... اس بارے عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ہشام بن عامر اور ابوہند الداری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ
(مسلمان) بھائی کی غم خواری کرنا

1933۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَأُطَلِّقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدْ اسْتَفْضَلَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ ((مَهْيَمْ)) قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: ((فَمَا أَصْدَقْتَهَا)) قَالَ: نَوَاةً. قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جب مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ ❶ مواخات قائم کیا تو انھوں نے ان (ابن عوف) سے کہا کہ آیئے میں اپنے مال کی آپ کے ساتھ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں میں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لینا، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل میں برکت دے میری بازار کی طرف رہنمائی کر دیں لوگوں نے بازار کا بتا دیا تو وہ اس دن واپس آئے تو ان کے پاس کچھ پنیر اور گھی تھا جو کہ نفع سے حاصل ہوا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد انھیں دیکھا تو ان پر زردی ❷ کی چمک تھی، آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے عرض کی: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”حق مہر کیا دیا ہے۔“ عرض کی: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔“

❶ رشتہ مواخات وہ بھائی چارہ تھا جو ہجرتِ مدینہ کے بعد نبی ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان قائم کیا تھا۔ (ع م)

(1933) صحیح: بخاری: 2048۔ مسلم: 1427۔ ابوداود: 2109۔ ابن ماجه: 1907۔ نسائی: 3351۔ تحفة الاشراف: 571.

❷ کسی بھی رنگ دار خوش بو کا نشان یہ خوش بو عموماً دولھے لگایا کرتے تھے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: گٹھلی کے برابر سونے کا وزن تین درہم اور درہم کا تیسرا حصہ بنا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: سو گٹھلی کے برابر سونے کا وزن پانچ درہم ہے۔

(ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھے امام احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہما اللہ کے یہ اقوال اسحاق بن منصور نے بتائے ہیں۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

غیبت کا بیان

1934۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! غیبت کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "تمھارا اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جنھیں وہ ناپسند کرتا ہے۔" اس (پوچھنے والے) نے کہا: آپ بتلایئے کہ جو میں کہتا ہوں وہ اس میں موجود ہو تو؟ آپ نے فرمایا: "اگر وہ بات اس میں موجود ہے جو تم کہتے ہو تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے جو تم کہتے ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔"

وضاحت:...... اس بارے میں ابو برزہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

حسد کا بیان

1935۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے

(1934) مسلم: 2589۔ ابو داود: 4874.

(1935) بخاری: 6065۔ مسلم: 2559۔ ابو داود: 4910.

وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.))

کی برائی نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض (نفرت) نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اس بارے میں ابوبکر صدیق، زبیر بن عوام، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1936۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک [1] کرنا جائز ہے: (ایک) وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتا ہے اور (دوسرا) وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کے حقوق پورے کرتا ہے۔''

توضیح:...... [1] کسی کو عطا کی گئی نعمت دیکھ کر آرزو کرنا کہ مجھے بھی یہ نعمت مل جائے تو میں بھی ایسے ہی کروں اسے رشک بولا جاتا ہے اور حسد یہ ہے کہ کسی سے نعمت چھن جائے اور خود کو مل جانے کی تمنا کرنا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

ایک دوسرے سے نفرت کرنا

1937۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں گے لیکن ان کے درمیان جھگڑا اور فتنہ ڈالنے سے (مایوس نہیں ہوا)۔''

(1936) بخاري: 7529۔ مسلم: 815۔ ابن ماجه: 4209.

(1937) مسلم: 2812۔ مسند احمد: 113/3۔ ابو يعلى: 2294.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنے باپ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ
جھگڑوں میں صلح کروانا

1938- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ..........

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا، أَوْ نَمَى خَيْرًا.))

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کروائے تو بھلائی کی بات کرے یا بھلائی کو بڑھائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ)) وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ: ((لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ.))

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ بولنا صرف تین کاموں میں حلال ہے: آدمی اگر اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے بات کرے، جنگ میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولنا۔'' محمود نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے ہیں کہ ''جھوٹ بولنا صرف تین کاموں میں درست ہے۔''

توضیح:...... ❶ ''بین'' ظرف مبہم ہے۔ یعنی جس کا معنی معلوم نہ ہو، اور یہ دو یا زیادہ اسموں کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے جلست بين محمد وعلي، یا ایسے لفظ کی طرح مضاف ہوتا ہے جو دو اسموں کے قائم مقام ہو۔ جیسے عَوَانٌ بَيْنَ ذَالِكَ، البين جدائی اور فاصلے کو بھی کہتے ہیں اور ذات البین کا معنی ہے رشتہ، قرابت، تعلق، جوڑ، محبت اور عداوت یعنی ہر وہ چیز فیما بینھم جو چیز بھی ان کی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ تفصیل کے

(1938) بخاری: 2692- مسلم: 2605- ابوداود: 4920.

(1939) صحیح: لیرضیھا کا قول صحیح نہیں ہے۔ مسند احمد: 454/6- ابن ابی شیبة: 85/9.

لیے دیکھیے: القاموس الوحید: ص 191، المعجم الوسیط: 95۔

وضاحت:...... اسماء رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہمیں ابن خثیم کے طریق سے ہی ملتی ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکہ

1940۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ......

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ.))

سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے اللہ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو تنگی دے اللہ تعالیٰ اسے تنگی دے گا۔'' ❶

توضیح:...... ❶ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جو شخص مسلمان سے منہ پھیرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے کیوں کہ لفظ شق کا معنی طرف اور کنارہ بھی ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1941۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ۔ وَهُوَ الطَّيِّبُ۔.........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ.))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص پر لعنت ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اس سے فریب کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

پڑوس (ہمسائیگی) کا حق

1942۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ۔ وَهُوَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1940) حسن: ابوداد: 3635۔ ابن ماجہ: 3442۔ مسند احمد: 453/3.

(1941) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 1903۔ ابو يعلى: 960۔ الكامل: 2053/6.

(1942) بخاری: 6014۔ مسلم: 2624۔ ابوداود: 5151۔ ابن ماجہ: 3673.

زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ .))

''جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا یہ عنقریب اسے وارث بنا دیں گے۔''

1943۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ .))

مجاہد (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی جب وہ تشریف لائے تو انھوں نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے یہودی ہمسائے کو تحفہ بھیجا ہے؟ کیا تم نے ہمارے یہودی ہمسائے کی طرف ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا یہ عنقریب اسے وارث بنا دیں گے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ، ابن عباس، ابو ہریرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، مقداد بن اسود، عقبہ بن عامر، ابو شریح اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے احادیث بھی مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز یہ حدیث مجاہد سے بواسطہ عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بھی نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

1944۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ .))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہترین ہو، اور بہترین پڑوسی اللہ کے ہاں وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہترین ہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو عبدالرحمٰن الحبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

(1943) صحیح: ابوداود: 2152۔ مسند احمد: 160/2۔ ادب المفرد: 105۔

(1944) صحیح: دارمی: 2442۔ مسند احمد: 167/2۔ ادب المفرد: 115۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَدَمِ

خادموں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا

1945۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ))

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا ماتحت بنایا ہے۔ پس جس کسی کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہوتو وہ اسے اپنے کھانے سے کھلائے اور اپنے لباس سے ان کو لباس پہنائے، اور اس کام کا اسے مکلّف نہ بنائے جو اس کے لیے مشکل ہو جائے، اگر وہ اسے ایسے کام کا مکلّف بنائے تو پھر اس کی مدد کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی، ام سلمہ، ابن عمر اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

1946۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ..........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ.))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلاموں کے ساتھ برے طریقے سے پیش آنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔
ابوالسختیانی اور دیگر محدثین نے فرقد السبخی کے حافظے کی وجہ سے اس پر جرح کی ہے۔

30..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادموں کو مارنا اور ان کو گالی دینا منع ہے

1947۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ..........

(1945) بخاری: 31۔ مسلم: 4313۔ ابو داؤد: 5157.

(1946) ضعیف: طیالسی: 7۔ مسند احمد: 4/1.

(1947) بخاری: 6856۔ مسلم: 1660۔ ابو داود: 5165.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيُّ التَّوْبَةِ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ، أَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.))

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی التوبہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جو اس کی کہی ہوئی بات سے بری تھا (تو) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر (بہتان) کی حد قائم کرے گا مگر یہ کہ وہ (غلام) ایسے ہی ہو جیسے اس نے کہا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس مسئلہ سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اور ابن ابی نعم، عبدالرحمان بن ابی نعم البجلی ہی ہیں جن کی کنیت ابوالحکم تھی۔

1948۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ.

سیدنا ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا: ''اے ابومسعود جان لو! اے ابومسعود جان لو!'' میں نے پیچھے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے بھی زیادہ قادر ہے۔ جتنا تو اس پر قادر ہے۔'' ابومسعود فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے اپنے غلام کو نہیں مارا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابراہیم التیمی ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کرنا

1949۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسٍ الْحَجْرِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول میں خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ تو نبی ﷺ خاموش ہو گئے، اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں خادم کو کتنی دفعہ معاف

(1948) مسلم: 1659۔ ابوداود: 5159۔

(1949) صحیح: ابوداود: 5164۔ مسند احمد: 90/2۔ بیھقی: 10/8۔

الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: ((كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً .)) کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن ستر دفعہ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے عبداللہ بن وہب نے بھی ابوہانی الخولانی کی سند سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ اور عباس جلید کے بیٹے تھے جو الحجری المصری ہیں۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں) ہمیں عبداللہ بن وہب نے ابوہانی الخولانی سے اس سند کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن وہب سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی روایت کیا ہے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہا ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ

خادم کو آداب سکھانا

1950۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ .))

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو (تادیباً) مارے پھر وہ اللہ کو یاد کرے تو (اس سے) اپنے ہاتھوں کو اٹھالو۔''

وضاحت:...... امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: ابوہارون العبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

ابوبکر العطار بواسطہ علی بن مدینی یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے ابوہارون العبدی کو ضعیف کہا ہے۔

یحییٰ فرماتے ہیں: ابن عون مرتے دم تک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانا

1951۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ .))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے بیٹے کو ادب (کی ایک بات) سکھا دے یہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی راوی نہیں ہے اور یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ نیز ناصح ایک اور بصری بزرگ بھی ہیں وہ عمار بن ابوعمار اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں وہ اس سے زیادہ پختہ ہیں۔

1952۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ..........

(1950) ضعیف۔ (1951) ضعیف: الکامل: 2510/7۔ حاکم: 263/4۔

(1952) ضعیف: مسند احمد: 77/4۔ الکامل: 1740/5۔

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ.))

ایوب بن موسیٰ اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی ایسا تحفہ نہیں دیا جو اچھے ادب سے عمدہ ہو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عامر بن ابی عامر الخزاز کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور یہ عامر بن ابی عامر بن صالح بن رستم الخزاز ہے۔ اور ایوب بن موسیٰ یہ عمرو بن سعید بن عاص کے پوتے ہیں اور میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا
تحفہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

1953۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تحفہ قبول کیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم ہشام سے بواسطہ عیسیٰ بن یونس ہی اس کو مرفوع جانتے ہیں۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ
جو شخص آپ کے ساتھ نیکی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا

1954۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔“

وضاحت:...... (امام ترمذی) فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1955۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

(1953) بخاری: 2585۔ ابوداود: 3536.

(1954) صحیح: ابوداود: 4811۔ مسند احمد: 258/2۔ ادب المفرد: 218.

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر نہیں کیا۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ
نیکی کے کام

1956۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تمھارے لیے صدقہ ہے، تمھارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدق ہے، تمھارا کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دینا صدقہ ہے، تمھارا کمزور نظر والے کے لیے راستہ دیکھنا صدقہ ہے، تمھارا راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک بن ولید الحنفی ہے اور نضر بن محمد، یہ الجرشی الیمامی ہیں۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ
کسی کو استعمال کے لیے کوئی چیز دینا

1957۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ

(1955) صحیح بما قبلہ: مسند احمد: 32/3۔ ابو یعلی: 1122۔

(1956) صحیح: ابن حبان: 4740۔ ادب المفرد: 891۔

طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُولُ:............

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ.))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے دودھ یا چاندی کو استعمال کرنے کے لیے دیا ❶ یا کسی کو راستہ بنایا اس کے لیے ایک گردن (غلام) آزاد کرنے کی طرح (ثواب) ہے۔“

❶ اس میں دودھ سے مراد دودھ والا جانور اور چاندی سے مراد درہم (یعنی نقدی) ہے۔ مطلب یہ کہ کسی کو استعمال کے لیے دے دے پھر کبھی واپس لے لے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن اسحاق کی طلحہ بن مصرف سے بیان کردہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔ نیز منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو طلحہ بن مصرف سے روایت کیا ہے۔ اس بارے میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

اور چاندی کو استعمال کے لیے دینے کا مطلب ہے کہ کسی کو درہم بطورِ قرض دینا اور راستہ دکھانے سے مراد راستے کی راہ نمائی کرنا ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

1958۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے (راستے میں) ایک کانٹوں والی ٹہنی پائی تو اسے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔“

وضاحت:...... اس بارے میں ابو برزہ، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

مجالس (کی باتیں) امانت والی ہیں

1959۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

(1957) صحيح: مسند احمد: 285/4- ادب المفرد: 890.

(1958) بخاري: 652- مسلم: 1914- ابوداود: 5245- ابن ماجه: 3682.

عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کوئی بات کرے پھر (ادھر، ادھر) جھانکے تو وہ (بات) امانت ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

40...... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت کا بیان

1960۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ بَيْتِي إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، أَفَأُعْطِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ)) يَقُولُ: لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے سوائے اس کے جو زبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس لے آئیں گیا۔ میں اس میں سے (صدقہ) دوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں، تم (صدقہ دینے سے اپنے ہاتھ کو) بند نہ کرو وگرنہ تمھارے اوپر (اللہ کا فضل) بند کر دیا جائے گا۔'' آپ یہ کہہ رہے تھے کہ تم نہ شمار کرو وگرنہ تمھیں بھی شمار کر کے دیا جائے گا۔

وضاحت:...... اس بارے میں عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ ابن ابی ملیکہ سے بواسطہ عباد بن عبداللہ بن زبیر، سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور کئی راویوں نے اسے ایوب سے روایت کیا ہے اور اس میں عباد بن عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں ہے۔

1961۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(1959) صحيح: ابوداود: 4868۔ مسند احمد: 324/2۔ ابو يعلى: 2212.

(1960) بخاری: 1433۔ مسلم: 1029۔ ابوداود: 1699۔ نسائی: 2550.

(1961) ضعيف جدًا.

((السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَالِمٍ بَخِيلٍ.))

''سخاوت کرنے والا اللہ کے قریب، جنت کے قریب، لوگوں کے قریب (اور) جہنم سے دور ہوتا ہے، اور بخیل (کنجوس) اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے نیز جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عبادت گزار سے زیادہ پسند ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے ہی اعرج سے جانتے ہیں۔ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہمیں یہ چیز سعید بن محمد کے طریق سے ہی ملتی ہے اور سعید بن محمد کی یحییٰ بن سعید سے مروی اس روایت کے بارے میں اختلاف ہے۔ نیز یحییٰ بن سعید، عائشہ سے کچھ مرسل روایت کرتے ہیں۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَخِيلِ
بخل (کنجوسی) کا بیان

1962۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ.))

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو عادتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں! (ایک) بخیلی اور (دوسری) برا اخلاق۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صدقہ بن موسیٰ کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

1963۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ..........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ.))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دھوکے باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(1962) ضعيف جدا: ادب المفرد: 282۔ ابو يعلى: 1328۔ حلية: 258/2.

(1963) ضعیف: 1946 نمبر حدیث دیکھیں۔

1964۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن صاف گو اور عزت مند ہوتا ہے جب کہ فاجر (گناہ گار) دھوکے باز اور بداخلاق ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو اسی طریق سے ہی جانتے ہیں۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

اہل وعیال پر خرچ کرنا

1965۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ))

سیدنا ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنی بیوی (اور بچوں) پر خرچ کرنا (بھی) صدقہ ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ الضمری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1966۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.........

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ: ((فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللّٰهُ بِهِ.))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، اور وہ دینار جسے آدمی اللہ کے راستے (جہاد) میں اپنی سواری پر خرچ کرے، اور وہ دینار جسے آدمی اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔'' ابوقلابہ کہتے ہیں: یہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سے ابتداء کی ہے پھر فرماتے ہیں: ''کون سا آدمی اس آدمی سے بڑے اجر والا ہوسکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ ان (بچوں) کو

(1964) حسن لغیرہ: صحیح الترغیب: 2609۔ ابوداود: 4790۔ تحفۃ الاشراف: 15362.

(1965) بخاری: 55۔ مسلم: 1002۔ نسائی: 2545۔

(1966) مسلم: 994۔ ابن ماجہ: 2760.

(سوال وغیرہ سے) بچاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ ان کو بے پرواہ کر دیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ؟

مہمان نوازی، اور مہمان نوازی کتنی ہوتی ہے

1967- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ.........

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ؟)) قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ)) قَالَ: ((وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.))

سیدنا ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میرے کانوں نے آپ کو سنا جب آپ نے بات کی آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ مہمان نوازی کرے۔'' لوگوں نے کہا: ''جائزۃ (تکلف والی مہمان نوازی) کتنی دیر کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات'' مزید فرمایا: ''مہمان نوازی تین دن ہے۔ جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1968- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ.........

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ.))

سیدنا ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے، تکلف کے ساتھ مہمان نوازی ایک دن اور ایک رات ہے اور اس کے بعد جو اس پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔ نیز اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ اس کے پاس (اتنا عرصہ) ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے۔''

(1967) بخاري: 6019- مسلم: 48- ابوداود: 3748- ابن ماجه: 3672.

(1968) صحيح.

وضاحت:...... اس کے پاس نہ ٹھہرنے کا مطلب ہے کہ مہمان اتنا عرصہ نہ رکے کہ گھر والے پر مشکل ہو جائیں اور حرج تنگی کو کہتے ہیں۔ اسے تنگ نہ کرے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر تنگی نہ کرے۔

اس بارے میں عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز مالک بن انس اور لیث بن سعد نے بھی سعید المقبری سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح الخزاعی یہی الکعبی ہیں اور یہی العدوی ہیں ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کرنا

1969۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.........

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.))

سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیواؤں اور مسکین (کے اخراجات پورے کرنے) پر کوشش کرنے والا اللہ کے راستے کے مجاہد یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔“

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں انصاری نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں معن نے انھیں مالک نے ثور بن زید الدیلی سے بواسطہ ابو الغیث، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے کی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو الشعث کا نام سلام مولیٰ عبداللہ بن مطیع ہے۔ ثور بن یزید شام کے رہنے والے جب کہ ثور بن زید مدینہ کے رہنے والے تھے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

خندہ پیشانی اور ہشاش بشاش چہرے سے ملنا

1970۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) ڈال دو۔“

وضاحت:...... اس بارے میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1969) بخاری: 5353۔ مسلم: 2982۔ ابن ماجہ: 2140۔ نسائی: 2577.

(1970) صحیح: طیالسی: 1713۔ مسند احمد: 344/3.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

سچ اور جھوٹ کا بیان

1971۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا .))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچائی کو لازم پکڑو، بے شک سچائی نیکی کی طرف راہ نمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف راہ نمائی کرتی ہے، آدمی سچ بولتا اور سچائی کو تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے ہاں بہت سچ بولنے والا (صدیق) لکھ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ، بے شک جھوٹ برائیوں کی راہ دکھاتا ہے اور برائیاں جہنم کی طرف راستہ دکھاتی ہیں اور بندہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں (کذاب) بہت جھوٹ بولنے والا لکھ دیا جاتا ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابوبکر صدیق، عمر، عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

1972۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس (جھوٹ) کی وجہ سے آنے والی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔''

یحییٰ کہتے ہیں عبدالرحیم بن ہارون نے اس (حدیث) کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہاں (ہمیں عبدالعزیز بن ابی رواد نے بیان کی ہے)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسی سند سے ہی جانتے ہیں اس کی سند میں عبدالرحیم بن ہارون اکیلا راوی ہے۔

1973۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

(1971) بخاری: 6094۔ مسلم: 2606۔ ابوداود: 4989۔ ابن ماجه: 46.

(1972) ضعیف جدًا: السلسلة الضعيفه: 1828۔ الكامل: 25/1۔ حليه: 197/8.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْكِذْبَةِ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ کوئی بھی عادت رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ سے زیادہ بری نہیں لگتی تھی کوئی آدمی نبی ﷺ سے جھوٹی بات کرتا تو آپ کے ذہن میں رہتا یہاں تک کہ آپ جان جاتے کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

47...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

بے حیائی اور بدکلامی کا بیان

1974۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے حیائی کی باتیں کسی میں نہیں ہوتی مگر اسے برا بنا دیتی ہیں اور حیا جس چیز میں ہوتی ہے اسے خوب صورت بنا دیتی ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرزاق کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

1975۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا.)) وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہیں جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں'' اور نبی ﷺ نہ ہی بدکلامی کی عادت والے تھے اور نہ ہی کبھی تکلف سے بدکلامی کرنے والے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1973) صحیح: مسند احمد: 152/6۔ ابن حبان: 5736.

(1974) صحیح: ابن ماجہ: 4185۔ مسند احمد: 165/3۔ ادب المفرد: 601.

(1975) بخاری: 3569۔ مسلم: 2321.

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت کا بیان

1976۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.......

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ))

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو یہ نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو، اللہ کا غضب ہو اور نہ ہی جہنمی ہونے کا کہو۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1977۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ.))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بہت زیادہ طعن کرنے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، بدکلام اور بے ہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1978۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس ہوا کو لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہوا کو لعنت نہ کرو، یہ (اللہ کے حکم کی) پابند ہے اور جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو اس (لعنت) کے قابل نہ ہو (تو) وہ لعنت اسی (لعنت کرنے والے) پر واپس آ جاتی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سند کو بشر بن عمر کے علاوہ

(1976) صحیح: ابوداود: 4902۔ مسند احمد: 15/5۔ ادب المفرد: 320.

(1977) صحیح: مسند احمد: 404/1۔ ادب المفرد: 332۔ حاکم: 12/1.

(1978) صحیح: ابوداود: 4908۔ ابن حبان: 5745.

کسی نے متصل نہیں کیا۔

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

نسب سیکھنا

1979۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے نسب کو سیکھو جس سے تم اپنے رشتوں کو ملاتے ہو، بے شک صلہ رحمی خاندان میں محبت، مال میں اضافے اور عمر میں اضافے کا سبب ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے اور منسأۃٌ فی الاثر، کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

50..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا

1980۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دعا غائب کی غائب کے لیے کی جانے والی دعا سے جلدی قبول نہیں ہوتی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور افریقی حدیث میں ضعیف ہے۔ یہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور عبداللہ بن یزید یہ ابوعبدالرحمن الحُبلی ہی ہیں۔

51 .... بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

گالی کا بیان

1981۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1979) مسند احمد: 2/374۔ حاکم: 4/161.

(1980) ضعیف: ابوداود: 1535۔ ادب المفرد: 623۔ ابن ابی شیبہ: 10/198.

(1981) مسلم: 2587۔ ابوداود: 4894.

((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)) فرمایا: ''دو گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں سعد، ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1982۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ:...... سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ.)) سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مردوں کو برا بھلا نہ کہو، اس سے تم زندہ لوگوں کو تکلیف دو گے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان کے شاگردوں کا اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے: بعض نے حضری کی طرح روایت کی ہے۔ اور بعض نے سفیان سے روایت کی ہے کہ زیادہ بن علاقہ کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو سنا جو بواسطہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس طرح روایت کر رہا تھا۔

52..... بَابُ سِبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالِهِ كُفْرٌ
مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

1983۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)) قَالَ زُبَيْدٌ: قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا نافرمانی [1] ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔'' زبید کہتے ہیں: میں نے ابووائل سے پوچھا کیا آپ نے یہ ابن مسعود سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

[1] فسق کا معنی ہے: نکل جانا جیسے کہا جاتا ہے: فسقتِ الرطنة عن بشرھا، پکی ہوئی کھجور چھلکے سے نکل آئی اصطلاح میں معنی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جانا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جائے وہ نافرمان ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(1982) صحیح: مسند احمد: 252/4۔ ابن حبان: 3022۔

(1983) بخاری: 48۔ مسلم: 64۔ ابن ماجہ: 69۔ نسائی: 4113۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ
اچھی بات کہنا

1984۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا، مِنْ ظُهُورِهَا)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت میں (ایسے) کمرے ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر (کا حصہ) باہر سے دیکھا جا سکے گا۔'' تو ایک دیہاتی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! وہ کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو عمدہ بات کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے، اکثر روزے رکھے اور رات کو اللہ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمن بن اسحاق کے طریق سے ہی جانتے ہیں اور بعض محدثین نے عبدالرحمن بن اسحاق کے حافظے کی وجہ سے اس میں کلام کیا ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ جب کہ عبدالرحمن بن اسحاق القرشی مدینہ کے رہنے والے تھے اور یہ اس سے زیادہ پختہ تھے اور یہ دونوں ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں۔

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ
ایک غلام کی فضیلت

1985۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ)) يَعْنِي الْمَمْلُوكَ و قَالَ كَعْبٌ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ خوب (غلام یا لونڈی) ہے ان میں سے کسی ایک کے لیے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو۔'' اس سے آپ غلام یا لونڈی مراد لے رہے تھے اور کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔

وضاحت:...... اس بارے میں ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

(1984) حسن: ابن ابی شیبہ: 625/8۔ ابن خزیمہ: 2136.

(1985) صحیح: بخاری: 2549۔ مسلم: 1667۔ تحفۃ الاشراف: 12388.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1986۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ۔ أُرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں [1] پر ہوں گے: ایک وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کرے۔ (دوسرا) وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس پر خوش ہو۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جو ہر دن اور رات میں پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔''

[1] کثبان: الکثیب کی جمع ہے۔ ریت کا لمبا ڈھیر ٹیلہ۔ لیکن اس کی اضافت مسک کے ساتھ ہے جس کا معنی ہے کستوری یعنی کستوری کے ٹیلے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم سفیان ثوری کے واسطے سے ہی ابوالیقظان سے صرف وکیع کی سند سے ہی جانتے ہیں اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔ ابن عمیر بھی کہا جاتا ہے اور یہ زیادہ مشہور ہے۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ
لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرنا

1987۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو، برائی کے بعد نیکی کرو وہ (نیکی) اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے رہو۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو احمد اور ابونعیم، سفیان سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی

(1986) ضعیف: مسند احمد: 26/2.

(1987) حسن: مسند احمد: 153/5۔ دارمی: 2794۔ حاکم: 54/1.

روایت کی ہے۔

اور محمود کہتے ہیں: ہمیں وکیع نے سفیان سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے میمون بن ابی شبیب سے بواسطہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

محمود فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی صحیح ہے۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ
بدگمانی کا بیان

1988۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو گمانی سے بچاؤ بے شک گمان سب سے بڑا جھوٹ ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور میں نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے کسی شاگرد کی طرف سے ذکر کر رہے تھے کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: گمان دو قسم کا ہے: ایک گمان گناہ ہے اور دوسرا گناہ نہیں ہے۔ جو گمان گناہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کوئی گمان کرے اور اس کے بارے میں (لوگوں سے) بات بھی کر دے اور جو گمان گناہ نہیں ہے وہ یہ ہے کہ وہ گمان کرے لیکن اس کے بارے میں بات نہ کرے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ
خوش طبعی (مزاح) کا بیان

1989۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جاتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے: ''اے ابوعمیر! تمھاری نغیر کا کیا بنا؟''[1]

[1] نغیر: چڑیا کے مشابہ چھوٹا سا پرندہ ہے جس کی چونچ سرخ رنگ کی ہوتی ہے بلبل کو بھی نغیر ہی کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے شعبہ سے بواسطہ ابوالتیاح،

(1988) بخاری: 5143۔ مسلم: 2563۔ ابوداود: 4917۔

(1989) بخاری: 6129۔ مسلم: 2150۔ ابوداود: 658۔ ابن ماجہ: 3720۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید الضبعی ہے۔

1990۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا! قَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے ساتھ ہنسی مزاح بھی کر لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ''انك تداعبنا'' سے صحابہ کی مراد یہ تھی کہ آپ ہمارے ساتھ مزاح بھی کر لیتے ہیں۔

1991۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ.))

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی (تو) آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں اونٹنی کے بچے پر سوار کر دوں گا۔'' وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اونٹنیاں کیا جوان اونٹ ہی جنم دیتی ہیں (یعنی ہر اونٹ پہلے بچہ ہی ہوتا ہے)۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1992۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ)) قَالَ مَحْمُودٌ: قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ أَنَّهُ يُمَازِحُهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ''اے دو کانوں والے'' محمود کہتے ہیں: ابو اسامہ نے کہا ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے مزاح کیا تھا۔

(1990) صحیح: مسند احمد: 267/3۔ شمائل: 232۔ بیہقی: 248/10۔

(1991) صحیح: ابوداؤد: 4998۔ مسند احمد: 267/3۔

(1992) صحیح: ابوداود: 5002۔ مسند احمد: 117/3۔ شمائل: 235۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ
جھگڑے کا بیان

1993- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹ چھوڑ دیا اور وہ باطل ہے (تو) اس کے لیے جنت کے کنارے ❶ میں (گھر) بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا چھوڑ دیا حالاں کہ وہ اس کا حق دار تھا اس کے لیے بھی جنت کے درمیان میں (گھر) بنایا جائے گا اور جس نے اپنا اخلاق ❷ اچھا کر لیا اس کے لیے جنت کے بلند حصے میں (گھر) بنایا جائے گا۔''

❶ الربض: شہر کے اردگرد علاقے کی عمارتوں کی جگہ کو ربض کہا جاتا ہے۔ (المعجم الوسیط: ص 382)

❷ اس کو اخلاق پڑھا جائے، یعنی الف کے اوپر زبر (فتح یا نصب) اکثر لوگ اسے إخلاق الف کے نیچے زیر (کسرہ یا جر) کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنی تبدیل ہو جاتا ہے۔ إخلاق کپڑے کو بوسیدہ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کے طریق سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جانتے ہیں۔

1994- حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔''

وضاحت:...... یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔

1995- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ اللَّيْثِ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ۔ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

(1993) ضعيف: ابن ماجه: 51. (1994) ضعيف: السلسلة الضعيفه: 4096.

(1995) ضعيف: ادب المفرد: 394- حليه: 344/3.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ .))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی سے مت جھگڑو، نہ اس سے مزاح کرو اور نہ ہی اس سے وہ وعدہ کرو جس کی تم خلاف ورزی کرو۔'' (یعنی وعدہ پورا نہ کر سکو)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور عبدالملک میرے نزدیک ابن بشیر ہی ہے۔

59..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

حسنِ سلوک سے پیش آنا

1996۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ)) ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ .))

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور میں بھی آپ کے پاس تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''(یہ اپنے) قبیلے کا برا بیٹا یا برا بھائی ہے۔'' پھر آپ نے اسے اجازت دی تو اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں جو بات کہی تھی کہی، پھر آپ نے اس سے نرمی کے ساتھ بات کی؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بے شک لوگوں میں برا ترین وہ شخص ہے جسے لوگ اس کی بدکلامی کے ڈر سے چھوڑ دیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

محبت اور نفرت میں میانہ روی ہونی چاہیے

1997۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ أُرَاهُ رَفَعَهُ۔ قَالَ: ((أَحْبِبْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ

(1996) بخاري: 6032۔ مسلم: 2591۔ ابوداود: 4791.

(1997) صحيح: الكامل: 711/2۔ المعجم الاوسط: 2319.

حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا ، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا ، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا ، عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا .))

(نبی ﷺ نے فرمایا): ''اپنے دوست سے درمیانی محبت رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن تمھیں اس سے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے درمیانی نفرت کرو ہوسکتا ہے کہ وہ ایک دن تمھارا دوست بن جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند کے ساتھ ہمیں صرف اسی طریق سے ملتی ہے۔

اور یہ حدیث ایوب سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ اسے حسن بن ابوجعفر نے روایت کیا ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

تکبر کا بیان

1998۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ))

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو، اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابوہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن اکوع اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ يَعْنِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ)) قَالَ: فَقَالَ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی تکبر ہوا، اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوا۔'' راوی کہتے ہیں:

(1998) مسلم: 91۔ ابوداود: 4094۔ ابن ماجہ: 4173.

(1999) مسلم: 91۔ ابوداود: 4091۔ ابن ماجہ: 4173.

لَهُ رَجُلٌ: إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنَةً، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ.))

ایک آدمی نے کہا: مجھے اچھا لگتا ہے کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میرے جوتے اچھے ہوں، آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے اور خوب صورتی کو پسند کرتا ہے جب کہ متکبر وہ شخص ہے جو حق کو رد کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔''

وضاحت:...... بعض علماء اس حدیث ''وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوا۔'' کی تفسیر میں کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوا اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔'' نیز کئی تابعین نے اس آیت: ''اے ہمارے رب! جسے تو نے جہنم میں داخل کر دیا تو اس تو نے رسوا کر دیا۔'' (آل عمران: 192) کی تفسیر میں کہا ہے کہ جسے تو ہمیشہ جہنم میں رکھے تو تو نے اسے رسوا کر دیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2000۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ......

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ.))

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی ہمیشہ اپنے آپ کو (بڑائی کی طرف) لے جاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے جبارین [1] (ظلم کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے سو اس کو بھی وہ (عذاب) پہنچتا ہے جو انھیں پہنچا۔

توضیح:...... [1] بہت زیادتیاں اور ظلم کرنے والے جن پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2001۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں: میرے اندر تکبر ہے۔ حالاں کہ میں گدھے پر سوار ہوتا ہوں، موٹی چادر اوڑھتا ہوں اور بکری کا دودھ دوہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: ''جس نے یہ کام کیے اس میں کچھ بھی تکبر

(2000) ضعيف: الكامل: 1676/5۔ المعجم الكبير: 6254.

(2001) صحيح الاسناد: حاكم: 184/4.

شَیْءٌ .))

نہیں ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

62..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کا بیان

2002- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ .))

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مومن کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے وزنی نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدکلام اور بے ہودہ گفتگو کرنے والے سے نفرت کرتا ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عائشہ، ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2003- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ .))

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میزان میں اچھے اخلاق سے وزنی کوئی چیز نہیں رکھی جائے گی اور یقیناً اچھے اخلاق والا اس (اخلاق) کی وجہ سے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پا لیتا ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔

2004- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کروائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا تقویٰ اور اچھا

(2002) صحیح: ابوداود: 4799- مسند احمد: 442/6- ادب المفرد: 270 . (2003) صحیح: گزشتہ حدیث دیکھیں۔

(2004) حسن: ابن ماجہ: 4246- مسند احمد: 291/2- ادب المفرد: 289- ابن حبان: 476 .

أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: ((الْفَمُ وَالْفَرْجُ.))

اخلاق۔'' نیز آپ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کروائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''منہ اور شرم گاہ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ نیز عبداللہ بن ادریس یہ یزید بن عبدالرحمٰن الاودی کے پوتے ہیں۔

2005۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ..........

حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ: هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ، وَكَفُّ الْأَذَى.

ابو وہب بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے حسنِ اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ خندہ پیشانی سے پیش آنے سے مراد، نفع بخش چیز کا خرچ کرنا اور تکلیفوں کو روک لینا ہے۔

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ
احسان ونیکی اور معاف کرنا

2006۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِينِي وَلَا يُضَيِّفُنِي فَيَمُرُّ بِي أَفَأُجْزِيهِ؟ قَالَ: ((لَا، اقْرِهِ)) قَالَ: وَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟)) قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ: ((فَلْيُرَ عَلَيْكَ.))

ابوالاحوص رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا، (اگر) وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں اسے (اس کام) بدلہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔ (بلکہ) تم اس کی مہمان نوازی کرو۔'' راوی کہتے ہیں: آپ نے مجھے میلے کپڑوں میں دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس مال ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! اونٹ، بکریاں ہر قسم کا مال اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ تمھارے اوپر نظر آنا چاہیے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

(2005) صحیح۔ (2006) صحیح: ابوداود: 4063۔ نسائی: 5223۔

نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ الجُشمی ہے۔

"اقرہ" کا معنی ہے تم اس کی مہمان نوازی کرو اور "القری" (ضیافت) مہمان نوازی کو کہا جاتا ہے۔

2007۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا.))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم امعہ ❶ نہ بنو کہ تم کہو: اگر لوگ نیکی کریں گے (تو) ہم بھی نیکی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ ❷ کرو کہ اگر لوگ نیکی کریں گے تو تم بھی نیکی کرو گے اور اگر برائی کریں گے تو تم ظلم نہیں کرو گے۔"

توضیح:...... ❶ إِمَّعة: یہ کہنا کہ میں لوگوں کے ساتھ ہوں۔ یعنی جیسے وہ کریں گے ویسے ہی میں کروں گا اس کی تشریح حدیث میں ہی موجود ہے۔ (ع م)

❷ وَطِّنوا: کسی کام پر اپنے آپ کو آمادہ کر لینا۔ المعجم الوسیط: ص 1266۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔

64..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں سے ملاقات کرنا

2008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ هُوَ الشَّامِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مریض کی تیمارداری کی یا اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے ملاقات کی تو ایک آواز دینے والا اسے پکارتا ہے کہ تجھے مبارک باد ہو، تمھارا چلنا مبارک ہوا اور تم نے جنت میں جگہ لے لی ہے۔"

(2007) ضعیف۔

(2008) حسن: ابن ماجہ: 1443۔ مسند احمد: 326/2۔ ادب المفرد: 345۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔
نیز حماد بن سلمہ رحمہ اللہ نے بھی ثابت سے بواسطہ ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس میں سے کچھ حصہ نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

حیاء کا بیان

2009۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان (کی شاخوں میں) سے (ایک شاخ) ہے اور ایمان کا انجام جنت ہے جب کہ بے ہودہ گفتگو گناہ سے (تعلق رکھتی) ہے اور گناہ جہنم میں (لے جانے کا سبب) ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عمر، ابوبکرہ، ابوامامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔
نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

تحمل مزاجی (بردباری) اور جلد بازی کا بیان

2010۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.))

سیدنا عبداللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھی عادت، تحمل مزاجی اور میانہ روی (اختیار کرنا) نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔
(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں نوح بن قیس نے عبداللہ بن عمران سے بواسطہ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی روایت کی ہے اس میں عاصم کا ذکر نہیں ہے لیکن نصر بن علی کی حدیث صحیح ہے۔

(2009) صحیح: ابن ابی شیبہ: 23/11۔ ابن حبان: 608۔ حاکم: 52/1۔

(2010) حسن: المعجم الاوسط: 1021۔

2011۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار ❶ سے فرمایا تھا: ''تمھارے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: (ایک) بردباری اور (دوسری) تامل (تحمل مزاجی) سے کام لینا۔''

توضیح:...... ❶ اشج عبدالقیس: بحرین کے علاقہ عبدالقیس کے وفد کے سردار مراد ہیں۔ ان کا نام منذر بن عائذ رضی اللہ عنہ تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس بارے میں اشج العصری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

2012۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ......

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.))

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تامل (تحمل مزاجی) اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نے عبدالمہیمن بن عباس بن سہل پر جرح کرتے ہوئے اس کے حافظے کی وجہ سے اسے ضعیف کہا ہے اور اشج بن عبدالقیس کا نام منذر بن عائذ تھا۔

67..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ
نرمی کا بیان

2013۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جسے نرمی سے اس کا حصہ مل گیا تو اسے بھلائی کا حصہ مل گیا اور جسے نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا اسے بھلائی کے حصے سے

(2011) مسلم: 17۔ ابن ماجہ: 4188.

(2012) ضعیف: الکامل: 1982/5۔ المعجم الاوسط: 5702.

(2013) صحیح: 2002 نمبر حدیث دیکھیں۔

حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ .)) محروم کر دیا گیا۔‘‘

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عائشہ، جریر بن عبید اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

68..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی بددعا کا بیان

2014- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو آپ نے فرمایا: ’’مظلوم کی بددعا سے بچنا کیوں کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔‘‘

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ نیز اس بارے میں انس، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کا اخلاق

2015- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں یہ بھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا ہے؟ اور جو نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے ایسے کیوں نہیں کیا؟ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی حریر وریشم نہیں چھوا اور نہ ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پسینے سے عمدہ کوئی کستوری یا خوش بو

(2014) بخاری: 1496- مسلم: 19- ابو داود: 1584- ابن ماجہ: 1783- نسائی: 2435.

(2015) بخاری: 2768- مسلم: 2309- ابو داود: 4773.

سونگھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2016۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ:..........

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ.

ابوعبداللہ الجدلی فرماتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نہ بدکلامی کی عادت رکھتے تھے اور نہ ہی کبھی کبھار بدکلامی کرتے تھے، بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر کرتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ الجدلی کا نام عبد بن عبد تھا جنھیں عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہا جاتا تھا۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

کسی کے ساتھ اچھا وقت گزارنا

2017۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَهَا، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا مجھے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) پر آیا اور اگر میں ان (کے زمانہ) کو پاتی تو میرا کیا حال ہوتا، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ انھیں بہت یاد کرتے تھے اور اگر آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو تلاش کر کے انھیں تحفہ بھیجتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

(2016) صحیح: ابن ابی شیبہ: 518/8۔ مسند احمد: 174/6۔ شمائل: 347.

(2017) بخاری: 3816۔ مسلم: 4235۔ ابن ماجہ: 1997.

71..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

اعلیٰ اخلاق کا بیان

2018۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُونَ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ ہیں جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ نفرت والے اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے لوگ، بہت بولنے والے، لوگوں پر بد زبانی کرنے والے اور تکبیر کرنے والے ہیں۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ثرثارین، اور متشدقین کو تو ہم جانتے ہیں متفیہقون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تکبر کرنے والے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

الثرثار: بہت کلام کرنے والا اور متشدق وہ ہوتا ہے جو لوگوں پر بہت باتیں کرے اور ان پر بدزبانی کرے۔

نیز بعض نے اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے بواسطہ محمد بن منکدر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اس میں عبدربہ بن سعید کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن طعن کرنا

2019۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن بہت زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور یہ

(2018) صحيح لغيره: صحيح الترغيب: 2897۔ تحفة الاشراف: 3054۔

(2019) صحيح: ادب المفرد: 309۔ ابو يعلى: 5562۔ حاكم: 47/1۔

حدیث حسن غریب ہے۔ نیز بعض نے اسی سند سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات مومن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو'' اور یہ حدیث مفسر ہے۔

73..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

زیادہ غصے کا بیان

2020۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ ((لَا تَغْضَبْ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ مجھے کوئی چیز سکھلایئے اور بہت زیادہ نہ سکھانا تا کہ میں اسے یاد رکھ سکوں، آپ نے فرمایا: ''تم غصہ مت کرو۔'' اس نے کئی مرتبہ یہ بات کی آپ ﷺ ہر دفعہ فرماتے ''غصہ مت کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ نیز ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم الاسدی ہے۔

74..... بَابٌ: فِي كَظْمِ الْغَيْظِ

غصے کو ضبط کرنا

2021۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ.))

سہل بن معاذ بن انس الجہنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غصے پر قابو پا لیا حالاں کہ وہ اسے جاری کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا حتیٰ کہ اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(2020) صحیح: بخاری: 6116۔ مسند احمد: 466۔ بیہقی: 105/10۔

(2021) صحیح: ابوداود: 4777۔ ابن ماجہ: 4166۔

75..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

بڑوں کی عزت کرنا

2022۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ .))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نوجوان کسی بزرگ کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے آدمی کو مامور کر دیتے ہیں جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کی عزت کرے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی شیخ یزید بن بیان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ ابو الرحال انصاری ایک اور راوی ہے۔

76..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ

ایک دوسرے سے ملاقات ترک کرنے والے دو آدمی

2023۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُفَتَّحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ . يَقُولُ: رُدُّوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پھر ان دونوں (دنوں) میں اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرنے والوں کو بخشا جاتا ہے۔ سوائے ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنے والے دو آدمیوں کے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انھیں واپس لوٹا دو حتیٰ کہ آپس میں صلح کر لیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ اور متجاہرین سے مراد ایک دوسرے کی ملاقات ختم کرنے والے ہیں اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔''

77..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر کا بیان

2024۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.........

(2022) ضعیف: المعجم الاوسط: 5899۔ الکامل: 898/3۔ (2023) مسلم: 2565۔ ابوداود: 4916۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار کے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے مانگا تو آپ نے ان کو (مال) دیا، انھوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے ان کو دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جو مال بھی ہو میں تم سے چھپا کر اسے ہرگز ذخیرہ نہیں کروں گا۔ جو بے پرواہ ہونا چاہتا ہے اللہ اسے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ جو شخص صبر کی عادت ڈالے اللہ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث امام مالک سے فلن ادخرہٗ عنکم اور فلم اَدَّخِر عنکم دونوں طرح سے مروی ہے لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہے کہ میں اسے ہرگز تم سے روکوں گا نہیں۔

78..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

دوغلا آدمی

2025۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برا آدمی دو چہروں [1] والا ہوگا۔''

توضیح:...... [1] یعنی ایک قوم کے پاس ان کی طرف داری اور دوسرے لوگوں کے پاس ان کا طرف دار، بالکل منافق کی طرح۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

79..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

چغل خور کا بیان

2026۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

(2024) بخاری: 1469۔ مسلم: 1053۔ ابوداود: 1644۔ نسائی: 2588.

(2025) بخاری: 6058۔ مسلم: 2526۔ ابوداود: 4872.

(2026) بخاری: 6056۔ مسلم: 105۔ ابوداود: 4871.

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ.

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جنت قتات داخل نہیں ہوگا'' سفیان کہتے ہیں: قتات (سے مراد) چغل خور ہے۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

80..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ
سوچ سمجھ کر بات کرنا

2027۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ.))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور کم بولنا ایمان کی دو شاخیں ہیں (جب کہ) بے ہودہ گفتگو اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کی دو شاخیں ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

نیز العی کم گوئی (قلت کلام) کو کہتے ہیں، البذاء بے ہودہ کلام اور البیان زیادہ باتیں کرنے کو کہا جاتا ہے جس طرح یہ خطباء ہیں جو خطبہ دیتے ہوئے کلام کو وسیع کرتے ہیں اور لوگوں کی خوب تعریف کرتے ہیں جس سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔

81..... بَابُ مَا جَاءَ فِي: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا
کچھ بیان جادو ہوتے ہیں

2028۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں دو آدمی آئے، انھوں نے خطبہ دیا تو لوگوں نے ان کے کلام پر

(2027) صحیح: ابن ابی شیبہ: 11/44۔ مسند احمد: 5/269۔

(2028) بخاری: 5767۔ ابوداود: 5007۔

كَلامِهِمَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ.))

تعجب کیا، رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: ''بے شک کچھ بیان جادو (کی طرح تاثیر رکھتے) ہیں یا فرمایا: ''بعض بیان جادو کی طرح جادو ہوتے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

82..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

عاجزی کا بیان

2029۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو معاف کردینے کی وجہ سے عزت میں اضافہ کردیتا ہے اور جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلند کردیتے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس، ابوکبشہ الانماری (رضی اللہ عنہم) جن کا نام عمر بن سعد ہے، سے بھی احادیث مروی ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

83..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

2030۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

84..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب نہ نکالا جائے

2031۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

(2029) مسلم: 2588۔ دارمی: 1683۔ مسند احمد: 235/2۔ (2030) بخاری: 2447۔ مسلم: 2579.

حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ اسے پسند کرتے تو کھا لیتے وگرنہ چھوڑ دیتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم الاشجعی کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نام سلمان تھا اور عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ تھے۔

85..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ
مومن کی تعظیم کرنا

2032۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ)) قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا: ''اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے ایمان لا چکے ہو اور ایمان ان کے دل تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو تکلیف نہ دو، انھیں عار مت دلاؤ، اور نہ ہی ان کے عیب تلاش کرو۔ کیوں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کریں گے اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرے اسے رسوا کر دے گا۔ خواہ وہ اپنے مکان کے اندر ہی ہو۔'' راوی کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ یا کعبہ کی طرف دیکھا تو کہنے لگے: تو کس قدر عظمت والا ہے اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے! لیکن مومن اللہ کے ہاں تجھ سے بھی بڑی حرمت والا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حسین بن واقد کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے بھی حسن بن واقد سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ نیز ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کرتے ہیں۔

(2031) بخاری: 3563۔ مسلم: 2063۔ (2032) حسن: ابن حبان: 5763۔

86..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

تجربہ کا بیان

2033۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ .))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بردبار نہیں ہوتا مگر لغزش ❶ کھانے والا ہی اور دانا نہیں ہوتا مگر تجربہ والا۔''

توضیح:...... ❶ عَثْرَةٌ: لغزش، لڑکھڑانا، یہ لفظ عثر سے نکلا ہے جس کا معنی ہے ٹھوکر کھا کر پھسلنا، ضرب المثل ہے۔ مَنْ سَلَكَ الجَدَدَ اَمِنَ العِثَارِ، جو ہموار جگہ چلتا ہے وہ ٹھوکر سے محفوظ رہتا ہے۔ دیکھیے: المعجم الوسیط: ص 690۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

87..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

جو چیز ملی نہ ہو اس کا اظہار کرنا

2034۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ............

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جسے کوئی چیز (بطور تحفہ) دی جائے پھر وہ (وسائل) پالے تو اس کا بدلہ دے اور جسے میسر نہ ہو وہ اس کی تعریف کرے۔ جس نے تعریف کی یقیناً اس نے شکریہ ادا کر دیا۔ جس نے (اسے) چھپا لیا اس نے ناشکری کی اور جس نے (اپنے آپ کو) اس چیز سے آراستہ کیا جو اسے ملی نہیں تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔''

وضاحت:...... اس بارے میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور آپ کے فرمان ((وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ)) سے مراد ہے کہ اس نے اس نعمت کا کفر (ناشکری) کی۔

(2033) ضعیف: مسند احمد: 8/3- ابن حبان: 193- حاکم: 293/4.

(2034) حسن: ادب المفرد: 215- بیہقی: 182/6- ابن حبان: 2415.

88..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی پر دعا دینا

2035۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ وَكَانَ سَكَنَ بِمَكَّةَ وَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ.))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے تو وہ کرنے والے کو یہ کہہ دے کہ ”اللہ تمھیں بہتر جزا دے“ تو یقیناً اس نے بہت اچھی ثنا والی دعا دے دی۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔ میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے۔

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) مجھے عبدالرحیم بن حازم البلخی نے بتایا کہ میں نے مکی بن ابراہیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ابن جریج مکی کے پاس تھے، ان کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا تو ابن جریج نے اپنے خازن سے کہا: اسے ایک دینار دے دو۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک ہی دینار ہے اگر اسے دے دیا تو میں بھی بھوکا رہوں گا اور آپ کے اہل وعیال بھی۔ راوی کہتے ہیں: انھیں غصہ آ گیا۔ کہنے لگے: اسے دے دو۔ مکی (بن ابراہیم) کہتے ہیں: (ایک دفعہ پھر) ہم ابن جریج کے پاس تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی ایک خط اور تھیلی لے کر آیا جو انھیں ان کے کسی بھائی (یا دوست) نے بھیجا تھا اس خط میں لکھا تھا کہ میں نے پچاس دینار بھیجے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ابن جریج نے اس تھیلی کو کھول کر گنے تو وہ اکیاون دینار تھے انھوں نے اپنے خازن سے کہا: تم نے ایک دینار دیا تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وہ بھی واپس کر دیا اور پچاس دینار مزید عطا کر دیئے۔

خلاصہ

- والدین سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا فرض ہے جب کہ ان کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔
- والد کے دوستوں، والدہ کی سہیلیوں اور اس کی بہنوں کا احترام کیا جائے۔
- قطع رحمی کرنا کبیرہ گناہ ہے جب کہ صلہ رحمی روزی اور عمر میں برکت کا باعث ہے۔
- والدین کو اپنی اولاد پر شفقت کرنا ضرور ہے۔

(2035) صحیح عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: 180۔ ابن حبان: 3413.

❀ بیٹیوں اور بہنوں کی اچھے طریقے سے پرورش اور اسلامی تربیت کرنے والے کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

❀ یتیم کی کفالت کرنا جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت کا سبب ہے۔

❀ اسلام ہر کسی کے لیے خیر خواہی کا جذبہ رکھنے کا درس دیتا ہے۔

❀ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے۔

❀ ایک ہم سائے کے دوسرے پر بہت حقوق ہیں۔ لہٰذا ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

❀ کسی کے احسان پر اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔

❀ راستے سے تکلیف دہ چیز، اینٹ، پتھر، کانٹے وغیرہ کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

❀ سخی اللہ کے قریب جب کہ کنجوس اس کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔

❀ مہمان کی مہمان نوازی اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق کی جائے۔

❀ سچائی جنت میں اور جھوٹ جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔

❀ بدکلامی، بے ہودہ گفتگو بے حیائی اور لعن طعن کرنا مومن کے شایانِ شان نہیں ہے۔

❀ بدگمانی رکھنا منع ہے۔

❀ کسی کسی موقعہ پر حسبِ مجلس مزاح (خوش طبعی) کی جا سکتی ہے۔

❀ تحمل مزاجی سے کام لیں۔ یہ صفت اللہ کو بہت پسند ہے۔

❀ غصے کو پی جانا دانائی ہے۔

❀ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

❀ کوئی آپ سے اچھا سلوک کرے تو اسے دعا دیں۔

اس اشاعت کی امتیازی خصوصیات

دورِ حاضر میں پوری دنیا اضطراب و انتشار کا شکار ہے۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت تھی
کہ فرمانِ نبوی ﷺ کے موتیوں کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے کہ ہر بندہ اس سے مستفید ہو سکے۔
اس کے لیے ہمارے ادارے ''دار الحمد'' کی **جامع ترمذی مترجم طبع جدیدہ**
درج ذیل خوبیوں کی وجہ سے انفرادیت کی حامل ہے۔ ان شاء اللہ

- ★ مدارس دینیہ کے اساتذہ کرام، معزز طلباء اور قارئین حدیث کے لیے منتخب احادیث میں سے مشکل الفاظ کے معانی (القاموس الوحید اور المعجم الوسیط کے حوالہ جات کے ساتھ) لکھ دیے گئے ہیں۔
- ★ کتاب کا ترجمہ ماہر تجربہ کار استاذ الحدیث محترم علی مرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ نے آسان اسلوب اور عام فہم انداز میں کیا ہے۔
- ★ فاضل مترجم نے بعض اہم مقامات پر مختصر توضیحی فوائد درج کر دیے ہیں تاکہ عام قاری کو بھی حدیث مبارکہ کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔
- ★ احادیث پر محقق العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق حکم درج کیے گئے ہیں۔
- ★ متن کی تصحیح اور مکمل تخریج (دیگر حوالہ جات) کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔
- ★ حدیث کے موضوع کو ذہن میں پختہ رکھنے کے لیے ہر کتاب (مثلاً کتاب الطهارة) کے شروع میں اسی کتاب کا تعارف اور اس میں آنے والے ابواب اور احادیث کی تعداد کے ساتھ ساتھ اہم عنوانات بھی درج کر دیے گئے ہیں۔
- ★ ہر کتاب (مثلاً کتاب الطهارة) کے آخر میں اسی کتاب کا خلاصہ بیان کر دیا گیا تاکہ قاری کو حدیث فہمی کا مکمل ادراک ہو سکے۔
- ★ کتاب کے آخر میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''کتاب العلل'' کی باب بندی کر کے ترجمہ کر دیا گیا ہے جب کہ ترتیب میں کوئی فرق نہیں، اس سے عام قاری بھی امام ترمذی رحمہ اللہ کی اصطلاحات کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔
- ★ ترجمہ اور کمپوزنگ کے دوران اُردو زبان و املا اور رموز و اوقاف کا خصوصی اہتمام
- ★ عرصہ دراز کے بعد نیا ترجمہ جدید کمپوزنگ اور تصحیح کے عمدہ اہتمام کے ساتھ
- ★ 4 جلدوں پر مشتمل انتہائی مناسب قیمت پر۔

غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
+92 42 373 61 505, +92 372 44 404